جدید ایڈیشن

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

صحیح نماز نبوی

کتاب وسنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

تالیف
الشیخ عبدالرحمن عزیز

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی
شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق

تحقیق وتخریج
ابوالحسن سید تنویر الحق

تصحیح واضافہ
ابوعمر محمد اشتیاق اصغر

Dar-ul-Andlus

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

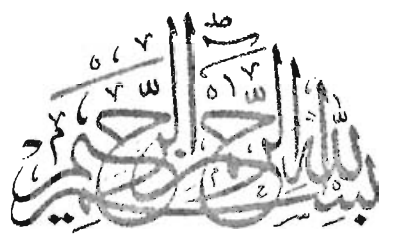

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية
۹۹... جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
فون.....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جدید ایڈیشن

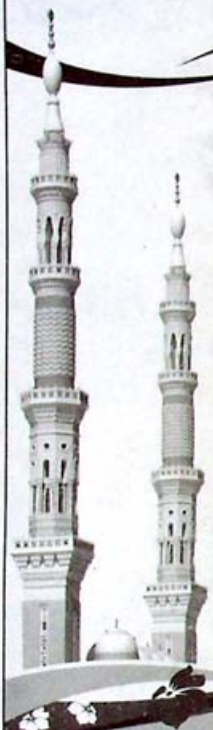

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي

صحیح نماز نبوی

کتاب وسنت کی روشنی میں

تالیف

الشیخ عبدالرحمٰن عزیز

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی

شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ عبداللہ رفیق

تحقیق وتخریج

ابوالحسن سید تنویر الحق

تصحیح واضافہ

ابوعمر محمد اشتیاق اصغر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

صحیح نماز نبوی

الشیخ عبدالرحمٰن عزیز

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی

شیخ الحدیث فضیلۃ الشیخ عبداللہ رفیق

تحقیق و تخریج

ابوالحسن سید تنویر الحق

تصحیح و اضافہ

ابوعمر محمد اشتیاق اصغر

سرورق ..... ضیاء الرحمٰن

کمپوزنگ و تزئین ..... محمد شفیق

دار الاندلس — 4- لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314

Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407

E.mail: dar_ul_andlus@yahoo.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرض ناشر (طبع ثانی) 17
عرض ناشر (طبع اول) 19
تقریظ 21
عرض مؤلف 23

نماز کی اہمیت وفضیلت

نماز کی اہمیت وفضیلت 27
نماز کی فضیلت 29
بے نماز کا حکم 32
بے نماز کا انجام 34

طہارت کا بیان

طہارت کی اہمیت 35
پانی کے احکام 35
رفع حاجت کے آداب 37
رفع حاجت بیٹھنے کے آداب 37
قبلہ رخ بیٹھنا 38
پیشاب کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟ 38
قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا 39
بیت الخلا کی دعائیں 39
کن مقامات پر پیشاب کرنا ممنوع ہے؟ 39
استنجا کے مسائل 40
استنجا اور وضو کا باہمی تعلق 41
وضو کا بیان 42
مسواک کی اہمیت وفضیلت 42
مسواک کے احکام 42
وضو کی اہمیت وفضیلت 43
تحیۃ الوضو کی فضیلت 45
گھر سے وضو کر کے مسجد میں جانے کی فضیلت 46
وضو شروع کرنے سے پہلے 46
وضو کا مسنون طریقہ 47
وضو کے اذکار 51
وضو سے متعلقہ دیگر مسائل 52
اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک رہ جائے 53
پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان 53
موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان 54
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت 56
ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا جرابوں پر مسح کرنا 57
جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ 57
جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا 58
مسح کی مدت 58
حالت جنابت میں مسح کا حکم 59
وضو پر وضو کرنا 59
پانی کے استعمال میں اسراف 60
وضو کے بعد ناجائز کام 60
وضو توڑنے والی چیزیں 61
جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا 63

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوران نماز وضو ٹوٹنے کا مسئلہ 63
غسل کے مسائل 64
فرض غسل کا مسنون طریقہ 64
غسل میں صابن کا استعمال 65
برہنہ ہو کر غسل کرنا 65
میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا 66
غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں 66
غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں 66
غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے 66
غسل کب فرض ہوتا ہے؟ 67
① جماع سے غسل 67
جنابت میں ممنوع کام 67
دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو 67
② احتلام سے غسل 68
مذی اور ودی کا مسئلہ 69
③ حیض ونفاس سے غسل 69
حیض ونفاس میں ممنوع کام 70
حیض ونفاس میں چھوڑی گئی عبادات کی قضا 70
جنبی وحائضہ کا قرآن پڑھنا اور اسے چھونا 71
ایام حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت 72
استحاضہ کا مسئلہ 72
④ اسلام قبول کرنے پر غسل 72
⑤ میت کا غسل 72
غسل کے مزید مسائل 73
اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو 73
اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں 74
غسل مستحب 74
① جمعہ کا غسل 74
② میت کو غسل دینے سے غسل 74
③ عیدین کا غسل 74
④ احرام کا غسل 74
⑤ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل 75
تیمم کا بیان 76
پاک مٹی کی صورتیں 77
تیمم کا مسنون طریقہ 77
کیا ہر نماز کے لیے الگ تیمم کرنا چاہیے؟ 77
تیمم کے مزید مسائل 77
جن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے 78
کیا تیمم والا وضو والوں کی جماعت..... 79
مریض اور معذور کی طہارت 80
زخمی شخص کی طہارت 80
مریض کی طہارت 80
استحاضہ کا مسئلہ 81
حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق 82
مریض کی طہارت کب ٹوٹے گی؟ 83
ظاہری طہارت کا بیان 84
بدن کی طہارت 84
لباس کی طہارت 84
لباس یا بدن پر نجاست کا علم اگر دوران نماز ہو تو؟ 85
بدن اور لباس کو پاک کرنے کا طریقہ 86
فطری طہارت کے مسائل 88
جگہ کی طہارت کا بیان 89
جن مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں 90

لباس کا بیان

اسلامی لباس کی شرائط 91
مرد کا لباس 92

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کا لباس 92
نمازی کا لباس 93
نماز کے لیے مرد کا لباس 95
ننگے سر نماز پڑھنے کا مسئلہ 96
نماز کے لیے عورت کا لباس 97

مساجد کا بیان

تعمیرِ مسجد کی فضیلت 99
تعمیرِ مسجد کے آداب 100
مسجد کی خبر گیری کرنا 101
مسجد کی آباد کاری 101
بعض مساجد کی خاص فضیلت 103
① مسجد حرام (بیت اللہ) 103
② مسجد نبوی 104
③ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) 105
④ مسجد قبا 105
⑤ مسجد ذی الحلیفہ 106
مسجد کی طرف جانے کے آداب 106
مسجد میں جانے کی دعائیں 107
جن لوگوں کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے 108
جن کا مسجد میں داخلہ جائز ہے 109
مسجد میں ممنوع کام 109
مسجد میں جائز کام 111
مسجد میں بیٹھنے کے آداب 112
مسجد کے علاوہ مقاماتِ نماز 113
جہاں نماز پڑھنا حرام ہے 114
وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا جائز ہے 115

اوقاتِ نماز کا بیان

نماز فجر کا وقت 117
نماز ظہر کا وقت 119
اصل سایہ معلوم کرنے کا طریقہ 120
نماز عصر کا وقت 121
نماز مغرب کا وقت 122
نماز عشاء کا وقت 123
جن علاقوں میں دن رات کا دورانیہ..... 124
نمازوں کے ممنوع اوقات 124

تعدادِ رکعات کا بیان

تعدادِ رکعات کا بیان 127
فجر کی رکعات 128
ظہر کی رکعات 128
عصر کی رکعات 129
مغرب کی رکعات 130
عشاء کی رکعات 131
وتر کی رکعات 131

اذان و اقامت کا بیان

مؤذن کی فضیلت 133
اذان کہنے کے آداب 135
اذان سے پہلے درود 137
اذان کے کلمات 137
اقامت کے کلمات 138
ترجیع والی اذان 138
ترجیع والی اقامت 139
سفر میں اذان و اقامت 140
اکیلے آدمی کے لیے اذان و اقامت 141
نمازیں جمع کرنے کی صورت میں اذان و اقامت 141
دوسری جماعت کے لیے اذان و اقامت 142
قضا نمازوں کے لیے اذان و اقامت 142

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی رکعت رہ جائے تو اس کے لیے اقامت 142
فجر سے قبل رات کو اذان 143
کسی آفت کے وقت اذان کہنا 143
اذان واقامت کے الفاظ میں کمی بیشی کرنا 143
اذان واقامت کب کہنی چاہیے؟ 144
اذان واقامت کے درمیان وقفہ 144
کیا اقامت اور جماعت کے درمیان 144
اقامت کون کہے؟ 145
اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا 145
اذان کا جواب دینے کی فضیلت 146
اذان کا جواب دینے کا طریقہ 146
اذان کے بعد کی دعائیں 147
اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا 148

قبلہ کی طرف رخ کرنا

قبلہ کی طرف رخ کرنا 149

نیت اور خشوع وخضوع کا بیان

نیت کا بیان 151
خشوع وخضوع کا بیان 152

سترے کا بیان

سترے کی اہمیت 155
سترے کا فائدہ 156
گدھا، عورت اور سیاہ کتا گزرنے کا حکم 157
سترے کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا 157
سترے کی مقدار 158
سترہ کتنے فاصلے پر ہونا چاہیے؟ 158
کیا مسجد میں سترے کی ضرورت ہے؟ 159
امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے 159
نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ 160
نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو کتنے 160

نماز کا مسنون طریقہ

مسنون طریقہ کی اہمیت 162
تکبیر تحریمہ کا بیان 163
قیام کا بیان 163
رفع الیدین کرنا 164
رفع الیدین کرنے میں مرد وزن کا فرق 165
ہاتھ باندھنا 165
ہاتھ باندھنے کا مقام 166
زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت کی حقیقت 168
استفتاح نماز کی دعائیں 168
قراءت کا بیان 169
اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ 171
ایک رکعت میں کتنی قراءت کرنی چاہیے؟ 173
ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا 174
سورتیں ترتیب سے پڑھنا 174
قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا 174
قراءت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ 175
قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا 175
کتنی آواز سے قراءت کرنی چاہیے؟ 176
آخری دو رکعات میں قراءت 176
امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا 178
سجدۂ تلاوت کا بیان 178

رکوع کا بیان 179
رفع الیدین کا مسئلہ 179

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رفع الیدین سے متعلق متواتر حدیث 179
رفع الیدین پر اجماع صحابہ
عمل رفع الیدین پر تسلسل
اجماع علمائے امت 184
رسول اللہ ﷺ سے آخر عمر میں بھی..... 185
رفع الیدین علمائے امت کی نظر میں 187
تارکین رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ 189
رکوع کا طریقہ
قومہ کا بیان
قومہ کی دعائیں
سجدے کا بیان 198
سجدے کے لیے جھکنے کا طریقہ 198
گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل 199
سجدہ کرنے کا طریقہ 200
سجدہ کرنے میں مرد و زن کا فرق 203
سجدہ کی دعائیں 204
سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان 207
جلسۂ استراحت کا بیان 208
دوسری رکعت 209
تشہد کا بیان 210
پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ 210
تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ 211
انگلی کو حرکت دینا 211
تشہد میں نظر کہاں رکھی جائے؟ 213
مسنون تشہد
درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے؟ 214
تیسری رکعت 216
آخری تشہد 216
تشہد کی دعائیں 217
نماز کا اختتام 219
نماز کے بعد کے اذکار 220
اذکار گنتی کرنا 225
مرد اور عورت کی نماز میں فرق 225
دعا کا بیان 225
دعا کی اہمیت وفضیلت 227
دعا کی قبولیت 228
قبولیت دعا کی شرائط 228
دعا کے آداب 229
دعا کا طریقہ 231
اسم اعظم 232
دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا 233
کفریہ وشرکیہ دعاؤں سے اجتناب 233
مسنون دعاؤں میں تحریف 233
نماز کے بعد اجتماعی دعا کا مسئلہ 234
نماز میں نظر کا مسئلہ 235
سجدۂ سہو کا بیان 237
رکعات میں کمی بیشی پر سجدۂ سہو 237
درمیانہ تشہد چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو 238
رکعات کی تعداد میں شک پر سجدۂ سہو 239
جن غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں 241
فاتحہ کی قراءت بھول جائے تو 241
امام ومقتدی کے احکام 242
سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ 243
نماز میں جائز وناجائز امور 245
نماز میں جائز کام 245

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز میں بوقت ضرورت حرکت کرنا 248
نماز میں ممنوع کام 249
سواری پر فرض نماز کا بیان 251
جماعت کا بیان
جماعت کی اہمیت 252
جماعت کی فضیلت 252
ترکِ جماعت پر وعید 254
جماعت کے لیے کتنے آدمی ہونے چاہئیں؟ 255
نماز کے لیے جانے کے آداب 256
خواتین کی جماعت کا بیان 257
عورتوں کے لیے افضل جگہ 258
خواتین کو مسجد میں نماز کی اجازت 258
خواتین کی خاص مساجد 258
خواتین کی جماعت 259
خواتین کی جماعت کروانے کا طریقہ 259
خواتین کے لیے مسجد جانے کے آداب 260
صفوں کا بیان 261
صفیں درست کرنا فرض ہے 261
صفیں درست کرنے کی فضیلت 262
صفیں درست نہ کرنے کی سزا 262
صفیں درست کرنے کا طریقہ 263
پہلی صف کی فضیلت 264
بلاوجہ پہلی صف سے پیچھے ہٹنے کی سزا 264
دو افراد کی جماعت 265
صفوں کی ترتیب 266
بچوں کی صف 266
خواتین کی صف 267
امام سے آگے کھڑا ہونا 267
ستونوں کے درمیان صف بندی 267
صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا 268
امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز..... 268
امامت کا بیان 271
امامت کا حق دار کون؟ 271
نابالغ کی امامت 271
معذور کی امامت 272
غلام کی امامت 272
بڑے عالم کی چھوٹے عالم کے پیچھے نماز 273
مقرر امام کی جگہ جماعت کروانا 273
جس امام سے مقتدی ناراض ہوں 273
مشرک و بدعتی اور فاسق و فاجر کی امامت 274
امام کی کوتاہی کا مقتدی پر کوئی اثر نہیں 274
امام کے فرائض 276
قنوت نازلہ کا بیان 277
قنوت نازلہ کا طریقہ 278
قنوت نازلہ کی دعا 279
مقتدیوں کے فرائض 280
① مقتدیوں کو جماعت کے لیے کب..... 280
② دعائے استفتاح پڑھنا 280
③ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ 281
تارکین فاتحہ کے دلائل کا تجزیہ 284
④ آمین کہنے کا مسئلہ 291
دور صحابہ میں ''آمین'' کا ثبوت 293
⑤ فاتحہ کے بعد قراءت 294
⑥ امام کی اتباع 294
جن چیزوں میں امام کی اتباع ضروری نہیں 295
⑦ امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا 295
⑧ امام بھول جائے تو اسے لقمہ دینا 296
⑨ امام کی تبدیلی 296

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑩ ایک جگہ دو جماعتیں 297
⑪ سنن کے لیے جگہ کی تبدیلی 298
جماعت میں شریک ہونے کا بیان 299
منفرد کے ساتھ نماز میں شریک ہونا 299
جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ 299
رکوع میں ملنے والے کی رکعت 300
قائلین کے دلائل 302
پہلی دلیل 302
دوسری دلیل 304
تیسری دلیل 304
چوتھی دلیل 305
جماعت کے متفرق مسائل 306
جماعت میں قراءت کا بیان 308
نماز فجر میں قراءت 308
نماز ظہر میں قراءت 308
نماز عصر میں قراءت 309
نماز مغرب میں قراءت 309
نماز عشاء میں قراءت 309
نمازوں میں قراءت کا قاعدہ 309
جہری اور سری قراءت 309
امام کی قراءت کا جواب دینے کا بیان 310

سنن کا بیان

سنن کی فضیلت 311
سنن کے مسائل 312
فجر کی سنن کی فضیلت واہمیت 313
فجر کی سنن پڑھنے کا طریقہ 313
فجر کی سنن کے بعد لیٹنا 313
جماعت کے دوران میں سنن پڑھنا 314
فجر کی سنن کی قضا 315

فوت شدہ نمازوں کی قضا

فوت شدہ نماز کب قضا کرنی چاہیے؟ 317
سونے یا بھولنے کی وجہ سے قضا نماز کا مسئلہ 317
قضا نماز کی سنن کا مسئلہ 318
نمازیں جمع کرنے میں ترتیب 318
قضائے عمری کا مسئلہ 319

مریض اور معذور کی نماز

مریض اور معذور کی نماز 321

نمازِ جمعہ کا بیان

یوم جمعہ کی فضیلت 323
جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی 324
نماز جمعہ کی فضیلت 324
نماز جمعہ کی فرضیت 326
فرضیتِ جمعہ سے مستثنیٰ لوگ 326
جمعہ کی رخصت 327
شرعی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنا 327
جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت 328
جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت 328
جمعہ والے دن ممنوع کام 329
نماز جمعہ کہاں ادا ہوسکتی ہے؟ 329
① کافر ممالک میں جمعہ 330
② دیہات وغیرہ میں جمعہ 331

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑦ میدان میں جمعہ 332
⑧ بحری جہاز میں جمعہ 332
⑨ فوجی چھاؤنیوں میں جمعہ 333
⑩ نماز جمعہ کے لیے نمازیوں کی تعداد 333
⑪ خطبہ جمعہ کے لیے حاکم وقت کا ہونا 333
نماز جمعہ کا وقت 334
جمعہ کی اذان کا مسئلہ 334
جمعہ کے آداب 336
جمعہ کے لیے طہارت 336
مسجد کی طرف جانے کے آداب 337
مسجد میں بیٹھنے کے آداب 337
جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل جانا 337
امام کے قریب بیٹھنے کا ثواب 337
خطبہ کے دوران میں تحیۃ المسجد ادا کرنا 338
خطبہ سننے کے آداب 338
خطیب سے بات کرنا جائز ہے 340
خطبہ دینے کے آداب 341
جمعہ کے دو خطبے 341
خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے 341
خطبہ کے دوران میں امام کا ٹیک لگانا 342
خطیب کے اوصاف 342
خطبہ جمعہ اور اس کے اوصاف 343
غیر عربی میں خطبہ جمعہ 344
خطبہ جمعہ سے پہلے مروجہ تقریر 346
خطبہ منقطع کرنا 346
خطبہ میں دعا کرنا 346
نماز جمعہ کی رکعات 347
فرضوں سے پہلے نوافل 347
فرضوں کے بعد سنن 348
جمعہ کس کو حاصل ہوگا؟ 348
اگر کسی کا جمعہ فوت ہو جائے؟ 349
جمعہ کے ساتھ احتیاطاً ظہر پڑھنا بدعت ہے 350

نفل نمازوں کا بیان

نفل نماز کی فضیلت 351
نوافل کے اوقات 352
نوافل پڑھنے کا طریقہ 352
نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے 352
نوافل بیٹھ کر ادا کرنا 352
نوافل سواری پر 353
نفل نماز میں قراءت کا بیان 354
قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا 354
قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا 355
نماز تہجد کا بیان 357
تہجد کی فضیلت 357
تہجد کے لیے میاں بیوی کا ایک دوسرے..... 358
تہجد کا وقت 358
تہجد سے پہلے 360
تہجد کی دعائے استفتاح 360
تہجد میں قراءت کے مسائل 362
رکعات تہجد کی تعداد اور پڑھنے کا طریقہ 363
تہجد کی جماعت 366
تہجد کی قضا 366
تراویح کا بیان 368
نماز تراویح کا حکم 368
تراویح کی فضیلت 369
تراویح کی جماعت 369
تراویح کی رکعات 370

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلی حدیث 370
ایک اشکال اور اس کا ازالہ 370
دوسری حدیث 373
تیسری حدیث 374
چوتھی حدیث 374
بیس رکعات تراویح کے دلائل اور ان کی حیثیت 375
① حدیث نبوی 375
② صحابہ وتابعین کے آثار 377
③ اجماع امت 378
رکعات تراویح کی تعداد علماء کی نظر میں 379
تراویح کے مسائل 381
نماز وتر کا بیان 382
نماز وتر کی اہمیت 382
نماز وتر کی فضیلت 383
نماز وتر کا وقت 383
وتر کے بعد نماز 385
رکعات وتر کی تعداد 386
ایک رکعت پڑھنے کا طریقہ 386
تین رکعات پڑھنے کا طریقہ 386
پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ 387
سات رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ 387
نو رکعات پڑھنے کا طریقہ 388
وتروں میں قراءت 388
قنوت وتر کب کرنی چاہیے؟ 388
قنوت وتر کا طریقہ 389
قنوت وتر کی دعائیں 390
وتروں کے بعد کی دعا 391
وتر کی قضا 391
نماز چاشت (اشراق) 393
نماز چاشت کی اہمیت وفضیلت 393
نماز چاشت کا وقت 395
نماز چاشت کی رکعات 395
سفر میں نماز چاشت 396
نماز تسبیح کا بیان 397

سنہی نمازیں

نماز استخارہ کا بیان 399
استخارے کا مسنون طریقہ 400
استخارے کا غیر مسنون طریقہ 401
نماز استسقاء کا بیان 403
قحط سالی کیوں ہوتی ہے؟ 403
قحط سالی کے وقت کرنے کے کام 403
بارش طلب کرنے کے طریقے 405
بارش کے لیے دعا کرنے کے مواقع 405
دعائے استسقاء کا طریقہ 405
استسقاء کی دعائیں 406
نماز استسقاء کا وقت 407
نماز استسقاء کہاں ادا کرنی چاہیے؟ 408
نماز استسقاء کے آداب 408
نماز استسقاء کا طریقہ 409
بارش ہوتے وقت کی دعا 410
بارش میں نہانا 410
بارش روکنے کی دعا 411
آندھی سے اللہ کی پناہ مانگنا 411
کافروں کے لیے بارش نہ ہونے کی بددعا 412
نماز خسوف کا بیان 413
سورج اور چاند گرہن کا مقصد 413
گرہن کے وقت کے اعمال 413

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز خسوف کی جماعت 414
نماز خسوف کا طریقہ 414
نماز آفات 416
چند دیگر سببی نمازیں 418
① شادی کے موقع پر نماز 418
② قبول اسلام پر نماز 418
③ خواب دیکھنے پر نماز 419

نمازِ سفر کا بیان

نماز قصر کی اہمیت 420
ایک غلط فہمی کا ازالہ 422
نماز قصر کی رکعات 422
نماز قصر کب کی جاسکتی ہے؟ 423
کتنے سفر پر نماز قصر ہوگی؟ 424
ایک جگہ کب تک قصر ہوسکتی ہے؟ 424
سفر میں اذان و جماعت 425
کیا مسافر مقیم لوگوں کی امامت کرواسکتا ہے؟ 426
مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز 426
مقیم امام کے پیچھے مسافر کی نماز 426
سفر میں نوافل کا مسئلہ 427
سفر میں فوت شدہ نماز حضر میں قصر یا پوری 427
سفر میں نوافل سواری پر ادا کرنا 428
نمازیں جمع کرنے کا بیان 429
سفر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ 429
سفر میں سنن کا مسئلہ 430
حضر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ 431
حضر میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ 432

نمازِ خوف کا بیان

نماز خوف ادا کرنے کے مواقع 434
نمازِ خوف کی رکعات 435
نماز خوف کی جماعت 435
نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ 436

سجود کا بیان

سجدۂ تلاوت کا بیان 438
سجدۂ آیات (آفات) کا بیان 440
سجدۂ شکر کا بیان 440

عیدین کا بیان

عیدین کے دن روزہ رکھنا 441
عید کی تیاری کرنا 441
عید کے دن کھیل کود 442
عید کے دن ملاقات کرنا 442
تکبیراتِ عید 443
نمازِ عید کا بیان 446
نمازِ عید میں خواتین کی شرکت 446
نمازِ عید میں بچوں کی شرکت 447
عیدگاہ جانے کے آداب 448
نمازِ عید کے اوقات 448
نمازِ عید کے لیے اذان و اقامت 449

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عیدین کا طریقہ 449
نمازِ عیدین کی قراءت 451
عید کا خطبہ 451
عیدگاہ میں نوافل 452
گاؤں میں نمازِ عید 453
نمازِ عید کس جگہ ادا کرنی چاہیے؟ 453
اگر عید جمعہ کے دن آجائے تو.....؟ 453
عیدگاہ سے واپسی 454
عیدالفطر کے مخصوص مسائل 454
صدقۂ فطر (فطرانہ) کا مسئلہ 455
عیدالفطر سے پہلے کچھ کھانا 456
عیدالاضحیٰ کے مخصوص مسائل 456
عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت 456
تکبیراتِ عشرہ ذی الحجہ 457
عرفہ کی فضیلت 457
یوم عرفہ کی تکبیرات 457
یوم عرفہ کا روزہ 458
قربانی کے دن کی فضیلت 458
نمازِ عیدالاضحیٰ کے آداب 458
نمازِ عید کے بعد قربانی 459

جنازے کے احکام ومسائل

بیماری گناہوں کا کفارہ 461
حالتِ مرض میں کرنے کے کام 461
وصیت کو تبدیل کرنا 462
عیادت کی اہمیت وفضیلت 463
عیادت کے آداب 463
مریض کو دم کرنے کا طریقہ 464
قریب الوفات شخص کے پاس کرنے کے کام 465
وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داریاں 466
وفات کے موقع پر جائز کام 467
وفات کے موقع پر ناجائز کام 467
میت کے متعلق اظہار خیال کرنا 468
تجہیز وتکفین کا بیان 469
تجہیز وتکفین کی اہمیت 469
تجہیز وتکفین کرنے والوں کی فضیلت 469
غسل میت کے آداب 469
میت کو غسل کون دے گا؟ 471
غسل دینے والے کے فرائض 471
کفن کے اوصاف 471
عورت کا کفن 472
محرم کا کفن 472
شہید کا کفن 473
نمازِ جنازہ کا بیان 474
نماز جنازہ کی اہمیت 474
نماز جنازہ کی اطلاع دینا 474
جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت 475
عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا 476
جنازہ لے جانے کے آداب 476
جنازے کے ساتھ حرام کام 477
نماز جنازہ کہاں پڑھنی چاہیے؟ 477
نماز جنازہ کے ممنوع اوقات 478
اگر کسی کے متعلق جنازہ پڑھانے کی..... 478
نماز جنازہ کی صف بندی 479
امام کہاں کھڑا ہوگا؟ 479
نماز جنازہ سری یا جہری 480

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقتدیوں کے فرائض 480
نماز جنازہ کا مسنون طریقہ 480
پہلی تکبیر 481
نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ 481
نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ علماء کی نظر میں 482
فاتحہ کے بعد قراءت 483
دوسری تکبیر 483
تیسری تکبیر 483
میت کے لیے دعائیں 484
چوتھی تکبیر 486
چار سے زائد تکبیرات 487
تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین 487
بچے کی نماز جنازہ 488
بچے کی نماز جنازہ کی دعا 489
شہید کی نماز جنازہ 489
غائبانہ نماز جنازہ 490
اجتماعی نماز جنازہ 491
نماز جنازہ میں خواتین کی شرکت 491
دوبارہ نماز جنازہ 492
تدفین کے بعد نماز جنازہ 492
طویل مدت کے بعد نماز جنازہ 492
گناہ گاروں کی نماز جنازہ 492
مقروض کی نماز جنازہ 493
نماز جنازہ کے بعد دعا کرنا 494
جن کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں 495
تدفین کا بیان 496
تدفین کی اہمیت 496
قبر کھودنے والے کی فضیلت 496
تدفین کے ممنوع اوقات 497
تدفین کہاں کرنی چاہیے؟ 497
قبر بنانے کا طریقہ 498
تدفین کے آداب 499
تدفین کے بعد دعا کرنا 501
تدفین کے بعد سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا 501
تدفین کے بعد میت کو کلمہ کی تلقین کرنا 502
تدفین کے بعد راستے میں دعا کرنا 502
عورت کو دفن کون کرے گا؟ 503
قبر میں روشنی کے لیے چراغ جلانا 503
ایک خاندان کی اکٹھی قبریں 503
اجتماعی تدفین 503
قبر کشائی 504
تعزیت کرنے کا بیان 505
تعزیت کا طریقہ 505
تعزیت کے لیے مخصوص جگہ بیٹھنا 507
تعزیت کو آنے والوں کے لیے کھانے 507
خاوند کے سوگ کا بیان 508
خاوند کے سوگ کے احکام 509
خاوند کے سوگ کی مدت 511
عام میت کے سوگ کی مدت 511
سوگ میں حرام کام 512
قبرستان کی زیارت 513
قبرستان کی زیارت کی اہمیت 513
عورتوں کا قبرستان جانا 513
قبرستان میں کرنے کے کام 514
قبرستان میں ممنوع کام 515
جنازے کی رسوم و بدعات 516
دائمی اوقات الصلاۃ وسحر وافطار 518

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر (طبع ثانی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ، أَمَّا بَعْدُ !

نماز دینِ اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ایک بنیادی اور انتہائی اہم رکن ہے اور اسلام کی جملہ عبادات میں سے ایک جامع ترین عبادت اور رفیع الشان عمل ہے۔ اسے مسنون طریقے کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے۔ اس لیے نماز ایسے صالح عمل کی اہمیت اور فضیلت کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کے اوقات، ہیئت اور درست ادائیگی کا طریقہ سکھانے کے لیے جبرائیل علیہ السلام کو انسانی شکل میں معلّم بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے رہے اور اپنی اُمت کو بھی اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم دیا، فرمایا: ((صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ)) [بخاري : ٦٣١] ''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

صحیح اور مسنون نماز دنیا و آخرت میں کامیابی کی ضامن ہے، اس لیے ہماری نماز جس قدر رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مطابق اور مشابہ ہوگی اسی قدر اس کا اجر و ثواب ملے گا اور وہ قبولیت کا درجہ پائے گی۔ صحیح اور مسنون نماز وہی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو سکھائی۔ آپ ﷺ نماز کی تعلیم کا اس قدر اہتمام کرتے تھے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کر کے دکھایا اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: ((أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا بِيْ وَ لِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ)) [بخاري : ٩١٧] ''اے لوگو! میں نے یہ (عمل) اس لیے کیا ہے کہ تم میری پیروی کرو اور میری طرح نماز پڑھنا سیکھ لو۔''

اسلام کے اس اہم رکن نماز کی فرضیت قرآن کی نصوص اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کی اہمیت و فضیلت کے پیشِ نظر مختلف ادوار میں اس موضوع پر بے شمار کتب لکھی جا چکی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیرِ نظر کتاب ''صحیح نمازِ نبوی'' بھی ان قابلِ قدر کتب میں ایک شاندار اضافہ ہے۔ اس سے قبل یہ کتاب ادارہ دارالاندلس کی طرف سے بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اس میں نماز کے جملہ مسائل اور اس کی جزئیات کو بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ بعض ایسے فقہی مختلف فیہ مسائل، جو اختلافات کی نذر ہو گئے ہیں اور اکثر لوگ ان پر عمل کرنے سے محروم ہیں، ان تمام اختلافی مسائل میں سے اصح ترین اور راجح مسلہ کے اثبات کے لیے مستند دلائل ذکر کیے گئے ہیں اور مسائل کی وضاحت کے لیے سنجیدہ الفاظ، مثبت اندازِ فکر اور عام فہم اسلوب اپنایا گیا ہے اور مشکل اصطلاحات کے استعمال اور پیچیدہ تعبیرات کے بیان سے اجتناب کیا گیا ہے۔

موجودہ نظر ثانی شدہ اِیڈیشن میں مجلس التحقیق الاسلامی دارالاندلس کے فاضل رکن اور ریسرچ سکالر ابو عمر محمد اشتیاق اصغر نے از سرِ نو بعض مقامات پر اصلاح کی ہے اور چند مفید اور انتہائی ضروری اضافے بھی کیے ہیں۔ اس کے علاوہ معروف عالم اور محقق الشیخ مبشر احمد ربانی ﷾ نے اس کتاب پر دوبارہ نظر ثانی کی ہے اور ''تارکین فاتحہ خلف الامام کے دلائل کا تجزیہ'' کے نام سے ایک جاندار اور مدلّل مضمون کا اضافہ بھی کیا ہے۔ مؤلف کتابِ ہذا نے بھی اسے دوبارہ مکمل پڑھا ہے اور چند مقامات پر مفید اضافے بھی کیے ہیں۔ نئے اِیڈیشن میں قارئین کی بعض قیمتی آراء اور مفید مشوروں کو بھی جگہ دی گئی ہے۔ مزید برآں کتاب میں موجود بعض اغلاط اور تسامحات کی بھی تصحیح کر دی گئی ہے اور کتاب ہذا کی نئی اور خوبصورت ڈیزائننگ کی گئی ہے۔ یہ قابلِ ذکر کام ادارے کے سینئر کمپوزر محمد شفیق نے کیا ہے اور اس کا دیدہ زیب ٹائٹل معروف ڈیزائنر ضیاء الرحمٰن نے تیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، تمام رفقائے مجلس اور کارکنان ادارہ کو خیرِ کثیر سے نوازے اور اس کتاب کو قارئین کے لیے نافع اور اجر وثواب کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

محتاجِ دعا

جاوید الحسن صدیقی

مدیر دارالاندلس

یکم ذوالحجہ ۱۴۳۴ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر (طبع اوّل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ !

نماز دین کا ستون ہے، جس نے اسے قائم کیا اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اسے ترک کر دیا اس نے دین کی عمارت کو ڈھا دیا۔ نماز مسلمان کے افضل اعمال میں سے ہے، جیسا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب (اور افضل) عمل کون سا ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون سا عمل (محبوب اور افضل ہے)؟'' فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔'' [بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ لوقتها :٥٢٧۔ مسلم : ٨٥]

یہ اس لیے کہ نماز بندے اور رب کے درمیان ایک تعلق ہے جس میں انسان دنیا کی مشغولیات سے کٹ کر اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اس سے ہدایت، مدد اور رہنمائی چاہتا ہے اور اس سے سیدھے راستے پر ثابت قدم رہنے کی درخواست کرتا ہے۔

نماز ایک ایسا صاف ستھرا سرچشمہ ہے جس کے شفاف پانی سے وہ اپنے گناہوں اور خطاؤں کو دھوتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پنجگانہ نمازوں کی مثال ایک گہری بہتی ہوئی نہر کی سی ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے پر بہ رہی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو'' حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا: ''تو اس سے (اس کے جسم پر) کسی قسم کا میل کچیل باقی نہیں رہے گا۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب المشی إلی الصلوۃ ..... الخ : ٦٦٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دین میں نماز کی اسی اہمیت، افادیت اور فضیلت کے باعث ایک عرصے سے یہ خواہش تھی کہ اس موضوع پر ایک جامع کتاب مرتب کی جائے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے ہمارے محترم بھائی اور نوجوان عالم عبدالرحمٰن عزیز ﷾ کو، جنھوں نے نہایت مدلّل اور مؤثر اسلوب تحریر میں ''صحیح نماز نبوی'' کا شاندار نقشہ کھینچا ہے اور کتاب کی ترتیب میں کوشش کی ہے کہ صرف اور صرف احادیثِ صحیحہ و حسنہ سے مدد لی جائے اور انھوں نے حقیقتاً سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ مؤلف نے اگرچہ ہر حدیث کے ساتھ مختلف محققین کی تحقیق لکھ دی تھی مگر تحقیق کی گنجائش موجود تھی، اس لیے محقق عالم ابوالحسن سید تنویر الحق صاحب نے اس پر مزید کام کیا اور جہاں کوئی کمی نظر آئی اسے دور کیا۔ تصحیح و ترمیم کا فریضہ بھائی ابوعمر محمد اشتیاق اصغر نے سرانجام دیا اور حسب ضرورت نہایت اہم مضامین بڑھا کر اس کتاب کی افادیت اور قدر و قیمت میں بدرجہا اضافہ کر دیا اور نظر ثانی کا انتہائی اہم کام فضیلۃ الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی ﷾ اور شیخ الحدیث حافظ عبداللہ رفیق ﷾ نے بڑی باریک بینی سے کیا اور نہایت مفید مشورے دیے۔ اللہ ان کی عمروں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

تہذیب و تسہیل کا کام بھائی محمد زاہد الرحمٰن جلالی نے کیا، بھائی محمد شفیق نے کمپوزنگ اور ضیاء الرحمٰن بھائی نے خوبصورت سرورق تیار کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ کتاب کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور جن دوستوں نے اس کتاب کے مرتب کرنے میں تعاون کیا ہے اِسے ان کی اُخروی نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین!

سیف اللہ خالد
مدیر دارالاندلس
۲۶ شعبان ۱۴۳۰ھ
الموافق ۱۸ اگست ۲۰۰۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

سال ۲۰۰۶ء میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حج بیت اللہ کا موقع فراہم کیا تو میدانِ منیٰ میں اس کتاب کے مؤلف سے ملاقات ہوئی۔ انھوں نے نماز کے موضوع پر کتاب لکھنے کا عزم ظاہر کیا اور راقم سے تعاون کی درخواست کی تو میں نے نماز کے موضوع پر دو عربی کتب کی طرف ان کی راہ نمائی کی۔ ایک " صَلَاةُ الْمُؤْمِنِ " جو تین جلدوں میں دکتور سعید بن علی بن وہف القحطانی ﷾ کی تالیف ہے اور دوسری " مَوْسُوْعَةُ الصَّلَاةِ الصَّحِيْحَةِ " تھی جو پانچ جلدوں میں ہے، اس کے مؤلف الشیخ فوزی بن محمد آل عودہ ﷾ ہیں۔

صاحب کتاب نے کہا کہ میں کتاب لکھ کر آپ کو ارسال کروں گا تو آپ تصحیح کر دیں۔ راقم نے عدیم الفرصتی کا عذر پیش کیا، مگر ان کے اصرار پر بالآخر وعدہ کرنا پڑا، لیکن تعلیمی و تدریسی، دعوتی و جہادی، فتاویٰ جات اور تصحیح کتب کے مشکل ترین مراحل آڑے آتے رہے، حتیٰ کہ کتاب کی کمپوزنگ ہو کر ادارہ دارالاندلس سے منسلک بعض بھائیوں کی عمیق نظروں سے گزرنے کے بعد راقم کے پاس پہنچ گئی اور مدیر دارالاندلس نوجوان عالم دین محترم بھائی سیف اللہ خالد ﷾ نے اس پر نظر ثانی کا حکم فرمایا۔

حسب حکم تعمیل کرتے ہوئے مختصر وقت میں اسے پڑھنے کا موقع ملا، جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو تسکین پہنچی، میں نے کئی ایک مقامات پر تصحیح کی اور ملاحظات رقم کیے اور اب اس کتاب کی دوبارہ نظر ثانی کے بعد ۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ عمرہ کے مبارک سفر کی روانگی سے قبل گزشتہ ایڈیشن کے لیے تحریر کردہ تقریظ میں چند سطور کا اضافہ کر رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ اب یہ کتاب نماز کے جملہ احکام و مسائل پر ایک مستند اور احادیث صحیحہ و حسنہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسین مرقع ہے۔حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل ہو،لیکن انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے، اگر اس میں کوئی حسن وخوبی ہے تو یہ محض رب العالمین کا احسان وکرم ہے اور اگر خطا ہے تو پھر ہماری جانب سے ہے، اغلاط واخطا اور نقائص وعیوب سے پاک اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی ہستی ہے۔[وَلَا أُزَكِّيْ عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا]

نماز کے موضوع پر یہ کتاب بے شمار مسائل کی جامع، منہج محدثین کی شاہکار اور سلف صالحین کے نقطۂ نظر کی ترجمان ہے۔

یقیناً یہ کتاب دارالاندلس کی مطبوعات میں ایک مفید اضافہ ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کا پابند اور جنت الفردوس کا وارث بنائے۔آمین!

خادم العلم و أهله

ابوالحسن مبشر احمد ربانی عفا اللہ عنہ

دار الإفتاء جامع القادسیہ لاہور

۱۴۳۳/۳/۳۰ھ، الموافق 23/2/2012

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے جن وانس کی پیدائش وتخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ﴾ [الذاريات : ٥٦]

''میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔''

عبادات میں نماز ایک ایسی عبادت ہے جو مسلمان اور کافر میں فرق کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَ بَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلٰوةِ » [مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلوة : ٨٢]

''بلاشبہ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

نماز اسلام کا ستون ہے، اسی کے متعلق سب سے پہلے قیامت کے روز سوال ہوگا، اگر نامۂ اعمال میں رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق پڑھی ہوئی نماز ہوئی تو آدمی نجات پا جائے گا، ورنہ ناکامی و بربادی اس کا مقدر ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَ أَنْجَحَ، وَ إِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَ خَسِرَ » [نسائي، كتاب الصلاة، باب المحاسبة على الصلاة : ٤٦٦ ـ صحيح]

''سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ درست ہوئی تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کامیاب و کامران ہو گیا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ ناکام رہا اور خسارے میں گیا۔''

نماز مرد و عورت پر دن اور رات میں پانچ مرتبہ فرض ہے، جو مرد کے لیے کسی صورت معاف نہیں، حتیٰ کہ بیماری اور میدان جنگ میں بھی معاف نہیں۔ یہی وہ فریضہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کا ذریعہ ہے، جو نظم و ضبط اور پابندیٔ وقت سکھاتا ہے، جو طہارت و نظافت کا عادی بناتا ہے اور فواحش و منکرات سے روکتا ہے۔ لیکن افسوس صد افسوس! کہ جتنا اہم یہ فریضہ ہے اتنا ہی مسلمان اس سے دور ہیں۔

اکثر لوگ نماز پڑھتے ہی نہیں، یا ایک دو پڑھتے ہیں اور باقی چھوڑ دیتے ہیں اور جو نماز پڑھتے ہیں ان میں بھی زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو سنت کے مطابق نہیں پڑھتے، اس کی بڑی وجہ فرقہ پرستی ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث کے بجائے اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہیں، کیونکہ ان کے نزدیک اپنے امام کی تقلید واجب ہے، جبکہ شریعت میں ان چیزوں کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اصل اسلام قرآن و حدیث پر چلنا ہے اور فرقہ پرستی سے نجات کا ذریعہ بھی یہی ہے۔ میں نے قرآن و حدیث ہی کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کا طریقۂ نماز آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کی ہوئی نماز ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہوگی اور وہی ذریعۂ نجات ہے، اس سے ہٹ کر ادا کی ہوئی نماز کی کچھ حیثیت نہیں، شریعت سے ہٹ کر عمل کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً﴾ [الغاشية: ٣، ٤]

''محنت کرنے والے، تھک جانے والے، (لیکن وہ) گرم آگ میں داخل ہوں گے۔''

جس طرح اسلام میں نماز کی بڑی اہمیت ہے، اسی طرح نماز کو رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ادا کرنا بھی ضروری ہے، اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ منبر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو کر نماز ادا کی، تاکہ سب لوگ صحیح نماز سیکھ لیں۔ [مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الخطوة والخطوتين ..... الخ : ٥٤٤]

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) [بخاری، كتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة ..... الخ : ٦٣١]

''تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

اب اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرے، کیونکہ اس کتاب میں صرف صحیح اور حسن احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے اور تقریباً ہر حدیث کے ساتھ قدیم و جدید محققین، بالخصوص علامہ ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ کی تحقیق لکھ دی گئی ہے، تاکہ قاری بلا خوف حدیث پر عمل کر سکے۔ اس کے علاوہ میں نے مسائل کو نقاط کی صورت میں لکھا ہے اور ہر مسئلہ کی تمام ممکنہ جزئیات کو بیان کیا ہے، اس کتاب میں کوئی بات دلیل اور حوالہ کے بغیر نہیں اور بعض جگہ اختلافی مسائل میں طرفین کے دلائل کا تجزیہ کر کے حق کو واضح کیا گیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ کتاب کا انداز عام فہم اور سادہ ہو، تاکہ عام قاری بھی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھا سکے اور کوشش یہ کی گئی ہے کہ یہ کتاب نماز کے مجموعی مسائل کا احاطہ کرے۔ اس لیے اس میں غسل، تیمم، وضو، حیض و نفاس، اوقاتِ نماز، اذان و اقامت، جماعت، سبھی نمازیں، نفل نمازیں، عیدین اور جنازے وغیرہ کے احکام و مسائل خوب وضاحت سے بیان کیے ہیں۔

میں اپنی اس کوشش میں کس حد تک کامیاب رہا ہوں، اس کا فیصلہ قارئین نے کرنا ہے، لہٰذا قارئین سے گزارش ہے کہ اس کتاب میں کسی بھی قسم کی کوئی غلطی پائیں تو ضرور آگاہ کریں، تاکہ اسے آئندہ ایڈیشن میں درست کر لیا جائے۔

آخر میں میں اپنے ان تمام دوستوں کے لیے دعا گو ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرے ساتھ کسی بھی قسم کا تعاون کیا، بالخصوص فضیلۃ الشیخ محمد ندیم، فضیلۃ الشیخ محمد ارشاد، فضیلۃ الشیخ ابراہیم شاہین اور دار الاندلس کے بھائیوں کا جنھوں نے کتاب پر نظر ثانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تصحیح و اضافے کا کام کیا، بالخصوص مدیر دارالاندلس سیف اللہ خالد بھائی کا، جنھوں نے خصوصی دلچسپی لے کر اپنی نگرانی میں یہ سارے کام کروائے اور پھر محبت و خلوص کے ساتھ اس کتاب کو خوب صورت انداز میں شائع کیا، اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور عمل میں برکت فرمائے۔ آمین!

عبدالرحمٰن عزیز

۱۷ محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کی اہمیت وفضیلت

نماز کی اہمیت وفرضیت

اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان مرد وعورت پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرة : ٤٣]

''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ﴾ [البقرة : ٢٣٨]

''سب نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو۔''

رسول اللہ ﷺ نے نماز کی اہمیت وفرضیت واضح کرتے ہوئے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے ہوئے فرمایا:

« فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَ لَيْلَتِهِمْ » [بخاری، کتاب التوحید، باب ما جاء فی دعاء النبی ﷺ ..... الخ : ٧٣٧٢۔ مسلم : ١٩]

''تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ایک دن اور ایک رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔''

ارشادِ سرورِ گرامی ﷺ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَ عَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَ ذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ »
[ترمذی، کتاب الإیمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة : ٢٦١٦۔ صحیح ۔ مسند أحمد : ٥/٢٣١، ح : ٢٢٠٧٧]

''تمام معاملات کی اصل اسلام ہے، اس کا ستون نماز ہے اور اس کے کوہان کا اونچا حصہ (یعنی اسلام کا اعلیٰ اور بلند ترین مقام) جہاد (فی سبیل اللہ) ہے۔''

اور سورۂ طٰہٰ میں فرمایا:

﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ﴾ [طٰہٰ : ١٣٢]

''اپنے اہل وعیال کو نماز قائم کرنے کا حکم دیجیے اور خود بھی نماز کی پابندی کیجیے۔''

ایک دیہاتی شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سوال کیا:

« يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! أَخْبِرْنِيْ مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ ؟ فَقَالَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَّوَّعَ شَيْئًا » [بخاری، کتاب الصوم، باب وجوب صوم رمضان : ١٨٩١۔ مسلم : ١١]

''اے اللہ کے رسول ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں فرض ہیں، ہاں نفل پڑھنا چاہو (تو تمھاری مرضی)۔''

نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے، جس کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ »
[بخاری، کتاب الإیمان، باب دعاؤکم إیمانکم ..... الخ : ٨]

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ » [نسائی، کتاب الصلاۃ، باب المحاسبة على الصلاة : ٤٦٦ ـ صحيح]

''بلاشبہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب ہوگا، اگر نماز صحیح (اور مکمل) ہوئی تو یقیناً وہ کامیاب ہوگیا اور نجات پاگیا اور اگر نماز خراب ہوئی تو یقیناً وہ ناکام اور تباہ ہوگیا۔''

اور ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ، مَنْ أَحْسَنَ وُضُوْئَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَأَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ ، وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ، إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ، وَ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ » [ابوداؤد، كتاب الصلاة، باب المحافظة على الصلوات : ٤٢٥ ـ صحيح]

''اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور انھیں بروقت ادا کرتا رہا، مکمل رکوع اور پورے خشوع سے نمازیں ادا کیں، تو اس کے لیے اللہ کا عہد ہے کہ وہ اسے ضرور بخشے گا اور جس نے یہ کام نہ کیا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی عہد نہیں ہے، چاہے معاف کردے اور چاہے اسے عذاب دے۔''

رسول اللہ ﷺ کے دور میں جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو اسے سب سے پہلے نماز سکھائی جاتی تھی۔ [مسند بزار : ٣٣٨ ـ السلسلة الصحيحة : ٦٦/١/٧، ح : ٣٠٣٠ ـ صحيح]

نماز کی فضیلت

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَي الْخٰشِعِيْنَ ﴾

[البقرة : ٤٥]

''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عاجزی کرنے والوں پر۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَالَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴾ [الأعراف : ١٧٠]

''اور جو لوگ کتاب کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں اور انھوں نے نماز قائم کی، یقیناً ہم اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے۔''

اور سورۂ عنکبوت میں ہے:

﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ۭ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ﴾

[العنكبوت : ٤٥]

''اور نماز قائم کر، بے شک نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ»

[سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٥٥٣/٤، ح : ١٩٢٠]

''پانچوں نمازوں کی پابندی ان کے درمیان ہونے والے آدمی کے تمام (صغیرہ) گناہ مٹا دیتی ہے۔''

سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلصَّلٰوةُ نُوْرٌ» [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء : ٢٢٣]

''نماز نور یعنی روشنی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا:

« أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذٰلِكَ يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ ؟ قَالُوْا لَا يُبْقِيْ مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا » [بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة : ٥٢٨ ـ مسلم :٦٦٧]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جس کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہائے، تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ سکتی ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ''ذرا بھی میل نہیں رہ سکتی۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایسے ہی پانچ نمازیں ہیں، ان کے ذریعے سے اللہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا يُنَادِيْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ يَا بَنِيْ آدَمَ ! قُوْمُوْا إِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ أَوْقَدْتُمُوْهَا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَأَطْفِئُوْهَا بِالصَّلَاةِ » [طبرانی أوسط : ١١٥٠٩ـ طبرانی صغیر : ١١٣١ـ صحیح الترغیب والترهیب : ٨٦/١، ح : ٣٥٨، ٣٥٩ـ حسن]

''بے شک ہر نماز کے وقت اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ صدا لگاتا ہے: ''اے لوگو! اس آگ (کو بجھانے) کے لیے اٹھو جسے تم نے (اپنے گناہوں کی بدولت) اپنے لیے جلا رکھا ہے، اسے نماز کے ذریعے سے بجھا دو۔''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللّٰهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوْا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ، فَيُخْرِجُوْنَهُمْ وَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِآثَارِ السُّجُوْدِ، وَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُوْدِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب فضل السجود : ٨٠٦]

''جب اللہ تعالیٰ جہنمی لوگوں پر رحمت کرنے کا ارادہ کرے گا تو فرشتوں کو حکم دے گا کہ جس نے بھی (خالص) اللہ کی عبادت کی ہے اسے جہنم سے باہر نکال لو، تو فرشتے انھیں پیشانیوں پر سجدوں کے نشان سے پہچان کر باہر نکالیں گے، (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے آگ پر سجدے کے نشان کو جلانا حرام قرار دیا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعلق فرمایا:

((جُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلَاةِ))[نسائی، کتاب عشرة النساء، باب حب النساء : ۳۳۹۱۔ صحیح]

''میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھ دی گئی ہے۔''

بے نماز کا حکم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴾ [الروم : ۳۱]

''اور نماز قائم کرو اور شرک کرنے والوں سے نہ ہو جاؤ۔''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ﴾ [النساء : ۱۴۲]

''بلاشبہ منافقین اللہ سے دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ اللہ انھیں دھوکا دینے والا ہے، (ان کی نشانی یہ ہے کہ) جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو نہایت سست کھڑے ہوتے ہیں۔''

سورۂ توبہ میں ہے:

﴿ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ۚ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ﴾ [التوبة : ۵]

''مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انھیں پکڑو اور انھیں گھیرو اور ان کے لیے ہر گھات کی جگہ بیٹھو، پھر اگر وہ توبہ کر کے نماز ادا کرنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تب انھیں چھوڑ دو۔''

دوسری جگہ فرمایا:

﴿ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ﴾ [التوبة : ۱۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر یہ (مشرک لوگ) توبہ کرلیں اور نماز کے پابند ہو جائیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو تمھارے دینی بھائی ہیں (وگرنہ نہیں)۔''

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ » [مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة : ٨٢]

''بلاشبہ آدمی اور شرک وکفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے۔''

اور ایک دوسرے موقع پر فرمایا:

« اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ » [ترمذی، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة : ٢٦٢١ ـ نسائی : ٤٦٤ـ ابن ماجه : ١٠٦٩ـ صحيح]

''ہمارے اور ان (کافروں) کے درمیان نماز قائم رکھنے کا عہد ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

عبداللہ بن شقیق عقیلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

« كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ » [ترمذی، كتاب الإيمان، باب ما جاء في ترك الصلاة : ٢٦٢٢ـ صحيح]

''رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ کسی اور چیز کے چھوڑنے کو کفر خیال نہیں کرتے تھے۔''

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جس نے نماز ترک کردی اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔'' [مصنف ابن أبي شيبة : ٢١٨/٧ـ السنن الكبرٰى للبيهقي : ٣٥٧/١، ح : ١٦٧٣]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جو نماز چھوڑ دے اس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔'' [مصنف ابن أبي شيبة : ١٦٧/٦، ح : ٣٠٣٨٨]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بے نماز کا انجام:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَخَلَفَ مِنۢ بَعۡدِهِمۡ خَلۡفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوۡفَ يَلۡقَوۡنَ غَيًّا ﴾

[مریم : ۵۹]

''پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بنے، جنھوں نے نماز ضائع کی اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے، وہ عنقریب (اس) گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے۔''

رسول اللہ ﷺ نے بے نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

« مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُورًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ بُرْهَانٌ وَلَا نُورٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُونَ وَهَامَانَ وَفِرْعَوْنَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ »[مسند أحمد : ۲/ ۱۶۹، ح : ۶۵۷۶۔ صحيح ابن حبان : ۱۴۶۷۔ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے]

''جس نے نماز کی حفاظت کی تو قیامت کے دن یہ نماز اس کے لیے نور، دلیل اور نجات کا سبب ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لیے قیامت کے دن کوئی چیز دلیل، نور اور نجات کا سبب نہیں ہوگی اور وہ شخص قارون، ہامان، فرعون اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

جنتی لوگ جہنم میں جانے والوں سے جہنم میں جانے کا سبب پوچھیں گے تو وہ جواباً کہیں گے:

﴿ قَالُوا لَمۡ نَكُ مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ﴾ [المدثر : ۴۳]

''ہمی کہیں گے کہ ہم نماز ادا نہیں کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طہارت کا بیان

طہارت کی اہمیت

۞ طہارت ایمان کا حصہ ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، : ٢٢٣]

''طہارت ایمان کا حصہ ہے۔''

۞ طہارت نماز کے لیے شرط ہے، اس کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة : ٢٢٤]

''طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں ہوگی۔''

۞ طہارت عام طور پر دو چیزوں سے حاصل ہوتی ہے:

① پاک پانی سے۔ [الأنفال : ١١]

② پانی نہ ہونے کی صورت میں پاک مٹی سے۔ (اس کی تفصیل تیمم کے بیان میں ملاحظہ فرمائیں)

پانی کے احکام

۞ پانی (برف ہو یا اولے، کھڑا ہو یا بہتا، کم ہو یا زیادہ) اپنی تمام صورتوں میں پاک ہے، پانی کی ان تمام صورتوں سے طہارت کرنا جائز ہے۔

۞ مندرجہ ذیل صورتوں میں پانی ناپاک ہے، اس سے طہارت نہیں ہوگی:

① تھوڑے پانی میں نجاست گر جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجُسُ » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب ما ينجس الماء : ٦٥۔ صحيح]

''جب پانی کی مقدار دو بڑے مٹکوں کے برابر ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔''

یعنی مذکورہ مقدار سے کم ہوگا تو نجاست گرنے سے ناپاک ہو جائے گا۔ دو مٹکوں میں موجودہ حساب سے پانچ (۵) من اور ستائیس (۲۷) کلوگرام پانی سماتا تھا۔ [اتحاف الكرام (اردو) : ٢٩]

پانی دو بڑے مٹکوں کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس وقت ناپاک ہوگا جب نجاست اس کے رنگ، بو اور ذائقہ میں سے کوئی وصف تبدیل کر دے۔ [اس مسئلہ پر علماء کا اجماع ہے۔ دیکھیے صحيح ابن حبان، تحت الحديث : ١٢٤٩۔ سبل السلام : ٤٤/١]

② کسی برتن سے کتا پانی پی لے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ، ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ »

[مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب : ٢٧٩]

''جب تمھارے برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اس چیز کو بہا دو، پھر اسے سات مرتبہ دھوؤ۔''

③ جس پانی کے پاک یا ناپاک ہونے میں شک پڑ جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يَرِيبُكَ » [نسائي، كتاب الأشربة، باب الحث على ترك الشبهات : ٥٧١٤۔ صحيح]

''جس چیز میں شک پڑ جائے اسے چھوڑ دے اور اس چیز کو اختیار کر جس میں شک نہیں۔''

④ جنبی مرد یا عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل نہ کیا جائے تو بہتر ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مرد کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے عورت غسل نہ کرے اور عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے مرد غسل نہ کرے۔'' [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب النهي عن ذلك : ٨١۔ نسائي : ٢٣٩۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر ضرورت ہو تو جنبی مرد یا عورت کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے وضو یا غسل کیا جا سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل کیا تھا۔ [مسلم، کتاب الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة: ۳۲۳]

رفع حاجت کے آداب

❁ پیشاب و پاخانہ کی حاجت ہو تو نماز نہیں پڑھنی چاہیے، بلکہ پہلے حاجت سے فارغ ہوا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب کراهية الصلاة بحضرة الطعام..... الخ : ٥٦٠]

''جب کھانا حاضر ہو اور پیشاب و پاخانہ تنگ کر رہے ہوں تو اس وقت نماز (پڑھنا جائز) نہیں ہے۔''

رفع حاجت بیٹھنے کے آداب

❁ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے دور جاتے (اور چھپ کر بیٹھتے) کہ کوئی آپ کو دیکھ نہ سکے۔ [بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی الجبة الشامية : ٣٦٣۔ مسلم : ٧٧/ ٢٧٤]

❁ ایسی جگہ بیٹھیں کہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر نہ پڑیں۔ نبی ﷺ نے دو قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَ أَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ » [بخاری، کتاب الوضوء، باب : ٢١٨۔ مسلم : ٦٧٧]

''ان دو قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے اور یہ عذاب کسی بڑے کام پر نہیں ہو رہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جس سے بچنا مشکل ہو) بلکہ ایک کو پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہ کرنے پر اور دوسرے کو چغلی کرنے پر ہو رہا ہے۔"

- رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے صحرا میں جاتے تو ایک نیزا ساتھ لے جاتے (جس سے زمین نرم کرتے، تاکہ پیشاب کے چھینٹے جسم پر نہ پڑیں)۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء : ١٥٢۔ مسلم : ٢٧١]

قبلہ رخ بیٹھنا

- قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے نہ بیٹھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا» [بخاری، کتاب الصلاة، باب قبلة أهل المدينة و أهل الشام و المشرق : ٣٩٤۔ مسلم : ٢٦٤]

"جب تم پیشاب و پاخانہ کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرو۔"

- قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت ہر جگہ ہے، کمرہ یا کوئی اوٹ ہو تو بھی بچنا چاہیے، اگر مجبوری ہو تو کمرہ یا اوٹ وغیرہ کی صورت میں قبلہ کی طرف صرف پشت کرنے کا جواز درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے، منہ تو بالکل نہیں کرنا چاہیے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو شام کی طرف منہ اور کعبہ کی طرف پشت کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب من تبرز علی لبنتین : ١٤٥۔ مسلم : ٢٦٦]

پیشاب کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر؟

- رسول اللہ ﷺ کا عام طریقہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کا تھا، لیکن اگر بیٹھنا ممکن نہ ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا » [بخاری، کتاب الوضوء، باب البول قائمًا وقاعدًا : ٢٢٤۔ مسلم : ٢٧٣۔ مسند إمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أعظم أبو حنيفة، ص : ٤٦، مترجم دوست محمد شاكر و نسخه أخرى، ص ١١٩، باب البول قائمًا۔ تنبيه : صحیح بخاری میں کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنے کی روایت ہے، جبکہ مسند امام اعظم میں صرف کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی روایت ہے]

''نبی اکرم ﷺ کوڑا کرکٹ والی جگہ آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔''

لہٰذا ضرورت ہو تو آج بھی اس پر عمل کرنا جائز ہے۔

قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا

قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنے سے بچنا چاہیے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ ایک آدمی نے گزرتے ہوئے سلام کیا، لیکن آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ [مسلم، كتاب الحيض، باب التيمم : ٣٧٠]

بیت الخلا کی دعائیں

بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں :

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ)) [بخاری، كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء : ١٤٢۔ مسلم : ٣٧٥]

''اے اللہ! میں خبیث جنوں اور خبیث جنیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

بیت الخلا سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھیں :

((غُفْرَانَكَ)) [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب ما يقول الرجل إذا خرج من الخلاء : ٣٠۔ ترمذی : ٧۔ ابن ماجه : ٣٠٠۔ صحيح]

''(اے اللہ! میں) تیری بخشش چاہتا ہوں۔''

کن مقامات پر پیشاب کرنا ممنوع ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل مقامات پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے :

① لوگوں کے راستے میں اور ② سایہ دار درخت کے نیچے۔ [مسلم، كتاب الطهارة، باب النهي عن التخلي في الطرق والظلال : ٢٦٩] ③ قبرستان میں۔ [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في النهي..... الخ : ١٥٦٧۔ صحيح] ④ غسل خانے میں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

[أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب البول فى المستحم : ٢٧۔ صحيح] ⑤ کھڑے پانی میں۔[مسلم، كتاب الطهارة، باب النهى عن البول فى الماء الراكد : ٢٨١]

استنجا کے مسائل

❁ پانی میسر ہو تو پانی ہی سے استنجا کریں۔سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.....يَسْتَنْجِىْ بِالْمَاءِ)) [بخارى، كتاب الوضوء، باب حمل العنزة مع الماء فى الاستنجاء : ١٥٢۔ مسلم : ٢٧١]

''رسول اللہ ﷺ پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔''

❁ پانی میسر نہ ہو تو پتھر یا مٹی کے ڈھیلوں سے استنجا کریں۔[بخارى، كتاب الوضوء، باب الاستنجاء بروث : ١٥٦]

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ پانی موجود ہو تب بھی پہلے ڈھیلے استعمال کیے جائیں، پھر پانی، یہ بات ٹھیک نہیں، ہاں اگر باہر کھیت وغیرہ میں پیشاب کیا اور ڈھیلے استعمال کر لیے، پھر پانی ملنے پر استنجا کر لیا جائے تو یہ اچھی بات ہے۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَسْتَنْجِىْ أَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة : ٢٦٢]

''تم میں سے کوئی شخص تین سے کم ڈھیلوں سے استنجا نہ کرے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع کیا ہے اور اسی طرح دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع کیا ہے۔[مسلم، كتاب الطهارة، باب الاستطابة : ٢٦٢]

❁ استنجا کرنے کے بعد ہاتھ صابن وغیرہ سے دھوئیں یا زمین یعنی مٹی پر مل کر دھو لیں۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استنجا کرنے کے بعد ہاتھ زمین پر مل کر دھوئے۔[بخارى، كتاب الغسل، باب الغسل مرة واحدة : ٢٥٧۔ مسلم : ٣١٧]

❁ استنجے اور وضو کے لیے الگ الگ برتن استعمال کرنے چاہییں۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں: ''نبی اکرم ﷺ پیشاب کے لیے جاتے تو میں برتن میں پانی لاتا، اس سے آپ ﷺ استنجا کرتے ..... پھر دوسرا برتن لاتا، اس سے وضو کرتے۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يدلك بالأرض إذا استنجى : ٤٥۔ صحيح]

۞ ہوا خارج ہونے سے استنجا کرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔

استنجا اور وضو کا باہمی تعلق

۞ کچھ لوگ استنجا اور وضو کو لازم وملزوم سمجھتے ہیں اور ان میں یہ معروف ہے کہ پیشاب یا پاخانہ کے بعد لازمی طور پر وضو کرنا چاہیے، یہ بات غلط ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ پیشاب کر رہے تھے کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ لوٹے میں پانی لے کر پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے فارغ ہو کر پوچھا: ''اے عمر! یہ کیا ہے؟'' عرض کی: ''یہ پانی ہے، وضو کر لیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ہر مرتبہ پیشاب کے ساتھ وضو کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب في الاستبراء : ٤٢۔ حسن۔ صحيح الجامع : ٥٥٥١]

۞ اسی طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وضو کرنے سے پہلے لازمی طور پر استنجا کرنا چاہیے، یہ بات بھی غلط ہے، کیونکہ اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ اس کے برعکس دلائل موجود ہیں۔ جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کرنے والے واقعہ میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے بیدار ہونے کے بعد صرف وضو کیا۔ [بخاري، كتاب الوضوء، باب تخفيف في الوضوء :١٣٨۔مسلم : ١٨٢/ ٧٦٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وضو کا بیان

مسواک کی اہمیت وفضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ» [نسائی، کتاب الطهارة، باب الترغيب فی السواك : ٥۔ صحيح]

''مسواک منہ کی صفائی اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا سبب ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ» [بخاری، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة : ٨٨٧۔ مسلم : ٢٥٢]

''اگر میں اپنی امت پر مشقت محسوس نہ کرتا تو میں انھیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔''

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب بھی گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك : ٤٤/٢٥٣]

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو اٹھتے تو مسواک کرتے تھے۔ [بخاری، كتاب الوضوء، باب السواك : ٢٤٥۔ مسلم : ٢٥٥]

مسواک کے احکام

❁ روزے کی حالت میں بھی مسواک کی جاسکتی ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَوَّكَ وَهُوَ صَائِمٌ» [الأحاديث المختارة للمقدسي : ١١/٢٢٩، ح : ٢٢٥۔ اتحاف الخيرة المهرة : ٣/١٢٩، ح :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰۸۱۔ حسن]

''رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں مسواک کی۔''

- مسواک زبان، اس کے اردگرد اور گلے تک کرنی چاہیے۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب السواك : ٢٤٤۔ مسلم : ٢٥٤]
- مسواک کا لمبا یا چھوٹا ہونا کوئی شرط نہیں۔
- بعض لوگ وضو کے بعد مسواک کرنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، حالانکہ خون نکلنے سے وضو ٹوٹنے سے متعلق کوئی حدیث موجود نہیں ہے۔ لہٰذا وضو کے بعد مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

وضو کی اہمیت وفضیلت

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ » [مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة : ٢٢٤]

''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

- اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ إِلَّا الْمُؤْمِنُ » [ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء :٢٧٧، صحيح]

''وضو کی حفاظت صرف مومن آدمی ہی کر سکتا ہے۔''

- وضو وہی صحیح ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق ہوگا، اس کے علاوہ صحیح نہیں ہوگا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

«مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوْبَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ » [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه : ٢٣١/١١]

''جس نے اللہ کے حکم کے مطابق مکمل وضو کیا، تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی ان گناہوں کا جو ان کے بیچ میں کرے۔''

❁ وضو کرنے سے گناہ دھل جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء : ٢٤٥]

''جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے، اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أُمَّتِيْ يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ)) [بخاری، كتاب الوضوء، باب فضل الوضوء ..... الخ : ١٣٦۔ مسلم : ٢٤٦/٣٥]

''قیامت کے دن میری امت کو جب بلایا جائے گا تو (وہ اس حال میں آئیں گے کہ) ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں سفید (چمکتے) ہوں گے، وضو کے نشانات کی وجہ سے۔''

❁ اور آپ ﷺ کا فرمان ہے:

((تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ)) [مسلم، كتاب الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء : ٢٥٠]

''(جنت میں) مومنوں کو وہاں تک زیور پہنایا جائے گا جہاں تک ان کے وضو کا پانی پہنچتا ہے۔''

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَ يَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ))

[مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره : ٢٥١۔ نسائی : ١٤٣۔ ابن ماجه : ٤٢٧]

''کیا میں تمھیں ان اعمال کی خبر نہ دوں جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ غلطیاں مٹاتا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجات بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول!'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت کامل (سنوار کر) وضو کرنا جب (سردی کی وجہ سے) دل نہ چاہتا ہو اور مسجدوں کی طرف زیادہ قدم اٹھانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، یہی تمھارا رباط ہے۔''

تحیۃ الوضو کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» [بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثًا ثلاثًا : ١٥٩ ـ مسلم : ٢٢٦]

''جس نے میرے اس طریقے پر وضو کیا، پھر دو رکعات پڑھیں، اس طرح کہ ان میں اپنے نفس سے کوئی بات نہ کی، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

«يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ، قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُورًا فِي سَاعَةِ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ» [بخاری، کتاب التهجد، باب فضل الطهور بالليل والنهار ..... الخ : ١١٤٩ ـ مسلم : ٢٤٥٨]

''اے بلال! مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام قبول کرنے کے بعد کیا ہے، کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمھارے جوتوں کی چاپ سنی ہے۔'' سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میرے خیال میں میں نے جو سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ امید والا کام کیا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رات یا دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس وضو کے بعد نفل (ضرور) ادا کیے ہیں، جتنے میری قسمت میں لکھے تھے کہ میں پڑھو۔''

گھر سے وضو کر کے مسجد میں جانے کی فضیلت

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ ، وَمَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يُنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ» [أبوداؤد ، كتاب الصلاة ، باب فضل المشي إلى الصلاة : ٥٥٨ ـ حسن]

''جو آدمی اپنے گھر سے وضو کر کے فرض نماز کے لیے نکلتا ہے تو اس کا اجر و ثواب ایسے ہے جیسے کہ حاجی احرام باندھے ہوئے آئے اور جو شخص چاشت کی نماز کے لیے نکلے اور اس مشقت (یا اس اٹھ کھڑے ہونے) کی غرض صرف یہی نماز ہو تو ایسے آدمی کا ثواب عمرہ کرنے والے کی مانند ہے۔''

❁ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص کامل اور اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں آئے، اس کی نیت صرف نماز ہی ہو تو وہ جو قدم بھی اٹھائے گا اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور ایک غلطی معاف کرے گا، حتیٰ کہ وہ شخص مسجد میں داخل ہو جائے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة في مسجد السوق : ٤٧٧ ـ مسلم : ٦٤٩]

وضو شروع کرنے سے پہلے

❁ وضو سے پہلے طہارت کی نیت کریں، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

« إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ » [بخاری، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوحی إلی رسول اللہ ﷺ ..... الخ :۱۔ مسلم : ۱۹۰۷]

''ہر کام کا مدار نیت پر ہے۔''

وضو کی نیت زبان سے کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

❁ نیند سے جاگنے والا آدمی پانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوئے۔ رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے:

((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار وترًا : ۱۶۲۔ مسلم : ۲۷۸]

''جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے جاگے تو وہ پانی والے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انھیں دھوئے، کیونکہ اسے علم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری ہے۔''

❁ اگر وضو والے اعضا میں سے کسی عضو پر پینٹ، نیل پالش یا کوئی ایسی چیز لگی ہو جس سے پانی جلد تک نہ پہنچے، تو اسے وضو سے پہلے اتارنا ضروری ہے، کیونکہ اگر جلد تک پانی نہ پہنچے تو وضو نہیں ہوتا۔

وضو کا مسنون طریقہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَوَضَّؤُوا بِسْمِ اللّٰهِ)) [نسائی، کتاب الطهارة، باب التسمية عند الوضوء : ۷۸۔ صحیح۔ مسند أحمد : ۳/۱۶۵، ح : ۱۲۷۲۴]

''بسم اللہ پڑھ کر وضو کرو۔''

❁ مزید فرمایا: ''جو شخص وضو کے شروع میں اللہ کا نام نہ لے اس کا وضو نہیں ہو گا۔'' [أبوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی التسمية علی الوضوء : ۱۰۱۔ ترمذی : ۲۵۔ ابن ماجه : ۳۹۷۔ صحیح]

❁ وضو کے شروع میں مکمل ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' پڑھنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے، اس لیے صرف ''بِسْمِ اللّٰهِ'' کہنا چاہیے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ وضو کرتے ہوئے ہر عضو میں پہلے دائیں طرف دھوئیں پھر بائیں طرف۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُوْرِهِ» [بخاری، کتاب اللباس، باب یبدأ بالنعل الیمنی : ٥٨٥٤۔ مسلم : ٢٦٨/٦٧]

''نبی اکرم ﷺ کو طہارت میں دائیں طرف سے شروع کرنا پسند تھا۔''

❁ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین إلی الکعبین : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

❁ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت پوروں کو اچھی طرح مل کر دھونا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دس چیزیں فطرت میں سے ہیں۔'' اور انگلیوں کے پوروں کو دھونا ان میں سے ایک ہے۔ [مسلم، کتاب الطهارة، باب خصال الفطرة : ٢٦١۔ أبو داؤد : ٥٣]

❁ ہاتھوں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار : ١٤٢۔ ترمذی : ٣٨۔ نسائی : ١١٤۔ صحیح]

❁ ایک چلو میں پانی لیں، آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں ڈالیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین إلی الکعبین : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]

❁ منہ اور ناک کے لیے علیحدہ علیحدہ پانی لینا بھی جائز ہے۔ [التاریخ الکبیر لابن أبی خیثمة : ١٤١٠۔ حسن]

❁ ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کریں یعنی اوپر تک پانی چڑھائیں۔ اگر روزہ ہو تو پھر مبالغہ نہ کریں۔ [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار : ١٤٢۔ نسائی : ٨٧۔ ابن ماجه : ٤٠٧۔ صحیح]

❁ جب نیند سے بیدار ہونے کے بعد وضو کیا جائے تو ناک میں پانی چڑھا کر تین بار ناک جھاڑنا چاہیے، کیونکہ شیطان ناک کے بانسے میں رات گزارتا ہے، اس کے علاوہ ایک یا دو بار بھی جائز ہے۔ [بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبلیس و جنوده : ٣٢٩٥۔ مسلم : ٢٣٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں، یعنی صاف کریں۔ [نسائی، کتاب الطهارة، باب بأی الیدین یستنثر : ۹۱۔ صحیح]
- بعض لوگ کہتے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت جبکہ غسل میں فرض ہے، لہٰذا غسل میں مبالغہ کرنا چاہیے، وضو میں نہیں، یہ بات مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہے۔ اس میں مبالغہ کرنے کا حکم غسل اور وضو دونوں کے لیے عام ہے۔
- پھر تین مرتبہ چہرہ دھوئیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب مسح الرأس کله : ۱۸۵۔ مسلم : ۲۳۵]
- ایک چلو پانی لے کر ٹھوڑی کے نیچے داڑھی میں داخل کریں اور پھر نیچے کی طرف سے انگلیاں ڈال کر خلال کریں۔ [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب تخلیل اللحیة : ۱۴۵۔ ترمذی : ۳۱۔ ابن ماجه : ۴۳۲، إسناده حسن لذاته، عبد الواحد بن قیس صدوق، حسن الحدیث إذا روی عنه الأوزاعی]
- پھر دایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں اور اس کے بعد بایاں ہاتھ کہنی سمیت دھوئیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلین إلی الکعبین : ۱۸۶۔ مسلم : ۲۳۵]
- پھر سر کا مسح کریں، اس طرح کہ دونوں ہاتھ پانی سے تر کر کے سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور گدی تک لے جائیں، پھر پیچھے سے آگے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا اور یہ ایک مرتبہ کریں۔ [بخاری، کتاب الطهارة، باب مسح الرأس کله : ۱۸۵، ۱۸۶۔ مسلم : ۲۳۵]
- سر کا مسح تین دفعہ کرنا بھی جائز ہے۔ [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبی ﷺ : ۱۰۷، ۱۱۰۔ صحیح]
- سر کے مسح کے لیے الگ پانی لینا چاہیے۔ [مسلم، کتاب الطهارة، باب آخر فی صفة الوضوء : ۲۳۶] ابو داؤد (۱۳۰) کی جس روایت میں ہاتھوں کو پہلے سے لگے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا ذکر ہے وہ سفیان ثوری کی تدلیس اور ابن عقیل کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔
- اپنی شہادت کی انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر (کانوں میں بنے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راستوں میں گھمائیں، جب آخر تک پہنچ جائیں تو) کانوں کی پشت پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کر لیں۔ [نسائی، کتاب الطهارة، باب مسح الأذنين مع الرأس..... الخ : ١٠٢۔ ابن ماجه : ٤٣٩۔ ترمذی : ٣٦ ۔ صحیح]

- سر کے مسح کے لیے لیے گئے پانی سے کانوں کا مسح کرنا درست ہے، کیونکہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: ''کان سر کا حصہ ہیں۔'' [سنن الدارقطنی : ١/٩٨، ح : ٣٢٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٣٦]

تاہم کانوں کے مسح کے لیے نیا پانی لینا بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جو پانی سر کے مسح کے لیے لیتے تھے، کانوں کے مسح کے لیے اس سے الگ لیتے تھے۔ [السنن الكبرى للبيهقي : ١/١٠٧، ح : ٣٠٨۔ إسناده صحيح ۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حدیث شاذ ہے، لیکن یہ روایت صحیح ہے، اسے امام حاکم، امام ذہبی اور امام ابن الملقن وغیرہ نے صحیح کہا ہے]

- بعض لوگ مکمل سر کا مسح نہیں کرتے، آدھے یا چوتھائی سر کا مسح کرتے ہیں، یہ غلط ہے، کیونکہ قرآن میں مکمل سر کے مسح کا حکم ہے اور سنت سے بھی پورے سر کا مسح ثابت ہے۔
- وضو میں گردن کا مسح کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اس کے متعلق روایات موضوع ہیں۔ امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''گردن کے مسح کے بارے میں قطعاً کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔'' [زاد المعاد : ١/١٩٥]
- پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الرجلين إلى الكعبين : ١٨٦۔ مسلم : ٢٣٥]
- بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کریں۔ [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب غسل الرجل : ١٤٨۔ ترمذی : ٤٠۔ تقدمة الجرح والتعديل لابن أبي حاتم الرازي، ص : ٣١، ٣٢۔ صحيح]
- وضو کے بعد شرم گاہ کی طرف چھینٹے مارنے چاہییں (اس سے پیشاب کے قطرے نکلنے کا وسوسہ ختم ہو جاتا ہے)۔ حکم بن سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَنَضَحَ فَرْجَهُ »[نسائی، كتاب الطهارة، باب النضح : ١٣٥۔ ابن ماجه : ٤٦١۔ صحيح۔ مصنف ابن أبي شيبة : ١٦٧/١]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنی شرم گاہ پر چھینٹے مارے۔''

- وضو کے بعد آسمان کی طرف انگلی اٹھانا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ ابوداؤد (۱۷۰) کی ایک روایت میں نظر آسمان کی طرف اٹھانے کا ذکر ہے، لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔

وضو کے اذکار

- بعض لوگ وضو کے دوران میں ہر عضو دھوتے ہوئے دعا پڑھتے ہیں، یہ بدعت ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ہر عضو کے لیے مخصوص اذکار کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہے۔'' [الأذكار، باب ما يقول على وضوءه : ٧٤/١]
- وضو کے دوران میں دعائیں پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔
- جو شخص اچھا وضو کرے اور پھر مندرجہ ذیل دعا پڑھے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو:

« أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ » [مسلم، كتاب الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء : ٢٣٤]

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

- وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا بھی ثابت ہے:

« سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)) [السنن الكبرى للنسائي : ٩٩٠٩ ـ صحيح الجامع : ٦٠٤٦]

''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

❁ بعض لوگ وضو کے بعد سورۃ القدر کی تلاوت کرتے ہیں، اس روایت کی کوئی اصل نہیں۔ [دیکھیے أحاديث ضعيفه كا مجموعه : ١٦٧]

وضو سے متعلقہ دیگر مسائل

❁ وضو کے تمام اعضا کو ایک ایک، دو دو اور تین تین مرتبہ دھونا جائز ہے۔ [بخاری، كتاب الوضوء، باب الوضوء مرة مرة : ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩]

❁ اعضائے وضو میں سے کسی عضو کو ایک بار، کسی کو دو بار اور کسی کو تین بار دھونا بھی جائز ہے۔ [مسلم، كتاب الطهارة، باب آخر في صفة الوضوء : ٢٣٥]

❁ تین سے زیادہ مرتبہ دھونا ہرگز جائز نہیں۔ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے وضو کے متعلق پوچھا، آپ ﷺ نے اسے وضو کر کے دکھایا، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے تین تین مرتبہ اعضا دھوئے، پھر فرمایا:

((هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ))[نسائي، كتاب الطهارة، باب الاعتداء في الوضوء : ١٤٠ ـ ابن ماجه : ٤٢٢ ـ أبوداؤد : ١٣٥ ـ صحيح]

''یہ وضو کا (صحیح) طریقہ ہے، پس جس نے اس سے زیادہ کیا اس نے بہت برا کیا، حد سے تجاوز کیا اور ظلم کیا۔''

❁ ہر عضو کو مل کر دھونا چاہیے، تاکہ اچھی طرح صفائی ہو جائے، محض پانی بہا لینے سے صفائی نہیں ہو سکتی۔

❁ تمام اعضا ترتیب سے دھونے چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ترتیب سے وضو کرتے تھے، کبھی ترتیب کے خلاف وضو کرنا ثابت نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ابو جبیر الکندی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا، اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چہرہ دھونے سے ابتدا کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے چہرے سے وضو شروع نہ کرو، کیونکہ یہ طریقہ کافروں کا ہے۔'' [ابن حبان : ١٠٨٩ . إسناده حسن]

اعضائے وضو میں سے کوئی جگہ خشک رہ جائے

- اعضائے وضو میں سے کسی جگہ کا خشک رہ جانا باعث عذاب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کی ایڑھیاں خشک دیکھ کر فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الأعقاب : ١٦٥۔ مسلم : ٢٤٠]

''(خشک) ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔''

- اگر اعضائے وضو میں سے ناخن کے برابر بھی جگہ خشک رہ گئی تو وضو نہیں ہوگا۔
- جگہ خشک رہنے کا علم نماز میں یا اس کے بعد ہوا تو وضو اور نماز دونوں کو دہرانا پڑے گا۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: '' رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا، اس نے وضو کیا تو پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک رہ گئی، تو آپ ﷺ نے اسے وضو اور نماز لوٹانے کا حکم دیا۔'' [ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب من توضأ فترك موضعا لم يصبه الماء : ٦٦٦۔ أبوداؤد : ١٧٥۔ صحيح]

اس لیے ہاتھوں وغیرہ پر پینٹ، نیل پالش یا کوئی ایسی چیز لگی ہو جو پانی کو جسم تک پہنچنے سے روکتی ہو تو پہلے اسے صاف کریں اور اگر ہاتھ میں انگوٹھی یا چوڑیاں پہنی ہوں تو انھیں اچھی طرح ہلائیں، تاکہ پانی ان کے نیچے تک پہنچ جائے۔

پگڑی اور پٹی پر مسح کا بیان

- سر پر پگڑی باندھی ہے تو اس پر مسح کر لیں، لیکن اس حالت میں مسح پیشانی سے شروع کریں، کیونکہ حدیث میں ہے: ''نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا تو اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا۔'' [مسلم، كتاب الطهارة، باب المسح على الناصية والعمامة : ٢٧٤/٨٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''اگر زخم پر پٹی بندھی ہو تو دورانِ وضو پٹی پر مسح کر لیں اور ارد گرد کو دھو لیں۔'' [السنن الکبریٰ للبیهقی : ۲۲۸/۱، ح : ۱۰۷۹۔ صحیح]

موزوں اور جرابوں پر مسح کا بیان

❁ اگر موزے بحالت وضو پہنے ہوں تو ان پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ موزوں پر مسح کیا۔'' [بخاری، کتاب الوضوء، باب الرجل یوضّئ صاحبه : ۱۸۲۔ مسلم : ۲۷٤]

❁ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَ التَّسَاخِيْنِ» [أبوداوٗد، کتاب الطهارة، باب المسح علی العمامة : ۱٤٦۔ صحیح]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (جہادی) دستہ بھیجا تو ان لوگوں کو سردی نے آلیا، جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو آپ نے انھیں پگڑیوں اور جرابوں پر مسح کرنے کا حکم دیا۔''

❁ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَ النَّعْلَيْنِ» [مسند أحمد : ۲۵۲/٤، ح : ۱۸۲۳٤۔ أبوداوٗد، کتاب الطهارة، باب المسح علی الجوربین : ۱۵۹۔ ترمذی : ۹۹۔ صحیح]

''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔''

اکثر روایات میں '' خُفٌّ '' کا لفظ آتا ہے، جس کا معنی چمڑے کا موزہ ہے، اس سے بعض لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ مسح صرف چمڑے کی جراب پر ہوسکتا ہے، اون یا کاٹن کی جراب پر جائز نہیں، جبکہ اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے پاؤں کو ڈھانپا جاتا ہے، جیسا کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بعض روایات میں " اَلتَّسَاخِیْنُ " کا لفظ ہے، جس کا معنی ہے پاؤں کو گرم رکھنے کی چیز اور جراب کا استعمال بھی اسی مقصد کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے امام ابن جوزی، امام خطابی اور امام اللغہ ابو عبید کے نزدیک " اَلتَّسَاخِیْنُ " سے موزے، جراب اور اس طرح کی دوسری چیزیں مراد ہیں۔ [غریب الحدیث : ۱۰۷/۱، ۶۱/۲] دراصل شریعت کی نظر میں مسح کا سبب چمڑا نہیں بلکہ پاؤں کا ڈھانپا ہونا اور پہنی ہوئی چیز کو بار بار اتارنے کی مشقت ہے، اسی لیے مقیم کو ایک دن رات اور مسافر کو تین دن رات تک مسح کرنے کی اجازت دی گئی ہے، اس کے برعکس کسی عقلی یا نقلی دلیل سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ مسح کا اصل سبب چمڑا ہے اور نہ چمڑے کے علاوہ دوسری چیز پر مسح سے ممانعت کا اشارہ موجود ہے۔ لہٰذا اگر حدیث میں محض چمڑے کے موزے کا ذکر ہوتا تو بھی اپنے عموم کے پیش نظر جرابوں پر مسح جائز ہوتا، لیکن جب حدیث ہی میں " خُفٌّ " کے علاوہ پاؤں ڈھانپنے والی دوسری چیزوں پر مسح کرنے کا ذکر صراحتاً موجود ہے تو جرابوں پر مسح کرنا بالاولیٰ جائز ہوا۔

صاحب غایۃ المقصود نے لکھا ہے کہ ''جوربین'' کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے کہ وہ کھال اور چمڑے کی ہیں یا اس سے عام، یعنی اون اور روئی کی ہیں؟ صاحب قاموس نے اس کی وضاحت " لِفَافَةُ الرِّجْلِ " سے کی ہے، یہ تفسیر اپنے عموم کے پیش نظر پاؤں پر پہننے والے لفافے پر دلالت کرتی ہے، خواہ وہ لفافہ کھال اور چمڑے کا ہو یا اون اور روئی کا۔ علامہ طیبی اور قاضی شوکانی نے اسے چمڑے سے مقید کیا ہے اور شیخ عبدالحق دہلوی کے کلام کا ماحصل بھی یہی ہے۔ امام ابوبکر ابن العربی اور علامہ عینی نے تصریح کی ہے کہ وہ اون کا ہے اور شمس الائمہ الحلوانی نے اسے پانچ انواع پر تقسیم کیا ہے۔ یہ اختلاف (واللہ اعلم) اس لیے ہوا ہے کہ یا تو اہل لغہ نے اس کی مختلف تفسیر کی ہے، یا مختلف علاقوں میں جراب کی ہیئت وصورت مختلف ہوتی تھی، بعض علاقوں میں چمڑے کی اور بعض میں اون کی اور بعض میں تمام انواع کی، ہر کسی نے اپنے اپنے علاقے میں پائی جانے والی جرابوں کی ہیئت کے لحاظ سے اس کی شرح کر دی ہے اور بعض نے تمام علاقوں میں پائی جانے والی جرابوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تفسیر کر دی، خواہ وہ جس بھی نوع سے تعلق رکھتی ہو۔ [غاية المقصود : ٢/ ٣٦، ٣٧]

پس ثابت ہوا کہ ''جورب'' پاؤں پر چڑھانے والے لباس کو کہتے ہیں، وہ خواہ چمڑے کا ہو، سوت کا ہو یا اون کا، اور ان سب پر مسح کرنا جائز ہے، اس کا انکار کرنا صحیح نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جرابوں پر مسح کرنے کا ثبوت

❁ عمرو بن حریث بیان کرتے ہیں:

« رَأَيْتُ عَلِيًّا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ » [الأوسط لابن المنذر : ٢/ ١١٥، ح : ٤٧٧۔ صحيح]

''میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور جرابوں پر مسح کیا۔''

❁ ازرق بن قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے بے وضو ہونے کے بعد وضو کیا، تو انھوں نے اپنا چہرہ دھویا، دونوں ہاتھ دھوئے اور اون کی بنی ہوئی جرابوں پر مسح کیا۔ میں نے کہا آپ ان جرابوں پر مسح کر رہے ہیں، تو انھوں نے فرمایا:

« إِنَّهُمَا خُفَّانِ وَلٰكِنَّهُمَا مِنْ صُوْفٍ » [الكنى والأسماء للدولابي، ترجمة أبي زياد : ٢/ ٥٦١، ح : ١٠٠٩، حسنه أحمد شاكر رحمه الله]

''یہ بھی موزے ہی ہیں لیکن یہ اون سے ہیں۔''

❁ امام ابو داؤد رحمہ اللہ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کے بعد فرماتے ہیں: ''علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابو امامہ، سہل بن سعد اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کرتے تھے اور اسی طرح کی روایات عمر بن خطاب اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بھی ہیں۔'' [أبو داؤد، تحت الحديث : ١٥٩]

❁ ان کے علاوہ ابو مسعود الانصاری، عقبہ بن عمرو، سعد بن ابی وقاص (مصنف ابن ابی شیبہ: ۱/ ۲۱۵) عبد اللہ بن عمرو، ابو وائل اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم (المحلی: ۱/ ۶۱۳) سے بھی جرابوں پر مسح کرنا ثابت ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا جرابوں پر مسح کرنا

ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بھی آخری عمر میں جرابوں پر مسح نہ کرنے کے فتویٰ سے رجوع کر لیا تھا۔ فقہ حنفی کی معتبر کتاب ''بدائع الصناع'' میں ہے:

" وَ رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا فِي آخِرِ عُمُرِهِ، وَ ذٰلِكَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى جَوْرَبَيْهِ فِي مَرَضِهِ، ثُمَّ قَالَ لِعُوَّادِهِ : فَعَلْتُ مَا كُنْتُ أَمْنَعُ النَّاسَ عَنْهُ " [بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع للکاسانی، کتاب الطهارة، باب مسح علی الجورب : ۱/ ۳۷]

''روایت ہے کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اپنی آخری عمر میں صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا، اس طرح کہ انھوں نے حالت مرض میں جرابوں پر مسح کیا اور اپنی عیادت کرنے والوں سے کہا: ''میں نے وہ کام کیا ہے جس سے میں لوگوں کو منع کیا کرتا تھا۔''

اور ملا مرغینانی لکھتے ہیں:

" وَ عَنْهُ أَنَّهُ رَجَعَ إِلَى قَوْلِهِمَا وَعَلَيْهِ الْفَتْوٰى" [الهداية اولين، باب المسح على الخفين : ۱/ ٦١]

''امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا اور (اب) اسی پر فتویٰ ہے۔''

جرابوں پر مسح کرنے کا طریقہ

مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ پانی سے تر کر کے پاؤں کے اوپر والے حصے پر مسح کر لیں۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ موزوں کے اوپر ظاہر والے حصے پر مسح کرتے تھے۔'' [أبوداؤد، کتاب الطهارة، باب کیف المسح : ۱٦۱۔ ترمذی : ۹۸۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا

❁ جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا جائز ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔'' [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب المسح على الجوربين : ١٥٩۔ ترمذی : ٩٩۔ ابن ماجه : ٥٥٩، ٥٦٠، عن أبي موسى الأشعري۔ صحيح]

❁ ایک حدیث میں ہے: ''بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جوتوں اور پاؤں پر مسح کیا۔'' [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب : ١٦٠۔صحيح]

مسح کی مدت

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَ يَوْمًا وَ لَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ» [مسلم، كتاب الطهارة، باب التوقيت فى المسح على الخفين : ٢٧٦]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے تین دن رات اور مقیم کے لیے ایک دن رات مسح کی مدت مقرر کی۔''

یعنی اس کے بعد جرابیں وغیرہ اتار کر پاؤں دھونا ضروری ہے۔

❁ مسح کی مدت پہلے مسح سے شمار ہوگی۔

❁ وضو کی حالت میں موزہ اتار دیا تو طہارت ختم نہیں ہوگی، جب تک وضو نہ ٹوٹے گا، یعنی وضو ٹوٹنے سے پہلے جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز ہے۔

❁ بغیر وضو کی حالت میں موزہ اتارا، یا وضو کی حالت میں اتارا تھا لیکن اسی حالت میں وضو ٹوٹ گیا اور بعد میں موزے یا جرابیں دوبارہ پہن لیں تو ان پر مسح جائز نہیں۔

❁ اگر موزے پہن کر سفر شروع کر دیا تو مسافر والی مدت تک مسح کریں اور اگر سفر میں مسح شروع کیا ہے اور گھر آ گئے ہیں تو مقیم کی مدت تک مسح کریں، یعنی اگر مسح کرتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقیم کی مدت سے اوپر وقت ہو گیا ہے تو مسح نہ کریں۔[الکافی لإمام ابن قدامة : ۱/ ۸۰]

حالت جنابت میں مسح کا حکم

❁ غسل فرض ہو جائے تو مسح کی مدت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ » [ترمذی، کتاب الطهارة، باب مسح علی الخفین للمسافر و المقیم : ۹۶۔ نسائی : ۱۲۷۔ ابن ماجه : ۴۷۸۔ حسن]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اتارنے ہوں گے۔''

وضو پر وضو کرنا

❁ ہر نماز کے لیے الگ وضو کرنا ضروری نہیں، بلکہ ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ایک وضو سے کئی نمازیں ادا کیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! آج آپ نے وہ کام کیا جو پہلے نہیں کرتے تھے۔'' تو آپ نے فرمایا: ''اے عمر! یہ میں نے جان بوجھ کر کیا ہے۔'' [مسلم، کتاب الطهارة، باب جواز الصلوات کلها بوضوء واحد : ۲۷۷]

❁ اگر وضو باقی ہو تو دوبارہ بھی وضو کیا جا سکتا ہے، بلکہ افضل ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، قُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ » [بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من غیر حدث : ۲۱۴]

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لیے وضو کرتے تھے۔'' (راوی حدیث کہتے ہیں) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عرض کیا: ''آپ کیسے کرتے ہیں؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''ہمارے کسی شخص کے لیے ایک وضو اس وقت تک کے لیے کافی ہے جب تک وہ ٹوٹ نہ جائے۔''

❁ نزال بن سبرہ فرماتے ہیں: ''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز ظہر پڑھنے کے بعد لوگوں کی ضروریات سننے کے لیے کوفہ کی مسجد کے صحن میں بیٹھ گئے۔ جب عصر کا وقت ہوا تو پانی والا برتن منگوایا، اس میں سے ایک چلو لے کر اس سے چہرے، ہاتھوں، سر اور پاؤں کا مسح کیا (بخاری میں دھونے کا ذکر ہے) پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا اور کہا: ''کچھ لوگ اس کام کو (یعنی کھڑے ہو کر پانی پینے کو) برا سمجھتے ہیں، حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے اور یہ اس بندے کا وضو ہے جس کا وضو ٹوٹا نہ ہو۔'' [نسائی، کتاب الطھارۃ، باب صفۃ الوضوء بغیر حدث: ۱۳۰۔ صحیح۔ بخاری: ۵۶۱۵، ۵۶۱۶]

❁ بعض لوگ وضو پر وضو کرنے کو مکروہ خیال کرتے ہیں، جو صحیح نہیں۔

پانی کے استعمال میں اسراف

❁ طہارت میں پانی بقدر ضرورت استعمال کرنا چاہیے، کیونکہ اسراف گناہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ﴾ [الأنعام: ۱۴۱]

''اور اسراف نہ کرو، بے شک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ ایک مُد (ایک بک) پانی سے وضو کر لیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد: ۲۰۱۔ مسلم: ۵۱/ ۳۲۵]

وضو کے بعد ناجائز کام

❁ وضو کے بعد مسجد کی طرف جاتے ہوئے بلاضرورت تشبیک، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا منع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في الهدى في المشي إلى الصلاة : ٥٦٢ـ صحيح]

''جب کوئی شخص وضو کرے تو اچھا وضو کرے، پھر جب وہ مسجد کی طرف جائے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔''

وضو توڑنے والی چیزیں

درج ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

① پیشاب و پاخانہ سے۔[بخاری، كتاب الوضوء، باب المسح على الخفين : ٢٠٣]

② ہوا خارج ہونے سے۔[بخاری، كتاب الوضوء، باب لا يتوضأ من الشك حتى يستيقن : ١٣٧]

③ مذی نکلنے سے اور اس سے وضو سے پہلے استنجا بھی کرنا چاہیے۔[بخاری، كتاب الغسل، باب غسل المذي والوضوء منه : ٢٦٩]

④ استحاضہ سے (یعنی وہ خون جو حیض کے علاوہ کسی بیماری کی وجہ سے آتا ہے)۔[بخاری، كتاب الوضوء، باب غسل الدم : ٢٢٨]

⑤ شرم گاہ کو (بغیر کپڑے کے) ہاتھ لگنے سے۔[ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر : ٤٧٩، ٤٨١ـ صحيح۔ صحيح ابن حبان : ١١١٨]

بعض لوگ کپڑے تبدیل کرتے ہوئے خیال نہیں کرتے اور ان کا ہاتھ شرم گاہ کو لگ جاتا ہے اور بعد میں وہ وضو نہیں کرتے، اسی طرح بعض خواتین چھوٹے بچوں کو صاف کرتی ہیں لیکن وضو نہیں کرتیں، جبکہ ان کا ہاتھ چھوٹے بچوں کی شرم گاہ پر لگتا ہے، انھیں وضو کرنا چاہیے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ برہنہ ہونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، لیکن یہ کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

⑥ گہری نیند سے (جو لیٹنے یا ٹیک لگانے کی صورت میں ہو، کیونکہ اس میں آدمی کے حواس قائم نہیں رہتے اور اسے ہوا خارج ہونے کا احساس نہیں ہوتا اور اسے یہ بھی علم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ اس کی شرم گاہ پر لگا ہے یا نہیں)۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الاستجمار : ١٦٢]

⑦ پاگل یا (غم اور نشہ وغیرہ سے) بے ہوش ہونے سے، کیونکہ بے ہوشی نیند سے زیادہ بے حس کرتی ہے۔

⑧ مرتد (دین اسلام سے خارج) ہونے سے، کیونکہ اس کے تمام اسلامی عمل ختم ہو جاتے ہیں۔[الزمر : ٦٥]

جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ (المتوفی ١٦١ھ) فرماتے ہیں: ''جب کوئی شخص دین اسلام سے پھر جائے تو اس کا کفر پہلی تمام اسلامی عبادات کو ختم کر دیتا ہے۔'' [مصنف ابن أبی شیبة : ٤٣١/٣، ح : ١٥٨٣٨ و إسناده صحیح]

⑨ جن چیزوں سے غسل ٹوٹ جاتا ہے (یعنی جماع، احتلام، حیض اور نفاس) ان سے وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

❁ اونٹ کا گوشت کھانے سے رسول اللہ ﷺ نے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔[مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ٣٦٠]

❁ مندرجہ ذیل صورتوں میں وضو کر لیا جائے تو بہتر ہے، ضروری نہیں:

① اونٹ کے علاوہ کسی جانور وغیرہ کا گوشت کھانے سے۔[مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ٣٦٠۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة : ٢٣٢٢]

② قے آنے سے۔[ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی الوضوء من القیء والرعاف : ٨٧۔ صحیح]

③ کسی میت کو اٹھانے سے۔[أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الغسل من غسل المیت : ٣١٦١۔ ترمذی : ٩٩٣۔ صحیح]

❁ مندرجہ ذیل صورتوں میں صرف کلی کر لینا کافی ہے:

① کوئی چیز کھانے کے بعد کلی کر لینا بہتر ہے، اگر نہ بھی کی جا سکے تو کوئی حرج نہیں۔[بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء من غیر حدث : ٢١٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② دودھ (اور چکنائی والی چیز) پینے سے۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب هل یمضمض من اللبن : ۲۱۱]

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا

① نکسیر پھوٹنے سے۔

② قے آنے سے، کیونکہ جس روایت میں قے یا نکسیر سے وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ ضعیف ہے۔ [بلوغ المرام، باب نواقض الوضوء : ٦٨]

③ معمولی نیند جس سے حواس بالکل ختم نہیں ہوتے، مثلاً کھڑے یا بیٹھے نیند آنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل العشاء : ٥٦٦، ٥٧١]

④ حالتِ نماز میں ہوا خارج ہونے کا محض شک پڑنے سے۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب لا یتوضأ من الشك حتی یستیقن : ۱۳۷۔ مسلم : ۳٦۱، ۳٦۲]

⑤ شرمگاہ کے علاوہ باقی جسم کے کسی حصے سے خون اور پیپ وغیرہ بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ [أبوداؤد، کتاب الطهارة، باب الوضوء من الدم : ۱۹۸۔ اس روایت کو امام ابن خزیمہ، ابن حبان، امام حاکم اور علامہ ذہبی نے صحیح قرار دیا ہے، دیکھیے ابن خزیمة : ۱/ ۲٤، ۲٥، ح : ۳٦۔ ابن حبان : ۱۰۹٦۔ مستدرك حاكم : ۱/ ۱٥٦، ۱٥۷، ح : ٥٥۷]

دوران نماز وضو ٹوٹنے کا مسئلہ

۞ دوران نماز وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے۔ [مسلم : ۲۲٤، ۲۲٥] کیونکہ وضو نماز کے لیے شرط ہے، جب شرط ختم ہو گئی تو مشروط بھی باطل ہو گیا۔

۞ اگر آدمی باجماعت نماز ادا کر رہا ہو تو وہ بے وضو ہونے کی صورت میں اپنی ناک پر ہاتھ رکھے اور وضو کے لیے چلا جائے۔ [أبوداؤد، کتاب الصلاة، باب استئذان المحدث للإمام : ۱۱۱٤۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غسل کے مسائل

فرض غسل کا مسنون طریقہ

- رسول اللہ ﷺ کے غسل کا مکمل طریقہ احادیث میں موجود ہے، جو آگے بیان کیا جا رہا ہے، اس طریقے کے مطابق کیا ہوا غسل ہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ ﴾

[محمد : ۳۳]

''اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور (ان کی اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔''

- ہر کام کا دار و مدار نیت پر ہے، لہٰذا غسل کرتے ہوئے طہارت کی نیت کریں۔
- پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھو کر بائیں ہاتھ سے گندگی وغیرہ صاف کریں اور استنجا کریں۔
- مٹی (یا صابن وغیرہ) سے ہاتھ پاک کریں۔
- پھر وضو کریں، لیکن سر کا مسح نہ کریں اور پاؤں نہ دھوئیں۔ (وضو کا تفصیلی طریقہ وضو کے باب میں پڑھ لیں)
- پھر اپنی انگلیوں کو تر کر کے سر کے بالوں کا خلال کریں اور بعد میں تین چلو بھر کر سر میں پانی ڈالیں (اور بالوں میں انگلیاں ڈال کر اچھی طرح ملیں، تاکہ بالوں کے نیچے جلد تر ہو جائے)۔
- تین چلو اس طرح ڈالیں کہ پہلے دائیں طرف، پھر بائیں طرف اور پھر درمیان میں۔
- پھر سارا بدن دھو لیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- غسل والی جگہ سے ایک طرف ہو کر پاؤں دھو لیں۔ [بخاری، کتاب الغسل، باب من توضأ فی الجنابة ثم غسل.....الخ : ٢٧٤، ٢٤٨، ٢٧٢۔ مسلم : ٣١٦]
- اگر عورت نے غسل جنابت کے وقت سر کے بالوں کی مینڈھیاں کی ہوئی ہیں تو انھیں کھولنا ضروری نہیں، بلکہ تین چلو پانی بہا دینا ہی کافی ہے۔ [مسلم، کتاب الحیض، باب حکم ضفائر المغتسلة : ٣٣٠]
- غسل حیض کا بھی یہی حکم ہے، کیونکہ مسلم کی مذکورہ بالا اسی حدیث میں ایک دوسری سند سے یہ الفاظ بھی ہیں: ((فَأَنْقُضُهُ لِلْحَيْضَةِ وَالْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ لَا)) ''کیا میں بالوں کی مینڈھیاں غسل حیض اور غسل جنابت کے وقت کھولا کروں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں (کوئی ضرورت نہیں)۔'' اور بخاری (٣١٦) اور سلسلہ صحیحہ (١٨٨) وغیرہ کی جس حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سر کے بال کھولنے کا حکم دیا تھا، وہ غسل حیض نہیں تھا، بلکہ غسل احرام تھا، کیونکہ اس وقت تک تو عائشہ رضی اللہ عنہا پاک نہیں ہوئی تھیں۔

غسل میں صابن کا استعمال

- صابن اور شیمپو وغیرہ غسل جنابت کے لیے ضروری نہیں، ہاں اگر کوئی صابن یا شیمپو استعمال کرے تو جائز ہے۔

برہنہ ہو کر غسل کرنا

- غسل پردے میں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ محترمہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے نبی کریم ﷺ کے لیے پردہ کیا جبکہ وہ غسل کر رہے تھے۔'' [بخاری، کتاب الغسل، باب التستر فی الغسل عند الناس : ٢٨١۔ مسلم : ٣٣٧]
- تنہائی میں ننگے ہو کر غسل کرنا جائز ہے، لیکن تنہائی میں بھی پردہ کیا جائے تو افضل ہے۔ [بخاری، کتاب الغسل، باب من اغتسل عریانًا وحده فی الخلوة : ٢٧٨۔ أبو داؤد : ٤٠١٢۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں بیوی کا اکٹھے غسل کرنا

❁ خاوند اور بیوی اکٹھے غسل کر سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں اور نبی ﷺ اکٹھے ایک برتن سے اس طرح غسل کرتے کہ ہمارے ہاتھ باری باری اس میں پڑتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الغسل، باب هل يدخل الجنب يده فی.....الخ : ٢٦١۔ مسلم : ٣٢١/٤٥]

غسل کے بعد دوبارہ وضو کی ضرورت نہیں

❁ غسل والے وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے، الگ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں کرتے تھے۔'' [نسائی، کتاب الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل : ٢٥٣۔ ترمذی : ١٠٧۔ صحيح]

لیکن دوران غسل اگر کسی وجہ سے وضو ٹوٹ گیا، مثلاً شرم گاہ کو ہاتھ لگنے سے، تو نماز کے لیے نیا وضو کرنا پڑے گا۔

❁ اگر کوئی شخص بغیر غسل فرض ہونے کے فرض غسل جیسا غسل کر لیتا ہے تو وہ بھی غسل والے وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔

غسل میں جرابوں پر مسح جائز نہیں

❁ غسل فرض ہو جائے تو مسح بھی ختم ہو جاتا ہے، یعنی غسل میں پاؤں پر مسح جائز نہیں۔ سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سفر میں تین دن رات تک پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے اپنے موزے نہ اتاریں، لیکن جنبی ہونے پر اتارنے ہوں گے۔'' [ترمذی، کتاب الطهارة، باب مسح علی الخفين للمسافر والمقيم : ٩٦۔ نسائی: ١٢٧۔ ابن ماجه: ٤٧٨۔ حسن]

غسل میں کتنا پانی استعمال کرنا چاہیے

❁ طہارت میں پانی بقدر ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ [الأنعام : ١٤١]

''اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ ایک صاع (تقریباً دو کلو) سے پانچ مُد (تقریباً تین کلو) تک پانی سے غسل کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الوضو، باب الوضو بالمد : ٢٠١۔ مسلم : ٣٢٥/٥١]

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

❁ غسل پانچ صورتوں میں فرض ہوتا ہے : ① جماع۔ ② احتلام۔ ③ حیض و نفاس۔ ④ قبول اسلام۔ ⑤ موت۔

① جماع سے غسل

❁ جماع سے غسل فرض ہو جائے گا، اگرچہ انزال نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْغُسْلُ، وَ إِنْ لَمْ يُنْزِلْ » [بخاری، کتاب الغسل، باب إذا التقی الختانان : ٢٩١۔ مسلم : ٣٤٨]

''جب مرد عورت کی چار شاخوں کے درمیان (جماع کے لیے) بیٹھے اور کوشش کرے تو اس پر غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ ہو۔''

جنابت میں ممنوع کام

❁ حالتِ جنابت میں نماز اور طوافِ بیت اللہ ممنوع ہے، کیونکہ ان کے لیے طہارت شرط ہے۔

❁ بلا وجہ عبادات کو مؤخر کرنا گناہ ہے، لہٰذا جلدی غسل کر کے یہ فرائض ادا کر لینے چاہییں۔

دوبارہ جماع کے لیے غسل اور وضو

❁ دوبارہ جماع کے لیے غسل کر لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''نبی اکرم ﷺ ایک رات اپنی تمام عورتوں کے پاس گئے اور ہر ایک کے پاس غسل کیا، آپ سے پوچھا گیا: ''اے اللہ کے رسول! کیا ایک ہی غسل کافی نہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ طریقہ زیادہ پاک، زیادہ اچھا اور زیادہ طہارت والا ہے۔''

[ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب فيمن يغتسل عند كل واحدة غسلا : ٥٩٠۔ أبو داؤد : ٢١٩۔ حسن]

- دوبارہ جماع کرنا ہو تو وضو کر لینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ، فَلْيَتَوَضَّأْ » [مسلم، كتاب الحيض، باب جواز النوم الجنب..... الخ : ٣٠٨]

''جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے، پھر دوبارہ جماع کرنا چاہے تو اسے وضو کر لینا چاہیے۔''

② احتلام سے غسل

- احتلام یہ ہے کہ سوتے یا جاگتے میں شہوت سے جوش کے ساتھ منی خارج ہو۔
- احتلام مردوں کو عام طور پر اور عورتوں کو شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔
- کپڑے پر احتلام کے نشان ہوں تو غسل کرنا چاہیے، اگرچہ احتلام یاد نہ ہو۔
- نیند میں احتلام محسوس ہوا، لیکن کپڑے پر منی کے نشانات نہیں تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ يَغْتَسِلُ، وَعَنِ الرَّجُلِ يُرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَلَ قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يجد البلة فى منامه : ٢٣٦۔ ترمذى : ١١٣۔ ابن ماجه : ٦١٢۔ حسن]

''نبی اکرم ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کپڑوں پر تری دیکھے جبکہ اسے احتلام یاد نہ ہو، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے غسل کرنا چاہیے۔'' پھر اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شخص کے متعلق پوچھا گیا جسے نیند میں احتلام محسوس ہو لیکن کپڑوں پر تری نہ دیکھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس پر غسل نہیں۔''

- اس غسل کے احکام بھی ''جماع سے غسل'' والے ہیں۔
- منی لگے کپڑے کو صاف کرنے کا طریقہ ''بدن اور لباس کو پاک کرنے کا طریقہ'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

مذی اور ودی کا مسئلہ

مذی: وہ لیس دار پانی جو شہوت کے وقت عضو مخصوص سے نکلتا ہے۔

ودی: وہ گاڑھا سفید پانی جو پیشاب سے پہلے یا بعد میں خارج ہوتا ہے، یہ بیماری ہے، ہمارے ہاں اسے قطرے نکلنے کا نام دیا جاتا ہے۔

- ''مذی'' اور ''ودی'' نکلنے سے استنجا اور وضو کرنا چاہیے، ان سے غسل فرض نہیں ہوگا۔

[بخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه : ۲۶۹ ۔ مسلم : ۳۰۳]

- لیکوریا (عورتوں کے مرض) کا بھی یہی حکم ہے۔

③ حیض و نفاس سے غسل

- حیض وہ سیاہی مائل خون ہے جو بالغ عورتوں کو ہر ماہ آتا ہے، عام طور پر اس کی مدت تین سے سات دن تک ہوتی ہے اور نفاس وہ خون ہے جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے، عموماً اس کی مدت تقریباً چالیس دن ہے، لیکن بعض اوقات پہلے بھی ختم ہو جاتا ہے۔

[أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی وقت النفساء :۳۱۲۔ إرواء الغلیل : ۲۰۱۔ صحیح]

- حیض اور نفاس سے غسل فرض ہو جاتا ہے، غسل خون بند ہونے پر کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَ إِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي))

[بخاری، کتاب الحیض، باب إقبال المحیض و إدباره : ۳۲۰۔ مسلم : ۳۳۴/۶۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب ختم ہو جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔''

- خون کی بو دور کرنے کے لیے خوشبو استعمال کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خُذِيْ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً وَ تَوَضَّئِيْ ثَلَاثًا))[بخاری، کتاب الحیض، باب غسل المحیض : ۳۱۵۔ مسلم : ۳۳۲]

''ایسا کپڑا جسے خوشبو لگی ہوئی ہو، وہ لے اور (اس کے ساتھ) تین مرتبہ طہارت حاصل کر۔''

حیض و نفاس میں ممنوع کام

- حیض اور نفاس والی عورت مندرجہ ذیل چار کام نہیں کرے گی:

① نماز ② روزہ ③ جماع ④ بیت اللہ کا طواف

- حیض و نفاس والی عورت باقی تمام کام کر سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ)) [بخاری، کتاب الغسل، باب عرق الجنب و أن المسلم لا ینجس : ۲۸۳۔ مسلم : ۳۷۱]

''بلاشبہ مومن (کسی حالت میں بھی) نجس نہیں ہوتا۔''

- نماز، روزہ اور طواف کے دوران میں حیض یا نفاس شروع ہو جائے تو وہ عبادت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

حیض و نفاس میں چھوڑی گئی عبادات کی قضا

- فرض روزہ اور فرض طواف کی قضا دی جائے گی، فرض نماز کی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

((أَنْ لَّا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِيْ)) [بخاری، کتاب الحیض، باب تقضی الحائض المناسك كلها إلا الطواف بالبیت : ۳۰۵]

''تو طواف نہ کر، حتیٰ کہ پاک ہو جائے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ))

[مسلم، كتاب الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة : ٣٣٥/٦٩]

''ہمیں حیض آتا تو ہمیں روزے کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا، لیکن نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔''

❁ حیض و نفاس شروع ہونے سے پہلے جو نماز فرض ہو چکی تھی یعنی جس نماز کا وقت ہو چکا تھا، لیکن اس نے سستی کی بنا پر ابھی تک اسے ادا نہیں کیا تھا تو اس نماز کی قضا حیض و نفاس کے بعد دینا ہوگی، کیونکہ وہ نماز اس پر فرض ہو چکی تھی۔

❁ حیض یا نفاس کا خون وقت سے پہلے ختم ہو جائے تو تمام پابندیاں ختم ہو جائیں گی اور نماز و روزہ فرض ہو جائے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ ،وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي))

[بخاری، كتاب الحيض، باب إقبال المحيض و إدباره : ٣٢٠۔ مسلم : ٣٣٤/٦٥]

''جب حیض شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دے اور جب چلا جائے تو غسل کر اور نماز پڑھ۔''

جنبی و حائضہ کا قرآن پڑھنا اور اسے چھونا

❁ حیض و نفاس اور جنابت کی حالت میں تلاوتِ قرآن کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے، صحیح بات یہ ہے کہ ان حالات میں حرمتِ تلاوتِ قرآن کے متعلق کوئی صحیح و واضح حدیث نہیں ہے، جب حرمت کی کوئی واضح و صحیح دلیل نہیں تو ان حالات میں تلاوت سے منع کرنا جائز نہیں۔

❁ اسی طرح حیض و نفاس کی حالت میں قرآن مجید کو چھونے سے منع کرنا بھی کسی واضح و صریح حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن اگر کسی صاف کپڑے وغیرہ سے قرآن کو چھوا جائے اور اسی کے ذریعے سے ورق گردانی کی جائے تو بہتر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا کو مسجد سے مصلیٰ پکڑانے کا حکم دیا، انھوں نے حیض کا عذر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ)) [مسلم، كتاب الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها..... الخ : ٢٩٨]

''حیض تیرے ہاتھ میں تو نہیں ہے۔''

معلوم ہوا کہ حیض کا اثر ہاتھوں میں نہیں ہوتا، ان سے کوئی بھی چیز پکڑی جا سکتی ہے۔

ایام حیض کے علاوہ پانی کی حیثیت

❁ مخصوص دنوں کے علاوہ پانی نکلنے کے احکام حیض ونفاس والے نہیں ہیں، اس صورت میں عورت وہ تمام کام کر سکتی ہے جو پاک عورتیں کرتی ہیں۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا)) [بخاری، كتاب الحيض، باب الصفرة والكدرة فی غير أيام الحيض : ٣٢٦]

''ہم مٹیالے اور زرد رنگ کے پانی کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں۔''

استحاضہ کا مسئلہ

❁ اس کی تفصیل ''مریض اور معذور کی طہارت'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

④ اسلام قبول کرنے پر غسل

❁ جب کوئی شخص اسلام قبول کرنا چاہے تو کلمہ پڑھانے سے پہلے اسے غسل کرایا جائے گا۔ سیدنا قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں قبول اسلام کے لیے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا۔''

[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل : ٣٥٥۔ صحيح]

⑤ میت کا غسل

❁ جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے تو اسے غسل دینا فرض ہے۔ (اس کی تفصیل جنازے کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

غسل کے مزید مسائل

- غسل جنابت جتنی جلدی ہو سکے کرنا چاہیے، لیکن اگر کسی وجہ سے کچھ دیر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ عورت پر جب غسل فرض ہو تو اسی وقت غسل کرنا لازمی ہے، یہ صحیح نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتی ہیں:

((رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ))[مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب..... الخ : ٣٠٧]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔''

- عام لوگ جنبی آدمی کو بالکل ناپاک سمجھتے ہیں اور عورت کو تو حیض ونفاس کے دوران میں ایک الگ کمرے میں گھر کے گندے بستر پر ڈال دیا جاتا ہے، اس کے برتن مخصوص کر دیے جاتے ہیں، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا اور ملنا جلنا ممنوع قرار پاتا ہے، لیکن اسلام میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔
- جنبی آدمی کوئی کام کرنا چاہے اور غسل کے لیے وقت نہ ہو تو بہتر ہے کہ وضو کر لے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی وضو کر کے سو جاتے۔'' [مسلم، كتاب الحيض، باب جواز نوم الجنب ..... الخ : ٣٠٧]
- اس کے پاس وضو کے لیے بھی وقت یا پانی نہیں تو وضو کے بغیر بھی کام کر سکتا ہے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کو نجس قرار نہیں دیا ہے۔

اگر جنابت کا علم نماز کے بعد ہو

- امام نے حالتِ جنابت میں جماعت کروا دی اور اسے بعد میں علم ہوا تو وہ غسل کر کے تنہا اپنی نماز لوٹائے گا۔ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز فجر پڑھائی، پھر ''جرف'' میں اپنی زمین کی طرف گئے، تو انھوں نے اپنے کپڑوں میں احتلام کے نشانات دیکھے، فرمانے لگے: ''جب سے ہم چربی استعمال کرنے لگے ہیں تب سے رگیں بہنے لگی ہیں۔'' پھر غسل کیا اور اپنے کپڑوں سے منی کو دھویا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز دہرائی (لیکن واپس آ کر مقتدیوں کو نماز دہرانے کا نہیں کہا)۔'' [الموطأ، کتاب الطهارة، باب إعادة الجنب الصلاة : ۱۱۳۔ السنن الکبرٰی للبیهقی : ۱/ ۱۷۰، ح : ۵۰۱]

اگر زیادہ غسل جمع ہو جائیں

❁ اگر کئی غسل اکٹھے ہو جائیں تو سب کے لیے ایک غسل کافی ہے، کیونکہ مقصد تو طہارت حاصل کرنا ہے اور وہ حاصل ہو گئی۔

غسلِ مستحب

❁ مندرجہ ذیل صورتوں میں غسل کرنا مستحب یعنی افضل ہے :

① جمعہ کا غسل

❁ اس کی تفصیل جمعہ کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

② میت کو غسل دینے سے غسل

❁ اس کی تفصیل جنازے کے باب میں ملاحظہ فرمائیں۔

③ عیدین کا غسل

❁ جمعہ والے دن غسل کرنا افضل ہے اور چونکہ یوم جمعہ کو عید قرار دیا گیا ہے، لہٰذا عیدین والے دن بھی غسل کرنا افضل ہے۔

④ احرام کا غسل

❁ احرام باندھتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

« أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ » [ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی الاغتسال عند الإحرام : ۸۳۰۔ صحیح]

''میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے احرام باندھنے سے پہلے غسل کیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل

❁ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مسنون ہے۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طویٰ میں رات بسر کرتے، حتیٰ کہ صبح نماز پڑھتے اور غسل کرتے، پھر مکہ میں دن کے وقت داخل ہوتے اور فرماتے: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب الحج، باب استحباب المبیت بذی طوی ..... الخ : ۱۲۵۹]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیمّم کا بیان

پانی کی عدم دستیابی یا استعمال نہ کر سکنے کی صورت میں شریعت اسلامیہ نے مٹی کو پانی کے قائم مقام قرار دیا ہے۔ لہٰذا پانی کا استعمال نقصان دہ ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے، پانی کا ملنا مشکل ہو تو بھی تیمم کیا جا سکتا ہے۔ پاک مٹی سے اسی طرح طہارت حاصل کی جا سکتی ہے جس طرح پانی سے طہارت حاصل کی جاتی ہے اور اسے تیمم کہا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ﴾

[المائدة : ٦]

''اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو، یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے لوٹے، یا بیوی سے مباشرت کرے اور پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لو، پس اس سے اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کر لو۔''

اس آیت میں چند احکام بیان ہوئے ہیں: ① تیمم غسل کی ضرورت بھی پوری کرتا ہے اور وضو کی بھی۔ ② پانی کا استعمال نقصان دہ ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے۔ ③ پانی کا ملنا مشکل ہو تو تیمم کیا جا سکتا ہے۔ ④ تیمم پاک مٹی سے کیا جاتا ہے۔ ⑤ تیمم کرنے کا طریقہ۔

پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں، مثلاً آدمی جس جگہ ہے وہاں پانی موجود نہیں، یا اسے حاصل کرنا مشکل ہے، یا پانی وضو سے کم ہے، یا پانی محض پینے کے لیے ہے، اس سے وضو کریں تو پینے کے لیے نہیں بچے گا، تو ایسی صورت میں پاک مٹی سے تیمم کیا جائے گا۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پاک مٹی کی صورتیں

- سطح زمین کی جتنی شکلیں ہیں، سوائے خالص پتھر کے، وہ مٹی ہی کی قسم شمار ہوتی ہیں۔ مٹی کی تمام صورتوں سے تیمم کیا جا سکتا ہے، مثلاً مٹی، ریت، گرد وغبار، کچی دیوار اور کسی چیز سے مٹی خلط ملط ہو۔

تیمم کا مسنون طریقہ

- ہر کام کا مدار نیت پر ہے، لہٰذا تیمم کرتے ہوئے طہارت کی نیت کریں۔
- وضو کی طرح یہاں بھی پہلے " بِسْمِ اللّٰهِ " پڑھیں۔
- پاک مٹی پر ہاتھ ماریں۔
- پھر دونوں ہاتھوں پر پھونک ماریں۔
- دونوں ہاتھوں سے پہلے منہ کا، پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کا اور بائیں سے دائیں ہاتھ کا مسح کر لیں۔[بخاری، کتاب التیمم، باب المتیمم هل ینفخ فیهما ؟ : ۳۳۸۔ مسلم : ۳٦۸]
- یا پہلے دونوں ہاتھوں کا مسح کریں، یعنی دائیں سے بائیں کا اور بائیں سے دائیں کا اور پھر چہرے کا مسح کریں۔[بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم ضربة : ۳٤۷۔ مسلم : ۳٦۸]

کیا ہر نماز کے لیے الگ تیمم کرنا چاہیے؟

- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ایک تیمم سے صرف ایک نماز پڑھی جا سکتی ہے، دوسری نماز کے لیے دوبارہ تیمم کرنا چاہیے، یہ بات بلا دلیل ہے۔ جب یہ بات طے ہے کہ مٹی پانی کے قائم مقام ہے تو اس کے احکام بھی وہی ہوں گے۔ لہٰذا جب تک تیمم نہ ٹوٹے نیا تیمم کرنے کی ضرورت نہیں۔

تیمم کے مزید مسائل

- مٹی سے تیمم پانی کا قائم مقام ہے، لہٰذا اس کے احکام بھی پانی سے حاصل کی گئی طہارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہیں۔مثلاً اگر کئی غسل اکٹھے ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔ غسل اور وضو کے لیے ایک ہی تیمم کافی ہے۔اگر غسل کی جگہ تیمم کیا پھر وضو ٹوٹ گیا تو اس کا غسل باقی رہے گا (یعنی اگر صرف وضو کے لیے پانی مل گیا تو وضو کر لیا جائے اور غسل لازم نہیں)۔[الکافی لابن قدامة، فصل : ١٥٠]

- میت کو تیمم کرانے کا بھی یہی طریقہ ہے۔
- تیمم کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے، جب تک مذکورہ بالا صورت حال رہے تیمم کرتے رہنا جائز ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلٰى عَشْرِ سِنِيْنَ »[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم : ٣٣٢۔ ترمذی : ١٢٤۔ صحيح]

''پاک مٹی مسلمان کے لیے طہارت کا ذریعہ ہے، اگرچہ دس سال تک (پانی نہ مل سکے)۔''

- تیمم کر کے نماز پڑھ لینے کے بعد پانی ملا تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں، لیکن اگر کوئی دہرا لے تو اسے دگنا اجر ملے گا، جیسا کہ دو صحابی سفر میں تھے، ایک جگہ پانی نہ ملنے پر دونوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی، پھر نماز کے وقت ہی میں پانی مل گیا، ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی، جبکہ دوسرے نے نہ دہرائی۔ واپسی پر انھوں نے سارا واقعہ رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کیا، تو آپ ﷺ نے دوبارہ نماز نہ پڑھنے والے سے فرمایا: ''تو نے سنت پر عمل کیا، تیری پہلی نماز تجھے کافی ہے۔'' اور دوبارہ پڑھنے والے سے فرمایا: ''تجھے دگنا اجر ملے گا۔'' [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب المتيمم يجد الماء بعد ما يصلي في الوقت : ٣٣٨۔ صحيح]

جن چیزوں سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے

- جن چیزوں سے غسل یا وضو ٹوٹ جاتا ہے ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ غسل یا وضو کے لیے پانی ملنے سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمِسَّهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ))[أبوداوٗد، كتاب الطهارة، باب الجنب يتيمم : ٣٣٢۔ ترمذی : ١٢٤۔ صحيح]

''جب تجھے پانی مل جائے تو اسے اپنے جسم پر ڈالو، یقیناً یہ بہتر ہے۔''

لہٰذا اگر حالت نماز میں پانی ملنے کی اطلاع مل گئی اور وہ پانی استعمال کرنے پر قادر ہے تو اسے نماز توڑ کر وضو کر کے نماز ادا کرنی چاہیے۔

کیا تیمّم والا وضو والوں کی جماعت کروا سکتا ہے؟

❁ تیمّم والا وضو والوں کی جماعت کروا سکتا ہے، ایک دن سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات میں احتلام ہونے پر تیمّم کر کے لوگوں کو نماز پڑھائی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ نہیں کہا۔ [أبوداوٗد، كتاب الطهارة، باب إذا خاف الجنب البرد أيتيمم؟ : ٣٣٤۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض اور معذور کی طہارت

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ﴾ [التغابن : ١٦]

''جس قدر تم میں طاقت ہو اسی قدر اللہ سے ڈرو، اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔''

❁ اور دوسری جگہ فرمایا:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ﴾ [البقرة : ٢٨٦]

''اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی استطاعت سے بڑا حکم نہیں دیتا۔''

زخمی شخص کی طہارت

❁ زخم اور پٹی یا پلستر پر مسح کرنا جائز ہے، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''وہ (غسل اور وضو میں) اس کے ارد گرد کی جگہ کو دھو لے اور زخم پر مسح کر لے۔'' [السنن الکبریٰ للبیهقی : ١/٢٢٨، ح : ١٠٧٩، صحیح]

❁ اگر زخم زیادہ ہیں اور غسل یا وضو ممکن نہیں تو تیمم کر لے۔

❁ زخم یا پٹی و پلستر پر مسح کرنے کی کوئی مدت نہیں، جب تک زخم یا پٹی و پلستر برقرار ہے اس پر مسح ہو سکتا ہے۔

مریض کی طہارت

❁ مریض کے لیے ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے جب اس کے لیے پانی کا استعمال

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نقصان دہ ہے، مثلاً آدمی بیمار ہے اور پانی استعمال کرنے سے اس کی بیماری بڑھنے کا خطرہ ہے، یا شدید سردی میں ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے بیماری کا خطرہ ہے اور پانی گرم کرنے کا انتظام نہیں۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مجھے غزوہ ذات السلاسل میں ایک ٹھنڈی رات میں احتلام ہو گیا، مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ اگر میں نے (ٹھنڈے پانی سے) غسل کر لیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا، تو میں نے تیمم کر کے ساتھیوں کو نماز فجر پڑھا دی، (میرے ساتھیوں نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ سارا معاملہ بتایا..... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کہا۔'' [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب إذا خاف الجنب البرد أيتيمم ؟ : ٣٣٤۔ صحيح]

استحاضہ کا مسئلہ

- استحاضہ خاکی یا زرد رنگ کا خون ہے جو عورتوں کو بیماری کی وجہ سے آتا ہے۔
- استحاضہ میں عورت پاک ہوتی ہے، لہٰذا وہ پاک عورت کی طرح تمام کام کرے۔ [بخاری، كتاب الحيض، باب الاستحاضة : ٣٠٦۔ مسلم : ٣٣٣]
- بعض عورتیں استحاضہ کو بھی حیض سمجھ کر نماز اور روزہ ترک کر دیتی ہیں، یہ شدید غلطی ہے۔
- استحاضہ والی عورت ہر نماز کے وقت خون صاف کرے اور وضو کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استحاضہ والی عورت کو فرمایا:

((فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)) [بخاری، كتاب الحيض، باب الاستحاضة : ٣٠٦۔ مسلم : ٣٣٣]

''خون صاف کر اور نماز پڑھ۔''

- حالتِ استحاضہ میں غسل فرض نہیں، لیکن وہ صفائی کے لیے غسل کرنا چاہے تو اچھا ہے۔ اسے اختیار ہے کہ وہ اپنی سہولت کے مطابق ہر نماز کے لیے غسل کر لے، یا دو نمازوں کے لیے ایک غسل کر لے، یا دن میں ایک دفعہ غسل کر لے، یا حیض سے دوسرے حیض کے دوران ایام استحاضہ میں کبھی کبھار غسل کر لیا کرے۔ [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ما روى أن المستحاضة تغتسل لكل صلاة : ٢٩١، ٢٨٧، ٢٩٤، ٣٠١، ٣٠٣]

- استحاضہ کا خون آئے تو ہر نماز کے لیے وضو ضرور کرنا پڑے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَوَضَّئِيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ)) [بخاری، کتاب الوضوء، باب غسل الدم : ٢٢٧]

''ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کر۔''

- مستحاضہ دو نمازوں کے لیے ایک غسل کرنا چاہے تو دو نمازیں جمع کرے، یعنی ظہر کو لیٹ کرے اور عصر کو مقدم کرے، اسی طرح مغرب کو لیٹ کرے اور عشاء کو مقدم کر کے جمع کر لے اور صبح الگ پڑھ لے۔ [أبوداؤد، كتاب الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلاتين ..... الخ : ٢٩٤۔ ترمذی : ١٢٨۔ صحيح]

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

- الشیخ محمد بن صالح العثیمین نے حیض اور استحاضہ کے خون میں چار فرق ذکر کیے ہیں:

① حیض کا خون کالے رنگ کا ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون سرخ ہوتا ہے۔

② حیض کا خون گاڑھا، جبکہ استحاضہ کا خون پتلا ہوتا ہے۔

③ حیض کا خون گندا اور بدبو دار ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی، وہ عام خون کی طرح ہوتا ہے۔

④ حیض کا خون جمتا نہیں، کیونکہ وہ رحم میں جم چکا ہوتا ہے، اس لیے دوبارہ نہیں جمتا، جبکہ استحاضہ کا خون عام خون کی طرح جم جاتا ہے۔ [الشرح الممتع على زاد المستقنع : ٤٨٧/١، ٤٨٨]

- بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر کوئی عورت حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ کر سکے تو وہ دیکھے کہ اگر حیض عادت کے مطابق آتا ہے تو عادت کے مطابق آنے والے خون کو حیض اور بعد والے کو استحاضہ سمجھے اور اگر حیض عادت کے مطابق نہ آتا ہو تو اپنی کسی قریبی عورت (ماں، بہن وغیرہ) کی عادت کو دیکھے، اس کے مطابق آنے والے خون کو حیض اور باقی کو استحاضہ شمار کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض کی طہارت کب ٹوٹے گی؟

❁ جنھیں (استحاضہ کا) خون، لیکوریا (کا پانی)، پیشاب کے قطرے یا ہوا خارج ہونے کی بیماری ہو وہ ایک وضو سے ایک نماز مکمل پڑھ سکتے ہیں، نماز کے دوران میں بیماری کی وجہ سے خون، پانی اور ہوا وغیرہ نکلنے سے نہ طہارت ختم ہو گی اور نہ نماز ٹوٹے گی، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے استحاضہ والی عورت سے فرمایا: ''ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کر۔'' [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب ما روی أن المستحاضة..... الخ : ۲۹۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظاہری طہارت کا بیان

نماز کے لیے بدن، کپڑا اور جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے، تفصیل حسب ذیل ہے۔

بدن کی طہارت

- چند چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے لگنے سے جسم ناپاک ہو جاتا ہے، یعنی انسان کا پیشاب و پاخانہ، منی، مذی، ودی، حیض، نفاس اور استحاضہ کا خون، لیکوریا کا پانی اور کتے کا لعاب وغیرہ۔
- حلال جانوروں کا پیشاب یا گوبر لگنے سے بدن ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ''قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے، ان کے پیٹ پھول گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اونٹوں کا دودھ اور ان کا پیشاب ملا کر پینے کا حکم دیا۔''
[بخاری، کتاب الوضوء، باب أبوال الإبل والدواب والغنم و مرابضها : ٢٣٣]
- شرم گاہ کے علاوہ جسم سے نکلنے والا خون ناپاک نہیں۔ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنگوں میں اسی حالت میں نمازیں ادا کرتے تھے۔

لباس کی طہارت

- مسلمان پر لباس کو پاک رکھنا فرض ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:
﴿ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴾ [المدثر : ٤، ٥]
''اپنے کپڑے پاک رکھ اور پلیدگی سے دور رہ۔''
- نماز کے لیے پاک لباس شرط ہے، اس کے بغیر نماز نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لِتُصَلِّيَ فِيهِ » [بخاری، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض : ۳۰۷۔ مسلم : ۲۹۱]

''جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کھرچ دے اور پانی سے دھو لے، پھر اس میں نماز پڑھے۔''

۞ جوتا پاک ہو تو اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا أَوْ أَذًى فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا » [أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی النعل : ۶۵۰۔ صحیح]

''جب تم میں سے کوئی شخص مسجد کی طرف آئے تو اسے اپنا جوتا دیکھ لینا چاہیے، اگر اس میں گندگی یا تکلیف دہ چیز لگی ہو تو اسے زمین پر رگڑے اور پھر اس میں نماز پڑھ لے۔''

۞ جن چیزوں کے لگنے سے بدن ناپاک ہو جاتا ہے، ان سے لباس بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔

۞ مردوں کے لیے ریشم کا لباس حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ » [ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی الحریر و الذھب للرجال : ۱۷۲۰۔ نسائی : ۵۱۴۷، ۵۱۴۹۔ صحیح]

''ریشم کا لباس اور سونا پہننا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں پر حلال ہے۔''

لباس یا بدن پر نجاست کا علم اگر دوران نماز ہو تو؟

۞ نجاست اگر نماز کے دوران ہی دور ہو سکتی ہو تو اسے دور کر دیں۔

۞ اگر نجاست ایسی چیز کو لگی ہے جسے اتارا جا سکتا ہے تو اسے اتار دیں، جیسا کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ جوتا پہن کر نماز پڑھا رہے تھے کہ نماز کے دوران میں جوتا اتار دیا، پھر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

« إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِيْ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی النعل : ٦٥٠۔ صحيح]

''میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے مجھے بتایا کہ میرے جوتے میں گندگی لگی ہے۔''

- اگر نماز کے دوران میں نجاست دور کرنا ممکن نہیں تو نماز توڑ کر اس سے لباس وغیرہ پاک کریں۔

بدن اور لباس کو پاک کرنے کا طریقہ

- حلال جانوروں کے پیشاب کے چھینٹے پڑ جائیں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ وہ نجس نہیں۔
- ایسا شیر خوار لڑکا جس کی غذا صرف ماں کا دودھ ہو، اس کا پیشاب لگ جائے تو اس جگہ پانی کے چھینٹے مار لینا کافی ہے۔
- لیکن اگر شیر خوار لڑکی کا پیشاب جسم یا کپڑے کو لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب بول الصبی يصيب الثوب : ٣٧٧۔ نسائی : ٣٠٥۔ ترمذی : ٧١۔ ابن ماجه : ٥٢٦۔ صحيح]

''بچی کا پیشاب دھویا جائے اور بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں، جب تک وہ کھانا نہ کھانے لگے۔''

- بڑے (مرد یا عورت) کا پیشاب وغیرہ لگ جائے تو دھویا جائے گا۔ [بخاری، كتاب الوضوء، باب صب الماء علی البول فی المسجد : ٢٢٠۔ مسلم : ٢٨٤]
- حیض وغیرہ کا خون یا کوئی دوسری غلاظت لگی ہو تو اسے دھویا جائے گا۔ فرمان نبوی ہے:

''تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے کھرچ لے اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پانی سے دھو لے، پھر اس میں نماز پڑھ لے۔'' [بخاری، کتاب الحیض، باب غسل دم المحیض : ۳۰۷۔ مسلم : ۲۹۱]

❁ منی کپڑے کو لگ جائے تو تر ہونے کی صورت میں اسے پانی سے دھویا جائے گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْسِلُ الْمَنِيَّ ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الثَّوْبِ)) [مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی : ۲۸۹]

''رسول اللہ ﷺ (اپنے کپڑے سے) منی دھوتے اور اسی کپڑے میں نماز پڑھانے کے لیے چلے جاتے تھے۔''

❁ منی کپڑے کو لگ کر خشک ہوگئی تو اسے کھرچ کر صاف کر دینے سے بھی وہ کپڑا پاک ہو جائے گا، اسے دھونا ضروری نہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''بلاشبہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے خشک منی کو ناخن سے کھرچ کر اتار دیا کرتی تھی۔'' [مسلم، کتاب الطهارة، باب حکم المنی : ۲۹۰]

❁ مذی اگر جسم پر لگی ہو تو اسے دھویا جائے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ)) [بخاری، کتاب الغسل، باب غسل المذی والوضوء منه : ۲۶۹۔ مسلم : ۳۰۶]

''وضو کر اور شرم گاہ کو دھو لے (یعنی استنجا کر لے)۔''

❁ مذی کپڑوں پر لگی ہو تو اس پر پانی کے چھینٹے مارنا کافی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَكْفِيْكَ بِأَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تُرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ)) [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی المذی : ۲۱۰۔ ترمذی : ۱۱۵۔ صحیح]

''تجھے بس اتنا ہی کافی ہے کہ پانی کا ایک چلو لے کر کپڑے میں جہاں جہاں مذی لگی ہے اس پر چھینٹے مار دے۔''

❁ زمین پر مصلیٰ، صف یا قالین وغیرہ بچھا ہوا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ جوتے میں غلاظت لگی ہو تو اسے زمین پر رگڑ کر صاف کر دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا وَطِیءَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طُهُورٌ » [ابو داؤد، كتاب الطهارة، باب فی الأذی یصیب النعل : ۳۸۵۔ صحیح]

''تم میں سے کسی کے جوتے کو نجاست لگ جائے تو اس کی طہارت مٹی (پر رگڑ کر) ہو گی۔''

❁ دھونے کے بعد بدن یا کپڑا گیلا ہے اور دھونے کا نشان باقی ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« كُنتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَ إِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ » [بخاری، كتاب الوضوء، باب غسل المنی وفرکه ..... : ۲۲۹، ۲۳۰۔ مسلم : ۲۸۹]

''میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوتی، پھر آپ نماز کے لیے چلے جاتے اور آپ کے کپڑے میں پانی کے نشان باقی ہوتے۔''

❁ طہارت کا یہ طریقہ مرد اور عورت دونوں کے لیے یکساں ہے۔

فطری طہارت کے مسائل

❁ فطری طہارت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ : اَلْخِتَانُ، وَالْاِسْتِحْدَادُ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ، وَقَصُّ الشَّارِبِ » [بخاری، كتاب اللباس، باب قص الشارب : ۵۸۸۹۔ مسلم : ۲۵۷]

''پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال مونڈنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا اور مونچھیں کاٹنا۔''

❁ چالیس دنوں میں کم از کم ایک دفعہ یہ کام ضرور کرنا چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ہمارے لیے مونچھیں تراشنے، ناخن کاٹنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بال مونڈنے کا وقت مقرر کیا گیا کہ ہم انھیں چالیس دنوں سے زیادہ نہ چھوڑیں۔''

[مسلم، كتاب الطهارة، باب خصال الفطرة : ٢٥٨]

- نومسلم کے بال کاٹے جائیں گے اور ختنہ کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک نومسلم سے فرمایا:

« اَلْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتَتِنْ » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يسلم فيؤمر بالغسل : ٣٥٦، ٣٥٥۔ حسن]

''اپنے دورِ کفر کے بال کاٹ اور ختنہ کرا۔''

جگہ کی طہارت کا بیان

- عام زمین ان اشیاء کے لگنے سے ناپاک ہو جاتی ہے جن سے بدن اور کپڑا ناپاک ہوتا ہے۔ اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس جگہ اتنا پانی بہا دیا جائے کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، اس طرح زمین پاک ہو جاتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک دیہاتی مسجد نبوی میں آ کر پیشاب کرنے لگا، لوگ اسے ڈانٹنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو (یعنی پیشاب کر لینے دو)۔'' پھر آپ نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینے کا حکم دیا اور صحابہ سے فرمایا:

''تمھیں آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے، تنگی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔''

[بخاری، كتاب الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد : ٢٢٠۔ مسلم : ٢٨٤]

- اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے غلط جگہ پیشاب کر رہا ہو تو اسے اسی وقت روکنا نہیں چاہیے، بلکہ اسے پیشاب کر لینے دینا چاہیے اور بعد میں احسن طریقے سے سمجھا دینا چاہیے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جن مقامات پر نماز پڑھنا جائز نہیں

- مزار، آستانے، مقبرے اور ہر وہ جگہ جہاں لوگ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں، یعنی ان کے نام کی نذریں مانتے، چڑھاوے چڑھاتے اور سجدے کرتے ہیں، وہاں اللہ کی عبادت کرنا جائز نہیں۔
- قبرستان میں بھی نماز پڑھنا جائز نہیں سوائے نمازِ جنازہ کے اور جہاں ایک ہی قبر ہو وہاں بھی نماز وغیرہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہاں نماز پڑھنے سے مشرکوں سے مشابہت ہوتی ہے۔ فرمان نبی ﷺ ہے:

« لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا »[مسلم، كتاب الجنائز، باب النهى عن الجلوس على القبر و الصلاة عليه : ٩٧٢]

''قبروں پر (مجاور بن کر) نہ بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔''

- قبرستان میں اس وقت تک نماز نہیں پڑھی جا سکتی جب تک وہاں قبریں موجود ہیں۔
- اگر قبریں ختم کر دی جائیں تو وہاں مسجد بنائی جا سکتی ہے اور نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی قبریں ختم کر کے ہی مسجد نبوی تعمیر فرمائی تھی۔

[بخاری، كتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية ..... الخ : ٤٢٨۔ مسلم : ٥٢٤]

- مندرجہ بالا مقامات کے علاوہ کچھ مقامات اور ہیں جہاں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔ ان کی تفصیل ''مساجد کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس کا بیان

❁ لباس انسان کی خصوصیت اور امتیاز ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا ۭ وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ خَيْرٌ ﴾ [الأعراف: ٢٦]

''اے بنی آدم! بے شک ہم نے تم پر لباس نازل کیا، جو تمھاری ستر پوشی اور زینت کا باعث ہے اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔''

❁ اسلام چونکہ تمام دنیا کا دین ہے اور اس کو ماننے والے مختلف علاقوں کے لوگ ہیں، اس لیے اسلام نے مسلمان کو کوئی خاص لباس نہیں دیا، تاکہ کہیں مسلمانوں کے لیے کوئی مشکل نہ ہو، بلکہ کچھ شروط بیان کر دی ہیں۔ جس لباس میں وہ شروط پوری ہوں گی وہ اسلامی لباس کہلائے گا۔ لہٰذا مسلمانوں کو لباس میں ان شروط کا خیال رکھنا چاہیے۔

اسلامی لباس کی شرائط

❁ اسلامی لباس کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

① کپڑا اتنا موٹا ہو کہ اس سے جسم نظر نہ آئے۔

② اتنا تنگ سلا ہوا نہ ہو کہ اعضا کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہو۔ [مسلم، كتاب اللباس، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات الممیلات : ٢١٢٨]

③ کفار کے لباس کے مشابہ نہ ہو۔ [مسلم، كتاب اللباس، باب النهى عن لبس الرجل الثوب المعصفر : ٢٠٧٧]

④ ایسا لباس نہ ہو جو (بری) شہرت کا باعث بن جائے۔ [أبوداؤد، كتاب اللباس، باب فی لبس الشهرة : ٤٠٢٩۔ ابن ماجه : ٣٦٠٧۔ حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- یہ اسلامی لباس کی عمومی شرائط تھیں، اب ہم وہ شرائط پیش کرتے ہیں جو مرد یا عورت کے لیے خاص ہیں۔

مرد کا لباس

- مرد کا لباس ریشم کا نہ ہو، ہاں کپڑے کی سلائی یا کڑھائی ریشم کی ہے تو جائز ہے۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب لبس الحریر للرجال وقدر ما یجوز منه : ۵۸۲۸۔ مسلم : ۱۵/ ۲۰۶۹]
- زعفرانی (زرد) رنگ نہ ہو۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب النهی عن التزعفر للرجال : ۵۸۴۶۔ مسلم : ۲۰۷۷]
- نصف پنڈلی تک ہو یا کم از کم ٹخنوں سے اوپر تک ہو، کیونکہ تہ بند وغیرہ ٹخنوں سے نیچے رکھنا کسی بھی حالت میں جائز نہیں۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الکعبین فهو فی النار : ۵۷۸۷۔ مسلم : ۱۰۶، ۲۰۸۶]
- مرد کا لباس عورت کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهین والمتشبهات بالرجال: ۵۸۸۵]

عورت کا لباس

- عورت کا لباس مرد کے لباس سے مشابہ نہ ہو۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب المتشبهین والمتشبهات بالرجال: ۵۸۸۵]
- پورے جسم کو چھپانے والا ہو۔ [مسلم، کتاب اللباس، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات : ۲۱۲۸]
- عورت گھر سے باہر نکلے تو سر سے پاؤں تک چھپی ہوئی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ)) [ترمذی، کتاب الرضاع، باب استشراف الشیطان المرأة إذا خرجت : ۱۱۷۳۔ صحیح]

''عورت پوری کی پوری عورہ (یعنی چھپانے کے لائق) ہے۔''

- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ؟ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا، فَقَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفُ أَقْدَامُهُنَّ، قَالَ فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا» [ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی جر ذیول النساء : ۱۷۳۱۔ صحیح]

''عورتیں اپنی اوڑھنی کتنی نیچے لٹکائیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک بالشت لٹکا لیں۔'' انھوں نے عرض کی: ''تب ان کے پاؤں ننگے ہوں گے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''پھر وہ ایک ہاتھ تک نیچے لٹکالیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ عورت کے پاؤں کی پشت بھی ستر میں داخل ہے۔

- عورت کا لباس اتنا خوبصورت نہ ہو کہ وہ غیر محرم کی توجہ کا مرکز بن جائے۔ [النور : ۳۱]
- عورت جسم یا لباس پر ایسی خوشبو نہ لگائے جس کی مہک مردوں تک پہنچے۔ [نسائی، کتاب الزینة، باب ما یکرہ للنساء من الطیب : ۵۱۲۹۔ حسن]
- عورت کی کسی بھی چیز سے زینت کا اظہار نہ ہو۔ [النور : ۳۱]

نمازی کا لباس

- لباس نماز کے لیے شرط ہے، نماز ادا کرتے ہوئے مرد و عورت کو اس کا خیال رکھنا ضروری ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔
- نمازی کو نماز کے دوران میں لباس کے اوپر والے اصولوں کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل اصولوں کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے:

① اپنی استطاعت کے مطابق لباس صاف ستھرا اور اچھا ہو۔ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ ﴾ [الأعراف : ۳۱]

''اے آدم کی اولاد! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت سے آراستہ رہو (یعنی پورا لباس پہنو)۔''

لہٰذا نماز کے لیے اچھا اور مکمل لباس پہن کر آنا چاہیے، پھٹا پرانا، میلا کچیلا یا سونے والا لباس پہن کر آنا غیر مناسب ہے۔ نافع تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ایک ایسے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کپڑے میں نماز پڑھ رہا تھا جسے میں چارا کاٹنے کے لیے استعمال کرتا تھا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''کیا میں نے تجھے کپڑے خرید کر نہیں دیے؟ اگر میں تجھے اسی حالت میں کہیں (بازار وغیرہ کی طرف) بھیجوں تو تو چلا جائے گا؟'' نافع کہتے ہیں کہ میں نے کہا: ''نہیں!'' پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کے لیے زینت اختیار کی جائے۔'' [السنن الكبرى للبيهقي : ٢/٢٣٦، ح : ٣٢٧٣ ـ إسناده صحيح]

② لباس اتنا خوبصورت نہ ہو کہ نماز میں اسی کی طرف خیال رہے، بلکہ سادہ ہونا چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک خوبصورت دھاری دار کپڑے میں نماز پڑھی، فارغ ہوئے تو اسے اتارتے ہوئے فرمایا:

« اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِيْ هٰذِهِ إِلٰى أَبِيْ جَهْمٍ وَائْتُوْنِيْ بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِيْ جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِيْ آنِفًا عَنْ صَلَاتِيْ » [بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في ثوب له أعلام.....الخ : ٣٧٣ـ مسلم : ٥٥٦]

''میری یہ (خوبصورت) چادر ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانیہ والی (سادہ) چادر لے آؤ، اس نے تو مجھے نماز سے غافل کر دیا تھا۔''

اسی طرح مصلیٰ بھی سادہ ہونا چاہیے اور سامنے بھی کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہیے جس کی طرف نماز میں خیال جانے کا خدشہ ہو۔ [بخاري، كتاب الصلاة، باب إن صلى في ثوب مصلب أو تصاوير..... : ٣٧٤].

③ کپڑا سمیٹا ہوا نہ ہو، یعنی کف یا شلوار وغیرہ کے پائنچے اوپر کو موڑے ہوئے نہ ہوں۔ فرمان رسول ﷺ ہے:

« أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ، لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا » [بخاري، كتاب الأذان، باب لا يكف ثوبه في الصلاة : ٨١٦ـ مسلم : ٤٩٠]

''مجھے سات اعضا پر اس طرح سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے کہ نہ میں بال باندھوں اور نہ کپڑے سمیٹوں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ وضو کر کے آتے ہیں تو ان کے کف اوپر چڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ اسی حالت میں نماز شروع کر دیتے ہیں، یہ درست نہیں۔

④ صرف ایک لمبا قمیص پہنا ہو تو نماز پڑھتے ہوئے گریبان بند کر لینا چاہیے، تاکہ رکوع وغیرہ کرتے ہوئے شرمگاہ پر نظر نہ پڑے۔ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي في قميص واحد : ٦٣٢۔ نسائي : ٧٦٦۔ حسن]

⑤ کپڑا کم ہو تو صرف تہ بند باندھ کر ستر ڈھانک لے۔ [بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا كان الثوب ضيقا : ٣٦١]

❁ اب ہم ان باتوں کا ذکر کریں گے جو نماز میں لباس کے حوالے سے مرد یا عورت کے ساتھ خاص ہیں۔ لہٰذا اوپر والے احکام کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل باتوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔

نماز کے لیے مرد کا لباس

❁ مرد کے لیے نماز میں ستر کا ڈھانپنا ضروری ہے، مرد کے ستر کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا بَيْنَ السُّرَّةِ وَالرُّكْبَةِ عَوْرَةٌ » [إرواء الغليل : ٢٧١ حسن۔ مسند أحمد : ١٨٧/٢، ح : ٦٧٥٦]

''ناف اور گھٹنے کے درمیان کا حصہ ستر ہے۔''

❁ اس کے علاوہ مرد کے لیے کندھے پر کپڑا ہونا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ »

[بخاري، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في الثوب الواحد فليجعل على عاتقيه : ٣٥٩۔ مسلم : ٥١٦]

''کوئی مرد اس حالت میں ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو۔''

❁ مرد کے لیے نماز میں اور نماز کے علاوہ کسی حالت میں بھی اپنا تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں۔[بخاری، کتاب اللباس، باب ما أسفل من الكعبين فهو فى النار : ٥٧٨٧۔ مسلم : ١٠٦]

- مرد کا چہرہ ننگا ہونا چاہیے۔[مصنف ابن أبی شیبة : ٢/ ٢٤٢۔ إسناده صحيح]
- نماز میں سدل جائز نہیں۔ سدل یہ ہے کہ کوئی کپڑا کندھوں پر اس طرح ڈالا جائے کہ اس کے دونوں کنارے چہرے کے سامنے لٹک رہے ہوں۔ سدل سے متعلق ابو داؤد (٦٤٣) کی مرفوع حدیث اگرچہ الحسن بن ذکوان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے کہ وہ دونوں بزرگ اس عمل کو ناپسند کرتے تھے اور اسے یہود کی علامت قرار دیتے تھے۔[مصنف ابن أبی شیبة : ٢/ ١٦٠، ١٦١۔ إسناده صحيح]

ننگے سر نماز پڑھنے کا مسئلہ

- سر نہ تو اعضائے ستر میں شامل ہے اور نہ کوئی ایسی صحیح و قابل عمل حدیث ہے کہ اس میں سر ڈھانپنا ضروری قرار دیا گیا ہو، بلکہ کوئی ایسی حدیث بھی نہیں جس میں سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کو ننگے سر نماز پڑھنے سے افضل قرار دیا گیا ہو، رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، لہٰذا ننگے سر نماز پڑھنا جائز ہے۔
- محمد بن منکدر راوی کا بیان ہے کہ ایک دن میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ جسم پر ایک ہی کپڑا لپیٹے نماز پڑھ رہے تھے، حالانکہ دوسرا کپڑا قریب پڑا ہوا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوئے تو کسی نے پوچھا: ''آپ ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں، جبکہ آپ کے پاس دوسرا کپڑا بھی موجود ہے؟'' تو انھوں نے جواب دیا: ''ہاں! میں چاہتا ہوں کہ مجھے تمھارے جیسے جاہل دیکھ لیں۔'' پھر فرمانے لگے: ''میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة بغير رداء : ٣٧٠]
- عمر بن ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ایک کپڑے میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ اسے لپیٹے ہوئے تھے اور اس کے دونوں کناروں کو دونوں کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفًا به : ٣٥٦]

❁ مسند امام اعظم میں ایک حدیث ہے:

''سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ایک قمیص میں نماز پڑھائی، حالانکہ ان کے پاس زائد کپڑے بھی تھے، تاکہ ہم کو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دیں۔'' [مسند إمام أعظم، باب جواز الصلوٰة فی الثوب الواحد، ص : ٧٢، مترجم]

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا اس روایت کو بیان کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ بھی ننگے سر نماز پڑھنے کو صحیح سمجھتے تھے۔

❁ ننگے سر نماز پڑھنے سے متعلق مولانا احمد رضا خان لکھتے ہیں: ''اگر بانیت عاجزی ننگے سر (نماز) پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں۔'' [أحکام شریعت : ١/ ٥٤]

نماز کے لیے عورت کا لباس

❁ اوڑھنی (چادر) کے بغیر عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ » [أبو داوٗد، کتاب الصلاۃ، باب المرأة تصلی بغیر خمار : ٦٤١۔ ترمذی : ٣٧٧۔ ابن ماجه: ٦٥٥۔ صحیح]

''اللہ تعالیٰ کسی بالغ عورت کی نماز اوڑھنی (چادر) کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔''

❁ لہٰذا عورت کو نماز میں پورا جسم ڈھانپنا چاہیے، سوائے چہرے کے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ اس نے نماز میں اپنا منہ ڈھانپ رکھا ہے تو وہ زور سے کپڑا کھینچ کر اس کا منہ ننگا کر دیتے تھے۔ [مصنف ابن أبی شیبة : ٢/ ٢٤٢۔ إسناده صحیح]

اسی طرح تابعین میں سے مسلم بن بدیل، ابراہیم نخعی، امام شعبی اور محمد بن سیرین رحمہم اللہ وغیرہم بھی نماز میں منہ ڈھانپنا ناپسند کرتے تھے۔ [مصنف ابن أبی شیبة : ٢/ ٢٤٢۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالأسانيد الحسنة والصحيحة]

❁ اگر غیر محرم مرد پاس ہوں تو چہرہ چھپانا بھی لازمی ہے۔ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم حالت احرام میں اپنے چہروں کو (غیر محرم) مردوں سے چھپاتی تھیں۔

[ابن خزيمة : ٢٤٨٥، إسناده صحيح۔ مستدرك حاكم : ١/٤٥٤، ح : ١٦٦٨، إسناده صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مساجد کا بیان

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مَسَاجِدُهَا)) [مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح وفضل المساجد : ٦٧١]

''اللہ تعالیٰ کے ہاں تمام جگہوں سے زیادہ محبوب جگہ مسجد ہے۔''

تعمیرِ مسجد کی فضیلت

❁ مسجد کی تعمیر ایمان کی نشانی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [التوبة : ١٨]

''اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو اللہ کی رضا کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر فرماتا ہے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب من بنى مسجدًا : ٤٥٠۔ مسلم : ٥٣٣]

❁ اور ایک دوسری جگہ فرمان رسول ﷺ ہے:

''جس نے پرندے کے گھونسلے کے برابر، یا اس سے بھی چھوٹی مسجد تعمیر کر دی، اللہ اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔'' [ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعة، باب من بنى لله مسجدًا : ٧٣٨۔ صحيح]

اس کا معنی یہ ہے کہ کسی مسجد میں پرندے کے گھونسلے کے برابر کام کی ضرورت تھی اور کسی شخص نے وہ کام کر دیا، یا کئی لوگوں نے مل کر ایک مسجد تعمیر کی اور ایک شخص کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حصے میں ایک گھونسلے کے برابر، یا اس سے بھی کم جگہ آئی تو اس کے لیے بھی یہ فضیلت ہے۔

تعمیرِ مسجد کے آداب

- مسجد محض اللہ کی رضا کے لیے بنانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ »

[نسائی، کتاب الجهاد، باب من غزا يلتمس الأجر والذكر : ٣١٤٢۔ صحيح]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہی عمل قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور جو خاص اس کی رضامندی کے لیے کیا جائے۔''

- قبرستان میں مسجد تعمیر نہیں کرنی چاہیے، اگر قبرستان مشرکین وغیرہ کا ہو اور اسے ختم کر دیا جائے تو پھر مسجد کی تعمیر جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت کیا۔ [بخاری، كتاب الصلوٰة، باب هل تنبش قبور مشركي..... الخ : ٤٢٨]

- مساجد کی تزئین و آرائش سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک لوگ مساجد (کی تزئین و زیبائش کے بارے) میں باہم فخر نہ کرنے لگ جائیں۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب في بناء المساجد : ٤٤٩۔ حسن]

- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کی تعمیر کا حکم دیا اور فرمایا: ''میرا مقصد لوگوں کو بارش سے بچانا ہے اور مسجدوں پر سرخ یا زرد رنگ مت کرو کہ اس سے لوگ فتنے میں پڑ جائیں گے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب بنيان المسجد، معلقًا، قبل الحديث : ٤٤٦]

- مسجد میں قالین وغیرہ بھی سادہ ہوں، تاکہ نمازی کا خیال اس طرف نہ چلا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے گھر میں ایک پردہ لٹکا رکھا تھا، رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اس پردے کو میرے سامنے سے ہٹا دو، کیونکہ اس کے نقش و نگار کی طرف نماز میں میرا دھیان چلا جاتا ہے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب إن صلى في ثوب مصلّب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أو تصاوير هل تفسد صلاته ؟ ..... الخ : ٣٧٤]

- مساجد میں ایسی گھڑیاں لگانا جو ہر گھنٹے بعد ناقوس کی طرح بجتی ہوں، جائز نہیں، کیونکہ یہ گرجا گھروں کے گھنٹوں کی مشابہت ہے۔
- کسی تہوار پر مسجد میں لائٹنگ کرنا اور اسے پھولوں، جھنڈیوں اور قمقموں سے سجانا بھی گرجا گھروں کی مشابہت ہے، لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

مسجد کی خبر گیری کرنا

- مسجد کی خبر گیری اور آبادکاری آدمی کے ایمان کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ﴾ [التوبة : ١٨]

''اللہ کی مسجدیں تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا۔''

- مسجد کی صفائی اور اس میں خوشبو کا انتظام کرنا چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ، وَ أَنْ تُنَظَّفَ وَ تُطَيَّبَ » [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب اتخاذ المساجد في الدور : ٤٥٥ ـ ابن ماجه: ٧٥٨ ـ صحيح]

''رسول اللہ ﷺ نے محلوں میں مساجد بنانے، انھیں صاف کرنے اور وہاں خوشبو کا انتظام کرنے کا حکم دیا۔''

مسجد کی آبادکاری

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جب اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا ..... اور (ان میں سے) ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے۔'' [بخاري، كتاب الأذان، باب من جلس في المسجد ينتظر.....الخ : ٦٦٠ ـ مسلم : ١٠٣١]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ »

[ابن ماجه، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة : ٧٨١۔ صحيح]

''اندھیرے میں مساجد کی طرف جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور ملنے کی خوشخبری دو۔''

❁ صحیح بخاری میں فرمانِ رسول ﷺ ہے:

« مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ »[بخاری، كتاب الأذان، باب فضل من غدا ..... الخ : ٦٦٢۔ مسلم : ٦٦٩]

''جو شخص صبح و شام (بار بار) مسجد میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جنت میں (اتنی ہی مرتبہ) اس کی مہمان نوازی کرے گا، وہ صبح و شام جب بھی مسجد میں جائے۔''

❁ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے:

''جو شخص گھر سے اچھی طرح وضو کر کے مسجد کی طرف صرف نماز کی نیت سے جاتا ہے، نماز کے علاوہ اور کوئی چیز اسے لے جانے کا باعث نہیں بنتی، تو وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس سے اس کا ایک درجہ بلند ہوتا ہے، یا اس کی وجہ سے اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے، اور جب تک کوئی شخص اس جگہ بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی ہے تو فرشتے برابر اس کے لیے رحمت کی دعائیں یوں کرتے ہیں: ''اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔'' یہ دعائیں اس وقت تک جاری رہتی ہیں جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا اور کسی کو کوئی تکلیف نہیں پہنچاتا۔'' اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''جتنی دیر تک کوئی آدمی نماز کی وجہ سے رکا رہتا ہے وہ سب وقت نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔'' [بخاری، كتاب البيوع، باب ما ذكر في الأسواق : ٢١١٩۔ مسلم : ٦٤٩]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ ، وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ » [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن و على الذكر : ٢٦٩٩]

''جب تک لوگ مساجد میں بیٹھ کر قرآن کی تلاوت اور اس کی تعلیم میں لگے رہتے ہیں، تب تک ان پر (اللہ کی طرف سے) سکینت نازل ہوتی رہتی ہے، انھیں رحمت ڈھانپے رہتی ہے اور فرشتے انھیں گھیرے رکھتے ہیں اور اللہ اپنے فرشتوں میں ان کا ذکر خیر فرماتا ہے۔''

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعٰى فِي خَرَابِهَا ﴾ [البقرة : ١١٤]

''اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو لوگوں کو مساجد میں اللہ کی عبادت کرنے سے منع کرے اور ان میں خرابی پیدا کرنے کی کوشش کرے۔''

بعض مساجد کی خاص فضیلت

❁ بعض مساجد کو بعض اسباب کی وجہ سے خاص اہمیت حاصل ہے، جو حسب ذیل ہے:

① مسجد حرام (بیت اللہ)

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَهُدًى لِلْعٰلَمِينَ ﴾ [آل عمران : ٩٦]

''بلاشبہ پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، یقیناً وہی ہے جو مکہ میں ہے، بہت بابرکت اور جہان والوں کے لیے ہدایت ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ » [نسائی، کتاب مناسك الحج، باب ذكر الحجر الأسود : ۲۹۳۸۔ ترمذی : ۸۷۷]

''حجر اسود جنت سے آیا ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ »

[ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء في فضل الصلاة ..... الخ : ۱۴۰۶۔ صحيح]

''مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنا دوسری مساجد میں ادا کی گئی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے۔''

② مسجد نبوی ﷺ

❁ اس کی تعمیر رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے کی ہے۔ [بخاری، کتاب الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية.....الخ : ۴۲۸۔ مسلم : ۵۲۴]

❁ اس مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک سے منبر رسول ﷺ تک کا حصہ '' رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ '' (جنت کا باغ) ہے اور آپ ﷺ کا منبر آپ کے حوض پر ہے۔ [بخاری، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة، باب فضل ما بين القبر والمنبر : ۱۱۹۶۔ مسلم : ۱۳۹۱]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ » [بخاری، كتاب فضل الصلاة في مسجد مكة والمدينة : ۱۱۹۰۔ مسلم : ۱۳۹۴]

''مسجد نبوی میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے سوا دوسری مساجد میں ادا کی گئی ایک ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

③ مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)

- یہ دنیا میں مسجد حرام کے بعد تعمیر ہونے والی دوسری مسجد ہے۔ [بخاری، کتاب الأنبیاء، باب: ﴿ و وهبنا لداؤد سلیمن ﴾.....الخ : ٣٤٢٥۔ مسلم : ٥٢٠]
- یہ مسجد مسلمانوں کا پہلا قبلہ ہے۔[بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حیث کان : ٣٩٩۔ مسلم : ١٧/ ٥٢٥]
- یہی تین مساجد ہیں جن کی طرف محض زیارت کی نیت سے رخت سفر باندھنا جائز اور باعث ثواب ہے، یعنی ان کی زیارت پر بھی ثواب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصٰى »[بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة، باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة : ١١٨٩۔ مسلم : ١٣٩٧]

''تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ (کی زیارت) کے علاوہ کسی (اور مقام کی زیارت پر ثواب کی نیت سے اس کی) طرف رخت سفر نہ باندھو۔''

④ مسجد قبا

- تاریخ اسلام میں یہ پہلی مسجد ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے تعمیر فرمایا۔[بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب هجرة النبی ﷺ و أصحابه إلى المدینة : ٣٩٠٦]
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلصَّلَاةُ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ »[ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الصلاة فی مسجد قباء : ٣٢٤]

''مسجد قبا میں ایک نماز ادا کرنا ایک عمرے کے برابر ہے۔''

ابن ماجہ (١٤١٢) میں ہے کہ جو شخص گھر سے وضو کر کے مسجد قبا میں آئے اور ایک نماز پڑھے اسے ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ رسول اللہ ﷺ خود ہر ہفتے اس میں نماز پڑھنے کے لیے وہاں تشریف لے جاتے تھے۔
[بخاری، کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة، باب إتیان مسجد قباء ماشیًا وراکبًا : ۱۱۹۴۔ مسلم : ۱۳۹۹/۵۱۶]

⑤ مسجد ذی الحلیفہ

❁ مسجد ذی الحلیفہ بابرکت وادی میں ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
« اَللَّیْلَةَ أَتَانِیْ آتٍ مِنْ رَبِّیْ وَهُوَ بِالْعَقِیْقِ أَنْ صَلِّ فِیْ هٰذَا الْوَادِی الْمُبَارَكِ » [بخاری، کتاب الحرث والمزارعة، باب : ۲۳۳۷]
''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک فرشتہ آیا'' تب آپ وادی عقیق میں تھے، اس نے فرمایا: ''اس مبارک وادی میں نماز پڑھ۔''

مسجد کی طرف جانے کے آداب

❁ اپنے قریب والی مسجد میں جانا چاہیے، بغیر کسی معقول عذر کے دور والی مساجد میں نہیں جانا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
« لِیُهَلِّلِ الرَّجُلُ فِی الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَلَا یَتَّبِعُ الْمَسَاجِدَ » [طبرانی کبیر : ۲۸۳/۱۲، ح : ۱۳۳۷۳۔ إسناده حسن لذاته، ابن نصر الترمذی ثقة صدوق لم یثبت اختلاطه بسند صحیح أو حسن۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة : ۲۳۴/۵، ۲۳۵، ح : ۲۲۰۰]
''آدمی کو اپنے قریب والی مسجد میں جانا چاہیے، (بلاوجہ) دیگر مساجد کی تلاش میں نہ لگا رہے۔''

❁ منہ میں بو پیدا کرنے والی چیز کھا کر مسجد میں نہیں جانا چاہیے، کھا ہی لی ہے تو بدبو ختم ہونے تک مسجد میں نہ جائیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
« مَنْ أَكَلَ ثُوْمًا أَوْ بَصَلًا فَلْیَعْتَزِلْنَا، أَوْ فَلْیَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا أَوْ لِیَقْعُدْ فِیْ بَیْتِهِ » وَ فِیْ رِوَایَةٍ : « حَتّٰی یَذْهَبَ رِیْحُهَا » [بخاری، کتاب الأذان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ما جاء فی الثوم النیء والبصل والکراث : ۸۵۵۔ مسلم : ۵۶۱/۶۹، ۵۶۴]

''جو شخص لہسن یا پیاز (اور گندنا) کھائے وہ ہم سے، یا (فرمایا) ہماری مساجد سے دور رہے، یا اپنے گھر میں بیٹھا رہے، یہاں تک کہ اس کی بو ختم ہو جائے۔''

مسجد میں جانے سے قبل خاص خیال رکھنا چاہیے کہ جسم یا منہ سے کسی قسم کی بدبو تو نہیں آ رہی۔ اگر کسی شخص کا پیشہ ہی ایسا ہے کہ اس سے بو آتی ہے، مثلاً ماہی گیری وغیرہ تو استطاعت ہو تو وہ نماز کے لیے ایک علیحدہ سوٹ بنا لے اور ایسی خوشبو بھی استعمال کی جا سکتی ہے جو بدبو پر غالب آ جائے۔ لیکن سگریٹ یا حقہ پینا اور پھر پی کر مسجد جانا تو بالکل صحیح نہیں۔

مسجد میں جانے کی دعائیں

❁ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے راستے میں یہ دعا پڑھی:

« اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا » [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلوة النبی ﷺ و دعائه باللیل : ۱۹۱/ ۷۶۳۔ بخاری : ۶۳۱۶]

''اے اللہ! میرے دل میں نور بنا دے اور میری زبان میں نور بنا دے اور میرے کانوں میں نور بنا دے اور میری آنکھوں میں نور بنا دے اور میرے پیچھے اور میرے آگے نور بنا دے اور میرے اوپر اور میرے نیچے نور بنا دے، اے اللہ! مجھے نور عطا فرما۔''

❁ مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

« اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ » [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب ما یقول إذا دخل المسجد : ۷۱۳]

''اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھنے سے آدمی سارا دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے:

« أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ » [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل ..... الخ: ٤٦٦ ـ صحيح]

''میں عظمت والے اللہ کی، اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔''

❁ مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

« اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب ما يقول إذا دخل المسجد : ٧١٣]

''اے اللہ! میں بلاشبہ تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔''

❁ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں داخل کریں اور جب نکلیں تو پہلے بایاں پاؤں نکالیں۔ [بخاری، كتاب الصلاة ، باب التيمن فى دخول المسجد وغيره : ٤٢٦]

جن لوگوں کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِيْ سَبِيْلٍ ﴾ [النساء : ٤٣]

''اے اہل ایمان! مسجد کے قریب نہ جاؤ، جب تم نشے کی حالت میں ہو، یہاں تک کہ تم اپنی بات کو سمجھنے لگو اور جنبی (مرد وعورت) بھی، جب تک غسل نہ کر لیں، الا یہ کہ اس کا راستہ مسجد میں سے گزرتا ہو۔''

❁ جنبی شخص بھول کر مسجد میں آ گیا تو یاد آنے پر فوراً مسجد سے نکل جانا چاہیے۔

❁ کسی شخص کو مسجد میں احتلام یا کسی عورت کو حیض شروع ہو جائے تو وہ فوراً مسجد سے نکل جائے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ نماز کھڑی ہوئی اور صفیں درست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئیں، تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور جب اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے تو آپ کو یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں، تو آپ ہمیں اپنی جگہ رکنے کا حکم دے کر چلے گئے، پھر غسل کیا اور ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ کے سر سے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔'' [بخاری، کتاب الغسل، باب إذا ذکر فی المسجد ..... الخ : ۲۷۵۔ مسلم : ٦٠٥]

❁ جس شخص نے کچا لہسن، پیاز، کراث (یا سگریٹ، حقہ اور بیڑی سمیت کوئی بھی بدبودار چیز) کھائی ہو اسے تب تک مسجد میں جانے کی اجازت نہیں جب تک اس کے منہ سے بدبو آ رہی ہو۔ [بخاری : ۸۵۵۔ مسلم : ٥٦١/٦٩، ٥٦٤]

جن کا مسجد میں داخلہ جائز ہے

❁ عورتیں عبادت وغیرہ کے لیے مسجد میں جا سکتی ہیں۔ (اس کی تفصیل ''خواتین کی جماعت'' میں دیکھیں)

❁ نابالغ بچے مساجد میں آ سکتے ہیں۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور آپ ﷺ نے امامہ بنت زینب کو اٹھایا ہوا تھا۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا حمل جارية ..... الخ : ٥١٦۔ مسلم : ٥٤٣]

❁ کافر کا مسجد میں داخلہ بوقت ضرورت جائز ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے نجد کی جانب ایک لشکر بھیجا تو وہ بنو حنیفہ کا ایک آدمی پکڑ کر لے آئے، اس کا نام ثمامہ بن اثال (رضی اللہ عنہ) تھا، تو انھوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب دخول المشرك المسجد : ٤٦٩]

مسجد میں ممنوع کام

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴾ [الجن : ١٨]

''بلاشبہ مساجد اللہ کی ہیں، ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یعنی مساجد میں خالص اسلام کی بات ہونی چاہیے، تقاریر اور وعظ میں غیر اللہ کی دعوت دینا، انھیں پوجنے اور ان کے مزارات پر حاضری کی ترغیب دینا، یا غیر اسلامی اور شرکیہ اشعار پڑھنا بالکل حرام ہے۔

- مسجد میں گم شدہ چیز کا اعلان کرنا۔
- مسجد میں خرید و فروخت کرنا، صحابی رسول ﷺ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں خرید و فروخت کرنے اور کسی گمشدہ چیز کا اعلان کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

[أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة ..... الخ : ١٠٧٩۔ ترمذی : ٣٢٢۔ حسن]

مساجد میں تجارتی اعلانات کرنا، یا اس کے اندر دیواروں پر اس قسم کے اعلانات چسپاں کرنا بھی اسی حکم میں ہے۔ کسی کو کوئی گمشدہ چیز ملی ہو تو اس کا اعلان مسجد کے دروازے سے باہر کیا جاسکتا ہے اور باہر ہی اس کا اشتہار بھی لگایا جاسکتا ہے۔ [المغنی لابن قدامة]

- مساجد میں مجالس لگا کر دنیاوی باتیں کرنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالصَّلٰوةِ وَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ » [مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره ..... الخ : ٢٨٥]

''مساجد تو صرف اللہ عزوجل کے ذکر، نماز اور تلاوتِ قرآن کے لیے ہوتی ہیں۔''

- مسجد میں کوئی ایسی چیز نہ لائی جائے جو لوگوں کے لیے تکلیف اور پریشانی کا باعث ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہماری مساجد یا بازار سے نوک والی چیز (تلوار، تیر، چھری، برچھی وغیرہ) لے کر گزرے تو لازمی طور پر اسے نوک سے پکڑنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ کسی مسلمان کو تکلیف دے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب المرور فی المسجد : ٤٥٢۔ مسلم : ٢٦١٥]

- مسجد میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا ممنوع ہے۔ [مسند أحمد : ٢٤٢/٤، ح : ١٨١١٥۔ اسے شعیب الارنؤوط اور حسین سلیم اسد نے حسن کہا ہے]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیکن ضرورت کے وقت تشبیک جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ عمل ثابت ہے۔ [بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب تشبیك الأصابع فی المسجد وغیرہ : ٤٨١، ٤٨٢]

- مسجد میں تھوکنا گناہ ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ اس پر مٹی ڈال دینا (یا اسے صاف کرنا) ہے۔'' [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کفارۃ البزاق فی المسجد: ٤١٥۔ مسلم : ٥٥٢]

مسجد میں جائز کام

- مسجد میں اگر کوئی سو جائے تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں مسجد نبوی میں سو جایا کرتا تھا اور وہ جوان اور کنوارے تھے۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب نوم الرجال فی المسجد : ٤٤٠۔ مسلم : ٢٤٧٩]
- ضرورت ہو تو مسجد میں عورت بھی سو سکتی ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عرب کی ایک سیاہ عورت مسلمان ہوئی، تو اس کی رہائش کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ [بخاری، کتاب مناقب الأنصار، باب أیام الجاهلیة : ٣٨٣٥]

لیکن اگر مسجد میں احتلام یا حیض شروع ہو جائے تو اسے باہر نکل جانا چاہیے۔

- مسجد میں حمد، نعت اور جہادی ترانے وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔ [بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکة : ٣٢١٢۔ مسلم : ٢٤٨٥]
- مسجد میں صرف دینی کام یعنی ذکر، نماز، قرآن کی درس و تدریس اور جہادی تربیت وغیرہ ہی ہونی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مساجد صرف اللہ تعالیٰ کے ذکر، نماز اور قرآن کی تلاوت کے لیے ہیں۔'' [مسلم، کتاب الطهارۃ، باب وجوب غسل البول وغیرہ..... الخ : ٦٦١]
- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''مساجد کو صرف انھی کاموں کے لیے استعمال کرو جن کے لیے انھیں بنایا گیا ہے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد..... الخ : ٥٦٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں بیٹھنے کے آداب

❁ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی مسجد میں اپنے لیے اونٹ کی طرح جگہ خاص کر لے کہ ہر حالت میں اس نے وہیں بیٹھنا ہے۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع والسجود : ٨٦٢۔ نسائى : ١١١٣]

❁ مسجد میں دو رکعات (تحیۃ المسجد) پڑھ کر بیٹھنا چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ »

[بخارى، كتاب الصلاة، باب إذا دخل المسجد فليركع ركعتين : ٤٤٤۔ مسلم : ٧١٤]

''جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی چاہییں۔''

❁ مسجد میں جائیں تو وہاں مجلس کے آداب کا خیال رکھا جائے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

① جب وہاں پہنچے تو لوگوں کو سلام کرے۔ [بخارى، كتاب الاستئذان، باب التسليم فى مجلس ..... الخ : ٦٢٥٤۔ مسلم : ١٧٩٨]

② جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے، لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ جائے۔ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب تخطى رقاب الناس يوم الجمعة : ١١١٨۔ نسائى : ١٤٠٠]

③ دو آدمیوں کے درمیان گھس کر نہ بیٹھے۔ [بخارى، كتاب الجمعة، باب لا يفرق بين اثنين يوم الجمعة : ٩١٠]

④ کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے۔ [بخارى، كتاب الجمعة، باب لا يقيم الرجل أخاه يوم الجمعة و يعقد مكانه : ٩١١۔ مسلم : ٢١٧٧]

⑤ اگر کوئی شخص مجلس سے کسی غرض سے اٹھے، پھر واپس آ جائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حق دار ہے۔ [مسلم، كتاب السلام، باب إذا قام من مجلسه ثم عاد فهو أحق به : ٢١٧٩]

⑥ ایسے تمام کاموں اور عادات سے پرہیز کرے جو دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث ہوں۔ [بخارى، كتاب الإيمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ مسلم : ٤٠]

④ مسجد میں بلند آواز سے گفتگو نہ کی جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ مسجد میں دو آدمی اونچی آواز سے باتیں کر رہے ہیں، وہ طائف کے رہائشی تھے، تو آپ نے فرمایا: ''اگر تم مدینہ کے باسی ہوتے تو میں ضرور تمھیں سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو۔'' [بخاری، کتاب الصلوٰة، باب رفع الصوت فی المساجد : ٤٧٠]

⑧ مسجد میں فارغ نہ بیٹھے، بلکہ تلاوت اور ذکر و دعا کرتا رہے اور درود پڑھتا رہے۔

⑨ اگر خطبہ جمعہ کے دوران میں کسی کو نیند آ رہی ہو تو وہ جگہ تبدیل کر لے۔ [ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فیمن ینعس ..... الخ : ٥٢٦۔ أبوداؤد : ١١١٩۔ حسن]

⑩ مجلس کے آخر میں کفارۂ مجلس کی دعا پڑھے، یہ دعا مجلس میں کیے گئے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی، دعا یہ ہے:

((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَ أَتُوْبُ إِلَيْكَ)) [ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما یقول إذا قام من مجلسه : ٣٤٣٣۔ صحیح]

''اے میرے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں۔''

مسجد کے علاوہ مقاماتِ نماز

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میرے لیے ساری زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے، لہٰذا میری امت کے جس شخص کی نماز کا وقت جہاں ہو جائے وہ وہیں نماز پڑھ لے۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب قول النبی ﷺ ..... الخ : ٤٣٨۔ مسلم : ٥٢١]

لہٰذا مسجد کے علاوہ بھی ہر جگہ نماز ادا کرنا جائز ہے، سوائے چند مقامات کے جو یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں نماز پڑھنا حرام ہے

مندرجہ ذیل مقامات پر نماز پڑھنا حرام ہے:

① جس کمرے کی دیواروں پر جانداروں کی تصویریں یا وہاں ان کے مجسمے ہوں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''ان لوگوں (یہود و نصاریٰ) میں کوئی نیک آدمی مر جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے اور اس میں ان کی تصویریں بناتے، یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں۔'' [بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی البیعة : ٤٣٤۔ مسلم : ٥٢٨]

② جس جگہ پیشاب، پاخانہ یا غسل کیا جائے اور قبرستان میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ)) [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن الأرض ..... الخ : ٣١٧]

''زمین ساری کی ساری مسجد ہے، سوائے حمام اور قبرستان کے۔''

③ اسی طرح کوڑا کرکٹ اور دیگر گندگی والی جگہ میں نماز نہ پڑھی جائے، کیونکہ وہاں نجاست ہوتی ہے۔

④ اونٹوں کے باڑہ میں۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا:

''کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں!'' پھر اس نے پوچھا: ''کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں۔'' [مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء من لحوم الإبل : ٣٦٠]

⑤ کسی قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُصَلُّوْا إِلَى الْقُبُوْرِ)) [مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه : ٩٧٢/٩٨]

''قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو۔''

لہٰذا مساجد میں قبریں بنانا جائز نہیں اور جن مساجد میں قبریں ہیں وہاں نماز پڑھنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بچنا چاہیے۔

⑥ ایسی جگہ نماز جائز نہیں جو کفر یا شرک کی وجہ سے مشہور ہو۔ حدیث میں ہے:

''سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ مقام بوانہ پر ایک اونٹ ذبح کرے گا۔ پھر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا: ''بے شک میں نے بوانہ میں اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے۔'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''کیا وہاں جاہلیت کا کوئی بت تھا جس کی عبادت ہوتی رہی ہو؟'' صحابہ نے کہا: ''نہیں۔'' آپ نے پوچھا: ''کیا وہ جگہ ان کی میلہ گاہ تھی؟'' صحابہ نے کہا: ''نہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی نذر پوری کر لے، یقیناً ایسی نذر کو پورا نہیں کیا جاتا جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اور نہ اس نذر کو پورا کیا جاتا ہے جو انسان کی ملکیت میں نہ ہو۔'' [أبوداؤد، كتاب الأيمان والنذور، باب ما يؤمر به من الوفاء بالنذر : ٣٣١٣۔ صحيح]

جب نذر پوری کرنا جائز نہیں تو نماز جو نذر سے بڑی عبادت ہے، کیونکر جائز ہو سکتی ہے؟

⑦ مقاماتِ عذاب میں بھی نماز جائز نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''عذاب نازل ہونے والی جگہوں پر مت جاؤ، مگر روتے ہوئے، اگر روتے ہوئے نہ جا سکو تو وہاں جاؤ ہی نہ، ایسا نہ ہو کہ ان پر آنے والا عذاب تم پر بھی آ جائے۔''

[بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب : ٤٣٣]

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بابل میں، جہاں زمین دھنسی تھی، نماز پڑھنے کو برا سمجھتے تھے۔ [بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة فی مواضع الخسف والعذاب، معلقًا قبل الحديث : ٤٣٣]

وہ جگہیں جہاں نماز پڑھنا جائز ہے

وہ مقامات جہاں بعض لوگ نماز پڑھنا مکروہ یا ناجائز سمجھتے ہیں، لیکن شریعت کی رو سے وہاں نماز پڑھنا جائز ہے، وہ درج ذیل ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① گدے اور موٹی چٹائی وغیرہ پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ سیدہ ام الدرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« مَا أُبَالِي لَوْ صَلَّيْتُ عَلَى خَمْسِ طَنَافِسَ » [التاريخ الكبير للبخاري، باب خليد مولى أبي الدرداء : ٦٦٩]

''مجھے کوئی پروا نہیں، اگر میں پانچ چٹائیوں (کو جمع کر کے ان) پر نماز پڑھوں۔''

② بستر پر نماز پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ بستر پاک ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے اور عائشہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان بستر پر لیٹی ہوتی تھی۔'' [بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الفراش:٣٨٣۔ مسلم : ٥١٢]

③ تخت پوش وغیرہ (چارپائی کی طرح کا لکڑی کا زمین سے فٹ دو فٹ اونچا مصلّٰی) پر نماز پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔ [بخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة على السطوح والمنبر والخشب : ٣٧٧۔ أبو داؤد : ٥٩٧، ٥٩٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقاتِ نماز کا بیان

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ﴾ [النساء : ١٠٣]

''بلاشبہ مومنوں پر نماز اس کے مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن پانچوں نمازیں اول وقت میں پڑھائیں اور دوسرے دن آخری وقت میں، پھر فرمایا: ''ان دونوں اوقات کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٤]

❁ اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے افضل عمل کے متعلق پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلصَّلَاةُ فِيْ أَوَّلِ وَقْتِهَا » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب المحافظة على وقت الصلوات : ٤٢٦ ـ ترمذی : ١٧٠ ـ صحيح]

''نماز اول وقت میں ادا کرنا۔''

❁ بعض لوگ بلاعذر نماز کو لیٹ کر کے ادا کرتے ہیں، یہ ٹھیک نہیں، نماز اپنے وقتِ مقررہ پر فرض کی گئی ہے، لہٰذا انھیں توبہ کرنی چاہیے۔

نماز فجر کا وقت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ »

[مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ١٧٣/ ٦١٢]

''نماز فجر کا وقت طلوع فجر (پو پھٹنے) سے طلوع آفتاب تک ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

٭ صبح کے وقت دو قسم کی روشنیاں ظاہر ہوتی ہیں، پہلی روشنی زمین سے سیدھی آسمان کی طرف اوپر چلی جاتی ہے، پھیلتی نہیں، جبکہ دوسری روشنی زمین سے بلند ہوتی ہے اور آسمان کے افق (کناروں) میں پھیل جاتی ہے، اسے صبح صادق کہتے ہیں، اسی روشنی کے بعد نماز فجر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ [ابن خزيمة : ٢١٠/٣، ح : ١٩٢٧۔ مستدرك حاكم : ١٩١/١، ح : ٦٨٨۔ اسے امام حاکم، علامہ الذہبی اور علامہ الالبانی نے صحیح کہا ہے]

٭ طلوع فجر واضح ہونے کے بعد ہی نماز ادا کرنی چاہیے، کہیں پہلی روشنی دیکھ کر نماز ادا نہ کر لی جائے، وہ نماز نہیں ہوگی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« أَصْبِحُوا بِالصُّبْحِ، فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأُجُورِكُمْ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب وقت الصبح : ٤٢٤۔ ابن ماجه : ٦٧٢۔ صحيح]

''نماز فجر صبح کو اچھی طرح واضح ہو جانے پر پڑھو، کیونکہ یہ تمھارے اجر میں اضافے کا موجب ہوگی۔''

٭ بعض بھائیوں نے اس حدیث سے یہ سمجھ لیا ہے کہ نماز فجر خوب روشنی ہونے پر ادا کرنی چاہیے، جبکہ یہ معنی کئی صحیح احادیث کے خلاف ہے، جن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز فجر اندھیرے میں ادا کرتے تھے، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« وَالصُّبْحَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ » [بخاری، كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت المغرب: ٥٦٠۔ مسلم : ٦٤٦]

''نبی ﷺ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھاتے تھے۔''

٭ سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ، وَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ » [بخاری، كتاب مواقيت الصلوة، باب وقت العصر ٥٤٧۔ مسلم : ٦٤٧]

''رسول اللہ ﷺ نماز فجر میں ساٹھ سے سو آیات تک (ٹھہر ٹھہر کر) تلاوت فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے، جب فارغ ہوتے تو آدمی اپنے ساتھ والے شخص کو پہچان سکتا تھا۔''

- ایک روایت میں ہے کہ صبح کی نماز کے بعد جب عورتیں واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی ہیں۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت الفجر : ۵۷۸۔ مسلم : ٦٤٥]
- طلوع شمس سے پہلے ایک رکعت پڑھ لینے سے بروقت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے، فرمان نبوی ﷺ ہے:

«مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصُّبْحِ رَكْعَةً قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ»

[بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب من أدرك من الفجر ركعة : ۵۷۹۔ مسلم : ٦٠٨]

''جس نے طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت ادا کرلی اس نے نماز فجر کا وقت پالیا۔''

نماز ظہر کا وقت

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ»

[مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

''نماز ظہر کا وقت سورج کے زوال سے لے کر آدمی کا سایہ (اصل سائے کے علاوہ) اس کے قد کے مطابق ہو جانے تک ہے۔''

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہونے کے بعد نماز ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے، یہ بات صحیح حدیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نماز ظہر زوال ہوتے ہی پڑھ لیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب وقت الظهر عند الزوال : ۵٤۰۔ مسلم : ٦١٨]
- لیکن شدید گرمی کے موسم میں نماز ظہر ذرا ٹھنڈے وقت میں ادا کرنی چاہیے، کیونکہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ » [بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الإبراد بالظهر فی شدة الحر : ٥٣٣۔ مسلم : ٦١٥]

''جب گرمی کی شدت ہو تو نماز (ظہر) کو ذرا ٹھنڈا وقت ہونے پر ادا کرو۔''

- گرمیوں میں ظہر کو لیٹ کرنے سے متعلق سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ظہر کا اندازہ یہ ہوتا تھا کہ گرمیوں میں سایہ تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک کے مابین ہوتا تھا اور سردیوں میں پانچ سے سات قدموں کے مابین ہوتا تھا (مطلب یہ کہ سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو، ذرا لیٹ کر لو)۔ [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب وقت صلوة الظهر : ٤٠٠۔ نسائی : ٥٠٤۔ حسن]
- گرمیوں میں ظہر کو تھوڑا سا لیٹ کرنے کا مسئلہ سفر کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ حضر میں بھی یہی حکم ہے۔ [بخاری : ٥٣٣ تا ٥٣٩]

اصل سایہ معلوم کرنے کا طریقہ

- کسی کھلی اور ہموار زمین میں زوال سے پہلے ایک لکڑی گاڑ دی جائے، اس لکڑی کا سایہ آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جائے گا، یہاں تک کہ زوال کے وقت کم سے کم رہ جائے گا۔ اس سائے کو ماپ لیا جائے، جب یہ سایہ دوسری سمت بڑھنا شروع ہو جائے تو وہ اس بات کی علامت ہے کہ زوال کا وقت ہو گیا ہے۔ پھر جب یہ سایہ اس قدر بڑھ جائے کہ لکڑی کے برابر ہو جائے (زوال کے وقت لکڑی کا ماپا ہوا سایہ الگ کرنے کے بعد) تو اس وقت ایک مثل وقت ہو جائے گا۔
- ایک طریقہ یہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ دوپہر کے وقت سے پہلے ایک یا دو بالشت زمین کی سطح ہموار کر کے اس پر شمالاً جنوباً ایک سیدھا خط کھینچ دیا جائے۔ قطب نما سے اس خط کے لیے رہنمائی لی جا سکتی ہے۔ پھر اس خط کے جنوبی نقطہ پر ایک سیدھی لکڑی گاڑ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیں۔ چونکہ دوپہر سے پہلے کا وقت ہوگا۔ لہٰذا اس لکڑی کا سایہ عین اس خط پر نہیں ہوگا بلکہ اس سے قدرے مغرب کی جانب مائل ہوگا، پھر آہستہ آہستہ اس خط پر آنا شروع ہو جائے گا، حتیٰ کہ بالکل اس خط پر آ جائے گا۔ اس وقت اس سائے کی انتہا پر نشان لگا دیں اور اس سائے کو کسی اور لکڑی سے ماپ لیں اور یہ پیمانہ محفوظ کر لیں، یہ وقت عین دوپہر کا ہوگا۔ اس کے بعد وہ سایہ مشرق کی طرف بڑھنے لگے گا۔ یہ ظہر کا اول وقت ہوگا، پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھتا جائے گا تو جس لکڑی کے ساتھ اصل سائے کی پیمائش کی تھی اس کے ساتھ اس کے اصل سائے کے نشان سے آگے ایک مثل جب سایہ ہو جائے گا تو وہ ظہر کا آخری وقت ہوگا اور عصر کا اول وقت۔ [أحكام ومسائل از فضيلة الشيخ مبشر أحمد ربانی حفظه الله : ١٤٩]

نماز عصر کا وقت

❁ ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے سے لے کر سورج زرد ہونے تک نماز عصر کا وقت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ، مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ » [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

''ظہر کا وقت اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سورج ڈھل جائے اور اس وقت تک رہتا ہے جب آدمی کا سایہ اس کے جسم کے برابر ہو جائے، جب تک کہ عصر کا وقت نہ ہو جائے اور عصر کا وقت تب تک رہتا ہے جب تک سورج زرد نہ ہو۔''

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز عصر ایسے وقت میں ادا فرماتے کہ سورج (اس قدر بلند ہوتا کہ محسوس ہوتا تھا) میرے حجرے کے اندر ہے، باہر نہیں گیا۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١١/١٧٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز ادا فرمائی تو اس وقت سورج صاف ستھرا تھا، اس میں ذرا بھی زردی نہ ملی ہوئی تھی اور بلند و بالا تھا۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٣]

❁ غروب آفتاب سے قبل ایک رکعت ادا کر لینے سے بر وقت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جاتا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

« مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ »

[بخاری، كتاب مواقيت الصلوة ، باب من أدرك من الفجر ركعة : ٥٧٩ ـ مسلم : ٦٠٨]

''جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت ادا کر لی اس نے نماز عصر کا وقت پا لیا۔''

❁ نماز عصر کو بلا وجہ آخری وقت تک لیٹ کرنا منافق کی نشانی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا » [مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب التبكير بالعصر : ٦٢٢]

'' یہ منافق آدمی کی نماز ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے، حتیٰ کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (غروب) ہونے لگتا ہے تو اٹھتا ہے اور (جلدی سے) چار ٹھونگے مار لیتا ہے۔''

نماز مغرب کا وقت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، مَا لَمْ يَسْقُطِ الشَّفَقُ »

[مسلم، كتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٤]

''نماز مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے (غروب آفتاب کے بعد والی) سرخی غائب ہونے تک ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے تھے اور نماز کے بعد (بھی اتنی روشنی ہوتی کہ) ہم میں سے کوئی آدمی جاتا اور تیر پھینکتا تو وہ اس کے گرنے کی جگہ دیکھ لیتا تھا۔'' [بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب وقت المغرب : ٥٥٩۔ مسلم : ٦٣٧]

❁ جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں دن نماز مغرب ایک ہی وقت (یعنی اول وقت) میں پڑھائی۔ [نسائی، کتاب المواقیت، باب أول وقت العشاء : ٥٢٧۔ ترمذی : ١٤٩۔ أبو داؤد : ٣٩٤۔ صحیح]

نماز عشاء کا وقت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب أوقات الصلوات الخمس : ٦١٢/١٧٣]

''نماز عشاء کا وقت (غروب آفتاب والی سرخی غائب ہونے سے) ٹھیک آدھی رات تک ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء کو تاخیر سے ادا کرنا پسند کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت العصر : ٦٤٢]

❁ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء اس وقت پڑھائی کہ عام رات گزر گئی، پھر فرمایا:

« لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا » [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب فضل العشاء : ٥٧١۔ مسلم : ١٤٥٢]

''اگر میری امت پر مشکل نہ ہو تو میں انھیں حکم دیتا کہ نماز عشاء اس وقت (یعنی دیر سے) ادا کیا کریں۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نماز عشاء میں نمازیوں کا خیال رکھتے تھے، لوگ جلدی جمع ہو جاتے تو جماعت جلدی کرا دیتے اور اگر لوگ دیر کرتے تو جماعت تاخیر سے کراتے تھے۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب وقت المغرب : ٥٦٠۔ مسلم : ٦٤٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جن علاقوں میں دن رات کا دورانیہ عموم سے ہٹ کر ہے

رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''وہ چالیس دن دنیا میں رہے گا۔ پہلا دن ایک سال، دوسرا ایک مہینے اور تیسرا دن ایک ہفتے کے برابر ہوگا، باقی ایام عام دنوں کے مطابق ہوں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: ''سال کے برابر دن میں ہمیں ایک دن کی (یعنی پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اس میں اندازے سے (پورے سال کی) نمازیں ادا کرتے رہنا۔'' [مسلم، کتاب الفتن، باب ذکر الدجال : ۲۹۳۷]

اس سے ثابت ہوا کہ جن ممالک میں وقت عام اصول سے ہٹ کر ہے، یعنی جن میں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے، یا اس سے کم و بیش، وہاں لوگوں کو اندازے سے ہر روز پانچ نمازیں ادا کرنی چاہییں۔

جن ممالک میں دن رات عام اصول سے ہٹ کر ہیں ان کی دو صورتیں ہیں، بعض علاقوں میں معمولی سی روشنی کے ذریعے سے دن رات کا فرق ہوتا ہے، وہاں اس فرق کے حساب سے نمازوں کے اوقات مقرر کیے جائیں گے اور بعض علاقوں میں دن رات کا بالکل فرق نہیں ہوتا، وہاں اس قریبی علاقے کے حساب سے جہاں دن رات عام اصول سے چلتے ہیں، نماز کا وقت مقرر کر لیں۔

نمازوں کے ممنوع اوقات

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ ..... ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ، حَتّٰى تُصَلِّيَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة : ٨٣٢]

''صبح کی نماز پڑھ، پھر سورج کے طلوع ہو کر بلند ہونے تک نماز سے رک جا..... پھر نماز پڑھ، کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی کراماً کاتبین دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے، پھر جب (دوپہر کے وقت) نیزے کا سایہ اس کے سر پر آ جائے تو نماز سے رک جا، کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آگے بڑھنے لگے تو نماز پڑھ، کیونکہ اس وقت کی نماز میں فرشتے گواہی دیں گے اور حاضر ہوں گے، یہاں تک کہ تو نماز عصر پڑھ لے تو پھر نماز سے رک جا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے۔''

❁ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور مُردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے: ① جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ مکمل طلوع ہو جائے۔ ② جب (دوپہر کے وقت) سورج سیدھا سر پر کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ زوال ہو جائے۔ ③ اور جب سورج غروب ہونے لگے، یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔'' [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها : ٨٣١]

❁ عصر کے بعد اگر سورج بلند اور صاف ہو تو نفل نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« مَا تَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ » [بخاري، كتاب مواقيت الصلوة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت نحوها : ٥٩١]

''نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں عصر کے بعد دو رکعات پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔''

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً » [نسائی، کتاب المواقیت، باب الرخصة فی الصلاة بعد العصر : ٥٧٤ـ أبو داؤد : ١٢٧٤ـ صحیح]

''رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے، سوائے اس کے کہ سورج سفید، صاف اور بلند ہو۔''

❁ اگر نماز فجر لیٹ ہوگئی کہ سورج طلوع ہونے لگے تو نماز پڑھنے سے رک جائیں، حتیٰ کہ سورج مکمل طلوع ہو جائے۔ اسی طرح اگر عصر لیٹ ہو جائے کہ سورج غروب ہونے لگے تو سورج مکمل غروب ہونے تک نماز پڑھنے سے رک جائیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« إِذَا بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ » [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب الأوقات التی نهی عن الصلاة فیها : ٨٢٩]

''جب سورج کی ٹکیہ طلوع ہونے لگے تو نماز سے رکے رہو، حتیٰ کہ مکمل طلوع ہو جائے اور جب سورج غروب ہونے لگے تو نماز کو مؤخر کرو، حتیٰ کہ مکمل غروب ہو جائے۔''

❁ حرم مکی میں کوئی وقت ممنوع نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا يَطُوْفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَيُصَلِّيْ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ » [أبو داؤد، کتاب المناسك، باب الطواف بعد العصر : ١٨٩٤ـ نسائی : ٢٩٢٧ـ ترمذی : ٨٦٨ـ صحیح]

''تم دن اور رات کے کسی بھی وقت میں اس گھر میں طواف کرنے اور نماز پڑھنے سے کسی کو نہ روکو۔''

❁ اگر کسی نے جائز وقت میں فرض نماز شروع کی پھر ممنوع وقت شروع ہوگیا تو وہ نماز مکمل کر لے۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلوٰة، باب من أدرك رکعة من العصر قبل الغروب : ٥٥٦ـ مسلم : ٦٠٨]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تعدادِ رکعات کا بیان

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرضوں سے پہلے اور بعد میں نوافل یعنی سنتوں کی بہت زیادہ ترغیب دی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن بندے سے جس عمل کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی (فرض) نماز ہے، اگر اسے پورا ادا کیا ہوگا تو (باقی نمازیں یعنی سنتیں) اس کے لیے نفل لکھ دی جائیں گی اور اگر انھیں پورا ادا نہیں کیا ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا کہ دیکھو، کیا تمھیں میرے بندے کے کوئی نفل (سنن) ملتے ہیں؟ (اگر ہیں تو) اس نے اپنے فرائض میں جو کوتاہی کی تھی وہ ان (سنن ونوافل) سے پوری کر دو۔ پھر دوسرے اعمال کا حساب بھی اسی انداز میں ہوگا۔'' [ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب ما جاء في أوّل ما يحاسب به العبد الصلاة : ١٤٢٦۔ مستدرك حاكم : ٢٦٢/١، ٢٦٣، ح : ٩٦٦۔ صحيح]

❁ فرضوں سے پہلے اور بعد میں بارہ (۱۲) سنتوں کی بہت زیادہ فضیلت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ» [مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة ..... الخ : ٧٢٨/١٠٣]

''جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ تعالیٰ کے لیے فرضوں کے علاوہ بارہ رکعات نفل ادا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ ان بارہ (۱۲) سنتوں کی تفصیل سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چار سنتیں ظہر کے فرضوں سے پہلے اور دو بعد میں، دو سنتیں مغرب کے فرضوں کے بعد، دو سنتیں عشاء کے فرضوں کے بعد اور دو سنتیں فجر کے فرضوں سے پہلے۔ [ترمذی، کتاب الصلوٰۃ، باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ..... الخ : ٤١٥۔ صحیح]

❁ نمازوں کی رکعات کی تعداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:

فجر کی رکعات

❁ اس کی کل چار رکعتیں ہیں، فرضوں سے پہلے دو سنتیں ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہتمام فجر کی سنتوں کا کیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب التهجد، باب تعاهد رکعتی الفجر ..... الخ : ١١٦٩]

❁ فجر کی دو رکعتیں فرض ہیں، سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی دونوں رکعتوں میں یا ایک میں ساٹھ (٦٠) سے لے کر سو (١٠٠) آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب القراءة فی الفجر : ٧٧١]

ظہر کی رکعات

❁ ظہر کے فرضوں سے پہلے چار سنتوں کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ [مسلم : ١٠٣/ ٧٢٨۔ ترمذی : ٤١٥] نماز ظہر سے پہلے دو سنتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [بخاری : ٩٣٧۔ مسلم : ٧٢٩]

❁ ظہر کے فرضوں کے بعد دو سنتوں کی بھی اتنی ہی فضیلت ہے۔ [مسلم : ١٠٣/ ٧٢٨۔ ترمذی : ٤١٥] اگر کوئی آدمی دو کے بجائے چار سنتیں پڑھ لے تو یہ اور بھی بہتر ہے، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَ أَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ »

[ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الرکعتین بعد الظهر : ٤٢٨۔ صحیح]

''جو شخص چار سنتیں ظہر سے پہلے اور چار بعد میں حفاظت و باقاعدگی سے ادا کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر جہنم کی آگ حرام کر دیتا ہے۔"

❁ ظہر کی چار رکعتیں فرض ہیں، سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور (سفر میں) ذوالحلیفہ کے مقام پر عصر کی دو رکعتیں۔ [بخاری، کتاب التقصیر، باب یقصر إذا خرج من موضعه : ۱۰۸۹، ۱۵۴۷۔ مزید دیکھیے مسند أحمد : ۲۷۲/۶، ح : ۲۶۳۹۲۔ حسن]

عصر کی رکعات

❁ عصر کی چار رکعتیں فرض ہیں، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سے ہر رکعت میں پندرہ آیات کے برابر تلاوت کیا کرتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف۔ [مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الظهر والعصر : ۴۵۲/۱۵۷۔ مزید دیکھیے مسند أحمد : ۲۷۲/۶، ح : ۲۶۳۹۲۔ حسن]

❁ عصر کے فرضوں سے پہلے چار سنتوں کی بڑی فضیلت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا » [أبو داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر : ۱۲۷۱۔ ترمذی : ۴۳۰۔ حسن]

"اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔"

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کے فرضوں سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ [أبو داؤد، کتاب التطوع، باب الصلاة قبل العصر : ۱۲۷۲۔ حسن]
لہٰذا عصر کے فرضوں سے پہلے دو یا چار سنتیں پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

❁ عصر کے فرضوں کے بعد بھی دو سنتیں ثابت ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتوں، یا کہا دو نمازوں کو کبھی نہیں چھوڑا، نہ تنہائی میں اور نہ لوگوں کی موجودگی میں، دو رکعات صبح کی نماز سے پہلے اور دو رکعات عصر کی نماز کے بعد۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاة، باب ما یصلی بعد العصر من الفوائت و نحوها :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۹۲۔ مسلم : ۸۳۵/۳۰۰]

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ دو رکعتیں ظہر کی رہ گئی تھیں، یہ اعتراض ٹھیک نہیں، کیونکہ قضائی ایک دفعہ ہوتی ہے، ہمیشہ نہیں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ جو کام ایک دفعہ کرتے تھے اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔ یہ بات بھی ٹھیک نہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی اور بھی کئی نمازیں قضا ہوئی ہیں اور آپ ﷺ نے ان کی ایک ہی بار قضائی دی ہے، ہمیشہ نہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ دو رکعتیں آپ ﷺ کا خاصہ تھیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں اس نظریہ کی خوب تردید کی ہے۔ ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے کہ عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، تو جواب یہ ہے کہ جس طرح اس حکم سے نماز جنازہ اور سبھی نمازیں وغیرہ مستثنیٰ ہیں اسی طرح یہ دو رکعتیں بھی مستثنیٰ ہیں، کیونکہ آپ ﷺ انھیں پڑھا کرتے تھے۔ (واللہ اعلم)

مغرب کی رکعات

- مغرب کے فرضوں سے پہلے اگر وقت ہو تو دو رکعتیں ضرور ادا کریں، سیدنا عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نمازِ مغرب سے پہلے (دو رکعت) نماز پڑھو۔" راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے (تین مرتبہ یہ بات دہرائی اور) تیسری مرتبہ فرمایا: "جو چاہے (وہ پڑھ لے)۔"

[بخاری، کتاب التهجد، باب الصلاة قبل المغرب : ۱۱۸۳]

- مغرب کی تین رکعتیں فرض ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: "ابتدا میں رسول اللہ ﷺ پر نماز دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھی، سوائے مغرب کے، اس کی تین رکعتیں فرض تھیں، پھر اللہ تعالیٰ نے حضر میں ظہر، عصر اور عشاء کی نمازیں چار چار رکعتیں مکمل کر دی اور سفر والی نماز اپنی پہلی حالت پر (یعنی دو دو رکعتیں) فرض رہی۔" [مسند أحمد : ۲۷۲/۶، ح : ۲۶۳۹۲۔ إسناده حسن لذاته۔ مزید دیکھیے، بخاری : ۱۰۹۲]

- مغرب کے فرضوں کے بعد دو سنتوں کی بہت زیادہ فضیلت ہے، انھیں ضرور ادا کرنا چاہیے۔ [مسلم : ۷۲۸/۱۰۳۔ ترمذی : ۴۱۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عشاء کی رکعات

- عشاء کے فرضوں سے پہلے اگر وقت مل جائے تو دو سنتیں پڑھنی چاہییں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر اذان اور اقامت کے درمیان (دو رکعت) نماز ہے۔'' یہ بات آپ نے تین مرتبہ دہرائی اور تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو چاہے (پڑھ لے)۔'' [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب بين كل أذانين صلاة : ٨٣٨]
- عشاء کی چار رکعتیں فرض ہیں۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم ..... الخ : ٧٥٥۔ مسند أحمد : ٢٧٢/٦، ح : ٢٦٣٩٢۔ حسن]
- عشاء کے فرضوں کے بعد دو سنتیں پڑھنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، ان کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ [مسلم : ٧٢٨/١٠٣۔ ترمذی : ٤١٥] اگر کوئی آدمی دو رکعتوں کے بجائے چار رکعتیں پڑھ لے تو یہ اور بھی بہتر ہے، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ گھر تشریف لائے اور چار رکعتیں ادا کیں، پھر سو گئے۔ [بخاری، کتاب العلم، باب السمر فی العلم : ١١٧]

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں ذکر کیا ہے کہ یہ چار رکعتیں عشاء کے بعد والی ہیں اور تائید کے لیے ''قیام اللیل از محمد بن نصر مروزی'' سے روایت بھی نقل کی ہے کہ یہ عشاء کے بعد والی رکعات تھیں۔

وتر کی رکعات

- وتر رات کی نماز ہے لیکن اگر کسی کو رات کی نماز رہ جانے کا ڈر ہو تو وہ عشاء کے ساتھ ہی وتر ادا کر سکتا ہے، اس کی مختلف رکعات یعنی ایک، تین، پانچ، سات اور نو صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔ ان کی تفصیل ''نمازِ وتر کا بیان'' میں موجود ہے۔
- نماز وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔ [مسلم، کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلاة المسافرين، باب صلاة الليل و عدد ركعات النبي ﷺ ..... الخ : ٧٣٨/١٢٦]

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھنے پر بھی پورا ثواب ملتا تھا، یہ آپ ﷺ کا خاصہ تھا۔ [مسلم : ٧٣٥] ہمیں یہ دو رکعتیں کھڑے ہو کر ادا کرنی چاہییں، اگر کوئی بیٹھ کر پڑھے گا تو اسے آدھا ثواب ملے گا۔ [مسلم : ٧٣٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان واقامت کا بیان

❁ اذان اسلام کا شعائر اور مسلمانوں کی علامت ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر حملہ کرنا چاہتے تو صبح ہونے تک حملہ نہ کرتے، پھر اگر اذان سن لیتے تو رک جاتے (کہ وہاں مسلمان ہیں، شب خون مارنے پر ان کا نقصان ہوگا) اور اگر اذان نہ سنتے تو صبح ہوتے ہی حملہ کر دیتے۔'' [بخاری، کتاب الجهاد، باب دعاء النبی ﷺ إلى الإسلام.....الخ : ٢٩٤٣]

❁ جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان کہنی چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کسی شخص کو اذان کہنی چاہیے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب من قال ليؤذن ..... الخ : ٦٢٨۔ مسلم : ٦٧٤]

❁ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان ہوا خارج کرتا ہوا بھاگتا ہے، وہاں تک جہاں اسے اذان سنائی نہ دے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب فضل التأذين : ٦٠٨۔ مسلم : ٣٨٩/٩]

مؤذن کی فضیلت

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ ﴾ [حم السجدة : ٣٣]

''اس شخص سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔''

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« اَلْمُؤَذِّنُوْنَ أَطْوَلُ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ »[مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل الأذان وهرب الشيطان عند سماعه : ٣٨٧]

''قیامت کے دن سب سے لمبی گردنیں مؤذنوں کی ہوں گی (یعنی وہ مرتبے میں سب سے اونچے ہوں گے)۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے اور صف اول میں کیا اجر ہے، پھر ان کے لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ باقی نہ رہتا تو وہ ضرور اس پر قرعہ اندازی ہی کرتے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب الاستهام فی الأذان : ٦١٥۔ مسلم : ٤٣٧]

❁ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے :

« اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ » [نسائی، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان : ٦٤٧۔صحيح]

''مؤذن کو بلند آواز سے اذان کہنے کی وجہ سے بخش دیا جاتا ہے اور جو بھی تر یا خشک چیز اس کی آواز سنتی ہے وہ اس کی تصدیق کرے گی (یعنی گواہی دے گی) اور اس کے لیے ان لوگوں (کے ثواب) کے برابر ثواب ہے جو اس کی اذان پر نماز کے لیے آتے ہیں۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے مؤذن کے لیے دعا کرتے ہوئے فرمایا:

''امام ضامن اور ذمہ دار ہے اور مؤذن امین اور قابل اعتماد ہے۔ اے اللہ! اماموں کو (صحیح علم وعمل کی) ہدایت دے اور مؤذنوں کی بخشش فرما۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت : ٥١٧۔ ترمذی : ٢٠٧۔ صحيح]

❁ اور مؤذن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا اور نماز پڑھتا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میرے اس بندے کو دیکھو، مجھ سے ڈر کر اذان کہہ رہا اور نماز پڑھ رہا ہے، میں نے اسے بخش دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن یصلی وحده : ٦٦٧۔ أبو داؤد : ١٢٠٣۔ صحیح]

اذان کہنے کے آداب

- نماز اور طواف کے علاوہ کسی کام کے لیے وضو شرط نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے صرف نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔'' [أبو داؤد، کتاب الأطعمة، باب فی غسل الیدین عند الطعام : ٣٧٦٠۔ ترمذی : ١٨٤٧۔ نسائی : ١٣٢۔ صحیح]
- اذان کے لیے وضو والی حدیث ضعیف ہے۔ [إرواء الغلیل: ٢٢٢]

تاہم سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ انھوں نے اذان کہنے سے پہلے وضو کیا۔ [أبو داؤد، کتاب الخراج، باب فی الإمام یقبل هدایا المشرکین : ٣٠٥٥۔ ابن حبان : ٦٣٥١۔ إسناده حسن لذاته]

- اذان کھڑے ہو کر کہنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بلال! کھڑا ہو اور نماز کے لیے اذان کہہ۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب بدء الأذان : ٦٠٤۔ مسلم : ٣٧٧]
- اذان قبلہ رخ ہو کر کہنی چاہیے۔ [مسند السراج، ح : ٦١۔ إسناده صحیح قاله الشیخ المحدث الثقة أبو البدر إرشاد الحق الأثری حفظه الله]

نیز آج تک امت کا عمل بھی اسی پر ہے۔

- سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے ہوئے انگلیاں کانوں میں رکھتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی إدخال الأصبع فی الأذن عند الأذان : ١٩٧۔ ابن ماجه : ٧١١۔ صحیح]
- سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان میں ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ'' کہتے ہوئے اپنا چہرہ دائیں طرف اور ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کہتے ہوئے بائیں سمت پھیرتے تھے۔ [بخاری، کتاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الأذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه ..... الخ : ٦٣٤۔ مسلم : ٥٠٣]

- اذان اس آدمی کو کہنی چاہیے جس کی آواز اچھی و خوبصورت ہو۔ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز پسند آئی، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اذان سکھائی۔ [ابن خزيمة : ١/١٩٥، ح : ٣٧٧]
- اذان بلند آواز سے کہنی چاہیے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: ''جب تو نماز کے لیے اذان کہے تو بلند آواز سے کہہ۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب رفع الصوت بالنداء : ٦٠٩]
- سپیکر نہ ہو تو بلند جگہ اذان کہنی چاہیے۔ ایک صحابیہ فرماتی ہیں: ''میرا مکان مسجد کے اردگرد تمام مکانوں سے بلند تھا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر اذان کہتے تھے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الأذان فوق المنارة : ٥١٩۔ حسن]
- مؤذن اگر اذان میں غلطی کر رہا ہو تو اس کی اصلاح کر دینی چاہیے۔ عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں: ''عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بارش والے دن خطبہ دیا، جب مؤذن '' حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ'' پر پہنچا تو انھوں نے فرمایا: ''اب یہ کہہ '' اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ ''(نماز گھروں ہی میں پڑھ لو)۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب الكلام فی الأذان : ٦١٦۔ مسلم : ٢٧/٦٩٩]
- غلط وقت پر اذان ہو جائے تو اعلان کر کے لوگوں کو بتانا چاہیے۔ ایک دن سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں حکم دیا کہ جا کر اعلان کر دو کہ بندہ سو گیا تھا (یعنی نیند کی وجہ سے غلطی ہو گئی)۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب فی الأذان قبل دخول الوقت : ٥٣٢۔ صحيح]
- اذان کہنے پر اجرت لینے میں اختلاف ہے، کیوں کہ ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجرت پر مؤذن رکھنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان دینے پر ایک تھیلی دی، جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ امام شوکانی رحمہ اللہ نے نیل الاوطار میں ان دونوں احادیث میں یہ تطبیق دی ہے کہ اجرت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حرام اس وقت ہے جب مشروط ہو، اگر مشروط نہیں تو جائز ہے۔ منع والی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا)) [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب أخذ الأجر على التأذين : ٥٣١۔ ترمذی : ٢٠٩۔ نسائی : ٦٧٣۔ ابن ماجه : ٧١٤۔ صحيح]

''ایسا مؤذن مقرر کرو جو اذان کہنے کی اجرت نہ لے۔''

اور سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اذان سکھائی اور میں نے اذان کہی، جب میں نے اذان مکمل کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ [نسائی، كتاب الأذان، باب كيف الأذان : ٦٣٣۔ مسند أحمد : ٣/ ٤٠٩، ح : ١٥٣٨٦۔ حسن]

اذان سے پہلے درود

اذان سے پہلے بعض لوگ خود ساختہ درود " اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ " وغیرہ پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے مبارک دور سے خلفائے راشدین، صحابہ کرام، تابعین عظام اور ائمہ کے عہد تک کسی بھی وقت میں ایسے الفاظ کا ثبوت نہیں ملتا۔ مفتی مصر شیخ محمد بن عبدہ رحمہ اللہ سے یہی سوال کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''اذان کے کلمات پندرہ ہیں، جس کے آخر میں " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " ہے، اس سے پہلے اور بعد میں جو کلمات کہے جاتے ہیں سب نو ایجاد و بدعت ہیں۔'' [بدعات اور ان کا شرعی پوسٹمارٹم : ٣٦٤]

اذان کے کلمات

اذان کے کلمات مندرجہ ذیل ہیں:

((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، كتاب الصلوٰة، باب كيف الأذان ؟ : ٤٩٩۔ ابن ماجه : ٧٠٦۔ صحيح]

❁ فجر کی اذان میں " حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ " کے بعد یہ الفاظ بھی کہیں :

« اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ » [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان ؟ : ٥٠٠۔ صحيح]

فجر کی اذان میں مذکورہ بالا الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو سکھائے تھے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے اذان میں اضافہ نہیں ہیں۔

اقامت کے کلمات

❁ اقامت کے کلمات مندرجہ ذیل ہیں :

« اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان : ٤٩٩۔ ابن ماجه : ٧٠٦۔ صحيح]

❁ اقامت میں "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتے ہوئے دائیں اور بائیں گردن گھمانا ثابت نہیں۔

ترجیع والی اذان

❁ ترجیع سے مراد یہ ہے کہ اذان میں شہادتین والے کلمات چار مرتبہ کہے جائیں، پہلی مرتبہ آہستہ آواز میں کہے :

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (دو مرتبہ)

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو مرتبہ)

پھر دوسری بار بلند آواز میں کہے :

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ (دو مرتبہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دومرتبہ)

باقی الفاظ عام اذان والے ہیں۔[أبوداوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان : ٥٠٢۔ نسائی :٦٣٢۔ صحيح]

ترجیع والی اقامت ﴿

ترجیع والی اقامت میں مندرجہ ذیل کلمات ہیں:

« اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ » [أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب كيف الأذان : ٥٠٢۔ نسائی : ٦٣٢۔صحيح]

بعض لوگوں نے ترجیع والی اذان کا انکار کیا ہے اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ترجیع والی اقامت کا نہ صرف اقرار کیا، بلکہ اسے لازم سمجھا ہے اور بغیر ترجیع والی اقامت کا انکار کر دیا ہے۔ یعنی ترجیع والی اذان کا انکار کر دیا اور بغیر ترجیع والی اقامت کا انکار کر دیا۔ حالانکہ ترجیع والی اذان اور اقامت بھی ثابت ہے اور بغیر ترجیع والی اذان واقامت بھی اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اطہر سے خود سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو ترجیع والی اذان واقامت سکھائی۔

ترجیع والی اذان کو رد کرنے کے لیے کئی طرح کی تاویلیں کی گئیں، مثلاً بعض نے کہا اہل مکہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو شہادتین دو دو دفعہ کہنے کا حکم دیا، تاکہ اہل مکہ کے دلوں میں توحید و رسالت پختہ ہو جائے اور بعض نے کہا کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نئے مسلمان ہوئے تھے، ان کے دل میں توحید و رسالت پختہ کرنے کے لیے یہ کلمات دو دو بار کہنے کا حکم دیا گیا اور ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے انھیں ہمیشہ اذان کا حصہ بنا لیا۔[نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض نے کہا، جب رسول اللہ ﷺ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو اذان سکھا رہے تھے تو انھوں نے اپنے خاندان سے ڈر کر آہستہ آواز میں پڑھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ڈرو نہیں، اور بلند آواز سے دوبارہ یہ کلمات پڑھنے کا حکم دیا اور ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے دوسری مرتبہ والے کلمات کو بھی اذان کا حصہ سمجھ لیا۔ اگر شہادتین دو دو دفعہ پڑھانے کا مقصد ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کا یا اہل مکہ کا ایمان پختہ کرنا تھا تو ایک مخصوص وقت کے لیے ہونا چاہیے تھا، بعد میں چھوڑنے کا حکم دیا جاتا، لیکن یہ کہیں ثابت نہیں، بلکہ اس کے برعکس منقول ہے کہ ابو محذورہ رضی اللہ عنہ اپنی آخر عمر تک یہی اذان کہتے رہے۔ [أسد الغابة : ٦/ ٢٧٣، ت : ٦٢٢٩]

اگر سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ نے غلطی سے ان کلمات کو اذان کا حصہ بنایا، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی تصحیح کیوں نہ کی؟ اگر بالفرض رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے سے اپنے نبی کریم ﷺ کو مطلع فرما دیتا، لیکن نہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا، نہ اللہ نے اس سے روکا اور نہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے اس کی اصلاح کی اور سب کی موجودگی میں اللہ کے گھر اور اسلام کے مرکز میں سالہا سال تک اذان غلط ہوتی رہی.....؟ معلوم ہوا کہ ان کی یہ بات غلط ہے۔

صحیح بات یہ ہے کہ دونوں اذانیں اور دونوں اقامتیں صحیح ہیں، کسی ایک کا بھی انکار درست نہیں۔ اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ جو اذان کہی جائے اسی کے ساتھ والی اقامت کہی جائے۔ مثلاً اگر اذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ والی کہی ہے، تو اقامت بھی سیدنا بلال رضی اللہ عنہ والی کہنی چاہیے۔ اگر اذان سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ والی کہی ہے تو اقامت بھی انھی والی کہی جائے، کیونکہ عہد رسالت و عہد خلفائے راشدین وغیرہ میں اسی پر عمل ہوتا تھا۔

سفر میں اذان و اقامت

سفر میں اذان، اقامت اور جماعت ایسے ہی ضروری ہے جیسے حضر میں۔ نبی ﷺ نے سفر پر جانے والے دو آدمیوں سے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم سفر پر نکلو تو راستے میں اذان کہنا، پھر اقامت کہنا، پھر تم میں سے جو بڑا ہے وہ جماعت کرائے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافر ..... الخ : ٦٣٠۔ مسلم : ٦٧٤/٢٩٣]

سفر میں سواری پر بیٹھ کر اذان کہنا جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر میں سواری پر اذان کہتے اور نیچے اتر کر نماز ادا کرتے۔ [إرواء الغليل : ٢٢٦۔ حسن]

اکیلے آدمی کے لیے اذان واقامت

اکیلے آدمی کو باجماعت نماز پڑھنے کے لیے اذان واقامت کہنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''میرے اس بندے کی طرف دیکھو، وہ اذان کہتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہتا ہے، وہ مجھ سے ڈرتا ہے، یقیناً میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلي وحده : ٦٦٧۔ أبو داؤد : ١٢٠٣۔ صحيح]

نمازیں جمع کرنے کی صورت میں اذان واقامت

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سفر حج کے حوالے سے فرماتے ہیں: ''پھر صحابی رسول ﷺ نے اذان اور اقامت کہی اور رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی، صحابی نے پھر اقامت کہی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی۔'' [مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي ﷺ : ٢٩٥٠]

یعنی اذان جمع کی گئی سب نمازوں کے لیے ایک، جبکہ اقامت ہر نماز کے لیے الگ الگ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری جماعت کے لیے اذان واقامت

- ایک جگہ جماعت ہو چکی، کچھ لوگ دوسری جماعت کروانا چاہتے ہیں تو اس جماعت کے لیے اذان واقامت کہنا جائز ہے، بخاری میں حدیث ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے، جماعت ہو چکی تھی، تو انھوں نے اذان اور اقامت کہی اور جماعت کروائی۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، تعليقا قبل الحديث : ٦٤٥۔ وصله أبو يعلى فى مسنده : ٤٦٨/٣، ح : ٤٣٣٨]
- دوسری جماعت اذان کے بغیر بھی جائز ہے۔ [شرح معانى الآثار : ٣٩٢/١]
- دوسری جماعت والوں کو اقامت ضرور کہنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جماعت کے ساتھ اقامت کہلواتے تھے۔
- اگر ایک آدمی نے تنہا نماز شروع کی، لیکن بعد میں ایک اور آدمی جماعت کی نیت سے ساتھ مل گیا اور انھوں نے باجماعت نماز شروع کر دی تو انھیں اذان واقامت کی ضرورت نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تنہا نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''کون (اس کے ساتھ نماز پڑھ کر) اس پر صدقہ کرے گا؟'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھی (بغیر اذان واقامت کے)۔ [ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى الجماعة ..... الخ : ٢٢٠۔ أبو داؤد : ٥٧٤۔ صحيح]

قضا نمازوں کے لیے اذان واقامت

- نماز قضا ہو جائے تو بھی جماعت کروانے کے لیے اذان اور اقامت کہنی چاہیے۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ایک سفر کا حال بیان کرتے ہیں کہ کوئی بھی صبح کے وقت بیدار نہ ہو سکا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو سورج طلوع ہو چکا تھا ..... تو آپ نے فرمایا: ''اے بلال! اٹھ اور نماز کے لیے اذان کہہ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جب سورج بلند ہو کر چمکنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ [بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب الأذان بعد ذهاب الوقت : ٥٩٥۔ مسلم : ٦٨١]

کوئی رکعت رہ جائے تو اس کے لیے اقامت

- اگر امام کوئی رکعت بھول جائے تو اس کے لیے اقامت کہنا جائز ہے، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک رکعت بھول گئے تو آپ ﷺ نے اقامت کہلوانے کے بعد وہ رکعت ادا کی۔
[نسائی، کتاب الأذان، باب الإقامة لمن نسی رکعة من صلاة : ٦٦٥۔ أبو داؤد : ١٠٢٣۔ صحیح]

فجر سے قبل رات کو اذان

❁ رات کے وقت فجر سے قبل اذان کہنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''بلال کی اذان تمھیں سحری کھانے سے روک نہ دے، کیونکہ وہ رات کے وقت اذان دیتے ہیں، تاکہ جو نمازی نماز پڑھ رہے ہیں وہ رک جائیں اور جو لوگ سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان قبل الفجر : ٦٢١۔ مسلم : ١٠٩٣]

❁ رات اور فجر کی اذان سے متعلق آتا ہے کہ ان دونوں اذانوں میں اتنا وقفہ ہوتا کہ ایک اذان دے کر نیچے اتر رہا ہے اور دوسرا اذان دینے کے لیے اوپر چڑھ رہا ہے۔
[مسلم، کتاب الصیام، باب بیان أن الدخول فی الصوم ..... الخ : ١٠٩٢/٣٨]
اس سے دونوں اذانوں میں وقفے کی قلت مراد ہے۔ [شرح صحیح مسلم للنووی : ١٧٧/٧، طبع بیروت۔ حاشیہ سندھی علی النسائی] صحیح بخاری کی حدیث (١٩٢١) سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وقفہ تقریباً پچاس (٥٠) آیات کی تلاوت کے برابر ہوتا تھا۔

کسی آفت کے وقت اذان کہنا

❁ اذان واقامت صرف فرض نماز کے لیے ہیں، نفل نماز کے لیے نہیں۔

❁ کسی آفت کے وقت اذان کہنا جائز نہیں ہے۔

اذان واقامت کے الفاظ میں کمی بیشی کرنا

❁ اذان و اقامت کے الفاظ میں کمی بیشی یا تبدیلی کرنا بدعت ہے۔ جناب مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا کہ ایک آدمی نے ظہر یا عصر کی اذان میں تثویب کی (یعنی بعد میں " اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ " وغیرہ کہا) تو وہ فرمانے لگے: ''مجھے یہاں سے لے چلو، بلاشبہ یہ بدعت ہے۔'' [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی التثویب : ٥٣٨۔ حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان واقامت کب کہنی چاہیے؟

- اذان اول وقت ہی میں کہنی چاہیے، بلاوجہ دیر نہیں کرنی چاہیے، لیکن اقامت امام کے آنے پر کہنی چاہیے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان وقت سے لیٹ نہیں کرتے تھے، لیکن اقامت میں کبھی کبھار تھوڑی بہت تاخیر کر لیتے تھے۔ [ابن ماجه، كتاب الأذان، باب السنة فی الأذان : ٧١٣۔ حسن]
- اور مسلم میں حدیث ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ زوال کے وقت اذان کہہ دیتے، لیکن نبی ﷺ کے نکلنے سے پہلے نماز کے لیے کھڑے نہیں ہوتے تھے، جب نبی ﷺ کو آتا دیکھتے تو اقامت کہتے۔ [مسلم، كتاب المساجد، باب متى يقوم الناس للصلاة ؟ : ٦٠٦]

اذان واقامت کے درمیان وقفہ

- مذکورہ بالا دونوں احادیث سے پتا چلتا ہے کہ اذان واقامت میں وقفہ ہونا چاہیے۔
- اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ـ ثَلَاثًا ـ لِمَنْ شَاءَ)) [بخاری، كتاب الأذان، باب كم بين الأذان ..... الخ : ٦٢٤]

''ہر دو اذانوں (اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ہے۔'' اور آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو چاہتا ہے پڑھے۔''

اس سے بھی پتا چلتا ہے کہ اذان اور اقامت میں کچھ وقفہ ہونا چاہیے۔ یہ کم بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی، جیسا کہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب دیکھتے کہ لوگ جلدی آ گئے ہیں تو جماعت جلدی کرا دیتے اور جب دیکھتے کہ لوگوں نے تاخیر کر دی ہے تو جماعت میں تاخیر کر دیتے۔'' [بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب : ٥٦٠۔ مسلم : ٦٤٦]

کیا اقامت اور جماعت کے درمیان وقفہ جائز ہے؟

- اقامت اور جماعت کے درمیان کسی وجہ سے کچھ وقفہ ہو جائے، یا کوئی بات کر لی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ نماز کھڑی ہوئی اور صفیں درست ہوگئیں، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اپنے مصلے پر کھڑے ہو گئے، پھر آپ کو یاد آیا کہ میں جنبی ہوں، تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ تم اپنی جگہ رکے رہو اور آپ ﷺ غسل کے لیے گھر چلے گئے اور پھر ہمارے پاس اس حال میں آئے کہ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی۔''

[بخاری، کتاب الأذان، باب هل يخرج من المسجد لعلة ؟ : ٦٣٩۔ مسلم : ٦٠٥]

۞ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اقامت اور جماعت کے درمیان طویل وقفہ بھی ہو جائے تو دوبارہ اقامت کہنے کی ضرورت نہیں۔

اقامت کون کہے؟

۞ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مؤذن ہی اقامت کہتا تھا، اس لیے مؤذن ہی کو اقامت کہنی چاہیے۔

۞ لیکن ایک شخص اذان کہے اور دوسرا اقامت، تو یہ جائز ہے، کیونکہ ایسا کرنا کسی صحیح حدیث میں منع نہیں ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے باہر نکلنا

۞ اذان ہو جانے کے بعد بغیر شرعی عذر کے مسجد سے چلے جانا جائز نہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اذان کے بعد مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھا تو فرمانے لگے: ''اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب النهى عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن : ٦٥٥]

۞ اگر کوئی شرعی عذر ہے تو اذان بلکہ اقامت کے بعد بھی مسجد سے نکلا جاسکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو اقامت ہونے کے بعد یاد آیا کہ وہ جنبی ہیں تو آپ ﷺ فوراً مسجد سے نکل گئے، غسل کیا، پھر آ کر نماز پڑھائی۔ [بخاری : ٦٣٩۔ مسلم : ٦٠٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اذان کا جواب دینے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے خلوص دل سے اذان کا جواب دیا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

[مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن..... الخ : ٣٨٥]

اذان کا جواب دینے کا طریقہ

❁ مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات کا جواب دینا چاہیے۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن.....: ٣٨٥]

❁ اذان کے جواب میں وہی کلمات دہرانے چاہییں جو مؤذن کہہ رہا ہے، سوائے "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے۔ جب مؤذن یہ کلمات کہے تو سننے والے کو "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" پڑھنا چاہیے۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب ما يقول إذا سمع المنادي : ٦١١۔ مسلم : ٣٨٣]

❁ "أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کے جواب میں بھی یہی کلمات دہرائے جائیں گے، ان کلمات کے جواب میں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

❁ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مؤذن کے شہادتین کے کلمات ادا کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے اس کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے:

« وَ أَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا » [صحيح ابن خزيمة : ٢٢٠/١، ح : ٤٢٢۔ مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن..... الخ : ٣٨٦]

''اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں راضی ہوں اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رب ہونے پر اور محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔"

- " اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ" کے جواب میں یہی کلمات کہنے چاہییں، "صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ وَ بِالْحَقِّ نَطَقْتَ" کہنا ثابت نہیں۔
- اقامت کا جواب دینا اگرچہ کسی صحیح وصریح حدیث سے ثابت نہیں ہے، لیکن اقامت کو بھی اذان کہا گیا ہے، اس لیے عموم سے استدلال کرتے ہوئے اگر کوئی اقامت کا جواب دے لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ (واللہ اعلم)
- اقامت میں " قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ " کے جواب میں " أَقَامَهَا اللّٰهُ وَ أَدَامَهَا " کہنا جائز نہیں۔ یہ الفاظ ابو داؤد (۵۲۸) میں موجود ہیں اور اس کی سند میں محمد بن ثابت عبدی ضعیف اور ایک راوی مجہول ہے، اس لیے یہ روایت سخت ضعیف ہے۔
- اقامت ختم ہونے پر آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "حَقٌّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ" پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

اذان کے بعد کی دعائیں

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ..... فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ))

[مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي ﷺ ..... الخ : ٣٨٤]

"جب تم مؤذن کی اذان سنو تو وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر مجھ پر درود پڑھو، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرے گا، پھر میرے لیے اللہ سے مقام وسیلہ کا سوال کرو، یہ جنت میں ایک مقام ہے..... تو جس نے میرے لیے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگی۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ لہٰذا اذان کا جواب دینے کے بعد درود شریف پڑھیں، کیونکہ جو درود ابراہیمی پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

❁ پھر یہ دعائے وسیلہ پڑھیں:

« اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ » [بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء : ٦١٤۔ السنن الکبریٰ للبیهقی : ١/ ٤١٠، ح : ١٩٣٣ و إسناده صحیح]

''اے اللہ ! اس کامل دعوت اور کھڑی ہونے والی نماز کے رب ! محمد ﷺ کو مقامِ وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انھیں مقام محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔''

اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا

❁ اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ » [أبو داوٗد، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء بین الأذان والإقامة : ٥٢١۔ ترمذی : ٢١٢۔ صحیح]

''اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبلہ کی طرف رخ کرنا

قبلہ کی طرف رخ کرنا

❁ قبلہ کے پاس ہوں تو بالکل قبلہ کے سامنے کھڑے ہوں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ﴾ [البقرة : ١٤٤]

''جہاں بھی تم ہو اپنے چہرے مسجد حرام کی طرف پھیرو۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ))[بخاری، کتاب الاستئذان، باب من ردّ فقال علیك السلام : ٦٢٥١۔ مسلم :٦٠٢]

''جب تو نماز کے لیے اٹھے تو اچھی طرح وضو کر، پھر قبلہ رخ ہو (کر نماز ادا کر)۔''

❁ اگر ایسی جگہ ہوں جہاں قبلہ نظر نہیں آتا تو قبلہ کی سمت نماز پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ سے فرمایا:

((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ))[ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء أن ما بين المشرق والمغرب قبلة : ٣٤٢۔ صحيح]

''مشرق اور مغرب کے مابین قبلہ ہے۔''

❁ اگر قبلہ کی سمت کا علم نہ ہو تو تلاش کریں اور جس طرف دل زیادہ مطمئن ہو اسی طرف نماز پڑھ لیں۔

❁ اگر نماز کے دوران میں علم ہو جائے کہ سمت غلط ہے، تو فوراً صحیح طرف پھر جانا چاہیے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے غلط سمت نماز پڑھ رہا ہو تو اسے بتا دینا چاہیے، جب قبلہ بیت المقدس سے تبدیل ہو کر بیت اللہ بن گیا، تو کچھ لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا، وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، پاس سے گزرنے والے آدمی نے بلند آواز سے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی سمت نماز پڑھی ہے۔'' تو لوگوں نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ پھیر لیا۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان : ۳۹۹۔ مسلم : ۱۱۸۶]
- اگر غلط سمت نماز پڑھ لی اور بعد میں معلوم ہوا کہ سمت غلط تھی تو نماز دہرانے کی ضرورت نہیں، کیونکہ یہ اضطراری حالت ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ﴾ [البقرۃ : ۱۱۵]

''تم جدھر بھی پھرو اسی طرف اللہ کا چہرہ ہے۔''

- سواری پر نفل نماز پڑھنی ہو تو ایک دفعہ قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، اس کے بعد ضروری نہیں۔ (تفصیل ''نفل نمازوں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں)
- حالت خوف میں جب آدمی بھاگتے ہوئے نماز پڑھے تو قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں۔ (تفصیل ''نمازِ خوف'' میں ملاحظہ فرمائیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیت اور خشوع وخضوع کا بیان

نیت کا بیان

❁ نماز سے پہلے نیت کرنا لازمی ہے، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى » [بخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی إلی رسول اللہ ﷺ.....الخ : ١]

''تمام اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔''

نیت کا معنی ارادہ ہے اور ارادہ کرنا دل کا فعل ہے، زبان سے نیت کے الفاظ کہنا نہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نہ کسی صحابی سے، حتیٰ کہ کسی تابعی اور امام نے اسے پسند نہیں کیا۔ امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر کوئی انسان سیدنا نوح علیہ السلام کی عمر کے برابر تلاش کرتا رہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے زبان سے نیت کی ہو تو وہ ہرگز کامیاب نہیں ہوگا، سوائے سفید جھوٹ بولنے کے، اگر اس کام میں کوئی بھلائی ہوتی تو صحابہ کرام سب سے پہلے کرتے اور ہمیں بتا کر جاتے۔'' [إغاثة اللهفان، الفصل الأول في النية في الطهارة والصلاة : ١٥٦، النسخة الأخرى : ١/ ١٣٨]

ثابت ہوا کہ نیت کے لیے زبان سے الفاظ کہنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا ہمیں نیت صرف دل سے کرنی چاہیے، زبان سے مخصوص الفاظ ادا نہیں کرنے چاہییں۔

❁ نیت نماز شروع کرنے سے پہلے کرنی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نیت کے دو حصے ہیں، پہلا یہ کہ کام کس کے لیے کرنا ہے اور دوسرا حصہ یہ کہ کون سا کام کرنا ہے۔ پہلے کا جواب یہ ہے کہ نماز خالص اللہ کے لیے ہے، اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔ دوسرے کا جواب یہ ہے کہ فلاں نماز پڑھنے لگا ہوں، مثلاً فجر یا ظہر، یا کوئی دوسری، فرض یا نفل، اتنی رکعات ہیں، ادا ہے یا قضا، یہ پوری تفصیل ذہن میں ہونی چاہیے۔ [الکافی لابن قدامہ رحمہ اللہ : ۱/ ۲۷۵، ۲۷۶]

خشوع وخضوع کا بیان

❁ خشوع وخضوع نماز کی جان ہے، نماز کی قبولیت اور اس کے ثواب میں کمی بیشی کا انحصار اسی پر ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے: " صَلَاۃٌ بِلَا خُشُوْعٍ کَجِسْمٍ بِلَا رُوْحٍ " کہ بغیر خشوع کے نماز ایسے ہے جیسے روح کے بغیر جسم۔

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾

[المؤمنون : ۱، ۲]

''ایماندار لوگ کامیاب ہو گئے، وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔''

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''علم میں سے سب سے پہلی چیز جو لوگوں سے اٹھالی جائے گی، وہ خشوع ہو گا، ممکن ہے کہ تو کسی جامع مسجد میں داخل ہو اور تجھے پوری جماعت میں سے ایک شخص بھی خشوع والا نہ ملے۔'' [ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی ذھاب العلم : ۲۶۵۳۔ صحیح]

❁ نماز کے تمام ارکان نہایت اہم ہیں، لیکن جو مقام خشوع کو حاصل ہے وہ کسی دوسرے رکن کو حاصل نہیں، خشوع وخضوع سے نماز کا لطف بھی آتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول بھی ہوتی ہے۔ (ان شاء اللہ) شریعت اسلامیہ نے بہت سارے ایسے اعمال بتائے ہیں جن کا خیال رکھنے سے نماز میں خشوع وخضوع پیدا ہو جاتا ہے اور وہ حسب ذیل ہیں:

① جب پیشاب، پاخانہ یا پیٹ میں گیس کا شدید دباؤ ہو تو نماز ادا نہ کریں، پہلے اس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فارغ ہو جائیں۔

② اسی طرح جب بھوک لگی ہو اور کھانا حاضر ہو، تو نماز نہ پڑھیں، پہلے کھانا کھا لیں۔
[مسلم، کتاب المساجد، باب کراهية الصلاة بحضرة الطعام..... الخ : ٥٦٠]

③ شدید نیند آ رہی ہو تب بھی نماز نہ پڑھیں، بلکہ پہلے نیند پوری کر لیں۔ [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب أمر من نعس في صلاته..... الخ : ٧٨٦]

④ جمائی شیطان کی طرف سے آتی ہے، اس لیے اسے روکنے کی کوشش کریں (کیونکہ اس سے سستی پیدا ہوتی ہے)۔ [مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب : ٢٩٩٤]

⑤ ایسا لباس پہن کر یا ایسی جگہ اور مصلے پر نماز نہ پڑھیں جس کی طرف دھیان جانے کا خطرہ ہو۔ [بخاری، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في ثوب ..... الخ : ٣٧٣، ٣٧٤]

⑥ گفتگو میں مشغول لوگوں کے قریب نماز نہ پڑھیں۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الصلاة إلى المتحدثين والنيام : ٦٩٤۔ حسن]

⑦ نماز ادا کرتے وقت اپنے سامنے سترہ رکھ لیں اور اس کے قریب کھڑے ہوں، کسی کو آگے سے گزرنے نہ دیں۔ (اس کی تفصیل ''سترے کا بیان'' میں آ رہی ہے)

⑧ جماعت میں ہوں تو ساتھ والے سے اس طرح مل کر کھڑے ہوں کہ بیچ میں جگہ خالی نہ ہو۔ (اس کی تفصیل جماعت کے باب میں ملاحظہ کریں)

⑨ نماز پڑھتے ہوئے دل میں یہ خیال پیدا کریں کہ میں اللہ کے سامنے کھڑا اسے دیکھ رہا ہوں، اگر یہ خیال پیدا نہ ہو تو کم از کم یہ خیال ضرور پیدا کریں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔
[بخاری، كتاب الإيمان، باب سؤال جبريل النبي ﷺ عن الإيمان.....الخ : ٥٠]

⑩ ہر نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھیں۔ [ابن ماجه، كتاب الزهد، باب الحكمة : ٤١٧١۔ حسن]

⑪ نماز کا ترجمہ یاد کریں، تاکہ علم ہو کہ ہم اپنے رب سے کیا کہہ رہے ہیں۔ اللہ نے فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ﴾

[النساء : ٤٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ، یہاں تک کہ جو کچھ تم کہتے ہو اسے سمجھنے لگو۔''

اس سے ثابت ہوا کہ جو کچھ نماز میں پڑھا جاتا ہے وہ معلوم ہونا چاہیے اور جب تک دعاؤں کا ترجمہ نہیں آئے گا تو کیسے معلوم ہوگا کہ ہم کیا کہہ رہے ہیں؟

⑫ نماز میں ادھر ادھر ہرگز نہ جھانکیں، اس سے شیطان نمازی کا خیال دوسری طرف لگا دیتا ہے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب الالتفات فی الصلاۃ : ۷۵۱]

⑬ نماز میں بلاوجہ خلافِ نماز حرکت نہیں کرنی چاہیے۔

⑭ نماز کے دوران میں وسوسے اور خیالات آئیں تو " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر بائیں طرف تین دفعہ تھوک دیں، اس طرح کہ ساتھ والے کو تکلیف نہ ہو۔ سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں بھولنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خِنْزَبٌ، فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰى يَسَارِكَ ثَلَاثًا)) [مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسة فی الصلاۃ : ۲۲۰۳]

''یہ شیطان (ایسا کرتا) ہے، اس کو خنزب کہا جاتا ہے، جب تو اسے محسوس کرے تو " أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ" پڑھ اور بائیں طرف تین بار (ہلکا سا) تھوک دے۔''

❁ بعض لوگ نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لیے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔ (تفصیل ''نماز میں نظر کا مسئلہ'' میں ملاحظہ فرمائیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترے کا بیان

شیطان آدمی کی نماز خراب کرنے کے لیے اس کے دل میں وسوسے ڈالتا اور اس کے خیالات کو ادھر ادھر بھٹکاتا ہے، شریعت نے شیطانی حملوں سے بچنے کے لیے نمازی کو اپنے سامنے سترہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب کھڑا ہو، کہیں شیطان اس کی نماز توڑ نہ دے۔''

[أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب الدنو من السترة : ٦٩٥۔ صحيح]

لہٰذا اس میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔ سترہ لاٹھی، برچھی، دیوار، ستون اور درخت سمیت کسی بھی آڑ بننے والی چیز کو بنایا جا سکتا ہے اور یہ طول میں ہونا چاہیے، عرض میں نہیں۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ایک لمبے بانس وغیرہ کو عرض میں سامنے رکھ لیا جاتا ہے، جو زمین سے ایک ڈیڑھ فٹ اونچا ہوتا ہے، یہ انداز ٹھیک نہیں۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ سترے کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

" يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ بِالطُّوْلِ لَا بِالْعَرْضِ" [ابن حبان، قبل الحديث : ٢٣٧٧]

''سترہ طول میں ہونا چاہیے، نہ کہ عرض یعنی چوڑائی میں۔''

سترے کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ، فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي : ٥١٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم میں سے جب کوئی نماز پڑھنے لگے اور اس کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر کوئی شے ہو تو وہ آڑ کے لیے کافی ہے۔''

❁ اور ایک دوسرے موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلٰى سُتْرَةٍ » [ابن خزيمة : ٣٠٥/٣، ح : ٧٧٥۔ ابن حبان : ٢٣٦٢۔ اسے علامہ الالبانی نے صحیح اور شعیب ارنؤوط نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''کبھی سترے کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

❁ نماز ہمیشہ سترے کے پیچھے ادا کرنی چاہیے، کیونکہ اس کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور رسول اللہ ﷺ اس کا بہت زیادہ اہتمام کیا کرتے تھے، لیکن اگر کسی وجہ سے سترے کا اہتمام نہ ہو سکے تو بغیر سترے کے نماز ہو جائے گی، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ میں اور بنو ہاشم کا ایک لڑکا گدھے پر سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، ہم گدھے سے اترے اور اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا، پھر آپ کے ساتھ نماز میں شامل ہو گئے۔'' ایک شخص نے پوچھا: ''کیا آپ کے سامنے نیزہ تھا؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''نہیں۔'' [مسند ابی یعلی : ٤٢٥/٢، ح : ٢٤١٧۔ و النسخة الأخرىٰ : ٢٤٢٣۔ صحيح]

سترے کا فائدہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ إِلٰى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَمُرُّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا » [صحيح ابن حبان : ٢٣٧٥۔ حسن]

''جب کوئی نماز پڑھے تو سترے کے قریب کھڑا ہو، کیونکہ شیطان (نماز میں خلل ڈالنے کے لیے) نمازی اور سترے کے درمیان سے گزرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گدھا، عورت اور سیاہ کتا گزرنے کا حکم

❁ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« فَإِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ، فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ، وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي : ٥١٠]

''نمازی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ نہ ہو تو گدھا، (بالغ) عورت اور سیاہ کتا گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، سیاہ کتا شیطان ہے۔''

❁ اگر نمازی کے سامنے سترہ نہیں تو مذکورہ بالا تین چیزوں میں سے کسی ایک کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جائے گی، اسے نئے سرے سے نماز پڑھنی چاہیے، یہی بات مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ کسی اور چیز کے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی، کیونکہ اس کے متعلق کوئی صحیح و واضح حدیث موجود نہیں۔

سترے کے اندر سے گزرنے والے کو روکنا

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ » [بخاري، كتاب الصلاة، باب يرد المصلي من مر بين يديه : ٥٠٩ـ مسلم : ٥٠٥/٢٥٩]

''جب کوئی شخص کسی ایسی چیز کو سامنے رکھ کر نماز پڑھے جو اسے لوگوں سے بچائے، پھر اگر کوئی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ نمازی اسے روکے، اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑائی کرے، کیونکہ وہ شیطان ہے۔''

❁ سترہ کے پیچھے سے کسی کے گزرنے سے نقصان نہیں ہوتا۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي والندب إلى الصلاة إلى سترة..... الخ : ٤٩٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سترے کی مقدار

❁ رسول اللہ ﷺ سے نمازی کے سترے سے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ))[مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي..... الخ : ٤٩٩]

''اونٹ کے پالان کے پچھلے حصے کی اونچائی کے برابر ہونا چاہیے۔''

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''پالان کی پچھلی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ بڑی ہوتی ہے (یعنی ایک ہاتھ کے برابر سترہ کافی ہے)۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما يستر المصلي : ٦٨٦۔ صحيح]

❁ بیٹھے یا لیٹے شخص کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے اور اس کی حرکت سے کوئی فرق نہیں پڑتا، جیسا کہ حدیث میں ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے نماز ادا کر لیتے تھے۔ [بخاري، كتاب الصلاة، باب التطوع خلف المرأة : ٥١٣۔ مسلم : ٥١٢]

❁ بعض جانوروں کو بھی سترہ بنانا جائز ہے۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب سترة المصلي والندب إلى الصلاة..... الخ : ٥٠٢]

❁ جس روایت میں آتا ہے کہ اگر سترے کے لیے کوئی چیز نہیں تو سامنے خط کھینچ لیا جائے، یہ ابن ماجہ (٩٤٣) اور ابو داؤد (٦٨٩) وغیرہ میں ہے، اسے علامہ الالبانی رحمہ اللہ اور دیگر محققین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

سترہ کتنے فاصلے پر ہونا چاہیے؟

❁ سترہ سجدہ والی جگہ کے بالکل قریب ہونا چاہیے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ)) [بخاري، كتاب الصلاة، باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلي والسترة ؟ : ٤٩٦۔ مسلم : ٥٠٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے مصلیٰ (یعنی سجدہ والی جگہ) اور دیوار کے درمیان صرف بکری گزرنے کی جگہ ہوتی تھی۔''

کیا مسجد میں سترے کی ضرورت ہے؟

- مسجد میں بھی سترے کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے، کیونکہ سترے کا تعلق نماز سے ہے، وہ چاہے صحرا میں ہو یا مسجد میں۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ہمیشہ مسجد میں ایک ستون کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، کسی نے وجہ پوچھی تو انھوں نے کہا: ''بلاشبہ میں دیکھتا تھا کہ نبی ﷺ یہاں نماز پڑھتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلاۃ إلی الأسطوانۃ : ۵۰۲۔ مسلم : ۵۰۹]
- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عید والے دن نکلے اور سامنے برچھی گاڑنے کا حکم دیا، پھر اس کی طرف نماز پڑھائی اور لوگ آپ کے پیچھے تھے۔ آپ ﷺ سفر میں بھی ایسا ہی کرتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب سترۃ الإمام سترۃ من خلفہ : ۴۹۴۔ مسلم : ۵۰۱]
- بعض لوگ سترے کو بالکل اہمیت نہیں دیتے اور مسجد میں آگے جگہ ہونے کے باوجود پچھلی صفوں بلکہ دروازے کے قریب نماز پڑھنے لگتے ہیں، یہ بالکل غلط ہے، اگلی صف میں یا کسی کونے وغیرہ میں نماز ادا کرنی چاہیے اور اگر پچھلی صفوں میں نماز ادا کریں تو سترے کا ضرور خیال کریں۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے

- امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے: '' سُتْرَةُ الْإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ '' [بخاری، قبل الحدیث : ۴۹۳] ''امام کا سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔'' اس کے تحت وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما والی وہ حدیث لے کر آئے ہیں جس میں ہے کہ وہ صف کے بعض حصے سے گزرے تھے اور دو حدیثیں مزید۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ اگر امام کے سامنے سترہ ہے تو امام اور مقتدیوں کے آگے سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے مقتدیوں کے آگے سترہ نہ ہو۔ [بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب سترۃ الإمام سترۃ من خلفہ : ٤٩٥۔ مسلم : ٥٠٣]

❁ اگر امام کے سامنے سترہ ہے تو بعض صف کے آگے سے گزرنا جائز ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں ایک گدھی پر سوار ہو کر منیٰ میں آیا، رسول اللہ ﷺ وہاں نماز پڑھا رہے تھے، میں بعض صف کے آگے سے گزرا، پھر میں نیچے اترا، گدھی کو چھوڑا اور صف میں شامل ہو گیا اور مجھ پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ [بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب سترۃ الإمام سترۃ من خلفہ : ٤٩٣۔ مسلم : ٥٠٤]

نمازی کے آگے سے گزرنے کا گناہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ » [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إثم المارّ بین یدی المصلی : ٥١٠۔ مسلم : ٥٠٧]

''نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو اس کے گناہ کا علم ہو جائے، تو وہ چالیس (سال یا ماہ یا دن) تک ٹھہر جائے، یہ اس کے لیے اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر ہے۔''

راوی حدیث سالم بن ابی امیہ ابو النضر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چالیس دن کہا، یا چالیس مہینے، یا پھر چالیس سال کہا۔''

نمازی کے آگے سترہ نہ ہو تو کتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے

❁ ابو داؤد (٧٠٤) کی ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ پتھر پھینکنے کے فاصلے کے بقدر جگہ چھوڑ کر نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ تین صف کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقدر فاصلے پر سے گزرنا جائز ہے اور بعض کا کہنا ہے کہ اتنے فاصلے سے گزرنا جائز ہے جہاں عام طور پر نمازی کی نظر نہ پڑے، لیکن اس حد بندی سے متعلق کوئی بھی صحیح و واضح حدیث موجود نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مطلق نمازی کے آگے سے گزرنے سے منع فرمایا ہے اور گزرنے والے کے لیے سخت وعید فرمائی ہے، تو اتباع رسول ﷺ کا تقاضا یہی ہے کہ نمازی کے آگے سے کسی بھی صورت میں نہ گزرا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کا مسنون طریقہ

مسنون طریقہ کی اہمیت

❁ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے رسول اللہ ﷺ کو نماز کا طریقہ سکھایا تھا۔ [بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ : ۵۲۱] اور اس طریقے پر نماز ادا کرنا فرض ہے۔ ارشاد باری ہے:

﴿ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ ﴾ [البقرة : ۲۳۹]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح اللہ نے تمھیں سکھائی ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)) [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرين إذا كانوا جماعة والإقامة ..... الخ : ٦٣١]

''نماز اس طرح پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع و سجود وغیرہ صحیح طرح نہیں کر رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) [بخاری، کتب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعه بالإعادة : ۷۹۳۔ مسلم : ۳۹۷]

''جاؤ دوبارہ نماز ادا کرو، تم نے نماز پڑھی ہی نہیں۔''

❁ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، جس کے رکوع و سجود مکمل نہیں تھے، تو آپ نے اس سے پوچھا: ''تو کب سے ایسی نماز پڑھ رہا ہے؟'' اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جواب دیا: ''چالیس سال سے۔'' سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تو نے چالیس سال سے نماز پڑھی ہی نہیں، اگر تو ایسی نماز پڑھتے مر گیا تو تیری موت اس سنت پر نہیں ہوگی جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم یتم الرکوع: ۷۹۱، مختصرًا۔ مسند أحمد: ۵/ ۳۸٤، ح: ۲۳۲۲۰۔ صحیح]

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب لیا جائے گا، جس کی نماز درست (یعنی میرے) طریقے کے مطابق ہوئی وہ کامیاب و کامران ہوگا اور جس نے نماز بگاڑ دی (یعنی میرے طریقے پر ادا نہ کی) وہ ناکام و نامراد ہوگا۔'' [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن أول ما یحاسب به العبد.....الخ: ٤١٣۔ نسائی: ٤٦٦۔ صحیح]

تکبیر تحریمہ کا بیان

❁ نماز صرف تکبیر تحریمہ سے شروع ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)) [أبوداؤد، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء: ٦١۔ ترمذی: ٣۔ ابن ماجه: ٢٧٥۔ صحیح]

''نماز (کے دوران میں بات چیت وغیرہ) کا حرام ہونا تکبیر ہی (کے بعد) ہے اور اس (بات چیت) کا حلال ہونا سلام ہی (کے بعد) ہے۔''

❁ نماز شروع کرتے ہوئے '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' کہیں، اس کے علاوہ کوئی بھی جملہ جائز نہیں۔

سیدنا ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلے کی طرف منہ کرتے، اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے اور کہتے: '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' [ابن ماجه، أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها، باب افتتاح الصلاة: ٨٠٣۔ صحیح]

قیام کا بیان

❁ نماز کھڑے ہو کر پڑھنی چاہیے، بلاوجہ بیٹھ کر ادا کرنا جائز نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرة: ٢٣٨]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور اللہ کے لیے فرماں بردار ہو کر کھڑے رہو۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ))
[بخاری، کتاب التقصیر، باب إذا لم یطق قاعدًا صلی علی جنب : ۱۱۱۷]

''کھڑے ہو کر نماز پڑھو، طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو پھر پہلو کے بل لیٹ کر نماز ادا کرو۔''

❁ کھڑے ہو کر نماز شروع کی لیکن دورانِ نماز کسی وجہ سے کھڑے ہونے کی طاقت نہ رہی تو بیٹھ جائیں۔ اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے کہ کھڑے ہونے کی طاقت آ گئی تو کھڑے ہو جائیں، کیونکہ طاقت نہ ہونے کی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

رفع الیدین کرنا

❁ دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ))[بخاری، کتاب الأذان، باب إلی أین یرفع یدیه ؟ : ۷۳۸۔ مسلم : ۳۹۰]

''میں نے نبی ﷺ کو نماز کی تکبیر کہتے ہوئے دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔''

❁ ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھانا بھی جائز ہے۔[مسلم، کتاب الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین.....الخ : ۳۹۱/۲۵]

❁ ہاتھوں سے کانوں کو پکڑنا یا چھونا کسی حدیث سے ثابت نہیں۔

❁ رفع الیدین اور تکبیر میں تینوں شکلیں جائز ہیں، یعنی دونوں ایک ساتھ، یا پہلے رفع الیدین اور بعد میں تکبیر، یا تکبیر پہلے اور رفع الیدین بعد میں۔[بخاری : ۷۳۸۔ مسلم : ۳۹۰/۲۲۔ ابن خزیمة : ٤٥٦۔ مسلم : ۳۹۱/۲۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ رفع الیدین کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی انگلیاں نہ تو آپس میں ملی ہوئی ہوتیں اور نہ کھلی، بلکہ عام حالت میں ہوتیں۔ [مستدرك حاكم : ١/٢٣٤، ح : ٨٥٦ ۔ ابو داؤد : ٧٥٣۔ ترمذی : ٢٤٠۔ صحيح ابن خزيمة : ١/٢٣٣، ٢٣٤، ح : ٤٥٩]

رفع الیدین کرنے میں مرد و زن کا فرق

❁ بعض لوگ ہاتھ اٹھانے کی مقدار میں مرد و عورت کا فرق کرتے ہیں کہ مرد کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور عورتیں کندھوں تک۔ یہ فرق کسی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور علامہ شمس الحق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى التَّفْرِقَةِ فِي الرَّفْعِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ " [فتح الباری : ٢/٢٢٢۔ عون المعبود : ١/٢٦٣]

''مرد اور عورت کے درمیان تکبیر کے لیے ہاتھ اٹھانے کے فرق کے بارے میں کوئی حدیث دلالت نہیں کرتی۔''

اور امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَمْ يَرِدْ مَا يَدُلُّ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ فِي مِقْدَارِ الرَّفْعِ "

[نيل الأوطار : ٢/٢١٤، بعد الحديث : ٦٧١]

''کوئی ایسی حدیث موجود نہیں ہے جو مرد و عورت کے درمیان ہاتھ اٹھانے کی مقدار کے فرق پر دلالت کرتی ہو۔''

ہاتھ باندھنا

❁ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ))[بخاری، كتاب الأذان، باب وضع اليمنى على اليسرى : ٧٤٠]

''لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ذراع پر رکھیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ذراع کہنی کے سرے سے درمیانی انگلی کے سرے تک کے حصہ کو کہتے ہیں۔ [القاموس الوحید : ٥٦٨]

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا، یوں کہ وہ پہنچے اور کلائی پر بھی آ گیا۔ [أبو داؤد، کتاب الصلوٰة، باب رفع الیدین فی الصلوٰة : ٧٢٧۔ صحیح]

ہاتھ باندھنے کا مقام

❁ نماز میں ہاتھ سینے پر باندھنے چاہییں، یہ صحیح احادیث سے ثابت ہے، جو درج ذیل ہیں:

① سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ٠

«صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ »[ابن خزیمة، کتاب الصلاة، باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاة.....الخ : ١/٢٤٣، ح : ٤٧٩]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر باندھا۔''

یہ حدیث بالکل صحیح ہے، امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کی شرائط کے متعلق کتاب کے آغاز میں فرمایا ہے: ''یہ مختصر صحیح احادیث کا مجموعہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک صحیح اور متصل سند کے ساتھ پہنچتی ہیں اور بیچ میں کوئی راوی ساقط یا سند میں انقطاع نہیں ہے اور نہ کوئی راوی مجروح یا ضعیف ہے۔''

② سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ وَرَأَيْتُهٗ قَالَ يَضَعُ هٰذِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ »[مسند أحمد : ٥/٢٢٦، ح : ٢٢٠٢٦۔ قبیصة صدوق حسن الحدیث، وثقه العجلی وابن حبان و حسن له الترمذی والبغوی و صحح له النووی و ابن عبد البر]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (نماز سے) کبھی دائیں اور کبھی بائیں طرف پھرتے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ ہاتھ سینے پر رکھتے تھے۔''

اس حدیث کو حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۲۲۴/۲) میں، امام ابن سید الناس رحمہ اللہ نے شرح الترمذی میں اور علامہ نیموی حنفی رحمہ اللہ نے آثار السنن (۶۷/۱) میں اس کی سند کو حسن تسلیم کیا ہے۔ علامہ محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ نے تحفۃ الاحوذی (۲۸۶/۱) میں فرمایا:

" رُوَاةُ هٰذَا الْحَدِيْثِ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَ إِسْنَادُهٗ مُتَّصِلٌ "

''اس حدیث کی سند کے سب راوی ثقہ اور معتبر ہیں اور اس کی سند متصل ہے۔''

③ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّهٗ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ ثُمَّ وَضَعَهُمَا عَلٰى صَدْرِهٖ)) [السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الحيض، باب وضع اليدين على الصدر ..... الخ : ۳۰/۲، ح : ۲۳۳۶۔ طبقات المحدثين بأصبهان لأبي الشيخ :۴۳۲۔ اسے رشد اللہ شاہ راشدی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے اور بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ نے اس سے اتفاق کیا ہے]

''انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر باندھ لیا۔''

④ طاؤس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يَشُدُّ بَيْنَهُمَا عَلٰى صَدْرِهٖ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ)) [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة : ۷۵۹ ۔ صحيح]

''نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر انھیں سینے پر باندھا کرتے تھے۔''

یہ روایت مرسل ہے، محدثین کے ہاں مرسل روایت متصل روایت کی موجودگی میں مقبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے اور اس روایت کے ساتھ دوسری متصل روایات موجود ہیں۔

زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت کی حقیقت

مندرجہ بالا احادیث کے برعکس زیر ناف ہاتھ باندھنے والی روایت جو ابو داؤد (۷۵۶) میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا سنت ہے، یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔ اس میں عبد الرحمٰن بن اسحاق کوفی ضعیف اور زیاد بن زید مجہول ہیں۔ علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ نے اس روایت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں۔ امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم میں لکھا ہے: "مُتَّفَقٌ عَلٰی ضُعْفِهٖ" یعنی اس روایت کے (مرفوع اور موقوف دونوں صورتوں میں) ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔ علامہ عبد الحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ نے حاشیہ ہدایہ (۱۰۲/۱) میں اور شیخ ابن الہمام حنفی رحمہ اللہ نے فتح القدیر شرح الہدایہ میں اس سے اتفاق کیا ہے۔ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ البحر الرائق شرح کنز الدقائق (۳۲۰/۱) میں فرماتے ہیں: ''نماز میں ہاتھ باندھنے کی جگہ متعین کرنے والی کوئی بھی حدیث صحیح ثابت نہیں، سوائے ابن خزیمہ کی روایت کے۔'' یہ روایت مضمون کے شروع میں بیان ہوئی ہے۔ یہی بات علامہ ابن الحاج نے شرح منیۃ المصلی میں ارشاد فرمائی ہے۔ [فتح الغفور: ۱۱]

استفتاح نماز کی دعائیں

پھر مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعائے استفتاح پڑھیں:

① «اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ» [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب ما یقول بعد التکبیر: ۷۴۴]

''اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان دوری ڈال دے، جس طرح تو نے مشرق و مغرب کے درمیان دوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو برف، پانی اور اولوں سے دھو دے۔''

② ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) [مسلم، كتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة : ٥٢/٣٩٩۔ ترمذی : ٢٤٢]

''میں تیری پاکیزگی بیان کرتا ہوں اے اللہ! تیری حمد کے ساتھ اور بہت بابرکت ہے تیرا نام اور بلند ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔''

③ ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ أَصِيلًا)) [مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة : ٦٠١]

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا اور تمام تعریفات اللہ کے لیے ہیں، بہت زیادہ اور میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں صبح و شام۔''

❁ دعائے استفتاح نماز کے شروع میں پڑھی جائے گی، بعد میں نہیں، یعنی اگر کوئی آدمی قیام کے علاوہ رکوع یا سجدہ میں جماعت کے ساتھ ملا ہے تو وہ دعائے استفتاح نہیں پڑھے گا، بلکہ اسی حالت میں ساتھ مل جائے گا اور بعد میں بھی نہیں پڑھے گا، کیونکہ اس کا محل گزر چکا ہے۔

قراءت کا بیان

❁ پھر یہ تعوذ پڑھیں:

((أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَ نَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)) [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب من رأى الاستفتاح ..... الخ : ٧٧٥۔ ترمذی : ٢٤٢۔ صحيح]

''میں سننے والے، جاننے والے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں مردود شیطان سے، اس کے وسوسے و برے خیالات سے، اس کی پھونک (یعنی کبر و غرور) سے اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جادو سے۔''

یا یہ تعوذ پڑھیں:

« أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ » [بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب : ٦١١٥۔ مسلم : ٢٦١٠]

''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے۔''

- پہلی رکعت میں قراءت سے پہلے تعوذ پڑھنا لازمی ہے، بعد میں اختلاف ہے، نہ پڑھنا بہتر ہے، کیونکہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو بغیر کچھ دیر خاموش رہے سورۂ فاتحہ سے قراءت شروع کرتے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة : ٥٩٩]
- لیکن اگر جماعت میں قیام کے بعد ملا ہے اور تعوذ نہیں پڑھ سکا تو پھر جب قیام کے لیے کھڑا ہوگا تو تعوذ پڑھے گا، کیونکہ ایک دفعہ تعوذ پڑھنا ضروری ہے۔ [النحل : ٩٨]
- پھر سورۂ فاتحہ پڑھیں:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّينَ ﴾ [الفاتحة : ١ تا ٧]

''اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو رب ہے سب جہانوں کا۔ جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ مالک ہے جزا و سزا کے دن کا۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستے پر چلا، ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا، جن پر نہ غصہ کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔''

- ہر نمازی ہر حالت میں سورۂ فاتحہ ضرور پڑھے، خواہ امام ہو، مقتدی ہو، یا اکیلا ہو، کیونکہ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم ..... الخ : ٧٥٦۔ مسلم : ٣٩٤]

''جس شخص نے (نماز میں) سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی اس کی نماز نہیں۔''

❁ سورۂ فاتحہ کے ساتھ ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ ضرور پڑھیں، یہ جہراً پڑھنا بھی ثابت ہے اور سراً بھی۔ [نسائی، کتاب الافتتاح، باب قراءة " بسم الله الرحمن الرحيم " : ٩٠٦۔ إسناده صحيح۔ ابن خزيمة : ١/ ٢٤٩ تا ٢٥١، ح : ٤٩٥، ٤٩٩۔ صحيح]

اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا

❁ امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں مذکورہ بالا حدیث پر یوں باب قائم کیا ہے:

''سورۂ فاتحہ کی قراءت امام اور مقتدی پر تمام نمازوں میں فرض ہے، خواہ وہ حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نمازوں میں بھی اور سری نمازوں میں بھی۔''

❁ امام کے پیچھے، جب امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہو تو بھی سورۂ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ إِنِّيْ لَأَرَاكُمْ تَقْرَؤُوْنَ وَرَاءَ إِمَامِكُمْ قَالَ قُلْنَا أَجَلْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّا لَنَفْعَلُ هٰذَا، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا » [صحيح ابن حبان : ١٧٨٥۔ اسے شیخ شعیب الارنؤوط نے صحیح لغیرہ قرار دیا ہے۔ مسند أحمد : ٥/ ٣١٣، ح : ٢٣٠٤٧]

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ پر قراءت کرنا مشکل ہو گیا، جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ''میرا خیال ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قراءت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کی: ''ہاں! اے اللہ کے رسول! یقیناً ہم قراءت کرتے ہیں۔'' آپ نے فرمایا: ''کچھ نہ پڑھا کرو، سوائے سورۂ فاتحہ کے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔''

- اس کی مزید تفصیل ''مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں'' میں آئے گی۔ (ان شاء اللہ)
- سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھنا لازمی ہے، محض ایک رکعت میں پڑھ لینا کافی نہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

« إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ ..... ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ » [صحيح ابن حبان : ١٧٨٧۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ مسند أحمد : ٤/ ٣٤٠، ح : ١٩٢٠٤۔ اس کی اصل بخاری (٧٩٣) میں ہے]

''جب قبلہ کی طرف رخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ..... پھر یہ کام نماز کی ہر رکعت میں کر۔''

- ہر آیت الگ الگ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« يُقَطِّعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً » [أبو داؤد، كتاب الحروف والقراءات : ٤٠٠١۔ ترمذی : ٢٩٢٧۔ صحيح]

''رسول اللہ ﷺ ہر آیت کو جدا جدا کر کے پڑھتے تھے۔''

بعض لوگ قراءت کرتے ہوئے دو دو، تین تین آیات کو ملا کر ایک سانس میں پڑھتے ہیں، انھیں مذکورہ بالا حدیث پر غور کرنا چاہیے۔

- سورۂ فاتحہ کے اختتام پر ''آمین'' کہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ فَقُولُوا آمِينَ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب جهر المأموم بالتأمين : ٧٨٢۔ مسلم : ٤١٠/ ٧٦]

''جب امام ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ﴾ کہے تو تم آمین کہو۔''

- جماعت میں امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہو تو امام اور مقتدیوں کو بھی بلند آواز سے ''آمین'' کہنی چاہیے۔ (تفصیل ''مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں'' میں ملاحظہ فرمائیں)
- فاتحہ کے بعد جو سورت پڑھنا چاہے وہ پڑھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« إِذَا اسْتَقْبَلْتَ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ »
[صحيح ابن حبان : ١٧٨٧ ۔ شعیب ارنؤوط نے اس کی سند کو قوی قرار دیا ہے۔ اس کی اصل بخاری (٧٩٣) میں ہے]

''جب تو قبلہ رخ ہو جائے تو تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر سورۂ فاتحہ پڑھ، پھر جو تو پڑھنا چاہتا ہے پڑھ۔''

ایک رکعت میں کتنی قراءت کرنی چاہیے؟

- ایک رکعت میں ایک سے زیادہ سورتیں پڑھی جا سکتی ہیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رکعت میں سورۂ بقرہ پڑھی، پھر سورۂ نساء، پھر سورۂ آل عمران پڑھی۔'' [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة فى صلاة الليل : ٧٧٢]
- ایک رکعت میں سورت کا کچھ حصہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مکہ میں نماز فجر پڑھائی اور اس میں سورۂ مؤمنون شروع کی، جب موسیٰ اور ہارون علیہما السلام یا عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرے پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔'' [مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح : ٤٥٥]
- مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی وجہ سے قراءت بیچ میں چھوڑی جا سکتی ہے۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح : ٤٥٥]
- سورۂ فاتحہ کے بعد صرف ایک آیت پڑھنا بھی جائز ہے۔ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ بِآيَةٍ » [نسائى، كتاب الافتتاح، باب ترديد الآية : ١٠١١]

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز (تہجد) میں صبح تک ایک ہی آیت پڑھتے رہے۔''

- مذکورہ بالا حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک آیت بار بار پڑھی جا سکتی ہے۔ [مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة فى الصبح : ٤٥٥]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ایک سورت دونوں رکعات میں پڑھنا

❁ دو رکعات میں ایک ہی سورت بار بار پڑھنا جائز ہے۔ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا » [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يعيد سورة واحدة فى الركعتين : ٨١٦۔حسن]

''اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعات میں سورت ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ﴾ کی تلاوت کی۔''

سورتیں ترتیب سے پڑھنا

❁ نماز میں سورتوں کی قراءت ترتیب سے کی جائے یا بغیر ترتیب کے، دونوں طرح جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے۔سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ ..... ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ فَقَرَأَهَا، ثُمَّ افْتَتَحَ آلَ عِمْرَانَ فَقَرَأَهَا » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة فى صلاة الليل : ٧٧٢]

''ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز تہجد پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ شروع کی ..... پھر سورۂ نساء اور پھر سورۂ آل عمران پڑھی۔''

قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا

❁ فرض نماز میں قراءت زبانی ہی کرنی چاہیے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کے لیے اس شخص کو سب سے زیادہ مستحق قرار دیا ہے جو قرآن زیادہ جانتا ہو۔ نیز فرض نماز میں مصحف سے دیکھ کر پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

❁ نفل نماز میں بھی قراءت زبانی کرنی چاہیے، لیکن اگر کوئی قرآن سے دیکھ کر قراءت کرتا ہے تو اس کی گنجائش ہے، ایک روایت میں ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((كَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ)) [بخاری، كتاب الأذان، باب إمامة العبد والمولى، معلقًا قبل الحديث : ٦٩٢]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر امامت کرواتا تھا۔''

قراءت کے شروع میں اور بعد میں سکتہ

❁ قراءت کی ابتدا میں اور بعد میں دو سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، جو کرنے چاہییں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قراءت کے درمیان کچھ دیر کے لیے خاموش رہتے تھے (اور اس دوران میں دعائے استفتاح پڑھتے تھے)۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب ما يقول بعد التكبير : ٧٤٤۔ مسلم : ٥٩٨]

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سکتے فرمایا کرتے تھے، ایک نماز شروع کرتے ہوئے (قراءت سے پہلے) اور دوسرا جب قراءت سے فارغ ہو جاتے (یعنی رکوع سے پہلے)۔ [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب السكتة عند الافتتاح : ٧٧٨۔ صحيح]

قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا

❁ قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن کو پڑھنے کے بعد ان کا جواب بھی دینا چاہیے، لیکن یہ فرض نماز میں ثابت نہیں، لہٰذا تفصیل ''نفل نمازوں کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ مثلاً سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ)) [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل : ٧٧٢]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو ''سبحان اللہ'' کہتے اور جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیت سے گزرتے تو "أَعُوذُ بِاللّٰهِ" پڑھتے تھے۔"

❁ سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت کے جواب میں ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى)) پڑھنا جائز ہے۔[أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء في الصلاة : ٨٨٣۔ صحيح]

❁ کسی بھی حساب والی آیت کے جواب میں ((اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَسِيرًا)) پڑھنا چاہیے۔[صحيح ابن خزيمة : ٢/ ٣٠، ٣١ ، ح : ٨٤٩۔ صحيح ابن حبان : ٧٣٧٢۔ مسند أحمد : ٦/ ٤٨، ح : ٢٤٧١٩۔ مستدرك حاكم : ٤/ ٢٤٩، ح : ٧٦٣٦۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

کتنی آواز سے قراءت کرنی چاہیے؟

❁ نمازی کو قراءت اور دعائیں اتنی اونچی آواز سے نہیں پڑھنی چاہئیں کہ دوسروں کو تکلیف ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلَا يَرْفَعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْقِرَاءَةِ))[أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب رفع الصوت بالقراءة في صلاة الليل : ١٣٣٢۔ صحيح]

"قراءت کے وقت تم میں سے کوئی دوسرے پر اپنی آواز بلند نہ کرے (کہ اسے تکلیف ہو)۔"

❁ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہونٹ بند کر کے قراءت کرنی چاہیے، یہ بات غلط ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ قراءت کرتے تھے تو ان کی داڑھی مبارک حرکت کرتی تھی۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہونٹ بند کر کے قراءت نہیں کرتے تھے۔ [بخاري، كتاب الأذان، باب القراءة في الظهر : ٧٦٠]

آخری دو رکعات میں قراءت

❁ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قراءت کرنا جائز ہے، ضروری نہیں۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ » [بخاری، كتاب الأذان، باب يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب: ٧٧٦۔ مسلم : ١٥٥ / ٤٥١]

''بلاشبہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور مزید دو سورتیں پڑھتے تھے اور آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھتے تھے۔''

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً وَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ نِصْفَ ذٰلِكَ وَفِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ نِصْفِ ذٰلِكَ »[مسلم، كتاب الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر : ١٥٧ / ٤٥٢]

''نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعات میں تیس آیات کے قریب تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے آدھی آیات تلاوت کرتے تھے اور عصر کی پہلی دو رکعات میں پندرہ آیات کے برابر تلاوت کرتے تھے اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف۔''

❁ ابوعبداللہ صنابحی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مدینہ میں آیا اور میں نے مغرب کی نماز ان کے پیچھے پڑھی۔ انھوں نے پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ قصار مفصل میں سے ایک سورت پڑھی، پھر جب تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوئے تو میں ان کے قریب ہو گیا، قریب تھا کہ میرے کپڑے ان کے کپڑوں کو چھو لیتے، میں نے سنا کہ انھوں نے سورۂ فاتحہ کی قراءت کی اور پھر اس آیت کی: ﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴾ [آل عمران : ٨] [الموطأ، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء : ٢٥۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اکیلے نماز پڑھتے تو چاروں رکعتوں میں قراءت کرتے، وہ ہر رکعت میں ام القرآن (فاتحہ) کے ساتھ قرآن مجید کی کوئی اور سورت بھی تلاوت فرماتے تھے۔ [الموطأ، كتاب الصلوة، باب القراءة في المغرب والعشاء : ٢٦۔ صحيح]

امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا

❁ اس مسئلہ کی تفصیل ''مقتدیوں کے فرائض و ذمہ داریاں'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

❁ نماز میں سجدہ والی آیت تلاوت کی جائے تو سجدہ کرنا چاہیے۔

❁ امام نماز میں سجدۂ تلاوت کرے تو مقتدیوں کو بھی سجدہ کرنا چاہیے۔ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھی، تو انھوں نے ﴿ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ ﴾ تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے کہا: ''یہ کیا ہے؟'' انھوں نے فرمایا: ''میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس مقام پر سجدہ کیا ہے۔'' [بخاري، كتاب سجود القرآن، باب من قرأ السجدة في الصلاة فسجد بها : ١٠٧٨]

❁ مزید تفصیل سجود کی بحث میں ''سجدۂ تلاوت'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکوع کا بیان

رفع الیدین کا مسئلہ

رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں یعنی رفع الیدین کریں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے، جس پر رسول اللہ ﷺ اپنی حیات طیبہ کے آخری دور تک عمل پیرا رہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے بعد بھی اس سنت پر عمل کرتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ یا کسی صحابی نے اس کے بغیر کبھی نماز ادا نہیں کی۔

بعض لوگوں نے اس متواتر سنت کو ترک کر دیا ہے اور کہتے ہیں کہ رفع الیدین کرنے کی کوئی صحیح حدیث نہیں ہے، کبھی کہتے ہیں کہ پہلے جائز تھا، بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایسی کوئی صحیح حدیث نہیں جس سے ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ رفع الیدین نہیں کرتے تھے، یا آپ ﷺ نے رفع الیدین سے منع کیا ہو، یا رفع الیدین کرنے کے بعد اسے منسوخ کر دیا ہو، جب کہ رفع الیدین کرنے کی احادیث صحیح، واضح اور متواتر ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی آخر زندگی تک اور بعد میں صحابہ کے عمل سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ اب رفع الیدین کرنے کے دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔

رفع الیدین سے متعلق متواتر حدیث

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ أَيْضًا » [بخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين فی التكبيرة الأولى من الافتتاح سواء : ٧٣٥۔ مسلم : ٣٩٠]

''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اپنے دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے تھے۔''

اس حدیث کو "الأزهار المتناثرة فی الأخبار المتواترة" ، " نظم المتناثر من الحديث المتواتر "، " المحلى "اور " تدريب الراوی " میں متواتر کہا گیا ہے۔ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ نے "المغنی، باب صفة الصلاة، مسألة رفع اليدين فی الصلاة (١/ ٥٧٤) " میں اور شیخ محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ نے ''سفر السعادة (٣٤)'' میں اسے متواتر کے مشابہ قرار دیا ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری نے بھی اسے متواتر تسلیم کیا ہے۔ [العرف الشذی : ١/ ١٢٤]

حافظ ابن حجر نے اپنے استاذ حافظ ابو الفضل کے حوالے سے ''فتح الباری (٢/ ٢٢٠)'' میں اور علامہ عراقی نے ''تقریب الاسانید (٩)'' میں فرمایا ہے: ''رفع الیدین کی روایت بیان کرنے والے صحابہ کی تعداد پچاس ہے۔ کتب احادیث میں ان کی احادیث ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔'' امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''رفع الیدین کی روایت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اتنی بڑی جماعت نے بیان کی ہے کہ شاید اس سے زیادہ تعداد نے دوسری کوئی حدیث روایت نہیں کی۔'' [نيل الأوطار : ٢/ ٩٣]

امام حاکم اور امام ابو القاسم ابن مندہ رحمہما اللہ فرماتے ہیں: ''ہمیں کسی ایسی سنت کا پتا نہیں، جس کی نبی ﷺ سے روایت پر چاروں خلفائے راشدین، عشرہ مبشرہ اور دیگر کبار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہوں، اگرچہ وہ خود دور دراز ممالک میں پھیلے ہوئے تھے، سوائے اس سنت (رفع الیدین) کے۔'' [نصب الراية، باب صفة الصلاة : ١/ ٤١٧، ٤١٨۔ فتح الباری : ٢/ ٢٢٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ الشیخ مجدد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ (۷۲۹ھ تا ۸۱۷ھ) ''تکبیر تحریمہ، رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر'' کے بعد فرماتے ہیں: ''ان تین جگہوں پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور کثرتِ روایت کی وجہ سے یہ متواتر کے مشابہ ہے، اس مسئلے میں چار سو روایات اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے اعمال ثابت ہیں، عشرہ مبشرہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ ہمیشہ اسی حالت پر رہے، حتیٰ کہ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔ اس کے علاوہ کچھ ثابت نہیں ہے۔'' [سفر السعادۃ : ۳۴]

رفع الیدین پر اجماعِ صحابہ ؓ

عبداللہ بن قاسم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ لوگ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے تھے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: ''میرے پاس آؤ، میں تمھیں اس طرح نماز پڑھاؤں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے اور پڑھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔'' پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کندھوں تک رفع الیدین کیا، پھر تکبیر کہی، پھر رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا، تو سارے لوگوں نے کہا: ''(ہاں!) اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔'' [الخلافیات للبیھقی۔ نصب الرایۃ للزیلعی، باب صفۃ الصلاۃ : ۱۷۶۱۔ شیخ تقی الدین نے کہا کہ اس کی سند کے تمام راوی (ثقاہت میں) معروف ہیں]

محمد بن عمر بن عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ دس صحابہ کرام میں بیٹھے ہوئے تھے، فرمانے لگے: ''میں تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز جانتا ہوں۔'' انھوں نے کہا: ''بیان کرو۔'' تو انھوں نے فرمایا: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے، حتیٰ کہ دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر تکبیر کہتے، حتیٰ کہ ہر ہڈی اپنی جگہ آ جاتی، پھر قراءت کرتے، پھر تکبیر کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے، پھر رکوع کرتے اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھتے اور کمر کو برابر کرتے، سر نہ زیادہ جھکا ہوا ہوتا اور نہ زیادہ اٹھا ہوا، پھر سر اٹھاتے اور "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے اور کندھوں تک ہاتھ اٹھاتے....'' تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ''آپ نے بالکل سچ کہا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ بالکل اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣٠. صحيح]

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ (٥٨٧) میں اور امام ابن حبان نے صحیح ابن حبان (١٧٨/٥، ح : ١٨٦٥) میں روایت کیا ہے، جو ان کے نزدیک صحیح ہونے کی دلیل ہے، ان کے علاوہ امام ابن رجب نے فتح الباری (٣١١/٤) میں امام احمد سے اس کی تصحیح نقل کی ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم (٩٩/٤) میں، ابن قیم نے تہذیب السنن (١٤٤/١) میں، ابو حاتم نے علل الحدیث (٣٨٩/٣) میں، ابن حجر نے فتح الباری (٣٠٧/٢) میں، شیخ احمد عبدالرحمٰن البناء نے الفتح الربانی میں، ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے تحقیق ابن خزیمہ میں، شعیب الارنؤوط نے تحقیق صحیح ابن حبان (الاحسان) میں اور علامہ الالبانی نے صحیح سنن ابی داؤد میں صحیح کہا ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھاؤں؟'' پھر (انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز پڑھ کر دکھائی، اس میں) انھوں نے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انھوں نے رکوع کے لیے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر انھوں نے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہا اور رفع الیدین کیا اور فرمایا: ''تم اسی طرح کیا کرو'' اور انھوں نے سجدوں میں رفع الیدین نہیں کیا۔ [سنن الدار قطنی، كتاب الصلاة، باب ذكر التكبير ورفع اليدين ..... الخ : ٢٩٢/١، ح : ١١١١۔ علامہ مجدی حسن نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے]

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ، حسن بصری، حمید بن ہلال اور سعید بن جبیر رحمہ اللہ بغیر کسی استثنیٰ کے فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کی ابتدا میں، رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [جزء رفع اليدين : ٣٤، ٤٨، ٤٩۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٧٥/٢، ح : ٢٥٢٤، ٢٥٢٥]

امام ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رفع الیدین کیا کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

[المحلی، مسألة رفع الیدین عند ..... الخ : ۲/ ۵۸]

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کسی ایک صحابی رسول ﷺ سے بھی یہ ثابت نہیں کہ وہ رفع الیدین نہ کرتا ہو اور اس روایت کی سند رفع الیدین کرنے والی روایات سے زیادہ صحیح ہو۔'' [جزء رفع الیدین : ۵۶۔ السنن الکبریٰ للبیهقی : ۲/ ۷۴، ح : ۲۵۲۳]

عمل رفع الیدین پر تسلسل

یہ نہیں کہ صحابہ کے بعد امت نے رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے، بلکہ جس طرح قولی اور نقلی اعتبار سے سلسلہ در سلسلہ متواتر اسناد سے یہ عمل ہم تک پہنچا ہے، بالکل اسی طرح نسل در نسل اور طبقہ در طبقہ عملی اعتبار سے بھی پہنچا ہے۔ محمد بن اسماعیل سلمی فرماتے ہیں، میں نے ابونعمان محمد بن فضل کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، میں نے حماد بن زید کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، میں نے ایوب سختیانی کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، میں نے عطاء بن ابی رباح کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، میں نے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا، میں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انھوں نے نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا، میں نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو ابوبکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے، وہ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کو جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الرأس منه : ۲۵۱۹]

امام بیہقی رحمہ اللہ نے سنن بیہقی میں اس حدیث کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے، امام ذہبی نے " المهذب لإختصار السنن الکبیر " میں اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے "التلخیص الحبیر (۱/ ۲۱۹) " میں ان کی موافقت فرمائی ہے۔

اجماع علمائے امت

اس کے علاوہ ہر دور میں علمائے کرام کی کثیر تعداد نے رفع الیدین کی روایت کو بیان کیا اور اس پر عمل کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد اب ہم تابعین عظام اور ان کے بعد محدثین وفقہاء رحمہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں، تاکہ ثابت ہو کہ رفع الیدین والی عظیم سنت پر نسل در نسل اور ہر دور میں عمل ہوتا رہا ہے اور یہ سنت عملی تسلسل سے ہم تک پہنچی ہے۔ تابعین عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ① حسن بصری، ② عطاء، ③ طاؤس، ④ مجاہد، ⑤ نافع، ⑥ سالم، ⑦ سعید بن جبیر رحمہم اللہ۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع : ۲۵۶] ⑧ محمد بن سیرین، ⑨ ابوقلابہ، ⑩ نعمان بن ابی عیاش، ⑪ عمر بن عبد العزیز، ⑫ قاسم بن محمد، ⑬ عطاء بن ابی رباح، ⑭ حسن بن مسلم، ⑮ عبداللہ بن دینار، ⑯ ابن ابی نجیح، ⑰ قیس بن سعد رحمہم اللہ۔ [جزء رفع الیدین للإمام بخاری : ۵۶، ۶۳، ۶۴]

ائمۂ کرام اور فقہائے عظام کے اسمائے گرامی یہ ہیں: ① امام مالک، ② امام معمر، ③ امام اوزاعی، ④ امام ابن عیینہ، ⑤ امام عبداللہ بن مبارک، ⑥ امام شافعی، ⑦ امام احمد، ⑧ امام اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین عند الرکوع : ۲۵۶] ⑨ ابو الزبیر، ⑩ اللیث بن سعد، ⑪ یحییٰ بن سعید القطان، ⑫ عبدالرحمٰن بن مہدی، ⑬ یحییٰ ابن یحییٰ، ⑭ اسحاق بن ابراہیم الحنظلی رحمہم اللہ۔ [السنن الکبریٰ للبیهقی، باب رفع الیدین عند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الركوع وعند رفع الرأس منه : ٢٣٥٦]

امام بخاری، امام بیہقی اور علامہ تقی الدین سبکی رحمہم اللہ نے تابعین سے اپنے دور تک کے ان پچپن کبار علماء کے نام گنوائے ہیں جن سے باقاعدہ طور پر رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔[جزء رفع اليدين للإمام بخاری : ٧، ٢٢، ٢٣۔ البيهقي: ٢/ ٧٥۔ جزء سبكي : ١٠۔ تعليق الممجد : ٩١۔ عيني : ٣/ ١٠]

اس سنت کے اثبات پر دلالت کرنے والی احادیث تمام محدثین نے اپنی کتابوں میں درج کی ہیں، لیکن سید المحدثین امام بخاری اور امام سبکی رحمہما اللہ نے خاص اس موضوع پر کتابیں تحریر کی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ سے آخر عمر میں بھی رفع الیدین کرنے کا ثبوت

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ماہِ رجب سن ۹ ہجری میں اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دین سیکھا، جب واپس جانے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي» [بخاری، كتاب الأدب، باب رحمة الناس والبهائم : ٦٠٠٨]

''اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ جاؤ، انھیں دین سکھاؤ اور انھیں اسلامی احکام پر عمل کرنے کا حکم دو اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے قبیلہ کو محمدی نماز سکھانے اور پڑھانے کا حکم دیا تھا)۔''

یہی صحابی سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَ إِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَعَلَ مِثْلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ ﴾[مسلم، كتاب الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين ..... الخ : ٣٩١/٢٥]

''رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ کے وقت کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع میں جاتے تو بھی کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے تھے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہتے اور اسی طرح (رفع الیدین) کرتے تھے۔''

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ خود بھی رفع الیدین کرتے تھے۔[بخاری، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا كبر و إذا ركع و إذا رفع : ٧٣٧۔ مسلم : ٣٩٠]

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت عالیہ میں اپنے قبیلہ بنولیث کے افراد سمیت اس وقت تشریف لائے جب آپ غزوۂ تبوک کی تیاری کر رہے تھے، امام ابن سعد نے اسے متعدد اسانید کے ساتھ بیان کیا ہے۔[فتح الباری : ٤٤٦/٢، و فی نسخة أخری : ١١٠/٢]

اسی طرح دوسرے صحابی سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بھی متاخر الاسلام صحابی ہیں، ان کے بارے میں علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ۹ ہجری میں مدینہ میں آ کر مسلمان ہوئے۔''[عمدة القاری شرح صحیح بخاری : ٩/٣]

یہ حضرموت کے علاقہ میں رہتے تھے اور حضرموت سے مدینہ تک اس وقت کئی ماہ کا سفر تھا۔ پہلی دفعہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور دین کے احکام سیکھ کر واپس اپنے وطن چلے گئے، پھر اس کے بعد ۱۰ھ میں دوبارہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں:

﴿ ثُمَّ جِئْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِيْ زَمَانٍ فِيْهِ بَرْدٌ شَدِيْدٌ فَرَأَيْتُ النَّاسَ عَلَيْهِمْ جُلُّ الثِّيَابِ تَحَرَّكُ أَيْدِيْهِمْ تَحْتَ الثِّيَابِ ﴾ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب رفع اليدين فی الصلاة : ٧٢٧۔صحيح]

''پھر کچھ عرصہ کے بعد میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا، ان دنوں سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردی تھی، میں نے لوگوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر موٹی چادریں تھیں اور رفع الیدین کرتے ہوئے ان کے ہاتھ کپڑوں کے نیچے سے حرکت کرتے تھے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ ۱۰ ہجری تک رفع الیدین کرنا ثابت ہے اور ۱۱ ہجری کے شروع ہی میں رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے۔اب تارکینِ رفع الیدین کو ایسی صحیح روایت پیش کرنی چاہیے جس میں صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ۱۰ ہجری کے آخر پر یا ۱۱ ہجری کے آغاز میں رفع الیدین کرنا چھوڑ دیا تھا، یا منع فرما دیا تھا، جبکہ ایسی کوئی ایک روایت بھی ثابت نہیں ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ایسی کوئی روایت تو نہیں ہے، لیکن جن روایات میں ترک رفع الیدین کا ذکر ہے ان سے لگتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بعد میں رسول اللہ ﷺ کو رفع الیدین چھوڑتے دیکھا ہو گا، تبھی یہ بیان کیا ہے۔ یہ دلیل بھی صحیح نہیں ہے، اس لیے کہ کسی صحابی سے ایسی کوئی صحیح روایت ثابت ہی نہیں ہے۔

رفع الیدین علمائے امت کی نظر میں

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رفع الیدین نماز کی زینت ہے۔'' سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز میں ایک دفعہ رفع الیدین کرنے سے دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔'' [فتح الباری، باب رفع الیدین فی التکبیرة الأولی مع الافتتاح سواء : ۷۳۵]

امام ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں رفع الیدین کرنا نماز کی تکمیل کا باعث ہے۔'' [جزء رفع الیدین للبخاری : ۱۷۔ التلخیص الحبیر : ۲۸]

امام شافعی، امام احمد اور امام ابن قیم رحمہم اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین نہ کرے وہ سنت رسول ﷺ کا تارک ہے۔'' [إعلام الموقعین (اردو) : ۵۲۳/۱]

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''(ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی) اس حدیث کی وجہ سے تمام مسلمانوں پر فرض ہے کہ رفع الیدین کریں۔'' [جزء رفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیدین للبخاری]

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جس نے نماز میں رفع الیدین چھوڑ دیا، بے شک اس نے نماز کا ایک رکن ترک کر دیا۔'' [عینی :۳/ ۷]

شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز میں تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرنا چاہیے۔'' [غنیۃ الطالبین (اردو) : ۲۱]

امام ابو یوسف کے شاگرد عصام بن یوسف بلخی (ف:۲۱۰ھ) حدیث دیکھ لینے کے بعد رفع الیدین کیا کرتے تھے۔ [الفوائد البهية فی تراجم الحنفية : ۱۱۶]

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو کندھوں یا کانوں تک رفع الیدین کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے اس وقت بھی رفع الیدین کرے۔ میں رفع الیدین کرنے والے کو نہ کرنے والے سے اچھا سمجھتا ہوں، کیونکہ رفع الیدین کرنے کی احادیث بہت زیادہ اور صحیح ہیں۔'' [حجة الله البالغة : ۲/ ۴۳۴]

مولانا عبد الحیٔ لکھنوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رفع الیدین کرنے کا ثبوت بہت زیادہ اور نہایت عمدہ ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے ان کا یہ دعویٰ بے بنیاد ہے، ان کے پاس کوئی تسلی بخش دلیل نہیں ہے۔'' [التعليق الممجد : ۹۱]

مزید فرماتے ہیں: ''حق بات یہ ہے کہ رکوع کو جاتے ہوئے اور رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کے ثبوت میں کوئی شک نہیں، قوی سند اور صحیح احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے رفع الیدین کرنا ثابت ہے۔'' [سعایہ : ۱/ ۲۱۳]

ان حضرات کے علاوہ علامہ سندھی نے حاشیہ نسائی (۱۴۰/۱) میں، علامہ انور شاہ کشمیری نے العرف الشذی (۱۲۴/۱) میں، علامہ رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ (۵/۲) میں اور مولانا اشفاق الرحمٰن نے نور العینین (۸۵) میں رفع الیدین کا صحیح اور ثابت ہونا ذکر کیا ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ رفع الیدین سنت متواترہ ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے لے کر آج تک علماء فتویٰ دیتے آرہے ہیں اور اس پر مسلسل عمل ہو رہا ہے۔ لہٰذا تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سنت پر عمل کریں، ورنہ گمراہی کا خطرہ ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« لَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى : ٦٥٤/٢٥٧]

''اگر تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چھوڑ دی تو تم ضرور گمراہ ہو جاؤ گے۔''

تارکینِ رفع الیدین کے دلائل کا تجزیہ

رفع الیدین نہ کرنے کے جو دلائل پیش کیے جاتے ہیں وہ یا تو ایسے ہیں جن کا سرے سے رفع الیدین سے کوئی تعلق ہی نہیں، یا وہ ضعیف و من گھڑت ہیں، جن کی مختصر سی تفصیل حسب ذیل ہے:

① سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''کیا بات ہے کہ میں تمھیں دیکھتا ہوں کہ تم (نماز میں) ایسے ہاتھ اٹھاتے ہو جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دمیں ہیں، تم نماز میں سکون اختیار کیا کرو۔'' [مسلم، كتاب الصلوة، باب الأمر بالسكون فى الصلوة ..... الخ : ٤٣٠]

واضح رہے کہ یہ حدیث مختصر ہے اور اس کا رفع الیدین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلم ہی میں اس سے بعد والی حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ اس کا تعلق سلام سے ہے نہ کہ رفع الیدین سے، سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تو ہم (نماز کے آخر میں) " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ " کہتے اور اپنے ہاتھ سے دونوں جانب اشارے بھی کرتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم اپنے ہاتھوں سے اس طرح اشارے کیوں کرتے ہو، جیسے سرکش گھوڑوں کی دمیں ہلتی ہیں؟ تمھیں یہی کافی ہے کہ تم (تشہد میں) اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے ہوئے اپنے دائیں اور بائیں سلام (اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ) کہو۔'' [مسلم، كتاب الصلوة، باب الأمر بالسكون فى الصلوة ..... : ٤٣١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض لوگ ان دو حدیثوں کو دو مختلف واقعات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ یہ ایک ہی واقعہ ہے، کیونکہ مسند احمد (۹۳/۵، ح: ۲۰۹۱۸) میں تمیم بن طرفہ ہی کے واسطے سے یہ حدیث اختصار کے ساتھ موجود ہے اور اس میں یہ الفاظ موجود ہیں: ''وَهُمْ قُعُودٌ'' اور وہ بیٹھے ہوئے تھے، یعنی حالتِ تشہد میں تھے۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث سے ترک رفع الیدین پر استدلال کرنے والوں کو امام بخاری رحمہ اللہ نے بے علم قرار دیا ہے۔[جزء رفع الیدین، ص: ۳۷، ح: ۷۹] امام نووی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے استدلال کو بدترین جہالت قرار دیا ہے۔[المجموع شرح المهذب: ۴۰۳/۴] مولانا محمود الحسن حنفی لکھتے ہیں: ''باقی ''أَذْنَابُ الْخَيْلِ'' کی روایت سے جواب دینا بروئے انصاف درست نہیں، کیونکہ وہ سلام کے بارے میں ہے۔ صحابہ فرماتے ہیں کہ ہم بوقت سلام نماز میں اشارہ بالید بھی کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع فرما دیا۔'' [الورد الشذی علی جامع الترمذی، ص: ۶۳۔ تقاریر شیخ الهند، ص: ۶۵] مولانا محمد تقی عثمانی حنفی لکھتے ہیں: ''لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس حدیث سے حنفیہ کا استدلال مشتبہ اور کمزور ہے۔'' [درس ترمذی: ۳۶/۲]

② تارکین رفع الیدین کی دوسری دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ والی روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا: ''کیا میں تمھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھ کر دکھاؤں؟'' پھر انھوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھ صرف ایک ہی بار اٹھائے۔[ترمذی، کتاب الصلوٰة، باب ما جاء أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یرفع إلا أول مرة: ۲۵۷۔ أبو داؤد: ۷۴۸]

یہ حدیث سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، کیونکہ اس کے سماع کی وضاحت موجود نہیں، پھر امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے، ان کا یہ حکم ابوداؤد کے نسخۂ حمصیہ اور مشکوٰۃ المصابیح وغیرہ میں موجود ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس حدیث سے پہلے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رفع الیدین کرنے والی حدیث کے تحت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں اور عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اس قول

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی سند صحیح ہے۔ ان کے علاوہ اس حدیث کو امام احمد ابن حنبل، امام بخاری، امام دارقطنی اور امام ابن حبان (رحمہم اللہ) وغیرہم نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔ [دیکھیے التلخیص الحبیر : ۲۲۲/۱۔ نیل الأوطار: ۲۰۱/۲] بعض محققین نے اسے صحیح بھی کہا ہے، لیکن کسی نے بھی تدلیس والی علت کا جواب نہیں دیا، اس لیے یہ حدیث ضعیف ہی ہے۔

④ ایک روایت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی بیان کی جاتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھاتے، پھر دوبارہ نہ اٹھاتے۔'' [أبو داوٗد، کتاب الصلوة، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع : ۷۴۹]

اس حدیث کا مرکزی راوی یزید بن ابی زیاد ضعیف اور مدلس ہے اور اس کے سماع کی وضاحت موجود نہیں، پھر اس کا حافظہ بھی خراب ہو گیا تھا اور یہ حدیث حافظہ خراب ہونے کے بعد ہی کی ہے اور اس کی روایت میں موجود الفاظ ''ثُمَّ لَا یَعُوْدُ'' مدرج ہیں، جیسا کہ ابوداوٗد (۷۵۰) ہی میں یہ بات موجود ہے۔'' التلخیص الحبیر (۲۲۱/۱) '' میں بھی یہ وضاحت موجود ہے۔

⑤ محمد بن جابر اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نماز پڑھی، یہ سب شروع نماز میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔ [سنن الدارقطنی : ۲۹۵/۱، ح : ۱۱۱۸]

امام دارقطنی رحمہ اللہ ہی اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اسے صرف محمد بن جابر نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے، اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے اور کسی بھی امام نے اسے صحیح قرار نہیں دیا۔

⑤ زبان زد عام ایک روایت یہ بھی پیش کی جاتی ہے کہ شروع میں رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کا حکم دیا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ بعض نمازی بغلوں میں بت چھپا کر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لاتے تھے، رفع الیدین کے ذریعے سے ان بتوں کو گرانا اور ان کی منافقت کا پردہ چاک کرنا مقصود تھا۔ یہ روایت بالاتفاق من گھڑت ہے اور یہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ہے۔

یہ تارکین رفع الیدین کے پیش کردہ چیدہ چیدہ دلائل کا مختصر تجزیہ ہے، ان کے علاوہ چند اور روایات بھی پیش کی جاتی ہیں جو بالاتفاق ضعیف اور موضوع و من گھڑت ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ ﷺ سے صحیح ترین احادیث سے ثابت ہے، اس کے خلاف کوئی بھی روایت ثابت نہیں، بلکہ کسی صحابی سے رفع الیدین نہ کرنا ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

رکوع کا طریقہ

- ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے رکوع میں جائیں۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب یھوی بالتکبیر حین یسجد : ۸۰۳۔ مسلم : ۳۹۲/۲۸]
- ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھیں اور انھیں مضبوطی سے پکڑیں۔
- ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر رکھیں اور باز و کمان کی طرح تان کر رکھیں۔
- پیٹھ بالکل سیدھی ہو، ذرا بھی خم نہ آئے، سر بھی متوازی ہو، نہ اونچا ہو، نہ نیچا۔ ابو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« فَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ » وَ فِي رِوَايَةٍ : « وَ وَتَّرَ يَدَيْهِ فَتَجَافَى عَنْ جَنْبَيْهِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ۷۳۱، ۷۳۴۔ ترمذی : ۲۶۰۔ صحیح]

''آپ ﷺ رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں پر مضبوطی سے جما لیتے، اپنی انگلیوں کو کھولتے، پھر اپنی کمر کو اس طرح جھکاتے کہ سر نہ اوپر اٹھا ہوتا اور نہ بالکل جھکا ہوتا۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اور ہاتھ کمان کی طرح مضبوط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر لیتے اور بازو پہلوؤں سے جدا کرتے۔''

❁ رکوع اطمینان سے کریں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا)) [بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ لا یتم رکوعه بالإعادة: ۷۹۳۔ مسلم : ۳۹۷]

''پھر رکوع کر اور پورے اطمینان سے رکوع کر۔''

❁ جو شخص رکوع میں اپنی پیٹھ سیدھی نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تُجْزِیءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ))

[أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب صلاة من لا یقیم صلبه من الرکوع : ۸۵۵۔ صحیح]

''آدمی کی نماز کفایت نہیں کرتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو بالکل سیدھا نہیں کرتا۔''

❁ رکوع میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں:

① ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ))[بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء فی الرکوع : ۷۹۴۔ مسلم : ۴۸۴]

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

② ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ)) [مسلم، کتاب صلوة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلوة اللیل : ۷۷۲]

''میرا پروردگار پاک ہے (ہر عیب سے) اور سب سے بلند ہے۔''

یہ دعا کم از کم تین دفعہ ضرور پڑھیں۔[نسائی : ۱۱۳۴۔ صحیح]

③ ((سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ)) [مسلم، کتاب الصلاة، باب ما یقال فی الرکوع والسجود ؟ : ۴۸۵]

''اے اللہ! تو (ہر عیب سے) پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ «اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ اٰمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ، وَبَصَرِيْ، وَمُخِّيْ، وَعَظْمِيْ، وَعَصَبِيْ» [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعائه بالليل : ٧٧١]

''اے اللہ ! میں تیرے ہی لیے جھکا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، تیرے ہی لیے ڈر کر عاجز ہو گئے میرے کان، میری آنکھیں، میرا مغز، میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔''

⑤ « سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوحِ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود ؟ : ٤٨٧]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاکیزگی والا، بہت مقدس ہے۔''

⑥ « سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ » [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده : ٨٧٣۔ صحيح]

''پاک ہے بہت بڑی قدرت و طاقت والا اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا۔''

❁ دعا نمبر (۲) کے علاوہ کسی اور دعا کے کم یا زیادہ پڑھنے کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔

❁ رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَلَا وَإِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا » [مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود : ٤٧٩]

''غور سے سنو ! بلاشبہ مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں تلاوت قرآن سے منع کیا گیا ہے۔''

❁ رکوع و سجدہ میں قراءت قرآن منع ہے، کوئی قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے: ﴿ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [المائدة: ١١٨] اور آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رہے۔'' [مسند أحمد : ١٤٩/٥، ح : ٢١٣٨٦۔ صحیح]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجدہ میں قرآن مجید بطور دعا پڑھنا جائز ہے، بطور قراءت جائز نہیں۔

قومہ کا بیان

- رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کریں، یعنی دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں۔ (اس کے تفصیلی دلائل پیچھے گزر چکے ہیں)
- رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ '' کہیں۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب رفع الیدین فی التکبیرة الأولی ..... الخ : ٧٣٥۔ مسلم : ٨٦٥/ ٣٩١]
- بالکل سیدھے اور اطمینان سے کھڑے ہو جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا » [بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعه بالإعادة : ٧٩٣]

''پھر (رکوع سے) اٹھ، حتیٰ کہ تو بالکل سیدھا کھڑا ہو جائے۔''

- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَامَ، حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَوْهَمَ » [مسلم، کتاب الصلاة، باب اعتدال أرکان الصلاة وتخفیفها فی تمام : ٤٧٣]

''رسول اللہ ﷺ جب ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہتے تو کھڑے ہو جاتے، حتیٰ کہ ہم سمجھتے کہ (شاید) آپ ﷺ بھول گئے ہیں۔''

قومہ کی دعائیں

- رکوع کے بعد قیام کی حالت میں مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھیں:

① « رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ » [بخاری، کتاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الأذان، باب : ٧٩٩]

''اے ہمارے رب! تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں۔ بہت زیادہ اور پاکیزہ تعریف جس میں برکت کی گئی ہے۔''

② ﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ﴾[مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ٤٧٦]

''اے ہمارے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے آسمانوں، زمین اور ہر اس چیز کے بھراؤ کے برابر جو تو چاہے۔''

③ ﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ، اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ ﴾[مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ٢٠٤/ ٤٧٦]

''اے اللہ! تیرے ہی لیے تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے۔ اے اللہ! مجھے برف، اولے اور ٹھنڈے پانی کے ساتھ پاک کر دے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔''

④ ﴿ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ﴾[مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع : ٤٧٧]

''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، اتنی جس سے آسمان بھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائیں اور زمین بھر جائے اور اس کے بعد جو چیز تو چاہے وہ بھر جائے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! سب سے سچی بات جو بندے نے کہی وہ یہ ہے، جبکہ ہم سب تیرے بندے ہیں، اے اللہ! کوئی روکنے والا نہیں اس چیز کو جو تو نے عطا کی اور وہ چیز کوئی دینے والا نہیں جو تو نے روک دی اور کسی کا مقام و مرتبہ اسے تیرے عذاب سے بچا نہیں سکتا۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجدے کا بیان

سجدے کے لیے جھکنے کا طریقہ

❁ " اَللّٰهُ أَكْبَرُ " کہتے ہوئے سجدے میں جائیں۔[بخاری، کتاب الأذان، باب یهوی بالتکبیر حین یسجد : ۸۰۳]

❁ جھکتے وقت زمین پر پہلے ہاتھ رکھیں پھر گھٹنے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ »[أبو داوٗد، کتاب الصلاة، باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه ؟ : ۸۴۰۔ نسائی : ۱۰۹۲]

''جب تم سجدہ میں جاؤ تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھو، بلکہ پہلے ہاتھ رکھو پھر گھٹنے رکھو۔''

اس حدیث کو امام حاکم، امام ذہبی، امام ابن خزیمہ اور علامہ الالبانی نے صحیح کہا ہے۔ امام نووی اور زرقانی نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ حدیث سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی روایت سے، جس میں زمین پر پہلے گھٹنے رکھنے کا ذکر ہے، زیادہ قوی ہے۔[المجموع : ۴۲۱/۳۔ تحفة الأحوذی :۲۲۹/۱۔ سبل السلام : ۳۱۶/۱] عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اس حدیث کا شاہد ہے، جو اگلے صفحہ پر مذکور ہے۔

یاد رہے اونٹ اور دیگر چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں یعنی اگلی ٹانگوں میں ہوتے ہیں۔ لسان العرب (۴۳۳/۱) میں ہے: ''اونٹ کا گھٹنا اس کے ہاتھ یعنی اگلی ٹانگ میں ہوتا ہے اور تمام چوپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں۔'' لہٰذا اونٹ کی طرح نہیں بیٹھنا چاہیے، وہ پہلے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے اور ہمیں پہلے ہاتھ رکھنے چاہییں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

« أَنَّهُ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ » [ابن خزيمة : ۳۱۸/۱، ۳۱۹، ح : ٦٢٧۔ بخاری، قبل الحديث : ۸۰۳، معلقًا]

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام حاکم نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔[مستدرك حاكم : ۲۲٦/۱]علامہ الالبانی نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔

امام الاوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے (اپنے زمانے کے) لوگوں کو دیکھا کہ وہ ہمیشہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھا کرتے تھے۔'' [عون المعبود : ٤٢٣/٢]

گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین کی دلیل

❁ سجدہ کو جاتے ہوئے گھٹنے پہلے رکھنے کے قائلین سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت بطور دلیل پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا:

« رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَ إِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه : ۸۳۸۔ ضعيف]

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، جب وہ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اٹھتے تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے۔''

یہ روایت ضعیف ہے، اس کی سند شریک بن عبداللہ القاضی راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔[نیز دیکھیے سلسلة الأحاديث الضعيفة: ۳۲۹/۲]

درج بالا تفصیل سے یہ بات ظاہر ہوجاتی ہے کہ راجح بات یہی ہے کہ سجدے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہوئے آدمی گھٹنوں کے بجائے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے۔

سجدہ کرنے کا طریقہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ، عَلَى الْجَبْهَةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ، وَ الْيَدَيْنِ، وَ الرُّكْبَتَيْنِ، وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف : ۸۱۲۔ مسلم : ۲۳۰/ ۴۹۰]

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں، پیشانی پر'' اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا (یعنی پیشانی اور ناک) ''دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔''

❁ بعض لوگ سجدہ کرتے ہوئے ناک زمین پر نہیں لگاتے، جبکہ ناک زمین پر لگے بغیر نماز نہیں ہوتی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفَهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينَ »

[سنن الدارقطنی : ۱/ ۳۴۸، ح : ۱۳۰۴۔ المستدرك للحاكم : ۱/ ۲۷۱، ح : ۹۹۷، ۹۹۸۔ امام حاکم نے اسے صحیح بخاری کی شرط پر صحیح کہا ہے، ابن جوزی نے "التحقیق فی أحادیث الخلاف (۱/ ۳۶۲، ح : ۵۲۶)" میں اور علامہ البانی نے "صفة صلاة النبی ﷺ (۲/ ۷۳۳، ۷۳۴)" میں اسے صحیح کہا ہے]

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں لگاتا جس طرح پیشانی لگاتا ہے۔''

❁ زمین پر کوئی ایسی چیز (تکیہ وغیرہ) نہ رکھیں جس سے پیشانی اور زمین کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کو دیکھا کہ وہ تکیے پر سجدہ کر رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے تکیہ اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا:

« صَلِّ عَلَى الْأَرْضِ إِنِ اسْتَطَعْتَ وَ إِلَّا فَأَوْمِ إِيمَاءً وَ اجْعَلْ سُجُودَكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِكَ » [السنن الكبرى للبيهقي : ٣٠٦/٢، ٣٠٧۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٣٢٣۔صحيح]

''اگر تجھ میں طاقت ہو تو زمین پر نماز پڑھ اور اگر طاقت نہ ہو تو (محض سر کے) اشارے سے (سجدہ کر) اور اپنے سجدے میں اپنے رکوع کی نسبت زیادہ جھک۔''

- لیکن کپڑا یا مصلیٰ وغیرہ بچھانا جائز ہے۔[بخاری، کتاب الصلاة، باب السجود على الثوب فی شدة الحر : ٣٨٥۔ مسلم : ٦٢٠]
- دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر رکھیں۔[أبو داؤد، کتاب الصلوٰة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣٤۔ صحيح]
- سجدے میں ہاتھ کانوں کے برابر رکھنا بھی جائز ہے۔[أبو داؤد، کتاب الصلوٰة، باب رفع اليدين فی الصلوٰة : ٧٢٦۔ صحيح]
- حالتِ سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو عام حالت ہی میں رکھنا چاہیے، ایک حدیث میں ملانے کا ذکر ہے، یہ ابن خزیمہ (٦٤٢)، ابن حبان (١٩٢٠) اور مستدرک حاکم (٢٤٤/١) وغیرہ میں آتی ہے، لیکن اس کی سند ہشیم بن بشیر کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اسے اگرچہ بعض محققین نے صحیح کہا ہے، لیکن ہشیم بن بشیر کے سماع کی وضاحت کسی نے بھی نہیں کی۔(واللہ اعلم)
- بازو زمین سے اٹھا کر اور پہلوؤں سے دور رکھیں۔سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا » [بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ٨٢٨]

''جب (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سجدہ کرتے تو ہاتھ زمین پر رکھتے اور بازو نہ زمین پر بچھاتے اور نہ سمیٹ کر پہلو سے لگا لیتے۔''

- سجدے میں دونوں بازوؤں کو کھلا رکھیں۔سیدنا عبداللہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو سجدے میں اپنے دونوں بازوؤں کو اس قدر پھیلا دیتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی تھی۔[بخاری، کتاب الأذان، باب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

یبدی ضَبعیه و یجافی فی السجود : ۸۰۷۔ مسلم : ۴۹۷] اور سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے تھے، حتیٰ کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے ہاتھوں کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔ [مسلم، کتاب الصلوٰة، باب الاعتدال فی السجود ..... الخ : ۴۹۶۔ أبوداؤد : ۸۹۸۔ نسائی : ۱۱۱۰]

- دونوں پاؤں کھڑے کر کے رکھیں۔
- پاؤں کی ایڑیاں آپس میں ملا لیں۔
- پاؤں کی انگلیاں موڑ کر ان کے سرے قبلہ رخ کریں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوْبَتَانِ، رَاصٌّ عَقِبَيْهِ، مُسْتَقْبِلٌ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ)) [مسلم، کتاب الصلاة، بَاب ما یقال فی الرکوع و السجود : ۴۸۶۔ صحیح ابن خزیمة : ۳۲۸/۱، ح : ۶۵۴۔ الاعظمی نے اسے صحیح کہا، شعیب الارنووط نے صحیح علی شرط مسلم کہا اور امام حاکم اور ذہبی نے بخاری اور مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کو بستر سے گم پایا، میں (اندھیرے میں) انھیں تلاش کرنے لگی، تو میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصے پر لگا اور آپ سجدے کی حالت میں تھے، آپ کے پاؤں کھڑے تھے، ایڑیاں ملی ہوئی تھیں اور آپ نے پاؤں کی انگلیوں کو موڑ کر قبلہ رخ کیا ہوا تھا۔''

- کپڑے اور بال مت سمیٹیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أُمِرْنَا أَنْ نَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ وَلَا نَكُفَّ ثَوْبًا وَلَا شَعْرًا))
[بخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی سبعة أعظم : ۸۱۰۔ مسلم : ۴۹۰/۲۲۸]

''ہمیں (اللہ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے کپڑے اور بال نہ سمیٹیں۔''

❁ جو شخص سجدے میں اپنی پیٹھ بالکل سیدھی نہ کرے اس کی نماز سنت کے مطابق نہیں ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تُجْزِیءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیمَ ظَهْرَهُ فِی الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ »

[أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه فى الركوع : ٨٥٥۔ صحيح]

''آدمی کی نماز نہیں ہوتی جب تک وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ سیدھی نہیں کرتا۔''

❁ سجدہ اطمینان سے کرنا واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا » [بخاری، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام ..... الخ : ٧٥٧]

''پھر سجدہ کر اور پورے اطمینان سے سجدہ کر۔''

جو شخص اطمینان سے سجدہ نہیں کرتا اس کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا:

''سب سے بدترین چور نماز کا چور ہے۔'' صحابہ نے پوچھا: ''وہ کیسے نماز کی چوری کرتا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اس کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا۔''

[مسند أحمد : ٣١٠/٥، ح : ٢٢٧٠٨]

سجدہ کرنے میں مرد و زن کا فرق

عورتوں کے سجدہ کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو اوپر بیان ہوا ہے، اس کے بغیر عورت کا سجدہ نہیں ہوگا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کے لیے کوئی الگ طریقہ نہیں بتایا۔ لیکن بعض لوگوں نے مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کے طریقے میں فرق کیا ہے کہ مرد اپنی رانیں پیٹ سے دور رکھیں اور عورتیں اپنی رانیں پیٹ سے چپکا لیں۔ یہ فرق کسی بھی صحیح و صریح حدیث میں مذکور نہیں۔ اس حوالے سے جو روایت پیش کی جاتی ہے وہ بالکل ضعیف ہے، قطعاً دلیل بنانے کے لائق نہیں ہے۔ وہ روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کے پاس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے گزرے، جو نماز پڑھ رہی تھیں، تو فرمایا:

''جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو، کیونکہ عورتوں کا حکم اس میں مردوں والا نہیں۔''

اولاً یہ روایت مرسل ہے، ثانیاً یہ روایت منقطع ہے، ثالثاً اس میں ایک راوی سالم متروک ہے، رابعاً یہ صحیح روایات کے بھی خلاف ہے۔ علامہ ابن الترکمانی حنفی نے اس روایت کے متعلق تفصیل سے لکھا ہے۔ [الجوهر النقي على السنن الكبرى للبيهقي : ٢/٢٢٣]

اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھ نہ زمین پر بچھاتے اور نہ پہلوؤں سے ملاتے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس في التشهد : ٨٢٨]

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے:

« لَا يَنْبَسِطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب لا يفترش ذراعيه في السجود : ٨٢٢]

''تم میں سے کوئی بھی حالتِ سجدہ میں اپنے بازو کتے کی طرح (زمین پر) نہ بچھائے۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ مرد اور عورت کے سجدہ کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے، کسی قسم کا کوئی فرق نہیں اور جو خاتون اس کے خلاف یعنی زمین پر ہاتھ بچھا کر سجدہ کرتی ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی صریحاً خلاف ورزی کر رہی ہے، اللہ عمل کی توفیق دے۔ (آمین)

سجدہ کی دعائیں

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود؟ : ٤٨٢]

''آدمی سجدے میں اپنے رب کے زیادہ قریب ہوتا ہے، لہٰذا اسے زیادہ سے زیادہ دعا کرنی چاہیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں:

① « سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل : ٧٧٢]

''میرا پروردگار (ہر عیب سے) پاک ہے، سب سے بلند ہے۔''

یہ دعا کم از کم تین دفعہ ضرور پڑھیں۔ [نسائی : ١١٣٤۔ صحیح]

② « سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ » [بخاری، كتاب الأذان، باب الدعاء في الركوع : ٧٩٤۔ مسلم : ٤٨٤]

''اے ہمارے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تو (ہر عیب سے) پاک ہے، ہم تیری تعریف اور پاکی بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے بخش دے۔''

③ « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود ؟ : ٤٨٣]

''اے اللہ! میرے چھوٹے اور بڑے، پہلے اور پچھلے، ظاہری اور پوشیدہ تمام گناہ بخش دے۔''

④ « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود : ٤٨٦]

''اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ذریعے تیرے غصے سے، تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے اور تیری رحمت کے ذریعے تیرے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری تعریف کو شمار نہیں کر سکتا۔ تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی تعریف خود بیان فرمائی ہے۔''

⑤ « سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ » [مسلم، كتاب الصلاة، باب ما يقال في الركوع والسجود ؟ : ٤٨٧]

''فرشتوں اور روح (جبریل) کا رب بہت پاک، بہت مقدس ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑥ «اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَ بِكَ اٰمَنْتُ وَ لَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَ صَوَّرَهٗ وَ شَقَّ سَمْعَهٗ وَ بَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ» [مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب صلوة النبي ﷺ و دعاءه بالليل : ٧٧١]

''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا، تیرا ہی فرماں بردار بنا، میرے چہرے نے اس ہستی کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت بنائی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، برکت والا ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے اچھا ہے۔''

⑦ «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ» [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده : ٨٧٣۔ نسائي : ١٠٥٠]

''پاک ہے، بہت جبر اور بہت بڑے ملک والا اور بڑائی اور عظمت والا۔''

❁ پہلی دعا کے علاوہ کسی اور دعا کے کم یا زیادہ پڑھنے کی کوئی حد نہیں ہے۔

❁ سجدے میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا وَ إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا» [مسلم، كتاب الصلاة، باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود : ٤٧٩]

''مجھے (اللہ کی طرف سے) رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا ہے۔''

سجدہ و رکوع میں قراءتِ قرآن منع ہے، قرآنی دعا پڑھنا منع نہیں ہے، کیونکہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ [المائدة : ١١٨] اور آپ ﷺ رکوع اور سجدہ میں بھی یہی آیت پڑھتے رہے۔ [مسند أحمد : ١٤٩/٥، ح : ٢١٣٨٦۔ صحيح]

لہٰذا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ رکوع و سجدہ میں قرآن بطور دعا پڑھنا جائز ہے، بطور قراءت جائز نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا بیان

❁ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہتے ہوئے سجدے سے سر اٹھائیں اور سیدھے ہو کر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے نبوی طریقہ سکھانے کے لیے نماز پڑھائی، اس میں ہے:

« كَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ، وَبَيْنَ السَّجْدَةِ مَكَثَ حَتّٰى يَقُولَ الْقَائِلُ قَدْ نَسِيَ » [مسلم، كتاب الصلوٰة، باب اعتدال أركان الصلوة و تخفيفها فى تمام : ٤٧٢۔ بخارى : ٨٠٠]

"جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ لوگ سمجھتے کہ وہ بھول گئے ہیں اور دو سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھتے کہ مقتدی سمجھتے کہ شاید بھول گئے ہیں۔"

❁ دایاں پاؤں کھڑا کر لیں اور بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣٠۔ ترمذى : ٣٠٤۔ صحيح]

❁ دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان پر بیٹھنا بھی جائز ہے۔ [مسلم، كتاب المساجد، باب جواز الإقعاء على العقبين : ٥٣٦]

❁ مندرجہ ذیل دعا پڑھیں:

« رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما يقول الرجل فى ركوعه وسجوده : ٨٧٤۔ ابن ماجه : ٨٩٧۔ صحيح]

"اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے۔"

اس مقام پر ابو داؤد (٨٥٠) وغیرہ میں ایک اور دعا بھی ہے: « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ » اسے اگرچہ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے، لیکن یہ حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہی دعا مسلم (٢٦٩٧) میں بھی ہے، لیکن وہاں اس کا موقع و محل بین السجدتین نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

❁ پھر دوسرا سجدہ (پہلے سجدے کی طرح) کریں۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب افتتاح الصلاة : ٧٣٠۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلسۂ استراحت کا بیان

❁ دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے کھڑے ہونے سے پہلے سیدھے ہو کر بیٹھ جائیں، پھر زمین پر ہاتھ رکھیں اور زمین پر وزن ڈالتے ہوئے اگلی رکعت کے لیے کھڑے ہوں۔

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے سنت طریقہ بتانے کے لیے نماز پڑھی، تو اس میں ہے:

« إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَامَ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب کیف یعتمد علی الأرض ..... الخ : ٨٢٤]

''جب وہ (پہلی اور تیسری رکعت کے) دوسرے سجدے سے سر اٹھاتے تو بیٹھ جاتے اور زمین پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوتے۔''

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے زمین کا سہارا لے کر کھڑے ہوتے تھے، یہ سنت نہیں ہے، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ یہ محض بڑھاپے کی وجہ سے تھا، پھر اصول یہ ہے کہ بعد والا عمل ناسخ اور قابل عمل ہوتا ہے، جبکہ پہلے والا منسوخ اور ناقابل عمل ہوتا ہے اور یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے آخری ایام کا ہے۔ تیسری بات یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بغیر بیٹھے سیدھا کھڑا ہونے کا طریقہ نہیں بتایا۔ اس کے برعکس سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو (جو یہ حدیث بیان کرتے ہیں) حکم دیا: ''تم اس طرح نماز پڑھو (اور سکھاؤ) جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافرین إذا کانوا..... الخ : ٦٣١]

❁ ہر رکعت اسی طریقہ پر ادا کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا:

« ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا » وَ فِي رِوَايَةٍ : « فِي كُلِّ رَكْعَةٍ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی..... الخ : ٧٩٣۔ مسند أحمد : ٤/ ٣٤٠، ح : ١٩٠١٩۔ صحیح ابن حبان : ١٧٨٧۔ صحیح]

''پھر مکمل نماز اسی طرح ادا کرو'' اور ایک روایت میں ہے: ''پھر ہر رکعت میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی کرو۔"

دوسری رکعت

❁ دوسری رکعت سورۂ فاتحہ سے شروع کریں، اس میں دعائے استفتاح نہ پڑھیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِـ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ وَلَمْ يَسْكُتْ »[مسلم، كتاب المساجد، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة : ٥٩٩۔ صحيح ابن خزيمة : ٤٨/٣، ح : ١٦٠٣۔ صحيح ابن حبان : ١٩٣٦]

"رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے تو ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ سے قراءت شروع کرتے اور (دعائے استفتاح) کے لیے خاموش نہ ہوتے۔"

❁ سورۂ فاتحہ سے پہلے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" ضرور پڑھیں، کیونکہ یہ سورۂ فاتحہ کا جز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشہد کا بیان

پہلے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

❁ پہلے تشہد (سلام پھیرنے والے تشہد کے علاوہ) میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ مسنون نماز کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

« فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى »

[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ٨٢٨]

''جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری رکعت میں تشہد کے لیے بیٹھتے تو بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا کر لیتے۔''

❁ بڑھاپے یا بیماری وغیرہ کی وجہ سے دایاں پاؤں کھڑا کرنا مشکل ہو تو اسے بچھانا بھی جائز ہے، بلکہ کسی بھی ایسی صورت میں بیٹھا جا سکتا ہے جس میں اسے سہولت ہو۔

[بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی الصلاة : ٨٢٧]

❁ دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھیں، یا دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھیں اور اسے گھٹنے پر پھیلا دیں۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الصلاة فی التشهد.....الخ : ٥٧٩، ٥٨٠]

❁ علاوہ ازیں دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔[نسائی، کتاب السهو، باب موضع الذراعين : ١٢٦٥۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تشہد میں عورتوں کے بیٹھنے کا طریقہ

بعض لوگ عورتوں کو دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر، یا انھیں چار زانوں بیٹھنے کا حکم دیتے ہیں اور دلیل میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک قول پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنی عورتوں کو چار زانوں بیٹھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ [مسائل أحمد لابنه عبد الله : ٧١]

اس روایت میں عبد اللہ بن عمر العمری راوی ضعیف ہے۔ [تقریب التهذیب : ١٨٢]

جبکہ اس کے برعکس رسول اللہ ﷺ کا عمل صحیح حدیث میں ہمارے سامنے موجود ہے اور اس کے علاوہ عورتوں کے لیے کوئی الگ حکم موجود نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح سند کے ساتھ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا کا عمل نقل کیا ہے:

((كَانَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ تَجْلِسُ فِي صَلَاتِهَا جَلْسَةَ الرَّجُلِ وَكَانَتْ فَقِيهَةً))

[التاريخ الصغير للبخاري : ٩٠، بسند صحيح والنسخة الأخرى : ٢٢٣/١]

''ام درداء رضی اللہ عنہا نماز میں مردوں کی طرح بیٹھا کرتی تھیں اور وہ فقیہہ تھیں۔''

لہٰذا خواتین کو اسی پر عمل کرنا چاہیے جو رسول اللہ ﷺ کا عمل اور ان کے بعد صحابیات کا عمل ہے۔

انگلی کو حرکت دینا

- دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیں، انگوٹھا درمیانی انگلی پر رکھیں اور شہادت والی انگلی اٹھا کر اس سے اشارہ کریں۔ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((وَ قَبَضَ أَصَابِعَهُ كُلَّهَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ))[مسلم، كتاب المساجد، باب صفة الجلوس في الصلاة..... الخ : ٥٨٠/١١٦]

''رسول اللہ ﷺ تمام انگلیاں بند کر لیتے اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کرتے۔''

- اس کے علاوہ دو طریقے اور بھی ہیں، ایک یہ کہ شہادت والی انگلی کے علاوہ باقی انگلیوں کو بند رکھا جائے اور انگوٹھے کو موڑ کر شہادت والی انگلی کی جڑ میں رکھا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے، اس شکل کو ترپن کی گرہ بھی کہتے ہیں۔ [مسلم: ٥٧٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث میں ہے کہ چھنگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کو بند کیا جائے، انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کو ملا کر حلقہ بنایا جائے اور شہادت والی انگلی سے اشارہ کیا جائے۔ [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب رفع اليدين فى الصلوٰة : ٧٢٦۔ صحيح]

❁ شہادت والی انگلی کو مسلسل شروع سے آخر تک آہستہ آہستہ حرکت دیتے رہیں۔ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا » [نسائى، كتاب الافتتاح، باب موضع اليمين من الشمال فى الصلاة : ٨٩٠۔ صحيح]

''میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کو اٹھایا، پھر اسے حرکت دیتے رہے اور دعا کرتے رہے۔''

مولانا سلام اللہ حنفی رحمہ اللہ شرح مؤطا میں لکھتے ہیں:

" وَ فِيْهِ تَحْرِيْكُهَا دَائِمًا إِذَا الدُّعَاءُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ "

''اس حدیث میں ہے کہ انگلی کو تشہد میں ہمیشہ حرکت دیتے رہنا چاہیے، کیونکہ دعا تشہد کے بعد ہوتی ہے۔''

علامہ الالبانی رحمہ اللہ ''صفة صلاة النبى صلی اللہ علیہ وسلم (١٥٨)'' میں فرماتے ہیں:

"فَفِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ يَسْتَمِرَّ فِى الْإِشَارَةِ وَ فِىْ تَحْرِيْكِهَا إِلَى السَّلَامِ لِأَنَّ الدُّعَاءَ قَبْلَهُ "

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ سنت طریقہ یہ ہے کہ انگلی کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے، کیونکہ دعا سلام سے متصل ہے۔''

❁ دورانِ تشہد شہادت والی انگلی کو تھوڑا سا خم دیں اور وہ قبلہ رخ ہو۔ [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب الإشارة فى التشهد : ٩٩١۔ نسائى : ١١٦١۔ صحيح]

❁ پورے تشہد میں ایک مرتبہ انگلی اٹھانا، یعنی "لَا" پر اٹھانا اور "إِلَّا" پر گرا دینا، یا "إِلَّا اللّٰهُ" پر اٹھانا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اسی طرح انگلی کو حرکت نہ دینے والی روایت جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد (۹۸۹) اور نسائی (۱۲۷۱) میں ہے، وہ محمد بن عجلان کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

تشہد میں نظر کہاں رکھی جائے؟

❁ تشہد میں نظر شہادت والی انگلی پر ہونی چاہیے، سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ » [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب الإشارة فى التشهد : ٩٩٠- حسن]

''آپ کی نظر آپ کے اشارہ سے آگے نہ بڑھتی تھی۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی سے قبلے (سامنے) کی طرف اشارہ کیا اور اپنی نظر اس انگلی پر ٹکائی، پھر فرمایا:

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے کرتے دیکھا ہے۔'' [نسائی، كتاب التطبيق، باب موضع البصر فى التشهد : ١١٦١- صحيح]

مسنون تشہد

❁ «اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ » [بخارى، كتاب العمل فى الصلاة، باب من سمى قومًا أو سلم فى الصلاة.....الخ : ١٢٠٢- مسلم : ٤٠٢]

''(میری) زبان کی عبادتیں، بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تجھ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ پھر درود شریف پڑھیں:

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ» [بخاری، کتاب الأنبیاء، باب: ۳۳۷۰۔ مسلم: ٤٠٦]

''اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، جس طرح تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد پر اور محمد کی آل پر، جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر، یقیناً تو تعریف والا، بزرگی والا ہے۔''

درود شریف کس تشہد میں پڑھنا چاہیے؟

❁ درود شریف ہر تشہد میں پڑھنا چاہیے، پہلا ہو یا دوسرا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نو رکعات (وتر) پڑھتے، تو ان کے درمیان صرف آٹھویں رکعت پر تشہد بیٹھتے، اللہ کی تعریف کرتے اور نبی (ﷺ) پر درود پڑھتے اور ان میں دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے اور نویں رکعت پڑھتے، پھر بیٹھ جاتے، اللہ کی حمد وثنا بیان کرتے اور نبی (ﷺ) پر درود پڑھتے اور دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔'' [نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بتسع: ۱۷۲۱۔ صحیح]

علامہ الالبانی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں: ''یہ حدیث صراحتاً دلالت کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے آپ پر پہلے تشہد میں اسی طرح درود پڑھا جس طرح دوسرے تشہد میں درود پڑھتے تھے۔'' [تمام المنة: ٢٢٤]

اس روایت کے برعکس ایسی کوئی صحیح روایت نہیں ہے جس میں پہلے تشہد میں درود پڑھنے سے منع کیا گیا ہو، یا محض دوسرے تشہد میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ بعض علماء کا موقف ہے کہ پہلے تشہد میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے، ان کی دلیل یہ روایت ہے:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ ..... حَتّٰى يَقُوْمَ))[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب فى تخفيف القعود : ٩٩٥۔ اسے امام حاکم اور الذہبی نے بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے، جبکہ علامہ الالبانی اور شعیب الارنؤوط نے ضعیف کہا ہے]

''نبی کریم ﷺ پہلی دو رکعتوں (کے تشہد) میں ایسے ہوتے گویا گرم پتھر پر بیٹھے ہیں..... یہاں تک کہ آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے۔''

یہ روایت ضعیف ہے، پھر اس میں درود پڑھنے یا نہ پڑھنے کا بھی ذکر نہیں ہے۔

دوسری دلیل یہ روایت ہے کہ یزید نخعی رحمہ اللہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

((إِنْ كَانَ فِيْ وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِيْنَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ وَإِنْ كَانَ فِيْ آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ ثُمَّ يُسَلِّمُ))[صحيح ابن خزيمة، باب الاقتصار فى الجلسة الأولىٰ : ٦٨٥۔ مسند أحمد : ٤٥٩/١، ح : ٤٣٨٢۔ علامہ شعیب الارنؤوط اور امام ہیثمی نے اسے صحیح اور مصطفیٰ الاعظمی نے حسن کہا ہے]

''اگر وہ درمیانے تشہد میں ہوتے تو تشہد پڑھ کر کھڑے ہو جاتے اور اگر آخری تشہد میں ہوتے تو جو اللہ توفیق دیتا دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔''

اس روایت کے دو جواب دیے جاتے ہیں، ایک یہ کہ اس روایت میں درود کا ذکر ہی نہیں ہے، نہ پہلے تشہد میں اور نہ دوسرے میں اور دیگر روایات سے ثابت ہے کہ پہلے تشہد میں بھی درود پڑھنا چاہیے۔ دوسرا جواب یہ ہے، جو پہلے سے زیادہ جامع وصحیح ہے کہ لفظ تشہد سلام اور درود دونوں پر بھی بولا جاتا ہے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ)) [مسلم، كتاب المساجد، باب ما يستعاذ فى الصلاة : ٥٨٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب تم میں سے کوئی ایک آخری تشہد (میں سلام اور درود پڑھنے) سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔''

تیسری رکعت

- تین یا چار رکعات والی نماز ہے تو '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ '' کہتے ہوئے کھڑے ہو جائیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ)) [مسلم، كتاب الصلاة، باب إثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلاة..... الخ : ٣٩٢/٢٨]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو ''اللہ اکبر'' کہتے۔''

- پہلی رکعت کی طرح کندھوں تک رفع الیدین کریں۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((وَ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)) [بخارى، كتاب الأذان، باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين : ٧٣٩]

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دو رکعتوں کے بعد (تیسری کے لیے) کھڑے ہوتے تو رفع الیدین کرتے اور فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے۔''

رفع الیدین دو رکعات کے بعد ہی کرنا چاہیے، بعض لوگ حالتِ جماعت میں تشہد سے جب بھی کھڑے ہوں تو رفع الیدین کرتے ہیں، یاد رہے حدیث میں رفع الیدین کرنے کے لیے تشہد کا ذکر نہیں، بلکہ دو رکعات کا ذکر ہے کہ ان کے بعد تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوں تو رفع الیدین کریں۔

آخری تشہد

- آخری رکعت مکمل کر کے تشہد بیٹھ جائیں۔
- دوسرے تشہد کا طریقہ بھی پہلے تشہد والا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ دایاں پاؤں کھڑا کریں، بایاں پاؤں (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالیں اور زمین پر بیٹھیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا۔ سے تورک کہتے ہیں اور یہ ہر اس تشہد میں ہوگا جس کے بعد سلام ہے۔ سیدنا ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« وَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَ نَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ٨٢٨]

''رسول اللہ ﷺ جب آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تو دائیں پاؤں کو کھڑا کرتے اور بائیں پاؤں کو (دائیں پنڈلی کے نیچے سے) باہر نکالتے اور اپنی سیرین پر بیٹھ جاتے۔''

- آخری تشہد میں دائیں پاؤں کو بچھا کر رکھنا بھی جائز ہے۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوٰة ..... الخ : ٥٧٩]
- دایاں ہاتھ دائیں ران یا گھٹنے پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران یا گھٹنے پر رکھیں اور دائیں ہاتھ کی کہنی کو دائیں ران سے علیحدہ اور اونچا رکھیں۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب صفة الجلوس فی الصلوٰة ..... الخ : ٥٧٩، ٥٨٠۔ أبو داؤد : ٧٢٦]
- علاوہ ازیں دونوں بازوؤں کو دونوں رانوں پر رکھنا بھی جائز ہے۔ [نسائی، کتاب السهو، باب موضع الذراعين : ١٢٦٥۔ صحيح]

تشہد کی دعائیں

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے، جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، موت و حیات کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔'' (درج ذیل دعاؤں میں سے پہلی دعا میں انھی چار چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے) [مسلم، کتاب المساجد، باب ما يستعاذ منه فی الصلاة : ٥٨٨]
- آخری تشہد میں جو دعا چاہیں مانگیں، بشرطیکہ عربی میں ہو، لیکن مسنون دعا مانگنا ہی افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوْ » [بخاری، کتاب الأذان، باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ..... الخ : ۸۳۵]

''(سلام اور درود کے بعد) دعاؤں میں سے جو دعا اسے زیادہ پسند ہو وہ دعا کرے۔''

❁ تشہد میں درود کے بعد کی دعائیں مندرجہ ذیل ہیں:

① « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یستعاذ منه فی الصلوٰة : ۱۲۸/۵۸۸۔ بخاری : ۸۳۲]

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں جہنم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے۔''

مندرجہ بالا دعا ضرور پڑھنی چاہیے، کیونکہ اس کے پڑھنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے اور اسی لیے بعض علماء نے اسے فرض قرار دیا ہے، بلکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم (۵۹۰) میں طاؤس تابعی رحمہ اللہ سے متعلق نقل کیا ہے کہ اس نے اپنے بیٹے کو مذکورہ دعا نہ پڑھنے کی وجہ سے نماز دہرانے کا حکم دیا۔ اس کے علاوہ دعاؤں میں سے جو چاہیں پڑھ لیں۔

② « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ » [بخاری، کتاب الأذان، باب الدعاء قبل السلام : ۸۳۴۔ مسلم : ۲۷۰۵]

''اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہ معاف نہیں کر سکتا، پس مجھے اپنی خاص مغفرت سے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بلاشبہ تو ہی بخشنے والا، بے حد رحم کرنے والا ہے۔''

③ « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ » [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلوٰة النبی ﷺ ودعاءه باللیل : ۷۷۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! تو مجھے بخش دے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو پیچھے گناہ کیے، اور جو میں نے چھپا کر کیے اور جو میں نے علانیہ کیے، اور جو میں نے زیادتی کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (وہ بھی معاف فرما)، تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

④ «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ ! بِأَنَّكَ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ» [نسائی، کتاب السهو، باب الدعاء بعد الذکر: ۱۳۰۲۔ صحیح]

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بنا پر کہ تو واحد، اکیلا اور بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا، نہ وہ جنا گیا اور نہ اس کا کوئی شریک ہے، یہ (سوال) کہ تو میرے گناہ معاف فرما دے۔ یقیناً تو ہی بخشنے والا، بے حد مہربان ہے۔''

نماز کا اختتام

❁ دعائیں پڑھنے کے بعد دائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» پھر بائیں طرف چہرہ پھیریں اور کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» اور رسول اللہ ﷺ اس حد تک چہرہ پھیرتے تھے کہ آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی جاتی تھی۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی السلام: ۹۹۶۔ صحیح]

❁ نماز کا سلام پھیرنے کے مندرجہ ذیل دو طریقے مزید بھی ہیں:

① دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ» اور بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» [أبوداؤد، کتاب الصلاة، باب فی السلام: ۹۹۷۔ صحیح]

ابو داؤد کے ایک نسخہ میں دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے "وَ بَرَكَاتُهُ" کا اضافہ بھی ثابت ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھیں بلوغ المرام، باب صفة الصلاة۔ نیل الأوطار ۲/ ۳۳۴۔ سبل السلام: ۱/ ۳۳۰، ۳۳۱]

② دائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بائیں جانب چہرہ پھیرتے ہوئے کہیں: « اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ » [نسائی، کتاب الصلاة، باب کیف السلام علی الشمال : ۱۳۲۲۔ مسند أحمد : ۲/ ۷۱، ۷۲، ح : ۵۴۰۲۔ صحیح]

❁ صرف ایک طرف سلام پھیرنے سے متعلق ابن ماجہ (۹۱۸ تا ۹۲۰) وغیرہ میں جو روایات ہیں وہ ضعیف ہیں۔

نماز کے بعد کے اذکار

❁ سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل اذکار کرنا مسنون ہے:

① ایک مرتبہ بلند آواز سے کہیں: « اَللّٰهُ أَكْبَرُ » ''اللہ سب سے بڑا ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاة : ۸۴۲۔ مسلم : ۱۲۲/ ۵۸۳]

② تین مرتبہ کہیں: « أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ » ''میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته : ۵۹۱]

یاد رہے حدیث میں مطلق استغفار کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ تین بار استغفار کیا کرتے تھے اور استغفار کے الفاظ '' أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ '' امام اوزاعی رحمہ اللہ کے ہیں، لہٰذا اس جگہ استغفار کے کوئی بھی مسنون الفاظ تین دفعہ پڑھے جا سکتے ہیں۔

③ « اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر ..... الخ : ۵۹۱]

''اے اللہ! تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے! تو بڑی برکت والا ہے۔''

④ « اَللّٰهُمَّ ! أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ » [أبوداؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار : ۱۵۲۲۔ نسائی، کتاب السهو، باب نوع آخر من الدعاء : ۱۳۰۴۔ صحیح]

''اے اللہ! اپنی یاد، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔''

⑤ « لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ » [بخاری، کتاب الأذان، باب الذکر بعد الصلاۃ : ٨٤٤۔ مسلم : ٥٩٣]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی شان والے کو اس کی شان تجھ سے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔''

⑥ « لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ » [مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ..... الخ : ٥٩٤]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ نہ (گناہ سے) بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ (نیک کام) کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اسی کے لیے نعمت ہے اور اسی کے لیے فضل اور اسی کے لیے اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، ہم اپنی بندگی اسی کے لیے خاص کرنے والے ہیں، خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔''

⑦ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان رکاوٹ صرف موت ہے۔'' یعنی جیسے ہی موت آئے گی وہ سیدھا جنت میں چلا جائے گا۔ [عمل الیوم واللیلۃ للإمام النسائی : ١٠٠۔ اسے ابن حبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور منذری نے صحیح کہا ہے۔ اتحاف المهرة لابن حجر العسقلانی : ٦/٢٥٩، ح : ٦٤٨٠]

آیت الکرسی یہ ہے :

﴿ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـــُٔـوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾ [البقرة : ٢٥٥]

''اللہ (وہ معبود برحق ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس سے (کسی کی) سفارش کر سکے؟ جو کچھ لوگوں کے روبرو ہو رہا ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہو چکا ہے وہ اسے جانتا ہے اور وہ (لوگ) اس کے علم میں سے کسی چیز پر دسترس حاصل نہیں کر سکتے، ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے (اس قدر معلوم کرا دیتا ہے)، اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور اسے ان کی حفاظت کچھ بھی دشوار نہیں، وہ بڑا عالی اور جلیل القدر ہے۔''

⑧ « اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ »

[بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب ما یتعوذ من الجبن : ٢٨٢٢، ٦٣٧٤]

''اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور بخل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ نکمی عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور میں دنیا کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

⑨ « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ﴾[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ ودعاءه بالليل : ٧٧١/٢٠٢،٢٠١]

''اے اللہ! مجھے معاف کردے جو میں نے پہلے گناہ کیے اور جو میں نے بعد میں کیے، جو میں نے چھپ کر کیے اور جو علانیہ کیے اور جو میں نے زیادتی کی اور جنھیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تو ہی (عزت میں) آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔''

⑩ ﴿ رَبِّ! قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ﴾[مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب استحباب يمين الإمام : ٧٠٩]

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اس دن اپنے عذاب سے بچانا جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔''

⑪ جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ " سُبْحَانَ اللّٰهِ "، تینتیس مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"، تینتیس مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ "اور ایک مرتبہ مندرجہ ذیل دعا پڑھے گا تو اس کے سب (صغیرہ) گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں، چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں:

﴿ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴾[مسلم، كتاب المساجد، باب استحباب الذكر بعد الصلوة و بيان صفته : ٥٩٧]

''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ"، ۳۳ مرتبہ " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "اور ۳۴ مرتبہ "اَللّٰهُ أَكْبَرُ" کہے گا وہ نامراد نہیں ہوگا۔[مسلم، أيضا : ٥٩٦]

دس مرتبہ " سُبْحَانَ اللّٰهِ "، دس مرتبہ " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "اور دس مرتبہ " اَللّٰهُ أَكْبَرُ "

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [أبوداؤد، كتاب الأدب، باب فی التسبيح عند النوم : ٥٠٦٥۔ ترمذی : ٣٤١٠۔ حسن]

⑫ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ہر نماز کے بعد معوذات پڑھا کروں۔ [أبوداؤد، كتاب الوتر، باب فی الاستغفار : ١٥٢٣۔ نسائی : ١٣٣٧۔ صحيح]

آخری تین سورتوں (سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس) کو معوذات کہا جاتا ہے۔ [فتح الباری : ٧٨/٩]

⑬ «اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ رِزْقًا طَيِّبًا وَّ عَمَلاً مُتَقَبَّلاً» [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما يقال بعد التسليم : ٩٢٥۔ صحيح]

''اے اللہ! میں تجھ سے فائدہ دینے والے علم، پاک رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں۔''

یہ دعا نمازِ فجر کے بعد کی ہے، سو نماز فجر کے بعد یہ دعا ضرور پڑھنی چاہیے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ فجر کے بعد یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

⑭ «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ» [مسند أحمد : ٢٢٧/٤، ح : ١٨٠١٣۔ ترمذی : ٣٤٧٤۔ حسن]

''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے، ساری خیر اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص نے نماز مغرب اور نمازِ صبح کے بعد (حالتِ تشہد سے) پھرنے اور ٹانگ موڑنے (یعنی اٹھنے) سے پہلے یہ (مذکورہ بالا) دعا دس مرتبہ پڑھی تو ایک دفعہ کے بدلے میں اس کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں، دس گناہ مٹا دیے جاتے ہیں، دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں اور یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا اس کے لیے ہر مکروہ و ناپسندیدہ کام اور شیطان مردود سے پناہ کا کام دیتی ہے اور شرک کے علاوہ کوئی بھی گناہ اس کے لیے ہلاکت کا باعث نہیں بن سکتا اور وہ اعمال میں تمام لوگوں سے افضل ہوگا، سوائے اس آدمی کے جو اس سے زیادہ مرتبہ یہ دعا پڑھے گا۔'' [أیضًا]

اذکار گنتی کرنا

اذکار ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں پر شمار کریں۔ سیدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يُّرَاعِيْنَ بِالتَّكْبِيْرِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَأَنْ يَّعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ، فَإِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ))

[أبو داؤد، كتاب الوتر، باب التسبيح بالحصى : ١٥٠١۔ اس حدیث کو امام نووی، ابن حجر اور علامہ الالبانی نے حسن جبکہ امام حاکم نے صحیح کہا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے]

''بلاشبہ نبی ﷺ نے انھیں '' اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' پڑھنے کا حکم دیا اور یہ بھی حکم دیا کہ وہ انھیں انگلیوں کے پوروں پر گنیں، کیونکہ ان پوروں سے پوچھا جائے گا اور یہ گواہی دیں گی۔''

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

بعض لوگ مرد اور عورت کی نماز میں کئی طرح کے فرق بیان کرتے ہیں، یاد رہے نماز کے دو حصے ہیں، ایک حصہ نماز کی ہیئت اور اسے ادا کرنے کا طریقہ ہے، جو تکبیر تحریمہ سے سلام پھیرنے تک ہے، یہ اصل نماز ہے، اس میں مرد اور عورت کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے استاد امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا فتویٰ صحیح سند سے مروی ہے، کہتے ہیں:

" تَقْعُدُ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلَاةِ كَمَا يَقْعُدُ الرَّجُلُ " [ابن أبي شيبة، كتاب الصلاة، باب في المرأة كيف تجلس في الصلاة ؟ : ٢٧٨٨]

''نماز میں عورت بھی بالکل ویسے ہی بیٹھے جیسے مرد بیٹھتا ہے۔''

جن علماء نے مرد اور عورت کے درمیان نماز کی ہیئت میں فرق ذکر کیا ہے، مثلاً مرد کانوں تک اور عورتیں صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھائیں، حالتِ قیام میں مرد زیر ناف جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں، سجدے میں مرد رانوں سے پیٹ دور رکھیں، جبکہ عورتیں رانوں سے پیٹ چپکالیں، یہ فرق کسی بھی صحیح وصریح حدیث میں مذکور نہیں، بلکہ یہ سراسر قیاسِ فاسد کی بنا پر ہے، جس کا کتاب وسنت سے کوئی تعلق نہیں، کیونکہ جب قرآن وسنت نے یہ فرق نہیں کیا تو کسی عالم کو یہ اختیار کہاں ہے کہ وہ اپنی طرف سے دین میں اضافہ کرے؟

دوسرا حصہ نماز سے متعلقہ چیزیں ہیں، مثلاً لباس، پردہ، جماعت اور امامت۔ یہ تمام مسائل نماز سے متعلقہ تو ہیں لیکن نماز نہیں۔ ان مسائل میں مرد وخواتین میں ان کا دائرۂ عمل مختلف ہونے کی وجہ سے کچھ فرق ہے، لیکن اسے نماز کا فرق نہیں کہا جاسکتا۔ مثلاً عورتوں کے لیے سر سے پاؤں تک جبکہ مرد کے لیے ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ڈھانپنا اور کندھوں پر کپڑے کا ہونا لازم ہے۔ مرد امام صف سے نکل کر آگے کھڑا ہوگا، جبکہ عورت امام صف ہی میں کھڑی ہوگی اور وہ صرف عورتوں ہی کی جماعت کروائے گی۔ امام کے بھولنے پر مرد ''سبحان اللہ'' کہہ کر جبکہ عورتیں تالی بجا کر مطلع کریں گی۔ جماعت میں مردوں کی پہلی صف جبکہ عورتوں کی آخری صف بہتر ہے۔ مرد کو کسی صورت میں نماز معاف نہیں، جبکہ عورت کو ایام حیض ونفاس میں معاف ہے۔

یہ فرق نماز سے متعلقہ مسائل میں ہے، ان کو نماز کی ہیئت کے فرق کی دلیل نہیں بنایا جاسکتا اور نہ ثابت شدہ فرق پر قیاس کر کے غیر ثابت شدہ چیزوں میں فرق کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ نماز کی ہیئت میں فرق خود ساختہ ہے، اس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کا بیان

- فرض نماز کے بعد کا وقت دعا کی قبولیت کے اوقات میں سے ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے دعا کی قبولیت کے وقت کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ » [ترمذی، کتاب الدعوات، باب حدیث ینزل ربنا کل لیلة إلی السماء الدنیا: ۳۴۹۹۔ حسن]

''رات کے آخری حصہ میں اور فرض نمازوں کے بعد (کے اوقات)۔''

- لہٰذا فرض نماز کے بعد دعا کرنی چاہیے، لیکن دعا مسنون اذکار کے بعد کی جائے تو بہتر ہے، تاکہ مسنون اذکار جو اکثر احادیث سے ثابت ہیں، کہیں چھوٹ نہ جائیں۔
- دعا مسنون طریقے اور قبولیت کی شرائط کے مطابق کرنی چاہیے، محض عادت پوری کرنے کے لیے ہاتھ اٹھانا اور منہ پر پھیر لینا ٹھیک نہیں۔

دعا کی اہمیت وفضیلت

- ارشاد ربانی ہے:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ [المؤمن: ٦٠]

''تمھارے رب نے کہا ہے کہ مجھے پکارو، میں تمھاری دعا کو قبول کرتا ہوں، بے شک جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کریں گے، وہ عنقریب جہنم میں داخل ہوں گے۔''

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« اَلدُّعَاءُ هِيَ الْعِبَادَةُ » [أبو داؤد، كتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٧٩۔ ترمذی : ٣٢٤٧، ٢٩٦٩۔صحیح]

''دعا ہی اصل عبادت ہے۔''

دعا کی قبولیت

❁ ارشاد رب العالمین ہے:

﴿ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ﴾ [البقرة : ١٨٦]

''جب بھی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے، تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی بھی شخص جب اللہ سے دعا کرتا ہے تو وہ (تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں) ضرور قبول کی جاتی ہے، دنیا ہی میں جلد اسے اس کا مقصود عطا کر دیا جائے، یا اسے آخرت کے لیے ذخیرہ کر دیا جائے، یا اس دعا کے برابر اس کے گناہ معاف کر دیے جائیں، بشرطیکہ وہ گناہ اور قطع رحمی کی دعا نہ کرے اور جلدی بھی نہ کرے۔'' صحابہ نے پوچھا: ''یا رسول اللہ! جلدی کرنے سے کیا مراد ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ یہ کہے کہ میں نے دعا کی، میں نے دعا کی، لیکن میرا خیال ہے کہ میری دعا قبول نہیں ہوگی اور پھر وہ مایوس ہو کر دعا کرنا چھوڑ دیتا ہے۔''

[ترمذی، كتاب الدعوات، باب ما من رجل يدعو الله بدعاء إلا استجيب له : ٣٦٠٤/٣۔ مسلم : ٢٧٣٥/٩٢۔ بخاری : ٦٣٤٠]

قبولیت دعا کی شرائط

❁ کھانا پینا اور لباس حلال ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

« اَلرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ، أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ، يَا رَبِّ ! يَا رَبِّ ! وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ، وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ، فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ؟ » [مسلم، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من كسب الطيب وتربيتها : ١٠١٥]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آدمی لمبا سفر کرتا ہے، غبار سے اٹا ہوتا ہے اور وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے: ''اے میرے رب! اے میرے رب!'' جبکہ اس کا کھانا، اس کا پینا اور اس کا پہننا حرام ہے اور وہ پلا بڑھا بھی حرام میں ہے تو (اللہ فرماتا ہے) اب اس آدمی کی دعا کیسے قبول کی جائے۔''

- حضور قلب سے دعا کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اُدْعُوا اللّٰهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَاعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ » [ترمذی، کتاب الدعوات، باب : ٣٤٧٩]

''اللہ سے اس حالت میں دعا کرو کہ تمھیں قبولیت کا پورا یقین ہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل اس سے غافل اور اس کے خیالات دوسری طرف ہوں۔''

- اللہ کی نافرمانیوں سے پرہیز کریں، کیونکہ نافرمانیاں اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔

دعا کے آداب

- صرف اللہ سے دعا کریں، کسی دوسرے سے دعا ہرگز نہ کریں۔ [المومن : ١٤]
- اپنے یا کسی دوسرے مسلمان کے خلاف بددعا نہ کریں۔ [مسلم، کتاب الزهد، باب حديث جابر الطويل، وقصة أبي اليسر : ٣٠٠٩]
- دوسرے مسلمان بھائی کے لیے غائبانہ دعا کریں، کیونکہ فرشتہ اس کی اس دعا پر ''آمین'' کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے بھی یہ ملے۔ [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب : ٢٧٣٣]
- دعا بالجزم کرنی چاہیے اور اس کی قبولیت کا مکمل یقین ہو۔ [مسلم، كتاب الذكر والدعاء، باب العزم بالدعاء، ولا يقل إن شئت : ٢٦٧٨]
- پورے خشوع وخضوع، رغبت، ڈر اور آہ وزاری سے دعا کرنی چاہیے (رونا نہ آئے تو رونے والا چہرہ ہی بنالیں)۔ [مسلم، كتاب الإيمان، باب دعاء النبي ﷺ لأمته وبكائه شفقة عليهم : ٢٠٢]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- دعا آہستہ آواز میں کرنی چاہیے۔ [مریم : ٥٥]
- دعا بار بار کریں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی دعا کرتے تھے تو تین بار کرتے۔ [مسلم، کتاب الجهاد، باب ما لقی النبی ﷺ من أذی المشرکین والمنافقین : ١٧٩٤]
- صرف تنگی ہی میں نہیں، بلکہ تنگی اور خوشی دونوں حالتوں میں دعا کرنی چاہیے۔ [ترمذی، کتاب الدعوات، باب أن دعوة المسلم مستجابة : ٣٣٨٢۔ حسن]
- اللہ تعالیٰ سے کثرت سے دعا کرنی چاہیے۔ [ابن حبان : ٨٨٩۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ٣١٦/٣، ح :١٣٢٥۔ صحيح]
- کسی زندہ نیک آدمی سے دعا کروائی جا سکتی ہے۔ [البقرة : ٦٨۔ النساء : ٦٤۔ يوسف : ٩٧]
- کسی مُردہ شخص سے دعا کے لیے التجا کرنا جائز نہیں، مثلاً کوئی شخص کسی قبر والے سے دعا کرنے کی درخواست کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآىِٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴾ [الأحقاف : ٥]

''آخر اس شخص سے زیادہ بہکا ہوا انسان اور کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ان کو پکارے جو قیامت تک اسے جواب نہیں دے سکتے، بلکہ وہ اس سے بھی بے خبر ہیں کہ پکارنے والے ان کو پکار رہے ہیں۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں تو آپ سے دعا کرایا کرتے تھے، لیکن وفات کے بعد کبھی کسی صحابی نے قبر پر جا کر دعا کرنے کی درخواست نہیں کی۔ [بخاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الإمام إذا قحطوا : ١٠١٠]

- دعا کرتے ہوئے کسی غائب، زندہ یا مردہ شخص کا واسطہ نہیں دینا چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿ وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ﴾ [يونس : ١٨]

''وہ (کافر) اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہیں جو انھیں نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع دے سکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔ [ترمذی، کتاب الدعوات، باب ما من رجل یدعو اللہ بدعاء إلا استجیب لہ : ۳/ ۳۶۰۴]

❁ دعا کی قبولیت کے معاملہ میں جلدی نہیں کرنی چاہیے، یعنی چند دن دعا کی، پھر ناامید ہو کر چھوڑ دی۔ [بخاری، کتاب الدعوات، باب یستجاب للعبد ما لم یعجل: ۶۳۴۰۔ مسلم: ۹۲/ ۲۷۳۵]

دعا کا طریقہ

❁ دعا کی دو اقسام ہیں، ایک مخصوص اذکار یعنی وہ دعائیں جو صبح و شام، اذان کے بعد اور نماز کے بعد کی جاتی ہیں اور دیگر مخصوص مواقع کی دعائیں۔ ان دعاؤں کا احادیث میں جو موقع ذکر ہوا ہے اسی موقع پر بغیر کوئی خاص ہیئت اپنائے وہ دعا کرنی چاہیے۔

دوسری وہ دعائیں جو کسی خاص موقع کی نہیں، بلکہ عام حالات میں بندہ کسی بھی زبان میں اپنی حاجات اللہ کے سامنے رکھتا ہے۔ دوسری قسم کی دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا جائز ہے اور اذکار میں ہاتھ اٹھانا خلاف سنت ہے۔ جبکہ کچھ لوگ جہالت کی وجہ سے اذکار میں بھی ہاتھ اٹھا لیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے اور انھی کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

''آخری وقت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دعا کرنے میں مبالغہ کریں گے۔''

[أبو داؤد، کتاب الطھارۃ، باب الإسراف فی الوضوء : ۹۶۔ صحیح]

❁ دعا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کریں تو (ان شاء اللہ) دعا ضرور قبول ہوگی:

① پہلے اللہ کی حمد و ثنا کریں، پھر نبی مکرم ﷺ پر درود پڑھیں۔ [ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی إیجاب الدعاء بتقدیم الحمد..... : ۳۴۷۶۔ نسائی : ۱۲۸۵۔ صحیح]

② پھر اللہ کی نعمتوں کا اقرار اور اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، پھر دعا کریں۔ [بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ : ﴿ یریدون أن یبدلوا کلام اللہ ﴾ : ۷۵۰۷]

③ اپنے اعمال صالحہ کا واسطہ دے کر مانگیں۔ [بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث الغار : ٣٤٦٥۔ مسلم : ٦٩٤٩]

④ جامع دعائیں کرنی چاہییں ۔[أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٨٢۔ صحیح]

⑤ اللہ کے اسمائے حسنیٰ کا واسطہ دے کر دعا مانگیں ۔[الأعراف : ١٨٠]

⑥ اللہ کے اسم اعظم کا واسطہ دے کر سوال کیا جائے ۔[أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٩٥۔ ترمذی:٣٤٧٥۔ صحیح]

اسم اعظم

❁ رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل دعاؤں کے بارے میں فرمایا کہ ان میں اسم اعظم ہے :

① « اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، الْمَنَّانُ، بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ! »

[أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٩٥۔ ترمذی : ٣٥٤٤۔صحیح]

② « اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنِّیْ أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَحَدُ، الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ ، وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ » [أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٩٣۔ ترمذی : ٣٤٧٥۔ ابن ماجه : ٣٨٥٧۔ صحیح]

③ ﴿ وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴾ [البقرة : ١٦٣]

[أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٩٦۔ ترمذی : ٣٤٧٨۔ حسن]

④ ﴿ الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ﴾ [آل عمران : ٢،١]

[أبو داؤد، کتاب الوتر، باب الدعاء : ١٤٩٦۔ ترمذی : ٣٤٧٨۔حسن]

❁ مندرجہ ذیل کلمات پڑھنے کے بعد دعا کریں گے تو (ان شاء اللہ) قبول ہوگی :

« لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ » [بخاری، کتاب التهجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی : ١١٥٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا

❁ دعا کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا جائز ہے، تابعی ابو نعیم وہب بن کیسان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ الزُّبَيْرِ يَدْعُوَانِ بِإِدْبَارِ الرَّاحَتَيْنِ عَلَى الْوَجْهِ))

[الأدب المفرد للبخاري، باب رفع الأيدي في الدعاء : ٦٠٩ - إسناده حسن]

''میں نے سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ دونوں دعا کرتے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے چہروں پر پھیرتے تھے۔''

کفریہ وشرکیہ دعاؤں سے اجتناب

عربی یا کسی بھی زبان میں کوئی بھی جائز دعا کی جا سکتی ہے، لیکن کفریہ وشرکیہ دعا کرنا حرام ہے، دعا میں کسی زندہ یا فوت شدہ ہستی کا واسطہ دینا، یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور ہستی سے دعا کرنا کفر وشرک ہے اور یہ حرام ہے، اس لیے ایسی دعاؤں کی کتابیں جن میں کفریہ و شرکیہ دعائیں ہوں ان سے بچنا لازم ہے، مثلاً دعائے گنج العرش، دعائے سریانی اور دعائے قدح وغیرہ۔ اسی طرح خود ساختہ درود کی کتابوں سے بھی بچیں، مثلاً درود تاج، درود لکھی، درود ماہی، درود مقدس اور درود اکبر وغیرہ۔ کیونکہ اگر کسی درود میں کفریہ وشرکیہ الفاظ نہ بھی ہوں، تو بھی درود صرف وہی پڑھا جائے گا جو مسنون ہے، غیر مسنون درود پڑھنا جائز نہیں ہے۔

مسنون دعاؤں میں تحریف

اپنے پاس سے دعا کرنے کی شریعت نے اجازت دی ہے، بشرطیکہ الفاظ کفریہ وشرکیہ نہ ہوں، لیکن مسنون دعاؤں میں سے دعا کرنا سب سے بہتر ہے۔ مگر بعض لوگوں نے مسنون دعاؤں میں تبدیلیاں کر لی ہیں، مثلاً اذان کے بعد والی دعا میں ((آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ)) کے بعد ''وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ'' اور ((وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُحَمَّدَنِ الَّذِي وَعَدْتَّهُ)) کے بعد '' وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهُ يَوْمَ الْقِيمَةِ '' اور نماز کے بعد والی دعا میں ((اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ)) کے بعد ''وَ إِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ " کا اضافہ کر دیا، یہ سراسر ظلم اور زیادتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک شخص کو دعا سکھا رہے تھے اور اس نے "نَبِيَّكَ" کی جگہ "رَسُوْلَكَ" کہہ دیا، اگرچہ اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے منع کیا اور وہی لفظ پڑھنے کا حکم دیا جو خود اسے پڑھایا تھا۔ [بخاری، کتاب الوضوء، باب فضل من بات علی الوضوء : ۲۳۹]

اس سے ثابت ہوا کہ مسنون دعاؤں میں تبدیلی جائز نہیں اور دعا میں تبدیلی محض دعا میں تبدیلی نہیں، یہ حدیث میں تبدیلی کی ایک شکل ہے اور وہ جائز نہیں ہے۔

نماز کے بعد اجتماعی دعا کا مسئلہ

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی مل کر جو اجتماعی دعا کا اہتمام کرتے ہیں اس کا رسول اللہ ﷺ یا آپ کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ بھی یہ کام کیا ہوتا تو دوسرے مسائل کی طرح اس کا ثبوت بھی ضرور ہم تک پہنچتا۔ لیکن کسی ایک بھی صحیح حدیث میں اس کا ثبوت نہیں ہے۔ اسی وجہ سے علمائے کرام کی ایک بڑی جماعت نے اسے بدعت شمار کیا ہے۔ مثلاً امام ابن تیمیہ نے ''مختصر الفتاوی المصریہ (۴۰، ۴۱)'' اور ''مجموع الفتاوی (۵۱۹/۲۲)'' میں، امام ابن قیم نے ''زاد المعاد (۲۵۷/۱)'' میں، مفتی محمد ابراہیم نے ''دعا بعد الفرائض کا مسنون طریقہ (۲۲)'' میں، علامہ انور شاہ کشمیری حنفی نے ''العرف الشذی (۸۶)'' میں، مولوی فیض اللہ بنگلا دیشی نے ''احکام الدعوات المروجہ (۲۱)'' میں، مولوی رفیق دلاوری شاگرد رشید مولانا محمود الحسن حنفی نے ''عماد الدین (۳۹۷)'' میں اور مفتی رشید احمد لدھیانوی نے ''احسن الفتاوی'' میں جماعت کے بعد اجتماعی دعا کرنے کو بدعت قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز میں نظر کا مسئلہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الالتفات في الصلاة : ٩٠٩۔ صحيح الترغيب والترهيب للألباني : ٥٥٤۔ حسن]

''اللہ تعالیٰ بندے کی نماز میں برابر متوجہ رہتا ہے، جب تک بندہ ادھر ادھر نہ دیکھے۔ جب بندہ توجہ ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نماز میں آنکھیں کھول کر رکھتے تھے۔ [بخاری، كتاب الصلاة، باب إذا صلى في ثوب له أعلام ونظر إلى علمها : ٣٧٣، ٣٧٤۔ مسلم : ٥٥٦]

بعض لوگ نماز میں خشوع پیدا کرنے کے لیے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، یہ خلاف سنت ہے۔

❁ نماز میں سر کو جھکا لینا چاہیے اور نظر سجدے والی جگہ ہونی چاہیے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَنَزَلَتْ: ﴿ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ٢] فَطَأْطَأَ رَأْسَهُ » [مستدرك حاكم : ٣٩٣/٢، ح : ٣٤٨٣۔ إسناده حسن لذاته]

''رسول اللہ ﷺ نماز میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''وہی لوگ کامیاب ہیں جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں'' تو اس کے بعد آپ ﷺ اپنا سر جھکا لیا کرتے تھے۔''

- تشہد میں دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی پر نظر رکھنی چاہیے۔[نسائی، کتاب التطبیق، باب موضع البصر فی التشهد : ١١٦١۔ صحیح]
- نماز میں ادھر ادھر دیکھنا جائز نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب الالتفات فی الصلاة : ٧٥١]

''میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر جھانکنے کے متعلق پوچھا، تو آپ نے فرمایا: ''یہ تو شیطان کی جھپٹ ہے جو وہ آدمی کی نماز پر مارتا ہے۔''

- آسمان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا جائز نہیں، اس سے بینائی ختم ہونے کا خطرہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ يَرْفَعُوْنَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ، أَوْ لَا تَرْجِعُ إِلَيْهِمْ » [مسلم، کتاب الصلاة، باب النهی عن رفع البصر ..... الخ : ٤٢٨]

''لوگوں کو نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے ضرور رک جانا چاہیے، ورنہ ان کی بینائی جاتی رہے گی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سجدۂ سہو کا بیان

سجدۂ سہو امت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کہ اس کے ذریعے سے نماز ایسے عظیم ترین رکن میں انسانی بھول سے پیدا ہونے والے نقص کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ سجدۂ سہو ہر قسم کی نماز میں بھول چوک پر واجب ہے، آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت اور نماز فرض ہو یا نفل، بھول چوک پر سجدۂ سہو کیے بغیر نماز نہیں ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ) [مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة والسجود له : ٥٧٢/٩٢]

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے تو اسے دو سجدے کرنے چاہییں۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فِي كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يُسَلِّمُ) [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن سجدهما بعد السلام : ١٢١٩ - حسن]

''ہر قسم کی بھول میں سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ہیں۔''

نماز میں جان بوجھ کر کی جانے والی غلطی کا ازالہ سجدۂ سہو سے نہیں ہو گا، بلکہ نماز باطل ہو جائے گی۔

رکعات میں کمی بیشی پر سجدۂ سہو

اگر کوئی رکعت رہ گئی تو اس رکعت کو مکمل کرنے کے بعد سجدۂ سہو کیا جائے گا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے دو رکعات پڑھا کر سلام پھیر دیا، تو آپ سے ذوالیدین نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! نماز مختصر ہو گئی ہے، یا آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھول گئے ہیں؟'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا ذوالیدین سچ کہہ رہا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''ہاں!'' تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور باقی دو رکعات پڑھائیں، پھر سلام پھیرا، پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا، جو عام سجود کی مانند یا ان سے لمبا تھا، پھر اٹھے۔'' [بخاری، کتاب السھو، باب من لم یتشھد فی سجدتی السھو : ۱۲۲۸۔ مسلم : ۹۹/۵۷۳]

- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے عصر کی تین رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر اپنے گھر چلے گئے۔ ایک آدمی جسے خرباق کہا جاتا تھا، وہ آپ ﷺ کے پاس گیا، اس نے اس چیز کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ غصے کی حالت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے لوگوں کے پاس آئے اور ان سے پوچھا: ''کیا یہ شخص سچ کہتا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ نے ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر دو سجدے کیے اور پھر سلام پھیرا۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب السھو فی الصلاۃ والسجود له : ۵۷۴۔ أبو داؤد : ۱۰۱۸]
- اگر کوئی رکعت زیادہ پڑھ لی ہے تو اس پر بھی دو سجدے کیے جائیں گے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھا دی، تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: ''کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' کہنے والے نے کہا: ''آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے کیے۔ [بخاری، کتاب السھو، باب إذا صلی خمسا : ۱۲۲۶۔ مسلم : ۹۱]
- اگر کوئی بھول کر زائد رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا ہے تو جہاں یاد آئے وہیں سے پلٹ کر تشہد میں بیٹھ جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کر لے۔

درمیانہ تشہد چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو

- اگر کوئی درمیانہ تشہد بھول جائے تو وہ سجدۂ سہو کرے گا۔ سیدنا عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے انھیں ظہر کی نماز پڑھائی اور آپ دو رکعتوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بعد بیٹھنے کے بجائے کھڑے ہو گئے، چنانچہ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب نماز ختم ہونے والی تھی اور لوگ آپ کے سلام پھیرنے کا انتظار کر رہے تھے تو آپ نے اللہ اکبر کہہ کر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب من لم یر التشهد الأول واجبًا ..... الخ : ۸۲۹۔ مسلم : ۵۷۰]

واضح رہے کہ اگر کوئی درمیانہ تشہد بھول کر کھڑا ہونے لگا اور یاد آ گیا تو اگر وہ بیٹھنے کی حالت کے زیادہ قریب ہے تو بیٹھ جائے اور اس پر سجدۂ سہو نہیں، کیونکہ اس نے کوئی کمی بیشی نہیں کی۔ لیکن اگر وہ کھڑا ہونے کی حالت کے زیادہ قریب ہے یا وہ کھڑا ہو گیا ہے تو یاد آنے پر بیٹھے گا نہیں، بلکہ نماز پوری کرے گا اور آخر میں سلام سے پہلے دو سجدے کرے گا۔ کیونکہ مذکورہ بالا عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''ہم نے ''سبحان اللہ'' کہا، پس جب آپ سیدھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے قیام شروع کر دیا اور آپ واپس نہ لوٹے۔'' [صحیح ابن خزیمة : ۱۱۵/۲، ح : ۱۰۳۱]

❁ درمیانہ تشہد جہاں کرنا چاہیے تھا وہاں نہ کیا، یا جہاں نہیں کرنا چاہیے وہاں کیا تو سجدۂ سہو لازم ہو گا۔

رکعات کی تعداد میں شک پر سجدۂ سہو

❁ اگر رکعات کی تعداد میں شک پڑ جائے تو اس کی دو شکلیں ہوں گی، ایک یہ کہ اسے یقین نہیں آ رہا کہ آیا اس نے تین رکعات پڑھی ہیں یا چار اور دوسری شکل یہ ہے کہ شک پڑھنے پر اس نے غور و خوض کیا اور اسے یقین آ گیا کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار۔ اس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

① پہلی حالت سے متعلق ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر تم میں سے کسی کو رکعات کی تعداد کے بارے میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اس نے تین پڑھی ہیں یا چار تو وہ شک کو چھوڑ دے اور یقینی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بات پر بنیاد رکھے (یعنی تین پر) اور پھر سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے، اب اگر اس نے پانچ رکعت نماز پڑھی ہو گی تو یہ سجدے اس کی نماز (کی رکعات) کو جفت کر دیں گے اور اگر اس نے پوری چار رکعت نماز پڑھی ہو گی تو یہ سجدے شیطان کے لیے ذلت کا سبب ہوں گے۔" [مسلم، کتاب المساجد، باب السهو فی الصلاة والسجود له : ٥٧١]

اور سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کسی کو دو اور ایک کے درمیان شک ہو جائے تو وہ ایک رکعت شمار کرے اور دو اور تین کے درمیان شک ہو تو دو رکعتیں شمار کرے، اگر تین اور چار کے درمیان شک پڑ جائے تو تین رکعتیں شمار کرے، پھر باقی نماز پوری کر لے، حتیٰ کہ شک اضافے کے بارے میں رہ جائے، پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔" [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن شك فی صلاته فرجع إلى اليقين : ١٢٠٩۔ ترمذی : ٣٩٨۔ حسن]

② دوسری شکل یہ کہ اسے شک پڑا مگر غور و خوض کے بعد پتا چل گیا کہ اس کی کون سی رکعت ہے تو وہ ظن غالب پر بنیاد رکھے اور آخر میں سلام کے بعد دو سجدے کر لے۔

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ » [بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٤٠١۔ مسلم : ٥٧٢]

"جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو وہ ٹھیک بات کو تلاش کرے اور اسی کے مطابق اپنی نماز پوری کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے کر لے۔"

واضح رہے کہ "فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ" اور سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کے الفاظ "وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ" کا معنی مختلف ہے، جیسا کہ مسلم کی حدیث میں جو مختلف چار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ استعمال ہوئے ہیں، ان سے واضح ہوتا ہے اور یہ فرق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری (۹۵/۳) میں بیان کیا ہے، اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے صحیح ابن خزیمہ (۱۱۴/۲) میں اور امام ابن حبان رحمہ اللہ نے صحیح ابن حبان (بعد ح: ۲۶۶۴) میں، جبکہ امام نووی رحمہ اللہ اور دیگر علماء نے ان دونوں احادیث کا ایک ہی معنی مراد لیا ہے۔

جن غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں

❁ مندرجہ ذیل غلطیوں پر سجدۂ سہو نہیں کیا جائے گا:

① کوئی جہالت کی وجہ سے نماز میں بات کرے (جان بوجھ کر بولنے والے کی نماز ٹوٹ جائے گی)۔ سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ نے لاعلمی کی وجہ سے نماز میں کوئی بات کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلاشبہ یہ نماز ہے، اس میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں ہے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب تحریم الکلام فی الصلاۃ..... الخ : ۵۳۷]

② کوئی دعا زیادہ مرتبہ پڑھی گئی، یا دعا میں کوئی لفظ زیادہ پڑھا گیا۔ ایک آدمی نے نماز میں اپنی طرف سے ﴿ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ ﴾ پڑھ دیا، نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''یہ کلمات کس نے کہے تھے؟'' اس شخص نے کہا: ''میں نے!'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتے دیکھے جو اسے پہلے لکھنے میں مقابلہ کر رہے تھے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب : ۷۹۹]

③ قراءت میں غلطی ہوگئی تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قراءت میں بھولنے پر سجدۂ سہو نہیں کیا کرتے تھے۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الفتح علی الإمام فی الصلاۃ : ۹۰۷۔ صحیح]

فاتحہ کی قراءت بھول جائے تو

❁ اگر کوئی شخص کسی رکعت میں سورۂ فاتحہ کی قراءت بھول جائے تو وہ اس رکعت کو دوبارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے اور پھر دو سجدے کرے، کیونکہ فاتحہ کے بغیر رکعت ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح رکوع یا سجدہ کرنا بھول جائے تو بھی پہلے وہ رکعت پڑھے، پھر دو سجدے کرے۔

امام و مقتدی کے احکام

- اگر امام بھول جائے تو مقتدی امام کو غلطی پر متنبہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي)) [مسلم، كتاب المساجد، باب السهو في الصلاة و السجود له : ٥٧٢]

''جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو۔''

یاد کروانے کا طریقہ ''امامت کے باب میں'' ملاحظہ فرمائیں۔

- امام غلطی سے اضافی رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں کو تنبیہ کرنی چاہیے، امام پلٹ آئے تو صحیح ورنہ مقتدی بھی امام کی اقتدا کریں، کیونکہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو بھول کر ظہر کی پانچ رکعات پڑھا دیں، جب سلام پھیرا تو لوگوں نے پوچھا: ''کیا نماز زیادہ ہو گئی ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' لوگوں نے کہا: ''آپ نے پانچ رکعات پڑھا دی ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے سجدۂ سہو کیا۔ [بخاری، كتاب السهو، باب إذا صلى خمسا : ١٢٢٦۔ مسلم : ٥٧٢/٩١]
- امام غلطی سے دوسرے رکن میں منتقل ہو گیا تو مقتدیوں کو بھی امام کی اقتدا کرنی چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بھول کر درمیانہ تشہد بیٹھے بغیر تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، (تو صحابہ بھی پیچھے کھڑے ہو گئے) اور آپ ﷺ نے نماز مکمل کر کے سجدۂ سہو کیا..... اور لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ [بخاری، كتاب السهو، باب يكبر في سجدتي السهو : ١٢٣٠۔ مسلم : ٥٧٠/٨٦]
- کسی غلطی پر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدیوں کو بھی سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔ (ایضاً)
- مقتدی جماعت کے دوران میں کوئی انفرادی غلطی کر لیتا ہے تو اس پر سجدۂ سہو نہیں ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''امام مقتدیوں کا ضامن ہے۔'' [أبو داؤد، كتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصلاة، باب ما يجب على المؤذن من تعاهد الوقت : ٥١٧۔ ترمذی : ٢٠٧۔ صحيح]

❁ لیکن اگر مقتدی جماعت کے بعد والی رکعات میں غلطی کرے تو وہ سجدۂ سہو کرے، یا امام کے ساتھ ہی ہے، لیکن کسی وجہ سے اس کی قراءتِ فاتحہ رہ جائے، یا رکوع وسجدہ رہ جائے تو وہ بعد میں وہ رکعت دوبارہ پڑھے اور دو سجدے کرے۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ

❁ سجدۂ سہو نماز کے دوسرے سجدوں کی طرح کیا جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''پھر آپ نے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا اور عام سجدوں کی طرح سجدہ کیا، یا اس سے کچھ لمبا، پھر سر اٹھاتے ہوئے ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہا، پھر ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سر رکھا اور عام سجدوں کی طرح یا ان سے کچھ لمبا سجدہ کیا، پھر ''اَللّٰهُ أَكْبَرُ'' کہتے ہوئے سر اٹھایا۔''

[بخاری، كتاب السهو، باب يكبر في سجدتي السهو : ١٢٢٩۔ مسلم : ٥٧٣]

❁ سجدۂ سہو کرنے کے مقامات دو ہیں:

① آخری تشہد میں دعائیں مکمل کرنے کے بعد دو سجدے کریں، پھر سلام پھیر لیں۔ [بخاری، كتاب السهو، باب ما جاء في السهو ..... الخ : ١٢٢٤۔ مسلم : ١٢٦٩]

② دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے کریں اور پھر سلام پھیریں۔ [بخاری، كتاب السهو، باب إذا صلى خمسا : ١٢٢٦۔ مسلم : ٥٧٤]

سجدۂ سہو کے مذکورہ بالا دونوں طریقے جائز ہیں۔ دونوں رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں، لیکن رسول اللہ ﷺ نے جس غلطی پر جو طریقہ اختیار کیا ہے، وہاں وہ طریقہ افضل ہے، یعنی رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں رہ جانے پر انھیں ادا کیا اور سجدے سلام کے بعد کیے تو اس صورت میں سلام کے بعد بہتر ہیں اور ایک دفعہ آپ کا درمیانہ تشہد رہ گیا تو آپ ﷺ نے سجدے سلام پھیرنے سے پہلے کیے تو اس صورت میں پہلے افضل ہیں۔

❁ آخری تشہد میں شہادتین (یعنی عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ) تک پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر سجدۂ سہو کرنا اور پھر دوبارہ مکمل تشہد پڑھنا پھر سلام پھیرنا، یہ کسی صحیح حدیث میں موجود نہیں۔

❁ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اگر سلام کے بعد کسی سے کوئی بات کر لی، یا کچھ وقت گزر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گیا تو مکمل نماز دہرانا پڑے گی۔ ان کی یہ بات صحیح نہیں، بلکہ جب بھی غلطی یاد آئے اس کے مطابق نماز کی اصلاح کرے، کیونکہ ذوالیدین کے واقعہ میں رسول اللہ ﷺ نے باتیں کرنے اور وقت گزرنے کے باوجود نماز نہیں دہرائی، صرف باقی نماز ادا کی اور سجدۂ سہو کیا۔

- ایک نماز میں ایک سے زائد غلطیاں ہو جائیں تو ان سب کے لیے ایک ہی دفعہ سجدۂ سہو کافی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز میں جائز و ناجائز امور

نماز میں جائز کام

- دورانِ نماز میں بامر مجبوری کپڑے یا ٹشو وغیرہ میں تھوکنا، یا نزلہ صاف کرنا جائز ہے اور اگر جگہ کچی ہو اور گندگی پھیلنے کا ڈر نہ ہو تو بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکنا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا)) [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب حك البزاق باليد من المسجد : ٤٠٥]

''کوئی شخص (نماز میں) قبلہ کی جانب نہ تھوکے، لیکن بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک لے۔'' پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر لی اور اس میں تھوکا اور اسے اس چادر میں مل دیا اور فرمایا: ''یا اس طرح کر لیا کرو۔''

- شیطان نماز میں وسوسے ڈالے تو نمازی کو "أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ" پڑھ کر اپنی بائیں جانب تین مرتبہ پھونکنا چاہیے (جس میں ہلکا سا لعاب بھی شامل ہو)۔ [مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شيطان الوسوسة فی الصلوٰة : ٢٢٠٣]
- نمازی کو سلام کہنا جائز ہے اور نمازی کو اشارے سے سلام کا جواب دینا چاہیے، کیونکہ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور آپ نماز پڑھ رہے تھے، میں نے سلام کیا تو آپ نے اشارے سے جواب دیا۔'' [ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب رد السلام فی الصلاۃ : ٩٢٥۔ ترمذی : ٣٦٧۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا نماز میں سلام کا جواب دینے کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا: ''آپ ﷺ اس طرح کرتے'' اور پھر انھوں نے اپنا ہاتھ (اٹھا کر) پھیلا دیا۔ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب رد السلام فی الصلاة : ٩٢٧۔ صحيح]

- نماز میں بامر مجبوری بچے کو اٹھایا جا سکتا ہے۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی نواسی امامہ کو اٹھا کر نماز پڑھائی..... جب سجدہ کرنے لگتے تو اسے زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو اسے اٹھا لیتے۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب إذا حمل جارية صغيرة على عنقه فی الصلاة : ٥١٦۔ مسلم : ٥٤٣]
- ایسا اشارہ کرنا جائز ہے جس سے بات سمجھ میں آ جائے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہی تھیں اور لوگ بھی نماز ادا کر رہے تھے، میں نے کہا: ''لوگوں کا کیا مسئلہ ہے؟'' انھوں نے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا، میں نے کہا: ''کیا کوئی نشانی ہے؟'' انھوں نے سر کے اشارہ سے کہا: ''ہاں!'' [بخاری، كتاب السهو، باب الإشارة فی الصلاة : ١٢٣٥۔ مسلم : ٩٠٥]
- ساتھ والے نمازی کی کسی چھوٹی موٹی غلطی کی اصلاح کی جا سکتی ہے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، پھر نماز پڑھنے لگے، میں ان کی بائیں طرف کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں طرف کر لیا۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب إذا قام الرجل ..... الخ : ٦٩٨۔ مسلم : ٧٦٣/١٨٤]
- سجدہ کی جگہ کوئی چیز پڑی ہو، یا وہاں کوئی بیٹھا یا لیٹا ہو تو اسے ہاتھ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے لیٹی ہوتی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ والی جگہ ہوتے، جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دبا دیتے، تو میں اپنے پاؤں اکٹھے کر لیتی۔'' [بخاری، كتاب الصلاة، باب الصلاة على الفراش : ٣٨٢۔ مسلم : ٥١٢]
- کسی ہنگامی معاملہ کی وجہ سے نماز مختصر کی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بعض دفعہ میں لمبی نماز پڑھانے کا ارادہ کرتا ہوں، پھر کسی بچے کو روتے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں، تا کہ اس کی ماں کو مشکل نہ ہو۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بكاء الصبي : ٧٠٧]

❁ نماز میں کسی وجہ سے رونا آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : ''رسول اللہ ﷺ نے بیماری کی حالت میں فرمایا : ''ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔'' میں نے کہا : ''بلاشبہ جب ابوبکر آپ کے مصلے پر کھڑے ہوں گے تو وہ رونے کی وجہ سے لوگوں کو قراءت سنا نہیں پائیں گے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا بكى الإمام في الصلاة : ٧١٦۔ مسلم : ٩٥/ ٤١٨]

❁ جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو اسے روکنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ)) وَ فِي رِوَايَةٍ : ((فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلٰى فَمِهِ)) [مسلم، كتاب الزهد، باب تشميت العاطس وكراهة التثاؤب : ٢٩٩٤، ٢٩٩٥]

''جمائی شیطان کی طرف سے ہے، کسی کو جمائی آئے تو وہ استطاعت کے مطابق روکے۔'' اور ایک روایت میں ہے : ''(نہ رکے تو) اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے۔''

❁ مجبوری کے وقت نماز میں ٹیک لگا کر کھڑا ہونا جائز ہے۔ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : ''جب رسول اللہ ﷺ بوڑھے اور جسم بھاری ہو گیا تو آپ نے اپنی جائے نماز میں ایک ستون گاڑ لیا جس پر آپ دوران نماز میں ٹیک لگا لیتے تھے۔'' [ابو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يعتمد في الصلاة على عصًا : ٩٤٨۔ صحيح]

❁ نماز میں کسی کام مثلاً دروازہ کھولنے وغیرہ کے لیے تھوڑا سا ادھر ادھر قبلہ کی سمت چلا جا سکتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : ''میں نے دروازہ کھٹکھٹایا، جبکہ رسول اللہ ﷺ نفل نماز پڑھ رہے تھے اور دروازہ ان کے قبلہ کی سمت تھا، تو آپ ﷺ نے تھوڑا سا دائیں چل کر یا بائیں چل کر دروازہ کھولا اور پھر اپنے مصلیٰ پر لوٹ آئے۔'' [نسائی، كتاب السهو، باب المشي أمام القبلة خطى يسيرة : ١٢٠٧۔ حسن]

❁ سانپ، بچھو یا کسی بھی خطرناک چیز کو مارا جا سکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« اُقْتُلُوا الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ » [ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب العمل فی الصلاة : ۹۲۱۔ ترمذی : ۳۹۰۔ صحیح]

''دو خطرناک جانوروں سانپ اور بچھو کو نماز میں مار دو۔''

- چھینک آئے تو چہرے پر ہاتھ یا کپڑا رکھ کر آواز آہستہ کرنی چاہیے۔[ابوداؤد، کتاب الأدب، باب فی العطاس : ۵۰۲۹۔ ترمذی : ۲۷۴۵۔ صحیح]
- نماز میں چھینک آئے تو یہ دعا پڑھنا جائز ہے:

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى » [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الرجل یعطس فی الصلاة : ۴۰۴۔ نسائی : ۹۳۲۔ حسن]

'' تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، تعریف بہت زیادہ، پاکیزہ، جس میں برکت کی گئی ہے اور جس پر برکت کی گئی ہے، جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔''

نماز میں بوقت ضرورت حرکت کرنا

- بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حالتِ نماز میں دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو حرکت دینا جائز نہیں، اول سے آخر تک دائیں پاؤں کا انگوٹھا ایک ہی جگہ جما رہے، لیکن یہ بات بے دلیل اور محض ایک خیال ہے، صحیح احادیث اس کا رد کرتی ہیں، جیسا کہ اوپر نسائی کے حوالے سے ذکر کیا گیا ہے کہ حالت نماز میں بوقت ضرورت قبلہ کی سمت چلا جا سکتا ہے اور اسی طرح ابوداؤد کے حوالے سے حدیث ذکر کی گئی ہے کہ حالتِ نماز میں بھی سانپ اور بچھو کو قتل کرنے کا حکم ہے۔
- اسی طرح دورانِ جماعت صف میں سے ساتھ والا آدمی کسی وجہ سے نماز چھوڑ کر چلا جائے تو دوسرے کے لیے درمیانی خلا پُر کرنا ضروری ہے اور اگر اگلی صف میں سے کوئی آدمی چلا جائے تو پچھلی صف والے کے لیے اگلی صف کو مکمل کرنا ضروری ہے، یعنی وہ پچھلی صف سے اگلی صف میں چلا جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نماز میں ممنوع کام

- چھینک کا جواب دینا۔
- نماز میں باتیں کرنا۔ سیدنا معاویہ بن الحکم السلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ !..... قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ »[مسلم، كتاب المساجد، باب تحريم الكلام فى الصلاة ..... الخ : ٥٣٧]

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک آدمی کو چھینک آئی، میں نے '' يَرْحَمُكَ اللّٰهُ '' کہہ دیا..... (تو نماز کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ نماز ہے، اس میں دنیا کی باتیں کرنا درست نہیں۔''

- ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈالنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ يَدَيْهِ فَإِنَّهُ فِي صَلَاةٍ »
[أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى الهدى فى المشى إلى الصلاة : ٥٦٢۔ ترمذى : ٣٨٦۔ صحيح]

''پھر وہ نماز کے لیے چلے تو ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔''

جب نماز کی طرف جاتے ہوئے انگلیاں ڈالنا ممنوع ہے، کیونکہ وہ نماز کے حکم میں ہے، تو نماز میں انگلیاں ڈالنا بالاولیٰ ممنوع ہے۔

- ہونٹ بند رکھ کر محض دل میں پڑھنا مناسب نہیں، بلکہ ہونٹ کھول کر زبان سے پڑھنا چاہیے۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی قراءت کا اندازہ داڑھی کی حرکت سے لگایا کرتے تھے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ ہونٹ کھول کر پڑھتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تھے۔[بخاری، کتاب الأذان، باب القراءة فی الظهر : ٧٦٠]

- بال باندھنا اور کپڑے سمیٹنا۔[بخاری، کتاب الأذان، باب لا یکف شعرًا : ٨١٥۔ مسلم : ٤٩٠]

بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ اگر شلوار ٹخنوں سے نیچے ہو تو اسے بھی اوپر کو سمیٹنا جائز نہیں، یہ استدلال غلط ہے، کیونکہ ٹخنوں سے نیچے کپڑا رکھنا حرام ہے۔

- برہنہ ہونے سے نماز باطل ہو جاتی ہے، کیونکہ ستر چھپانا شرط ہے، لیکن اگر کسی کے پاس کپڑا کم ہو تو پھر حالتِ مجبوری میں برہنہ ہونے سے نماز باطل نہیں ہوگی۔

[بخاری، کتاب المغازی، باب : ٤٣٠٢۔ کتاب الزهد للإمام أحمد ابن حنبل، ص : ١٧١ و إسناده صحیح۔ حلیة الأولیاء : ١/ ٤١٧، ٤١٨، ح : ١٢٠٤]

- آسمان کی طرف یا ادھر ادھر دیکھنا۔[بخاری، کتاب الأذان، باب رفع البصر إلی السماء فی الصلاة : ٧٥٠، ٧٥١]

- خشوع وخضوع کے منافی بے جا حرکات کرنا۔(تفصیل کے لیے دیکھیے خشوع وخضوع کا بیان)

- نماز میں دائیں طرف یا سامنے تھوکنا، کیونکہ اگر مسجد کچی ہو اور وہاں گندگی پھیلنے کا ڈر نہ ہو تو پاؤں کے درمیان یا بائیں طرف تھوکنا جائز ہے۔(تفصیل ''نماز میں جائز کام'' میں ملاحظہ فرمائیں)

- دعائیں یا قراءت بلند آواز سے کرنا۔ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« لَا یَجْهَرُ بَعْضُكُمْ عَلٰی بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ فِی الصَّلَاةِ » [مسند أحمد : ٣٦/٢، ح : ٤٩٢٨، و إسناده صحیح، قاله شعیب الأرنؤوط۔ أبو داؤد : ١٣٣٢۔ صحیح]

''قراءت کے وقت تم میں سے کوئی شخص دوسرے پر آواز بلند نہ کرے (کہ اسے تکلیف ہو)۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سواری پر فرض نماز کا بیان

- اگر سواری روکنا ممکن ہے تو پھر ضروری ہے کہ فرض نماز نیچے اتر کر ادا کی جائے۔ [بخاری ، کتاب الصلاۃ، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٤٠٠]
- لیکن اگر سواری کا نماز کے لیے روکنا ممکن نہیں ہے، جیسا کہ پبلک ٹرانسپورٹ ہے، تو پھر اگر سواری پر نماز پڑھنا ممکن ہو تو بحالتِ مجبوری سواری پر نماز پڑھی جا سکتی ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے کشتی میں نماز کی بابت سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ))[مستدرك حاكم : ١/ ٢٧٥، ح :١٠١٩]

''کشتی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ، الا یہ کہ تجھے (پانی میں) گرنے کا خطرہ ہو (تو بیٹھ کر نماز ادا کر لے)۔''

- منزل قریب ہو یا دو نمازیں (ظہر وعصر اور مغرب وعشاء) جمع کرنے کی صورت میں نیچے اتر کر نماز ادا کرنا ممکن ہو تو نیچے اتر کر نماز ادا کرنا بہتر ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو نمازیں جمع کرتے تھے۔ (تفصیل ''نماز سفر کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں)
- نماز شروع کرنے سے پہلے قبلہ معلوم کر لیں۔ (تفصیل ''قبلہ کے باب'' میں ملاحظہ فرمائیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کا بیان

جماعت کی اہمیت

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴾ [البقرة : ٤٣]

''نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں (یعنی جماعت) کے ساتھ رکوع کرو (نماز ادا کرو)۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يَأْتِهِ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ » [ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب التغليظ فى التخلف عن الجماعة: ٧٩٣۔ صحيح]

''جو شخص اذان کی آواز سنے اور مسجد میں نہ آئے، (بلکہ گھر میں نماز پڑھ لے) تو اس کی نماز نہیں ہوگی، الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔''

❁ ایک نابینے شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: ''مجھے مسجد میں لے جانے والا کوئی نہیں، کیا مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے؟'' رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے کہا: ''ہاں!'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب ضرور (نماز کے لیے) مسجد میں آؤ۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب يجب إتيان المسجد على من سمع النداء : ٦٥٣]

❁ رسول اللہ ﷺ نے جماعت کی بہت زیادہ اہمیت بیان کی ہے، اس کے ترک پر سخت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وعید فرمائی ہے اور باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز ادا فرمائی، حتیٰ کہ آپ ﷺ مرض الموت میں چلنے کے قابل نہیں تھے، لیکن پھر بھی آپ ﷺ دو صحابہ کے سہارے اس حال میں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لائے کہ آپ میں پاؤں اٹھانے کی بھی ہمت نہیں تھی اور وہ زمین کے ساتھ گھسٹ رہے تھے۔ [بخاری: ٦٤٤٢] عہد نبوی میں منافق تک نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے، کوئی انتہائی ذلیل قسم کا منافق ہی جماعت سے پیچھے رہتا تھا، سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ (اُس دور میں) جماعت سے کھلے منافق کے سوا کوئی پیچھے نہیں رہتا تھا، حتیٰ کہ (سخت) بیمار آدمی کو بھی دو آدمیوں کے سہارے نماز کے لیے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى : ٦٥٤]

- نماز باجماعت کی اہمیت اس قدر زیادہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی عذر کی وجہ سے نماز بغیر جماعت کے ادا کر لے اور پھر وہ مسجد میں آئے اور دیکھے کہ جماعت ہو رہی ہے تو اسے ضرور نماز میں شامل ہونا چاہیے۔ سیدنا محجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے (مسجد میں گئے اور نماز ادا کی) پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور میں اسی جگہ بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں نماز (باجماعت) ادا کرنے سے کس چیز نے منع کیا؟ کیا تو مسلمان نہیں؟'' میں نے کہا: ''کیوں نہیں! (میں مسلمان ہوں) میں نے اپنے گھر میں نماز ادا کر لی تھی۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تو آئے (اور جماعت ہو رہی ہو) تو لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز ادا کر، اگرچہ تو نے نماز پڑھ ہی لی ہو۔'' [نسائی، کتاب الإمامة، باب إعادة الصلوة مع الجماعة بعد صلاة الرجل لنفسه : ٨٥٨۔ صحيح]

اور سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نماز پڑھی، جبکہ وہ نوجوان تھے۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو دیکھا کہ دو آدمی مسجد کی ایک جانب میں موجود ہیں اور انھوں نے (جماعت کے ساتھ) نماز نہیں پڑھی، آپ نے انھیں بلوایا، انھیں آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو ان کی حالت یہ تھی کہ ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا: ''تمھیں کیا رکاوٹ تھی کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟'' انھوں نے کہا: ''ہم اپنی منزل میں نماز پڑھ آئے تھے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسے نہ کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنی منزل میں نماز پڑھ چکا ہو، پھر امام کو پائے کہ اس نے ابھی نماز نہیں پڑھی تو اس کے ساتھ بھی مل کر پڑھے، یہ اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب فيمن صلى فى منزله ..... الخ : ٥٧٥۔ نسائى : ٨٥٩۔ صحيح]

جماعت کی فضیلت

❁ باوضو ہو کر مسجد کی طرف جانے والے کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر وہ محض نماز پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف چلے تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔'' [مسلم، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه : ٢٣٢]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص وضو کر کے فرض نماز کے لیے چلتا ہے تو اسے احرام باندھ کر حج کو جانے والے کے برابر ثواب ملتا ہے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى فضل المشى إلى الصلاة : ٥٥٨۔ حسن]

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی اچھی طرح وضو کر کے صرف نماز کے لیے مسجد کی طرف جاتا ہے، اس کا اور کوئی مقصد نہیں ہوتا، تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوتا اور ایک گناہ مٹتا ہے، حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے اور جب آدمی مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک وہ نماز کی وجہ سے وہاں رکا رہے وہ نماز ہی میں ہوتا ہے (یعنی اسے نماز کا ثواب ملتا رہتا ہے) اور جب تک نمازی اپنی نماز والی جگہ بیٹھا رہتا ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحم فرما، اے اللہ! اسے معاف فرما، اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر، یہاں تک کہ وہ کسی کو تکلیف دے، یا وہ بے وضو ہو جائے۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب فضل الصلاة المكتوبة فى جماعة..... الخ : ٢٧٢/ ٦٤٩، بعد الحديث : ٦٦١۔ بخارى : ٢١١٩]

❁ اور فرمانِ رسول ﷺ ہے:

''باجماعت نماز کا ثواب اکیلے کی نماز سے ستائیس گنا زیادہ ہے۔'' [بخارى، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة : ٦٤٥۔ مسلم : ٦٥٠]

❁ اور جماعت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

''لوگوں میں سے نماز کا زیادہ ثواب اس شخص کو ملے گا جو زیادہ دور سے جماعت کے لیے آئے۔'' [مسلم، كتاب المساجد، باب فضل كثرة الخطا إلى المساجد : ٦٦٢]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''آدمی کی نماز ایک آدمی کے ساتھ (باجماعت) زیادہ اجر وثواب والی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ اکیلا پڑھے اور اس کی نماز دو آدمیوں کے ساتھ زیادہ فضیلت والی ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ ایک آدمی کے ساتھ مل کر پڑھے۔ تو جس قدر باجماعت نماز پڑھنے والوں کی تعداد زیادہ ہوگی وہ اتنی ہی اللہ عزوجل کو محبوب ہوگی۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب فى فضل صلاة الجماعة : ٥٥٤۔ نسائى : ٨٤٤۔ حسن]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا، مسجد میں جا کر دیکھا کہ جماعت ختم ہو چکی تھی تو اسے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب ہوگا، اسے باجماعت نماز پڑھنے والوں سے ذرا بھی کم ثواب نہیں ہوگا۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء فيمن خرج ..... الخ : ٥٦٤۔ نسائى : ٨٥٦۔ صحيح]

ترکِ جماعت پر وعید

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُقِيمَ، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا يَؤُمُّ النَّاسَ، ثُمَّ آخُذَ شُعَلًا مِنْ نَّارٍ فَأُحَرِّقَ عَلَى مَنْ لَا يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ بَعْدُ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة العشاء فی الجماعة : ٦٥٧۔ مسلم : ٦٥١]

''میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں مؤذن کو اذان کا حکم دوں، پھر ایک آدمی کو جماعت کرانے کا کہوں، پھر آگ کا ایک شعلہ لے کر ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو نماز پڑھنے کے لیے نہ نکلے ہوں۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کسی بستی یا جنگل میں صرف تین مسلمان ہوں اور وہ نماز باجماعت کا اہتمام نہ کریں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، تم پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا لازم ہے، کیونکہ بھیڑیا تنہا بکری کو کھا جاتا ہے (یعنی شیطان تنہا آدمی پر قابو پالیتا ہے)۔'' [نسائی، کتاب الإمامة، باب التشديد فی ترك الجماعة : ٨٤٨۔ أبو داؤد : ٥٤٧۔ حسن]

جماعت کے لیے کتنے آدمی ہونے چاہییں؟

❁ دو آدمی ہوں تو انھیں جماعت کروانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی سے فرمایا:

''جب نماز کا وقت ہو جائے تو اذان اور اقامت کہنا، پھر تم دونوں میں سے بڑا جماعت کرائے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب اثنان فما فوقهما جماعة : ٦٥٨]

❁ کہیں صرف ایک مسلمان ہے تو اسے بھی اذان و جماعت کا اہتمام کرنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''آپ کا رب بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے (پھر اقامت کہتا) اور نماز پڑھتا ہے۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب الأذان لمن يصلی وحده : ٦٦٧۔ أبو داؤد : ١٢٠٣۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کے لیے جانے کے آداب

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب تم اقامت کی آواز سنو تو نماز کے لیے سکون اور وقار کے ساتھ چل کر آؤ، جلدی نہ کرو اور جتنی نماز جماعت سے پالو وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے بعد میں پوری کر لو۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب لا یسعی إلی الصلاۃ.....الخ: ٦٣٦۔مسلم: ٦٠٣]

- اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد کی طرف جائے تو وہ ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں نہ ڈالے، کیونکہ وہ نماز میں ہوتا ہے۔''

[أبوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی الهدی فی المشی إلی الصلاۃ: ٥٦٢۔ ترمذی: ٣٨٦۔ صحیح]

یعنی مسجد کی طرف جاتے ہوئے آدمی نماز میں ہوتا ہے، لہٰذا اسے راستے میں بھی نماز کے منافی کوئی کام نہیں کرنا چاہیے۔

- اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ضرور پڑھے۔''

[بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا دخل المسجد فلیرکع رکعتین: ٤٤٤۔ مسلم: ٧١٤]

اگر کسی نے بیٹھنے سے قبل کوئی نفل یا فرض نماز پڑھ لی تو پھر تحیۃ المسجد پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواتین کی جماعت کا بیان

عورتوں کے لیے افضل جگہ

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَ بُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ » [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب ما جاء في خروج النساء إلى المسجد : ٥٦٧ـ صحيح]

''اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو، لیکن ان کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔''

خواتین کو مسجد میں نماز کی اجازت

❁ خواتین کو مساجد میں جا کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فَلَا تَمْنَعُوا إِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ » [بخاري، كتاب النكاح، باب استئذان المرأة زوجها إلى المسجد وغيره : ٥٢٣٨ـ مسلم : ٤٤٢/١٣٦]

''اللہ کی بندیوں کو اللہ کی مساجد میں جانے سے منع نہ کرو۔''

خواتین کی خاص مساجد

❁ گھر میں نماز کے لیے ایک جگہ مخصوص کی جا سکتی ہے، جیسا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ آپ میرے گھر میں تشریف لا کر نماز پڑھیں، پھر میں اس جگہ کو اپنے لیے مسجد بنا لوں۔'' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے ایک چٹائی پکڑی اور اس پر پانی کے چھینٹے مارے، پھر رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس پر نماز پڑھی اور انھوں نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔'' [نسائی، کتاب المساجد، باب الصلاة علی الحصیر : ۷۳۸۔ إسناده صحیح]

❁ اسی طرح خواتین کی مخصوص جگہوں میں، مثلاً خواتین کے سکول، مدرسے وغیرہ میں مسجد بنانی چاہیے۔ لیکن مردوں کی طرح عام معاشرے میں عورتوں کے لیے مخصوص مساجد کہ جس کا آج کل کفار نے حقوقِ نسواں کے نام پر شوشہ چھوڑا ہے، قرآن وسنت یا تاریخ اسلام میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ لہٰذا عام معاشرے میں خواتین کے لیے علیحدہ مساجد بنانا جائز نہیں، کیونکہ یہ سراسر فتنے کا باعث ہے۔

خواتین کی جماعت

❁ عورتیں بھی جماعت سے نماز ادا کریں تو بہتر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بلا تخصیص فرمایا: ''جماعت کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز تنہا کی نماز سے ستائیس گنا بہتر ہے۔''

[بخاری، کتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة : ٦٤٥۔ مسلم : ٦٥٠]

❁ گھر میں خواتین جماعت کروا سکتی ہیں۔ سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ملاقات کے لیے اس کے گھر میں تشریف لائے اور اس کے لیے ایک مؤذن مقرر کیا اور اسے (یعنی مجھے) گھر والوں کی جماعت کروانے کا حکم دیا۔'' [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب إمامة النساء : ٥٩٢۔ حسن]

سیدہ ام ورقہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود صرف عورتوں کو جماعت کرواتی تھیں، کیونکہ دار قطنی میں الفاظ ہیں: ((وَ تَؤُمَّ نِسَاءَهَا)) ''وہ اپنے گھر کی عورتوں کی امامت کرائے۔'' [سنن الدارقطنی : ١٠٦٩۔ إسناده حسن]

❁ خواتین کی جماعت فرض ونفل دونوں کے لیے جائز ہے، رسول اللہ ﷺ نے ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو مطلق گھر والوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا، فرض اور نفل کی تفریق نہیں کی۔

خواتین کی جماعت کروانے کا طریقہ

❁ عورت امام صف ہی میں کھڑی ہوگی، مرد امام کی طرح آگے بڑھ کر نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جماعت کرواتے وقت صف میں کھڑی ہوتی تھیں۔[سنن الدارقطنی : ۱/ ۴۰۴، ح : ۱۴۲۹۔ إسناده حسن لذاته]

❁ اس کی قراءت کی آواز بس اسی قدر ہو کہ مقتدی عورتیں سن سکیں۔

خواتین کے لیے مسجد جانے کے آداب

❁ عورتوں کو خوشبو لگا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیے۔رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا:

''تم میں سے کوئی عورت مسجد میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔'' [مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد ..... الخ : ۱۴۲/ ۴۴۳]

❁ اگر فتنے کا خطرہ ہو تو عورت کو مسجد میں جانے کی اجازت نہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا، فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ »[مسلم، کتاب الصلاة، باب خروج النساء إلى المساجد ..... الخ : ۴۴۴۔ بخاری : ۸۶۹]

''جو عورت خوشبو لگائے وہ عشاء کی نماز میں ہمارے ساتھ شامل نہ ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صفوں کا بیان

صفیں درست کرنا فرض ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ » وَ فِيْ رِوَايَةٍ : «مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة : ۷۲۳۔ مسلم : ٤٣٣]

''اپنی صفیں سیدھی کرو، بلاشبہ صفیں درست کرنا نماز کا حصہ ہے۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''یہ نماز کی تکمیل ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَ لِيْنُوْا بِأَيْدِيْ إِخْوَانِكُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ » [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٦۔صحيح]

''صفیں سیدھی کرو، ایک دوسرے کے ساتھ کندھے برابر کرو، خلا کو پُر کرو اور اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لیے (بیچ میں) خالی جگہ مت چھوڑو۔''

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے صفوں کے درمیان ایک طرف سے دوسری طرف تک چلتے اور ہمارے (نمازیوں کے) سینے اور کندھے ہاتھ سے برابر کرتے تھے۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٤۔ نسائی : ٨١٢۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے صفیں درست کرنے کے لیے آدمی مقرر کیے ہوئے تھے اور جب تک صفیں درست کرنے کی اطلاع نہ دی جاتی، آپ نماز شروع نہیں کرتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء في إقامة الصفوف، تعليقًا بعد الحديث : ٢٢٧]

صفیں درست کرنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب إقامة الصف من تمام الصلاة : ٧٢٢۔ مسلم : ٤٣٥]

''نماز میں صفیں درست کرو، بلاشبہ صفیں سیدھی کرنا نماز کا حسن ہے۔''

❁ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ وَ مَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ » [صحيح ابن خزيمة : ٣/٢٣، ح : ١٥٥٠۔ إسناده حسن لذاته]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحمت نازل کرتا ہے اور فرشتے ان کے لیے دعائے خیر کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں۔''

❁ اور فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

« مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٦۔ نسائي : ٨٢٠۔ صحيح]

''صفیں ملانے (یعنی خلا کو پُر کرنے) والوں کو اللہ (اپنے ساتھ) ملا لیتا ہے اور صفیں کاٹنے والوں کو اللہ (اپنے سے) کاٹ دیتا ہے۔''

صفیں درست نہ کرنے کی سزا

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ » [بخاری، کتاب الأذان، باب تسوية الصفوف عند الإقامة وبعدها :٧١٧۔ مسلم : ٤٣٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''تم ضرور بضرور اپنی صفیں درست کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے درمیان اختلافات پیدا کر دے گا۔''

- اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنی صفوں میں خوب مل کر کھڑے ہوا کرو، انھیں قریب قریب بناؤ اور گردنوں کو بھی برابر رکھو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ میں شیطان کو دیکھتا ہوں کہ وہ بکری کے بچے کی طرح صفوں کی خالی جگہوں میں گھس جاتا ہے (اور نماز خراب کرتا ہے)۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٧۔ نسائي : ٨١٦۔ صحيح]

صفیں درست کرنے کا طریقہ

- ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''سب سے پہلے پہلی صف مکمل کرو، پھر اس سے پیچھے والی (آخر تک) اور اگر کوئی کمی ہے تو وہ صرف آخری صف میں ہونی چاہیے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٧١۔ صحيح]

- سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ ہماری صفیں اس طرح سیدھی اور برابر کرتے جیسے تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف : ٦٦٣۔ نسائي : ٨١١۔ ترمذي : ٢٢٧۔ صحيح]
- سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب نبی اکرم ﷺ ہمیں صفیں درست کرنے کا حکم دیتے تو ہم اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ ہر نمازی اپنا پاؤں اور اپنے کندھے ساتھ والے کے پاؤں اور کندھے کے ساتھ چپکا دیتا تھا۔'' [بخاري، كتاب الأذان، باب إلزاق المنكب بالمنكب..... الخ : ٧٢٥]
- سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''پاؤں کو سیدھا کرنا اور ہاتھ کو ہاتھ پر رکھنا سنت میں سے ہے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلوٰة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلوٰة : ٧٥٤۔ حسن]
- سب نمازیوں کو امام کی طرف ملنا چاہیے، نہ کہ امام کی مخالف سمت اور صف درمیان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سے بنانی شروع کرنی چاہیے۔

❁ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ آدمی کے دونوں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟ یہ مسئلہ واضح ہے، اس طرح کہ جب احادیث کے مطابق کندھے اور پاؤں ساتھ والے سے ملائیں گے تو پاؤں ایک خاص حد تک کھلیں گے، اس سے نہ زیادہ کھلیں گے اور نہ کم، یعنی نمازی کی جسامت کے مطابق۔

پہلی صف کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب رفع الصوت بالأذان : ٦٤٧۔ ابن ماجه : ٩٩٧۔صحیح]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کی فضیلت کا علم ہو جائے اور (اسے حاصل کرنے کے لیے) قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی حل نہ پائیں تو ضرور وہ قرعہ اندازی ہی کریں۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الاستهام فی الأذان ..... الخ : ٦١٥۔ مسلم : ٤٣٧]

❁ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ دعائے مغفرت فرمائی اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ۔'' [ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب فضل الصف المقدم : ٩٩٦۔ صحیح]

بلاوجہ پہلی صف سے پیچھے ہٹنے کی سزا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتَّى يُؤَخِّرَهُمُ اللَّهُ» وَ فِي رِوَايَةٍ : «فِي النَّارِ» [مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف..... الخ : ٤٣٨۔ أبو داؤد : ٦٧٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میرے (یعنی امام کے) قریب آؤ اور پہلی صف پوری کرو، پھر دوسری صف والے تمھاری پیروی کریں اور جو لوگ (صف اول سے) پیچھے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں آگ (سے نکالنے) میں بھی پیچھے کر دیتا ہے۔''

دو افراد کی جماعت

- دو آدمی ہوں تو مقتدی کو امام کی دائیں جانب برابر کھڑا ہونا چاہیے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهِ))[بخاری، کتاب الأذان، باب یقوم عن یمین الإمام ..... الخ : ٦٩٧۔ مسلم : ٧٦٣/١٨٤]

''میں رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے مجھے پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔''

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس صورت میں مقتدی کو امام سے ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑا ہونا چاہیے، یہ بات درست نہیں، بلکہ مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہے۔
- دو آدمیوں کی جماعت میں اگر تیسرا آدمی آ جائے تو وہ مقتدی کو پیچھے کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا، پھر جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے، اس نے وضو کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے، تو آپ ﷺ نے ہم دونوں کے اکٹھے ہاتھ پکڑے اور ہمیں دھکیل کر اپنے پیچھے کھڑا کر دیا۔'' [مسلم، کتاب الزهد، باب حدیث جابر الطویل و قصة أبی الیسر : ٣٠١٠]
- اگر دو آدمی جماعت کروا رہے ہوں اور تیسرا آدمی شامل ہونا چاہتا ہے اور پیچھے جگہ نہیں ہے تو امام بھی آگے جا سکتا ہے۔ [دیکھیے ابن خزیمة : ١٥٣٦، ١٦٧٤۔ إسناده صحیح]
- اسی طرح اگر امام کے پیچھے دو افراد ہوں اور ایک کسی عذر سے نماز چھوڑ کر چلا جائے تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دوسرا شخص آگے بڑھ کر امام کی دائیں جانب کھڑا ہو جائے۔

صفوں کی ترتیب

- امام کے پیچھے مرد کھڑے ہوں۔
- امام کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو دینی اعتبار سے سب سے زیادہ عقل مند ہیں، تاکہ وہ بھولنے پر یاد کرا سکیں اور کوئی مشکل پیش آنے پر امام بن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَلْيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) [مسلم، كتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف..... الخ : ٤٣٢]

''میرے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو (دینی اعتبار سے) سب سے زیادہ سمجھ دار اور عقل مند ہیں، پھر وہ کھڑے ہوں جو ان کے قریب ہیں، پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔''

بچوں کی صف

- بچوں کی صف مردوں کی صف کے بعد ہے، سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کیا میں تمھیں نبی کریم ﷺ کی نماز کا طریقہ نہ بتاؤں؟'' چنانچہ انھوں نے بتایا کہ آپ نے اقامت کہی، پھر مردوں کی صف بنائی اور پھر بچوں کی صف ان کے پیچھے بنائی اور انھیں نماز پڑھائی۔ [أبو داؤد، كتاب الصلوة، باب مقام الصبيان من الصف : ٦٧٧۔ إسناده حسن۔ مسند أحمد : ٣٤٣/٥، ح : ٢٢٩٧٢۔ إسناده حسن]
- لیکن اگر بچے مردوں کے ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ بھی جائز ہے، جیسا کہ صحیح بخاری (٦٩٧) میں ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تنہا ہونے کی وجہ سے نبی ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اور ایک یتیم بچے نے ہمارے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی ہوئیں۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب المرأة وحدها تكون

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صفًا : ۷۲۷۔ مسلم : ٦٥٨]

خواتین کی صف

- (اگر عورتوں کے لیے علیحدہ انتظام نہ ہو تو) مردوں اور بچوں کے بعد عورتوں کی صف بنائی جائے گی۔[مسلم، کتاب الفتن، باب قصة الجساسة : ۲۹٤۲]
- عورت ایک ہو تب بھی وہ پیچھے تنہا کھڑی ہو گی، کسی بھی مرد کے ساتھ کھڑی نہیں ہو گی۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب جواز الجماعة..... الخ : ۲٦۹/ ٦٦٠]
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(مرد و زن اکٹھے ہونے کی صورت میں) مردوں کی اچھی صف پہلی اور سب سے بری آخری ہے اور عورتوں کی پہلی صف بری اور آخری صف افضل ہے۔'' [مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف..... الخ : ٤٤٠]

امام سے آگے کھڑا ہونا

- مقتدیوں کو امام کے پیچھے کھڑے ہونا چاہیے، آگے کھڑا ہونا جائز نہیں، ہاں اگر مقتدی ایک ہے تو وہ امام کے ساتھ اس کی دائیں جانب کھڑا ہو گا۔ صف بندی کرتے ہوئے اس کا بھی خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ستونوں کے درمیان صف بندی

- ستونوں کے درمیان، جہاں صف درمیان سے منقطع ہو جائے، صف بنانے سے بچنا چاہیے۔ عبد الحمید بن محمود رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کے دن نماز پڑھی، ہمیں ستونوں کی طرف دھکیل دیا گیا، ہم (ستونوں سے) آگے پیچھے ہونے لگے (یعنی ستونوں کے درمیان کھڑے نہیں ہوئے) اس پر سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''عہد رسالت میں ہم (بھی) اس سے بچا کرتے تھے (یعنی ستونوں کے درمیان صفیں نہیں بناتے تھے)۔'' [ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب الصفوف بين السواري : ٦٧٣۔ ترمذی : ۲۲۹۔ نسائی : ۸۲۲۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صف کے پیچھے تنہا نماز پڑھنا

- اگلی صف میں جگہ خالی ہونے کے باوجود کوئی پیچھے تنہا نماز ادا کرے، تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔ سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صف سے پیچھے تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو آپ ﷺ نے اسے نماز دہرانے کا حکم دیا۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يصلي وحده خلف الصف : ٦٨٢۔ ترمذی : ٢٣٠۔ ابن ماجه : ١٠٠٤۔ صحيح]

- ہمارے ہاں کچھ لوگ اس کی بالکل پروا نہیں کرتے، بلکہ جلدی میں پیچھے ہی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ آگے والی صف سے ایک آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ کھڑا کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ جا کر کھڑے ہو جانا چاہیے، یہ تمام طریقے غلط ہیں، ان کا کسی صحیح حدیث میں کوئی ثبوت نہیں ملتا۔
- یاد رہے اگلی صف سے آدمی پیچھے کھینچنے والی روایات سخت ضعیف ہیں۔ [ملاحظہ ہو التلخيص الحبير : ٣٧/٢، ح : ٥٨٣۔ سلسلة الأحاديث الضعيفة: ٩٢١]

لہٰذا جس آدمی نے اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے تنہا نماز پڑھی، اس کی نماز قطعاً نہیں ہوئی، اسے نماز دہرانی چاہیے، یا جس قدر اس نے اگلی صف میں جگہ ہونے کے باوجود پیچھے تنہا نماز پڑھی ہے اتنی نماز دہرا لے۔

- یہ اس صورت میں ہے جب اگلی صف میں جگہ موجود ہو اور یہ پیچھے تنہا کھڑا ہو، لیکن اگر کسی نے اگلی صف میں جگہ نہ ملنے کی صورت میں پیچھے تنہا نماز پڑھی تو چونکہ وہ معذور ہے، لہٰذا اسے نماز دہرانے کی ضرورت نہیں، ان شاء اللہ اس کی نماز ہو جائے گی۔ [احکام و مسائل از ابوالحسن مبشر احمد ربانی: ٢٠٧، ٢٠٨۔ نماز میں صف بندی: ٨٥]

امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہونا

- امام اور مقتدیوں کے درمیان کوئی چیز حائل ہو تو کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ امام کی آواز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقتدیوں تک پہنچتی ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ رات کو اپنے (چٹائی کے) حجرے میں نماز پڑھتے تھے اور اس کی دیوار چھوٹی تھی، لوگوں نے نبی ﷺ کو دیکھ لیا، تو وہ بھی کھڑے ہو گئے اور آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا کان بین الإمام و بین القوم حائط وسترة : ۷۲۹، ۷۳۰]

- لہٰذا امام ایک کمرے میں ہو اور مقتدی دوسرے کمرے میں، تو ان کی نماز درست ہے۔ بعض لوگوں نے یہ مسئلہ گھڑ لیا ہے کہ امام کو مقتدیوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، ورنہ اس کی اقتدا درست نہیں، حتیٰ کہ اگر امام مسجد کے محراب (جو مسجد کے ہال سے ذرا آگے ہوتا ہے اس) میں ہے اور مقتدی ہال میں ہیں تو بھی اقتدا درست نہیں، لہٰذا امام کو محراب سے ذرا پیچھے ہال میں کھڑا ہونا چاہیے۔ ہاں اگر امام کے ساتھ چند مقتدی موجود ہیں تو پھر دوسری جگہ والے مقتدیوں کی نماز جائز ہوگی۔ یہ تمام باتیں خود ساختہ ہیں، حدیث سے ان کا کوئی تعلق نہیں، بلکہ مندرجہ بالا حدیث کے خلاف ہیں۔
- اگر ضرورت و حاجت ہو تو امام بلند جگہ کھڑا ہو کر نماز پڑھا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ بخاری میں ہے، ابو حازم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ''منبر کس چیز کا تھا؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''اس کے متعلق مجھ سے زیادہ جاننے والا کوئی باقی نہیں ہے، یہ فلاں عورت کے فلاں غلام نے جنگلی جھاؤ سے رسول اللہ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا، جب منبر تیار کر کے (مسجد میں) رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔''
[بخاری، کتاب الصلاة، باب الصلاة فی السطوح والمنبر والخشب : ۳۷۷۔ مسلم : ۵٤٤]

بخاری کی مذکورہ بالا حدیث ہی میں ہے کہ علی بن عبد اللہ مدینی رحمہ اللہ نے کہا کہ مجھ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ نے اس حدیث سے متعلق سوال کیا تو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اونچی جگہ کھڑے تھے، اس لیے میں اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا کہ امام مقتدیوں سے اونچی جگہ کھڑا ہو۔

ابو داؤد (۵۹۷) کی جس روایت میں اونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے وہ اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امامت کا بیان

امامت کا حق دار کون؟

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً، فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِلْمًا ..... قَالَ الْأَشَجُّ وَ فِي رِوَايَتِهِ مَكَانَ سِلْمًا سِنًّا »[مسلم، كتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة ؟: ٦٧٣]

''لوگوں کی امامت وہ شخص کرائے جو قرآن مجید زیادہ جانتا ہے، اگر قراءتِ قرآن میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کا مستحق ہے جو حدیث کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر علم حدیث میں سب برابر ہوں تو امام وہ ہوگا جس نے ہجرت پہلے کی، اگر اس میں بھی وہ سب یکساں ہوں تو پھر جو اسلام پہلے لایا۔'' اشج راوی نے اسلام کی جگہ عمر کا ذکر کیا ہے۔''

❁ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خوبصورت شخص کو امام بنانا چاہیے۔ ایسی تمام روایات موضوع اور خود ساختہ ہیں۔ [موضوع اور منکر روایات: ۴۷، ۴۸]

نابالغ کی امامت

مندرجہ بالا شرائط چھوٹے سمجھ دار بچے میں پوری ہوں تو اسے ہی امام بنانا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میرا باپ اپنی قوم میں سے سب سے پہلے مسلمان ہوا، جب میرا باپ مسلمان ہو کر آیا تو اس نے اپنی قوم سے کہا: ''اللہ کی قسم! میں سچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر کے تمھارے پاس آ رہا ہوں، انھوں نے فرمایا ہے کہ فلاں وقت میں فلاں نماز اس طرح پڑھو اور فلاں وقت میں فلاں نماز اس طرح پڑھو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جس کو قرآن زیادہ یاد ہو، وہ جماعت کرائے۔'' لوگوں نے اندازہ لگایا کہ کسے قرآن زیادہ یاد ہے تو انھوں نے مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن پڑھنے والا نہ پایا، کیونکہ میں آنے جانے والے سواروں سے قرآن سن کر یاد کر لیا کرتا تھا، لہٰذا سب نے مجھے امام منتخب کر لیا، حالانکہ میں اس وقت چھ یا سات برس کا تھا۔'' [بخاری، کتاب المغازی، باب : ٤٣٠٢]

معذور کی امامت

- کسی جسمانی معذور (یعنی نابینے یا لنگڑے) شخص میں مندرجہ بالا شرائط موجود ہوں تو اسے امام بنانا چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب سفر پر جاتے تو) اپنا خلیفہ عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کو مقرر کرتے، جو لوگوں کو جماعت کرواتے، حالانکہ وہ نابینے تھے۔'' [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب إمامة الأعمی : ٥٩٥۔ صحیح]
- اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مرض وفات میں بیٹھ کر جماعت کروائی اور لوگوں نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب الرجل یأتم بالإمام و یأتم الناس بالمأموم : ٧١٣۔ مسلم : ٤١٨]

غلام کی امامت

- غلام کو امام مقرر کیا جا سکتا ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب مہاجرین کی ایک جماعت قبا میں اکٹھی ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی تشریف نہیں لائے تھے، تو ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کا غلام سالم رضی اللہ عنہ ان کی امامت کراتا تھا۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب إمامة العبد والمولی : ٦٩٢]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان رضی اللہ عنہ قرآن سے دیکھ کر نماز پڑھاتا تھا۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب إمامة العبد والمولی، قبل الحدیث : ٦٩٢]

بڑے عالم کی چھوٹے عالم کے پیچھے نماز

❁ بڑا عالم اپنے سے چھوٹے عالم کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز فجر سے پہلے قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے گئے، میں بھی پانی کا برتن اٹھائے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے .....تو ہم نے دیکھا کہ لوگ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز پڑھ رہے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بھی نماز میں شامل ہو گئے اور آپ) نے ایک رکعت پالی اور وہ رکعت لوگوں (یعنی جماعت) کے ساتھ ادا کی، پھر جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رکعت کھڑے ہو کر ادا کی۔'' [مسلم، کتاب الصلاة، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم إذا تأخر الإمام ولم یخافوا مفسدة بالتقدیم : ٢٧٤، بعد الحدیث : ٤٢١]

مقرر امام کی جگہ جماعت کروانا

❁ کسی مقرر امام کی جگہ اس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر دوسرے کو جماعت کروانے کی اجازت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا یَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ » [مسلم، کتاب المساجد، باب من أحق بالإمامة ؟ : ٦٧٣]

''کوئی شخص کسی کی حکومت میں (یعنی مقرر کردہ جگہ) اس کی اجازت کے بغیر ہرگز امامت نہ کرائے۔''

جس امام سے مقتدی ناراض ہوں

❁ جس امام سے لوگ کسی دینی یا اخلاقی وجہ سے ناراض ہوں، اسے نماز نہیں پڑھانی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ.....وَإِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ »

[ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی من أم قوما وهم له كارهون: ٣٦٠۔حسن]

''تین آدمیوں کی نماز ان کے کانوں (یعنی سروں) سے اوپر نہیں جاتی .....ایک وہ آدمی جو لوگوں کا امام بن جائے، حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہوں۔''

مشرک و بدعتی اور فاسق و فاجر کی امامت

- مشرک امام کی اقتدا جائز نہیں، کیونکہ اس کا کوئی بھی عمل قبول نہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [الأنعام: ٨٨]

''اگر یہ (انبیاء) بھی شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال برباد ہو جاتے۔''

اسی طرح اس بدعتی امام کی اقتدا میں بھی نماز نہیں پڑھنی چاہیے جس کی بدعت اسے کفر و شرک تک پہنچانے اور اسلام سے نکال دینے والی ہو۔

- فاسق و فاجر اور گناہ گار شخص کی اقتدا میں نماز پڑھنا جائز ہے۔عبیداللہ بن عدی بن خیار کہتے ہیں کہ جب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ محصور تھے تو میں نے ان سے عرض کی کہ آپ لوگوں کے امام ہیں، لیکن مصیبت میں گرفتار ہیں اور فتنہ پرور لوگوں کا امام ہمیں نماز پڑھا رہا ہے اور ہم اسے برا محسوس کرتے ہیں (اب ہم کیا کریں؟) تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: ''نماز لوگوں کے اعمال میں سے سب سے اچھا عمل ہے، جب لوگ اچھا کام کریں تو تم بھی ان کے ساتھ اچھا کام کرو اور جب وہ برا کام کریں تو تم ان کی برائی میں شامل نہ ہو (یعنی ان کی اقتدا میں نماز پڑھو لیکن ان کے غلط کاموں کی حمایت نہ کرو)۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إمامة المفتون والمبتدع : ٦٩٥]

لہٰذا امام کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو کر اس کی اقتدا چھوڑنا جائز نہیں۔

امام کی کوتاہی کا مقتدی پر کوئی اثر نہیں

- اگر کسی وجہ سے امام کی نماز نہیں ہوئی، یا اس کی نماز میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو مقتدیوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کی نماز درست ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ، وَإِنْ أَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم یتم الإمام وأتم من خلفه : ٦٩٤]

''جو لوگ تمھیں نماز پڑھاتے ہیں، اگر وہ ٹھیک پڑھائیں گے تو تمھیں اور انھیں ثواب ملے گا اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمھارے لیے تو ثواب ہے اور ان کے لیے گناہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام کے فرائض

- امام کو چاہیے کہ وہ نماز سے پہلے صفیں درست کروائے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے کیا کرتے تھے۔
- لوگوں کو ثنا پڑھنے کا وقت دینا چاہیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قراءت شروع کرنے کے درمیان تھوڑی دیر خاموش رہتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر : ٧٤٤۔ مسلم : ٥٩٨، ٥٩٩]
- رسول اللہ ﷺ سورۂ فاتحہ سے پہلے '' بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ '' بھی پڑھتے تھے۔ [أبو داؤد، کتاب الحروف و القراءات، باب :٤٠٠١۔ صحیح]
- رسول اللہ ﷺ سورۂ فاتحہ ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتے تھے۔ [مسند أحمد : ٢٨٨/٦، ح : ٢٦٥٢٦۔ أبو داؤد، کتاب الحروف و القراءات، باب : ٤٠٠١۔ کتاب القراءة للبیهقی، ص : ٥٥،٦٩]

بعض امام الفاظ کو اتنا لمبا کھینچتے ہیں کہ لفظ کی ہیئت بگڑ جاتی ہے اور معنی تبدیل ہو جاتا ہے، یہ ٹھیک نہیں۔

- جہری نماز میں کم از کم اتنی آواز میں قراءت کرنی چاہیے کہ مقتدی سن سکیں، کیونکہ بلند قراءت کا مطلب ہی یہ ہے۔
- جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے آخر پر امام اتنی بلند آواز سے آمین کہے کہ مقتدی سن سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا)) [بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمین : ٧٨٠۔ مسلم : ٤١٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب امام آمین کہے تب تم بھی آمین کہو۔''

مقتدی تبھی آمین کہیں گے جب وہ امام کی آمین سنیں گے، لہٰذا امام کو بلند آواز سے آمین کہنی چاہیے۔

- کمزوروں اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فَمَنْ أَمَّ النَّاسَ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنَّ خَلْفَهُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ »

[بخاری، کتاب الأذان، باب من شکا إمامه إذا طول : ٧٠٤۔ مسلم : ٤٦٦]

''جو شخص لوگوں کی جماعت کرائے تو اسے مختصر جماعت کرانی چاہیے، کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔''

- لیکن نماز کو اس قدر بھی مختصر نہیں کرنا چاہیے کہ مقتدی ٹھیک طرح متابعت نہ کر سکیں اور دعائیں نہ پڑھ سکیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارکان میں اطمینان نہ کرنے والے شخص سے کہا تھا: ''تیری نماز نہیں ہوئی۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب أمر النبی ﷺ الذی لا یتم رکوعه بالإعادة : ٧٩٣۔ مسلم : ٣٩٧]

اور ایسے امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیے جو اس قدر تیز نماز پڑھاتا ہو کہ صحیح اطمینان سے ارکان ادا نہ کیے جا سکیں۔

- کوئی مسئلہ پیش آ جائے تو نماز مختصر کر دینی چاہیے، رسول اللہ ﷺ بچے کے رونے کی وجہ سے بھی نماز مختصر کر دیتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب من أخف الصلاة عند بکاء الصبی : ٧٠٨۔ مسلم : ١٩٢/ ٤٧٠]
- رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب یستقبل الإمام الناس إذا سلم : ٨٤٥۔ مسلم : ٢٢٧٥]

قنوت نازلہ کا بیان

- مسلمانوں پر کوئی مصیبت آئے تو امام کو دعائے قنوت کرنی چاہیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ» [بخاری، کتاب التفسیر، باب : ﴿ليس لك من الأمر شيء﴾ : ٤٥٦٠۔ مسلم : ٦٧٥]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ جب کسی پر بددعا کرنا چاہتے، یا کسی کے حق میں دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد قنوت کرتے۔''

- قنوت نازلہ پانچوں فرض نمازوں میں کی جاسکتی ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ تمام نمازوں میں ایک ماہ تک قنوت کرتے رہے۔'' [أبو داؤد، كتاب الوتر، باب القنوت في الصلاة : ١٤٤٣۔ حسن]

قنوت نازلہ کا طریقہ

- فرائض کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد دعا کی جائے۔ [بخاری، کتاب التفسیر، باب : ﴿ليس لك من الأمر شيء﴾ : ٤٥٦٠۔ مسلم : ٦٧٥]
- قنوت نازلہ ہاتھ اٹھا کر کرنی چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز فجر میں دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھا کر کفار پر بددعا کی۔'' [مسند أحمد : ١٣٧/٣، ح : ١٢٤٢٩۔ شعیب الارنؤوط نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]
- رسول اللہ ﷺ (اونچی آواز سے) دعا پڑھتے اور مقتدی ''آمین'' کہتے تھے۔ [أبو داؤد، كتاب الوتر، باب القنوت في الصلاة : ١٤٤٣۔ حسن]
- قنوت نازلہ میں جس کے لیے دعا یا بددعا کی جا رہی ہے، اس کا نام لینا جائز ہے۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب يهوي بالتكبير حين يسجد : ٨٠٤، ٦٧٥]
- جب کوئی مصیبت نازل ہوتی تو رسول اللہ ﷺ قنوت نازلہ کیا کرتے تھے، حتیٰ کہ ابوداؤد (١٤٤٣) میں ہے کہ آپ ﷺ رعل، ذکوان اور عصیہ قبائل کے خلاف مسلسل ایک ماہ تک پانچوں نمازوں میں قنوتِ نازلہ کرتے رہے، لیکن آج ہم مصائب میں گھرے ہونے کے باوجود قنوتِ نازلہ نہیں کرتے۔ عوام تو قنوت نازلہ سے واقف ہی نہیں۔ آج چند مساجد ہی ایسی ہیں جن میں قنوتِ نازلہ کی جاتی ہے۔ ضرورت اس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بات کی ہے کہ ہر امام مسجد کو قنوتِ نازلہ شروع کرنی چاہیے، تاکہ ایک سنت زندہ ہو سکے اور مسلمانوں کی مشکلات میں کمی آئے۔

قنوت نازلہ کی دعا

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ دعا کیا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَآءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَ زَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَ أَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ »

[السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۲۱۰، ۲۱۱، ح: ۳۱۴۳۔ امام بیہقی نے اسے صحیح کہا ہے]

''اے اللہ! ہمیں اور تمام مومن مردوں، مومن عورتوں، مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں میں الفت ڈال دے۔ ان کی باہمی اصلاح فرما دے۔ اپنے اور ان کے دشمنوں پر ان کی مدد فرما۔ الٰہی! اہل کتاب کے کافروں پر اپنی لعنت فرما جو تیری راہ سے روکتے، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں۔ الٰہی! ان کے درمیان پھوٹ ڈال دے، ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر اپنا وہ عذاب اتار جسے تو مجرم قوم سے نہیں ٹالا کرتا۔''

مزید دعاؤں کے لیے ''قنوت نازلہ کی دعائیں'' کے نام سے دارالاندلس کی طرف سے شائع کردہ پمفلٹ ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقتدیوں کے فرائض

① مقتدیوں کو جماعت کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے؟

❁ مقتدی جماعت کے لیے تب کھڑے ہوں جب وہ امام کو آتا ہوا دیکھ لیں، اس سے پہلے کھڑا ہونا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي، وَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ» [بخاری، کتاب الأذان، باب لا یقوم إلی الصلاۃ ..... الخ : ٦٣٨۔ مسلم : ٦٠٤]

''جب نماز کی اقامت کہی جائے تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے آتا دیکھ نہ لو، تم پر سکون (سے بیٹھنا) واجب ہے۔''

بعض لوگ مسجد میں آ کر کھڑے رہتے ہیں اور بے چینی سے جماعت کا انتظار کرنے لگتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں، بلکہ انھیں مسجد میں آ کر نوافل، اذکار، دعا اور قرآن مجید کی تلاوت میں مشغول ہونا چاہیے۔ بعض لوگ اس وقت جماعت کے لیے کھڑے ہوتے ہیں جب مکبّر "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہتا ہے، یہ طریقہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

② دعائے استفتاح پڑھنا

❁ مقتدی اگر حالتِ قیام میں ملا ہے تو اسے دعائے استفتاح پڑھنی چاہیے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعائے استفتاح پڑھا کرتے تھے۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب ما یقال بین تکبیر الإحرام والقراءۃ : ٦٠١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اگر جہراً قراءت ہو رہی ہو، یا وقت کم ہونے کی وجہ سے فاتحہ کے رہ جانے کا ڈر ہو تو فاتحہ پڑھ لے، دعائے استفتاح چھوڑ دے، کیونکہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

⑫ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

❁ صحیح احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ نماز کا رکن ہے، لہٰذا ہر نمازی پر، خواہ وہ منفرد ہو، امام ہو، یا مقتدی، پھر خواہ امام اونچی قراءت کر رہا ہو یا آہستہ، ہر صورت سورۂ فاتحہ کی قراءت فرض اور واجب ہے، اسے پڑھے بغیر ہرگز کوئی نماز نہیں ہو سکتی۔ بعض لوگ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے سے منع کرتے ہیں، حالانکہ ان کے پاس قرآن وسنت سے کوئی دلیل نہیں ہے۔

❁ حدیث قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

« قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ، فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ »

[مسلم، كتاب الصلاة، باب وجوب القراءة في كل ركعة.....الخ : ٣٩٥]

''میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے اور میرا بندہ جو سوال کرے گا وہ پورا کیا جائے گا۔'' پس جب بندہ کہتا ہے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔''

مندرجہ بالا حدیث میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے نماز کو تقسیم کر دیا ہے، حالانکہ تقسیم سورۂ فاتحہ کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ کا نام '' اَلصَّلَاةُ '' (نماز) رکھ دیا ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز کا وجود ہی نہیں اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے یہی استدلال کیا ہے۔

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ » [بخاري، كتاب الأذان، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم.....الخ : ٧٥٦۔ مسلم : ٣٩٤]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''جس نے نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں۔''

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر یوں باب قائم کرتے ہیں: ''سورۂ فاتحہ پڑھنا ہر نمازی پر واجب ہے، خواہ امام ہو، منفرد ہو یا مقتدی، حضر میں ہو یا سفر میں، جہری نماز ہو یا سری۔''

❁ دوسری روایت میں ہے:

« اِقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ » [مسند أحمد : ٤/ ٣٤٠، ح : ١٩٢٠٤۔ صحيح الجامع : ٣٢٤۔ علامہ البانی نے اسے حسن جبکہ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے]

''اپنی نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ پھر تجھے جو قرآن یاد ہے اس میں سے پڑھ۔''

مندرجہ بالا احادیث میں مطلق نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، خواہ آدمی تنہا نماز پڑھ رہا ہو یا کسی کی اقتدا میں۔ لیکن بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ احادیث تنہا نماز پڑھنے والے آدمی کے ساتھ خاص ہیں، حالانکہ خاص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ لہٰذا اب وہ احادیث پیش کی جاتی ہیں جن میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا واضح طور پر ذکر موجود ہے۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ » [مسند الشاميين، عن سعيد بن عبد العزيز عن مكحول : ٢٩١۔ امام ہیثمی نے کہا ہے کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں]

''جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے اسے سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، ثَلَاثًا غَيْرُ تَمَامٍ فَقِيلَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ : إِنَّا نَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ » [مسلم، كتاب، الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة فی كل ركعة ..... الخ : ٣٩٥]

''جو کوئی نماز پڑھے اور اس میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز ناقص ہے۔'' یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کہا، یعنی مکمل نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ''ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں؟'' تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ دل میں آہستہ پڑھ لیا کرو۔''

امام بخاری رحمہ اللہ نے " جُزْءُ الْقِرَاءَةِ " میں امام لغت ابو عبید رحمہ اللہ سے ''خداج'' کا معنی نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: " خِدَاجُ النَّاقَةِ " اس وقت بولا جاتا ہے جب اونٹنی بچہ وقت سے پہلے مردہ حالت میں گرا دے اور ایسے مردہ بچے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا ہے۔'' لہٰذا ثابت ہوا کہ سورۂ فاتحہ کے بغیر پڑھی گئی نماز ناقص اور بے فائدہ ہے۔

❁ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور اس میں قراءت کی، رسول اللہ ﷺ پر قراءت بھاری ہوگئی، تو آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہوکر پوچھا: ''کیا تم بھی (امام کے پیچھے) قراءت کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا: ''ہاں! یا رسول اللہ!'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کیا کرو، تم سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو، اس لیے کہ اس کے بغیر کسی شخص کی نماز نہیں ہوتی۔'' [مسند أحمد : ٥/٣١٣، ح : ٢٣٠٤٧۔ ابن حبان : ١٧٩٢۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حسن جبکہ شعیب الارنؤوط نے صحیح کہا ہے]

❁ دوسری روایت میں ہے:

((فَلَا تَقْرَؤُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ))[أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة ..... الخ : ٨٢٤۔ امام دارقطنی اور علامہ الالبانی رحمہما اللہ نے (تحقیق مشکوۃ میں) اسے حسن جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے]

''جب میں (یعنی امام) اونچی آواز سے قراءت کروں تو قرآن سے سورۂ فاتحہ کے سوا کچھ بھی نہ پڑھو۔''

❁ تیسری روایت میں ہے:

((وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْ نَفْسِهِ)) [ابن حبان : ١٨٤٤۔ جزء القراءة للبخاري : ٥٦۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٢٧٥٠۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اس کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''التلخیص الحبیر (۸۷)'' میں اسے حسن، جبکہ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح کہا ہے]

''تم میں سے ہر شخص سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ » [كتاب القراءة للبيهقي : ٤٧۔ اور فرمایا اس کی اسناد صحیح ہے اور جو الفاظ اس میں زیادہ ہیں وہ بہت ساری سندوں سے صحیح اور مشہور ہیں اور علامہ انور شاہ کشمیری حنفی نے بھی اسے ''فیض الختام (۱۴۷)'' میں صحیح قرار دیا ہے]

''اس شخص کی نماز نہیں جو امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص بھی نماز پڑھے وہ تنہا ہو یا جماعت کے ساتھ، امام ہو یا مقتدی، مقیم ہو یا مسافر، فرض پڑھ رہا ہو یا نوافل، امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو یا آہستہ، اگر وہ سورۂ فاتحہ نہ پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

تارکین فاتحہ کے دلائل کا تجزیہ ©

نماز میں سورۂ فاتحہ کا ہر رکعت میں پڑھنا لازم وضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ کے کئی ایک ارشادات عالیہ اس پر دلالت کرتے ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ اس کتاب میں کر دیا گیا ہے۔ ائمۂ حدیث نے اس موضوع پر مستقل کتب تالیف کی ہیں، جیسا کہ امام بخاری رحمہ اللہ کی کتاب ''جُزْءُ الْقِرَاءَةِ''، امام بیہقی رحمہ اللہ کی '' كِتَابُ الْقِرَاءَةِ '' اور اردو زبان میں حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ کی ''خیر الکلام''، علامہ مبارک پوری صاحب تحفۃ الاحوذی رحمہ اللہ کی ''تحقیق الکلام'' اور محقق العصر مولانا ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ کی ''توضیح الکلام''۔ آخر الذکر اس عنوان پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴾ [الحجر : ۸۷]

''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے تجھے سبع مثانی (بار بار دہرائی جانے والی سات آیتیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ » [بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله : ﴿ ولقد اتيناك سبعا من المثانی والقرآن العظيم ﴾ :٤٧٠٤]

''ام القرآن (سورۂ فاتحہ) ہی سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے۔''

مفسر قرآن قتادہ بن دعامہ السدوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" فَاتِحَةُ الْكِتَابِ تُثْنَى فِيُ كُلِّ رَكْعَةٍ مَكْتُوبَةٍ أَوْ تَطَوُّعٍ "

[تفسير عبد الرزاق : ١٤٥٦۔ تفسير طبری : ٣٩/١٤]

''سورۂ فاتحہ فرض ہو یا نفل ہر رکعت میں دہرائی جاتی ہے۔''

لہٰذا نماز میں سورۂ فاتحہ کا بڑا مقام ہے، اسے ہر نماز کی، خواہ وہ فرض ہو یا نفل، ہر رکعت میں دہرایا جاتا ہے۔ امام، مقتدی، منفرد اور مسبوق ہر شخص پر اسے نماز میں پڑھنا لازم ہے۔

ہمارے بعض بھائی سورۂ فاتحہ کو نماز میں لازم نہیں سمجھتے، بلکہ قیام میں کم از کم ایک آیت اور بعض کے ہاں تین چھوٹی آیات پڑھنا فرض ہے، جیسا کہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے اور سورۂ فاتحہ امام، مقتدی، منفرد کسی پر بھی پڑھنا ضروری نہیں جانتے اور بالخصوص مقتدی کے حوالے سے اکثر گفتگو کرتے ہیں اور اس کی دلیل قرآن حکیم کی اس آیت کو بناتے ہیں:

﴿ وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾

[الأعراف : ٢٠٤]

''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

اس آیت سے ہمارے بھائیوں کا استدلال کئی لحاظ سے محل نظر ہے:

① مولانا اشرف علی تھانوی صاحب لکھتے ہیں: ''میرے نزدیک ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ﴾ (جب قرآن پڑھا جائے تو کان لگا کر سنو) تبلیغ پر محمول ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگہ قراءت فی الصلوۃ مراد نہیں۔ سیاق سے یہی معلوم ہوتا ہے، تو اب ایک مجمع میں بہت آدمی مل کر قرآن پڑھیں تو کوئی حرج نہیں۔'' [الکلام الحسن : ۲/۲۱۲]

مولانا عبدالماجد دریا آبادی صاحب لکھتے ہیں:

''حکم کے مخاطب ظاہر ہے کہ کفار و منکرین ہیں اور مقصودِ اصل یہ ہے کہ جب قرآن بہ غرض تبلیغ پڑھ کر تم کو سنایا جائے تو اسے توجہ و خاموشی کے ساتھ سنا کرو، تاکہ اس کا معجز ہونا اور اس کی تعلیمات کی خوبیاں تمھاری سمجھ میں آ جائیں اور تم ایمان لا کر مستحق رحمت ہو جاؤ، اصل حکم تو اسی قدر تھا لیکن علمائے حنفیہ نے اس کے مفہوم میں توسع پیدا کر کے اس سے حالتِ نماز میں مقتدی کے لیے قرآنی سورۂ فاتحہ کی ممانعت بھی نکالی ہے۔'' [تفسیر ماجدی، ص : ۳۷۳، حاشیہ نمبر : ۲۹۹۔ مطبوعہ تاج کمپنی]

مذکورہ بالا دونوں حوالوں سے معلوم ہوا کہ اس آیت کریمہ کے مخاطبین کفار و منکرین ہیں، جیسا کہ آیت کا سیاقِ کلام اس پر دلالت کرتا ہے۔ جب قرآن حکیم دعوت و تبلیغ کے لیے پڑھ کر سنایا جائے اور اس کی تعلیمات بیان کی جائیں تو اسے توجہ اور خاموشی سے سنا جائے، تاکہ قرآن حکیم کی دعوتی و تبلیغی خوبیاں سمجھ میں آئیں اور راہِ حق کو پا کر رحمتِ الٰہی کو حاصل کیا جائے۔ اس آیت کریمہ کا اصل مقصود و مطلوب یہی ہے اور نماز میں سورۂ فاتحہ کی ممانعت پر اس سے استدلال بعض علماء کا پیدا کردہ ہے۔

② دوسری بات یہ ہے کہ یہ آیت کریمہ سورۂ اعراف کی ہے اور یہ سورت مکی ہے، اس آیت کے نزول کے بعد بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز میں سلام و کلام کرتے رہے، اس آیت سے ان مذکورہ کاموں کی ممانعت نہیں ہوئی، نماز میں کلام کی ممانعت مدینہ طیبہ میں ہوئی، جب سورۂ بقرہ کی آیت ﴿ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ کا نزول ہوا۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

« كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَنَزَلَتْ : ﴿ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ [البقرة : ٢٣٨] فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ »
[ترمذی، أبواب تفسير القرآن : ٢٩٨٦۔ بخاری : ١٢٠٠۔ مسلم : ٥٣٩]

''ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں نماز میں (ضرورت کے تحت) کلام کیا کرتے تھے، تو آیت : ﴿ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ﴾ نازل ہوئی تو ہمیں خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔''

یہ بات علمائے احناف کے ہاں بھی مسلّم ہے کہ کلام مدینہ میں منسوخ ہوا، جیسا کہ طحاوی، احسن الکلام اور شرح صحیح مسلم از سعیدی میں مذکور ہے۔ جب اس آیت کریمہ نے نماز میں کلام منسوخ نہیں کیا تو سورۂ فاتحہ کی قراءت کو کیسے روک سکتی ہے۔

③ یہ آیت کریمہ اللہ کے رسول ﷺ پر نازل ہوئی اور آپ ہی نے نماز میں فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے اس آیت سے نماز میں فاتحہ کی ممانعت نہیں سمجھی۔

④ اس آیت میں قرآن حکیم کی تلاوت کے وقت انصات کا حکم ہے اور آہستہ پڑھنا انصات کے حکم قرآنی کے خلاف نہیں ہے، کیونکہ کئی ایک احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آہستہ پڑھنے اور انصات کرنے میں تضاد نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَمَا أُمِرَ ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْجُمُعَةَ وَ يُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ » [نسائی، كتاب الجمعة، باب فضل الإنصات و ترك اللغو يوم الجمعة : ١٤٠٤۔ صحيح]

''جو شخص جمعہ والے دن اس طرح طہارت اختیار کرتا ہے جس طرح اسے حکم دیا گیا ہے، پھر اپنے گھر سے نکلتا ہے، یہاں تک کہ جمعہ کے لیے آتا ہے اور انصات کرتا ہے، حتیٰ کہ اپنی نماز کو پورا کرتا ہے تو اس کا یہ عمل اس کے لیے اس سے پہلے جمعہ تک (کے گناہوں) کے لیے کفارہ بن جاتا ہے۔''

یہ حدیث بتاتی ہے کہ جمعہ کے لیے آ کر نماز کے اختتام تک انصات کرنے والے کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لیے اس کا یہ عمل اس سے پہلے جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ تو کیا مسجد میں آ کر نماز کے اختتام تک نمازی کچھ بھی نہیں پڑھتا، حالانکہ خطبہ سننے کے ساتھ وہ امام کے ساتھ دو رکعت نماز بھی ادا کرتا ہے لیکن ساری حالت کو انصات کہا گیا۔ نمازی نماز میں تسبیحات، تکبیرات، تشہد، دعائیں سب پڑھتا ہے، لیکن آہستہ پڑھتا ہے، اس لیے اسے انصات سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مزید یہ کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر اور قراءت کے درمیان کچھ دیر خاموش رہتے، میں نے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ جب تکبیر اور قراءت کے درمیان خاموش ہوتے ہیں تو کیا پڑھتے ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں یہ (دعا) پڑھتا ہوں: ((اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ خَطَايَايَ .....)) [بخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر : ۷٤٤۔ مسلم: ۵۹۸]

تو ثابت ہوا کہ آہستہ پڑھنے کو انصات اور سکوت ہی کا نام دیا جاتا ہے، لہٰذا انصات کے حکم اور آہستہ پڑھنے میں تضاد نہیں ہے۔

⑤ علمائے احناف کے ہاں امام کے خطبہ دیتے وقت سامعین کو کلام کرنے کی اجازت نہیں اور اس کا استدلال بھی انھوں نے اسی آیت کریمہ سے کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ''المبسوط از شمس الدین السرخسی (۲/۲۸) طبع دار المعرفہ بیروت۔ لیکن اگر دوران خطبہ سامع کو چھینک آ جائے تو وہ آہستہ ''الحمد للہ'' کہہ سکتا ہے۔ [المبسوط : ۲/۲۸]

اسی طرح اگر امام خطبہ دیتے ہوئے ﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ ﴾ [الأحزاب : ۵٦] کہے تو سامعین کو درود شریف پڑھنا چاہیے، قاضی ابو یوسف اور امام طحاوی حنفی کا یہی مذہب ہے۔ [المبسوط : ۲/۲۹، اور شروحات الهدایه وغیره]

⑥ اسی طرح امام عید کی نماز پڑھا رہا ہو اور ایک شخص بعد میں آ کر اس وقت ملے جب وہ قراءت کر رہا ہو تو مقتدی کو نماز میں امام کی قراءت کے دوران ہی میں تکبیر اول کے ساتھ زائد تکبیرات کہہ لینی چاہییں، جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری اور بہار شریعت میں مرقوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اگر قراءت کے دوران میں تکبیرات زوائد علمائے احناف کے ہاں کہی جا سکتی ہیں تو سورۂ فاتحہ پڑھنا کیوں ممنوع ہے۔

⑦ اسی طرح فقہ حنفی کی معتبر کتاب ''منیۃ المصلی'' وغیرہ میں مرقوم ہے کہ صاحبین کے نزدیک امام کی قراءت کے دوران میں آ کر ملنے والا مقتدی ثناء پڑھ سکتا ہے۔ اگر قراءت کے ہوتے ہوئے ثناء پڑھی جا سکتی ہے تو فاتحہ پڑھنا بھی بالکل صحیح اور درست ہے، جبکہ اس کے پڑھنے پر احادیث صحیحہ وصریحہ موجود ہیں۔

⑧ قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءتِ قرآن سنتے وقت اچھے کلمات کہنا بالکل جائز اور درست ہے، بلکہ اصل ایمان کا شیوہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا سَمِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَى الرَّسُولِ تَرَى أَعْيُنَهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوا مِنَ الْحَقِّ يَقُولُونَ رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ [المائدۃ : ۸۳]

''اور جب وہ سنتے ہیں جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تو دیکھتا ہے کہ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بہ رہی ہوتی ہیں، اس وجہ سے کہ انھوں نے حق پہچان لیا، وہ کہتے ہیں، اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے، سو تو ہمیں شہادت دینے والوں کے ساتھ لکھ لے۔''

معلوم ہوا سماعتِ قرآن کے وقت ﴿رَبَّنَا آمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ کہنا اہل ایمان کا شیوہ ہے اور ایسے کلمات سماع کے منافی نہیں، لہٰذا حکم رسول ﷺ کے مطابق نماز میں فاتحہ پڑھنا بالکل لازم ہے، وہ دوسرے حکم قرآنی کے خلاف نہیں۔

الغرض بہت سارے دلائل اور شواہد اس پر موجود ہیں کہ سورۂ اعراف کی مذکورہ آیت نماز میں مقتدی کو فاتحہ پڑھنے سے منع نہیں کرتی۔ ان دلائل وشواہد کی تفصیل شروع میں ذکر کردہ کتب میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ((إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا)) والی حدیث سے بھی تارکین فاتحہ کا استدلال درست نہیں ہے، کیونکہ یہ حدیث بھی انصات کا حکم دیتی ہے اور آپ پیچھے پڑھ آئے ہیں کہ انصات اور امام کے پیچھے آہستہ پڑھنا آپس میں متضاد نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ ایسی قراءت جو امام کے لیے تشویش اور منازعت کا باعث ہو وہ نہیں ہونی چاہیے۔ جب مقتدی آواز کے ساتھ پڑھے تو منازعت پیدا ہوتی ہے، اسی لیے احادیث صحیحہ کی رو سے مقتدی کو آہستہ پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

اسی طرح وہ روایت جس میں ہے کہ ''امام کی قراءت مقتدی کی قراءت ہے'' ائمۂ حدیث کے ہاں صحیح ومقبول نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے تمام طرق کے بارے میں فرماتے ہیں: " كُلُّهَا مَعْلُوْلَةٌ " [التلخيص الحبير : ٢٣٢/١۔ ط دار المعرفة بيروت] ''اس روایت کی تمام اسانید معلول ہیں۔'' یعنی کوئی سند بھی علت سے خالی نہیں ہے۔ باقی روایات کی تفصیل امہات الکتب میں موجود ہے اور قارئین کرام شروع میں ذکر کردہ اردو کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

اس مسئلہ پر فریقین کے دلائل کا محاکمہ کرتے ہوئے مولانا عبدالحی لکھنوی حنفی صاحب نے بڑے واشگاف الفاظ میں لکھا ہے:

" لَمْ يَرِدْ فِيْ حَدِيْثٍ مَرْفُوْعٍ صَحِيْحٍ النَّهْيُ عَنْ قِرَاءَةِ الْفَاتِحَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَ كُلُّ مَا ذُكِرُوْهُ مَرْفُوْعًا فِيْهِ إِمَّا لَا أَصْلَ لَهُ وَ إِمَّا لَا يَصِحُّ "
[التعليق الممجد، ص : ١٠١، حاشيه نمبر ١]

''کسی مرفوع صحیح حدیث میں قراءت فاتحہ خلف الامام کی ممانعت وارد نہیں ہوئی، مخالفین نے جو بھی مرفوع روایات بیان کی ہیں وہ یا تو بے اصل ہیں یا صحیح نہیں ہیں۔''

جو لوگ امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں ان کے بارے میں امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" وَ قَدْ أَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَصَلَاتُهُ تَامَّةٌ وَلَا إِعَادَةَ عَلَيْهِ " [الاستذكار : ١٩٣/٢، و في نسخة : ٤٧٠/١، ط دار الكتب العلمية بيروت]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اور یقیناً علماء کا اجماع ہے کہ جس شخص نے امام کے پیچھے قراءت کی اس کی نماز مکمل ہے، اس پر نماز کا اعادہ نہیں ہے۔''

اور تقریباً یہی بات علامہ سبکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھی ہے۔ لہٰذا احادیث صحیحہ وصریحہ و محکمہ کی رو سے نماز میں فاتحہ ضرور پڑھنی چاہیے، نمازی خواہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد اور نماز چاہے جہری ہو یا سری، حضری ہو یا سفری، جنازہ ہو یا عیدین یا نماز کسوف وخسوف، ہر نمازی کو ہر نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہیے، یہی بات دلائلِ قویہ کی رو سے صحیح اور درست ہے۔

⑦ آمین کہنے کا مسئلہ ⑦

- مقتدیوں کو چاہیے کہ جب امام ''آمین'' یا ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہے تو وہ بلند آواز سے آمین کہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا)) [بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين : ٧٨٠۔ مسلم : ٤١٠]

''جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔''

- جس مقتدی نے سورۂ فاتحہ مکمل نہ کی ہو وہ بھی امام کے ساتھ آمین کہے، کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے امام کے ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ پڑھنے پر آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين : ٧٨٢]
- آہستہ قراءت کے وقت آہستہ ''آمین'' اور بلند قراءت کے وقت بلند ''آمین'' کہنی چاہیے۔ یہ مسئلہ احادیث میں بالکل واضح ہے لیکن کچھ لوگ سری قراءت میں سری آمین کو تو مانتے ہیں لیکن جہری قراءت میں جہری آمین کا انکار کرتے ہیں۔ جبکہ یہ مسئلہ صحیح احادیث سے ثابت ہے۔
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ » [بخاری، کتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين : ٧٨٠۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلم : ٤١٠]

''جب امام آمین کہے تو تم (مقتدی) بھی آمین کہو (اس وقت فرشتے بھی آمین کہتے ہیں) تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ مل گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔''

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے ثابت ہوا کہ امام بلند آواز سے آمین کہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم اس صورت میں دے سکتے ہیں جب مقتدی کو معلوم ہو کہ امام آمین کہہ رہا ہے۔ کوئی عالم تصور بھی نہیں کر سکتا کہ رسول اللہ ﷺ مقتدی کو امام کی آمین کے ساتھ آمین کہنے کا حکم دیں، جب کہ وہ اپنے امام کی آمین سن ہی نہ سکے۔'' [ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب الجهر بآمين ..... الخ : ١/ ٢٥٥، ٢٥٦، تحت الحديث : ٥٧٠]

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب نبی اکرم ﷺ سورۂ فاتحہ کی قراءت سے فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔'' [سنن الدارقطني : ١/ ٣٣٥، ح : ١٢٥٩۔ ابن خزيمة : ١/ ٢٥٦، ٥٧١۔ ابن حبان : ١٨٠٦۔ المستدرك : ١/ ٢٢٣، ح : ٨١٢۔ اسے امام الدارقطنی نے حسن جبکہ امام حاکم اور امام ذہبی رحمہما اللہ نے بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح کہا ہے]

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ پڑھتے تو بلند آواز سے آمین کہتے۔'' [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب التأمين وراء الإمام : ٩٣٢۔ ترمذی : ٢٤٨۔ اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے، امام بخاری اور امام ابو زرعہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث شعبہ سے منقول آہستہ آمین کہنے والی حدیث سے صحیح ہے، ان کے علاوہ امام ابن حجر، امام دارقطنی، علامہ الالبانی اور حسین سلیم اسد نے اسے صحیح کہا ہے]

❁ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جب رسول اللہ ﷺ نے ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ پڑھا تو آپ نے (اتنی بلند آواز سے) آمین کہی کہ میں نے سنی اور میں آپ کے پیچھے کھڑا تھا۔'' [نسائی، كتاب الافتتاح، باب قول المأموم إذا عطس خلف الإمام : ٩٣٣۔ صحيح]

❁ سیدہ ام الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''اس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی.....

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جب آپ ﷺ نے ﴿ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ پڑھا تو آمین کہی اور اس نے بھی اسے سنا، حالانکہ وہ عورتوں کی صف میں کھڑی تھی۔'' [مسند إسحاق بن راهويه، عن أم الحصين رضی الله عنها : ٢٣٩٦۔ اس کے محقق ڈاکٹر عبد الغفور البلوشی نے اس کے تمام راویوں کو ثقہ قرار دیا ہے]

دور صحابہ میں ''آمین'' کا ثبوت

- نعیم مجمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی..... وہ جب ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ تک پہنچے تو انھوں نے آمین کہی اور ان کے پیچھے لوگوں نے بھی آمین کہی..... پھر انھوں نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! میں نے تمھیں رسول اللہ ﷺ والی نماز پڑھائی ہے۔'' [نسائی، کتاب الافتتاح، باب قراءة بسم الله..... الخ : ٩٠٦۔ مسند أحمد : ٤٩٧/٢، ح : ١٠٤٥٣۔ ابن خزيمة : ٢٢٣/١، ٢٢٤، ح : ٤٩٩۔ ابن حبان : ١٧٩٧، ١٨٠١۔ مستدرك حاكم : ٢٣٢/١، ح : ٨٤٩۔ سنن الدارقطني : ٣٠٦/١، ح : ٢٤٥١۔ البيهقي : ٥٨/٢، ح : ١١٥٥۔ اسے حاکم، ذہبی، دارقطنی، بیہقی اور الاعظمی نے صحیح اور شعیب الارنؤوط نے صحیح علی شرط مسلم کہا ہے]
- سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ان کے مقتدیوں نے اس قدر بلند آواز سے آمین کہی کہ مسجد گونج اٹھی۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب جهر الإمام بالتأمين، قبل الحديث : ٧٨٠]
- عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے دو سو (٢٠٠) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ بیت اللہ میں جب امام ﴿ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴾ کہتا تو سب لوگ بلند آواز سے ''آمین'' کہتے۔'' [السنن الكبرى للبيهقي : ٥٩/٢، ح : ٢٤٥٥۔ كتاب الثقات لابن حبان : ٢٦٥/٦، في ترجمة خالد بن أبي نوف]
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَا حَسَدَتْكُمُ الْيَهُوْدُ عَلٰى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِيْنِ»

[ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب الجهر بآمين : ٨٥٦۔ اس کے تمام راوی صحیح مسلم کے ہیں اور اسے امام بوصیری، شعیب الارنؤوط، علامہ البانی اور الاعظمی نے صحیح کہا ہے]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''یہودی تمھاری کسی چیز پر اس قدر نہیں جلتے جس قدر ''السلام علیکم'' اور ''آمین'' کہنے پر جلتے ہیں۔''

⑤ فاتحہ کے بعد قراءت

- سری نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جہری نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ قراءت کرنے سے منع فرمایا ہے، سری میں نہیں۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب من ترك القراءة ..... الخ : ٨٢٤۔ صحيح]
- جہری نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر خاموش ہو جائیں۔ [أبو داؤد : ٨٢٤]

⑥ امام کی اتباع

- امام سے آگے بڑھنے سے بچنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا يَأْمَنُ الَّذِي يَرْفَعُ رَأْسَهُ فِي صَلَاتِهِ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ فِي صُورَةِ حِمَارٍ» [مسلم، كتاب الصلاة، باب تحريم سبق الإمام بركوع أو سجود ونحوهما : ٤٢٧/١١٥]

''نماز میں امام سے پہلے سر اٹھانے والے شخص کو اس بات سے بے خوف نہیں ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس کی شکل کو گدھے کی شکل بنا دے۔''

- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم میں سے کوئی شخص اس وقت تک اپنی کمر نہیں جھکاتا تھا، جب تک کہ نبی ﷺ سجدہ میں نہ چلے جاتے اور ہم آپ ﷺ کے بعد سجدہ میں جاتے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب متى يسجد من خلف الإمام؟ : ٦٩٠۔ مسلم : ٤٧٤/١٩٨]

امام سے پہل کرنا بھی جائز نہیں اور امام کے ساتھ ساتھ چلنا بھی جائز نہیں، اتباع یہ ہے کہ امام کے پیچھے پیچھے چلا جائے، جیسے مذکورہ بالا حدیث میں ہے۔ اسی طرح جن لوگوں کی کچھ نماز باقی ہو، انھیں نماز مکمل کرنے کے لیے تب کھڑا ہونا چاہیے جب امام دونوں طرف سلام پھیر لے، جبکہ ہمارے ہاں امام سلام پھیرنا شروع کرتا ہی ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

جن چیزوں میں امام کی اتباع ضروری نہیں

مندرجہ ذیل چیزوں میں مقتدی اگر امام کی اتباع نہ کرے تو کوئی حرج نہیں:

① نیت میں امام کی اتباع ضروری نہیں، یعنی امام فرض پڑھا رہا ہے جبکہ مقتدی کی نیت نفل کی ہے، یا امام کی نیت نفل کی ہو اور مقتدی فرض ادا کر رہا ہے، جیسا کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بعد اپنی قوم کی جماعت کرواتے تھے، تو وہ ان کی نفل ہوتی اور قوم کی فرض۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلی ثم أمّ قومًا : ۷۱۱۔ مسلم : ٤٦٥]

اسی طرح امام عصر کی پڑھا رہا ہے اور مقتدی ظہر کی ادا کر رہا ہے۔

② امام کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر امامت کرا رہا ہے اور مقتدی کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہے، یا امام کھڑا ہے اور مقتدی بیٹھا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وفات میں ایک دن بیٹھ کر جماعت کروائی اور لوگوں نے پیچھے کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب الرجل یأتم بالإمام ویأتم الناس بالمأموم : ۷۱۳۔ مسلم : ٤١٨]

③ امام قصر پڑھے اور مقتدی مکمل پڑھے۔ (تفصیل ''نماز سفر'' کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

④ امام کی آواز مقتدیوں تک پہنچانا

اگر امام کی آواز تمام مقتدیوں تک نہ پہنچ رہی ہو تو مقتدیوں میں سے کوئی شخص امام کی تکبیر آخر تک پہنچائے اور اگر جماعت بہت بڑی ہو تو فاصلے فاصلے پر کھڑے زیادہ لوگوں کو یہ فریضہ انجام دینا چاہیے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی مرض وفات میں جماعت کروائی (اور کمزوری کی وجہ سے لوگوں تک آواز نہیں پہنچ رہی تھی)، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی آواز لوگوں تک پہنچا رہے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب من أسمع الناس تکبیر الإمام : ۷۱۲۔ مسلم : ٤١٣/٨٥]

سپیکر کی سہولت موجود ہو تو اس میں جماعت کروانی چاہیے، تاکہ لوگ صحیح طور پر اقتدا کر سکیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑧ امام بھول جائے تو اسے لقمہ دینا

❁ اگر امام بھول جائے تو مقتدی امام کو لقمہ دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي)) [بخاری، کتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٤٠١۔ مسلم : ٥٧٢]

''جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کروا دیا کرو۔''

یاد کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر امام قراءت میں سے کچھ بھول گیا تو اسے بھولا ہوا لفظ بتانا چاہیے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر قراءت مشتبہ ہوگئی، تو نماز کے بعد آپ ﷺ نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تو نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الفتح على الإمام فى الصلاة : ٩٠٨۔ حسن]

اس کے علاوہ کوئی غلطی ہو جائے تو مرد ''سبحان اللہ'' کہہ کر اور عورتیں تالی بجا کر آگاہ کریں۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

((اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ)) [بخاری، كتاب العمل فى الصلاة، باب التصفيق للنساء : ١٢٠٣۔ مسلم : ٤٢٢]

''مردوں کو سبحان اللہ کہنا چاہیے اور خواتین کو تالی بجانی چاہیے۔''

❁ نماز سے باہر والا شخص نمازی کو اس کی غلطی پر متنبہ کر سکتا ہے۔ جب قبلہ بیت المقدس سے تبدیل ہو کر کعبہ بن گیا، تو کچھ لوگوں کو اس کا علم نہ ہوا، وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، قریب سے گزرنے والے آدمی نے بلند آواز سے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ کی سمت نماز پڑھی ہے۔'' تو لوگوں نے نماز کے دوران ہی اپنا رخ پھیر لیا۔ [بخاری، كتاب الصلاة، باب التوجه نحو القبلة حيث كان : ٣٩٩۔ مسلم : ١١٨٦]

⑨ امام کی تبدیلی

❁ امام کسی وجہ سے امامت کے قابل نہ رہے، تو اس کے پیچھے کھڑا مقتدی آگے بڑھ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز مکمل کروا دے۔ عمرو بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پر نماز میں قاتلانہ حملہ ہوا تو انھوں نے پیچھے کھڑے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر آگے کر دیا تو انھوں نے نماز مکمل کرائی۔'' [بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضى الله عنه : ٣٧٠٠]

⑩ ایک جگہ دو جماعتیں

❁ کچھ لوگ جماعت کے بعد آئیں تو وہ دوسری جماعت کروا سکتے ہیں، بلکہ انھیں جماعت ہی سے نماز ادا کرنی چاہیے اور ائمۂ مساجد کو بھی برا نہیں منانا چاہیے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا چکے تھے، آپ نے فرمایا: ''اس شخص پر کون صدقہ کرتا ہے؟'' تو لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے اس کے ساتھ باجماعت نماز پڑھی۔'' [ترمذی، كتاب الصلاة، باب ما جاء فى الجماعة فى مسجد قد صلى فيه مرة : ٢٢٠۔ أبو داؤد : ٥٧٤۔ صحيح]

❁ اگر بعد میں پہنچنے والا آدمی تنہا ہے تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لینے والوں میں سے ایک آدمی (نفل کی نیت سے) اس کے ساتھ شامل ہو جائے، تاکہ جماعت ہو سکے۔ یہ اس کی طرف سے صدقہ ہوگا۔ (ایضاً)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف مسافر دوسری جماعت کروا سکتے ہیں، مقیم لوگوں کو جماعت کروانا جائز نہیں، یہ سراسر غلط ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جس صحابی کو جماعت کروانے کا حکم دیا تھا وہ مقیم ہی تھا اور اس کے علاوہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مسجد میں دوسری جماعت کروانا ثابت ہے۔ [بخاری، كتاب الأذان، باب فضل صلاة الجماعة، تعليقًا، قبل الحديث : ٦٤٥ ووصله المحدث أبو يعلى الموصلى فى مسنده الصغير : ٤٦٨/٣، ح : ٤٣٣٨ و إسناده صحيح]

❁ دیر سے آنا اور دوسری جماعت کو معمول بنا لینا جائز نہیں، اس سے پہلی جماعت (جو اصل ہے اس) کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑪ سنن کے لیے جگہ کی تبدیلی

❁ فرضوں والی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنن ادا کرنی چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس بات سے عاجز ہو کہ (فرضوں کے بعد) آگے پیچھے یا دائیں بائیں ہو جاؤ؟'' یعنی نفل پڑھنے کے لیے۔ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة : ١٠٠٦۔ ابن ماجه : ١٤٢٧۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں شریک ہونے کا بیان

منفرد کے ساتھ نماز میں شریک ہونا

❁ تنہا آدمی نماز پڑھ رہا ہے، دوسرا شخص آئے تو وہ اس کے ساتھ مل جائے اور پہلا جماعت شروع کرا دے، یعنی اس شکل میں پہلے سے امامت کی نیت کرنا ضروری نہیں، جیسا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور میں آ کر آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر دائیں جانب کر دیا۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم ینو الإمام ..... الخ : ٦٩٩۔ مسلم : ٧٦٣]

جماعت میں شامل ہونے کا طریقہ

❁ بعد میں آنے والا شخص امام کو جس حالت میں پائے، تکبیر تحریمہ کہہ کر اسی حالت میں چلا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ »

[ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما ذکر فی الرجل یدرك الإمام ..... الخ : ٥٩١۔ صحیح]

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لیے آئے اور امام کسی حالت میں ہو تو اسے وہی کرنا چاہیے جو امام کر رہا ہو۔''

بعض لوگ آتے ہیں، امام رکوع یا سجدہ میں ہو تو وہ جماعت میں شامل ہونے کے لیے امام کے کھڑے ہونے کا انتظار کرتے رہتے ہیں، یہ غلط ہے اور بعض لوگ پہلے دعائے استفتاح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے ہیں پھر امام والی حالت میں منتقل ہوتے ہیں، یہ بھی ٹھیک نہیں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جماعت کے ساتھ بیچ میں شامل ہونے والا وہی رکعت پڑھے جو امام پڑھ رہا ہے اور جو رکعات گزر گئی ہیں وہ بعد میں ادا کرے۔ مثلاً دوسری رکعت میں شریک ہونے والا اس ترتیب سے نماز ادا کرے: 2---3---4---1۔ تیسری رکعت میں شریک ہونے والا اس ترتیب سے نماز ادا کرے: 3---4---1---2۔ چوتھی رکعت میں شریک ہونے والا اس ترتیب سے نماز ادا کرے: 4---1---2---3۔ یعنی شامل ہونے والا الٹی ترتیب سے نماز پڑھے۔ قرآن وسنت میں اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ صحیح یہی ہے کہ آپ جس رکعت میں بھی جماعت میں شریک ہوں، وہ آپ کی پہلی رکعت ہوگی اور باقی نماز اسی ترتیب سے مکمل کریں، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) [بخاری، کتاب الأذان، باب لا یسعی إلی الصلاة ولیأتها بالسکینة والوقار : ٦٣٦۔ مسلم : ٦٠٢]

''جتنی (رکعات جماعت سے) مل جائیں ادا کرلو اور جو رہ جائیں بعد میں پوری کرلو۔''

رکوع میں ملنے والے کی رکعت

❁ رکوع کی حالت میں جماعت میں شامل ہونے سے وہ رکعت شمار نہیں ہوگی۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا)) [بخاری، کتاب الأذان، باب لا یسعی إلی الصلاة ولیأتها بالسکینة والوقار : ٦٣٦۔ مسلم : ٦٠٢]

''جس قدر نماز (امام کے ساتھ) پالو وہ پڑھ لو اور نماز کا جو حصہ رہ جائے وہ (امام کے سلام پھیرنے کے بعد) پورا کرو۔''

اس حدیث کی رو سے جس شخص کا قیام اور سورۂ فاتحہ فوت ہوگئی اس پر فرض ہے کہ چھوٹی ہوئی چیز کو مکمل کرے اور مکمل نہ کرنے والے کی نماز کیونکر مکمل ہوسکتی ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: ''جس کے فرائض قراءت وقیام فوت ہو جائیں اس پر لازم ہے کہ اسے مکمل کرے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے (پورا کرنے کا) حکم دیا ہے۔'' [جزء القراءة للبخاری : ۱۰۹]

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جو شخص رکوع میں شامل ہو تو اس کا قیام اور سورۂ فاتحہ کی قراءت فوت ہو گئی، جبکہ (رکعت شمار کرنے کے لیے) یہ دونوں فرض ہیں، ان کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور حدیث رسول میں حکم دیا گیا ہے کہ جو (رکعات) پالو وہ پڑھو اور جو رہ جائیں انھیں پورا کرو اور ان میں سے کسی امر کی تخصیص نص شرعی کے بغیر جائز نہیں (کہ فلاں رکن کے چھوٹنے کے باوجود نماز ہو جائے گی) اور ایسی کوئی دلیل موجود نہیں۔'' [المحلی، أوقات الصلاة، مسئلة جاء المأموم إلی الصلاة والإمام راکع : ۳۸۹/۲]

❁ سیدنا ابو سعید خدری اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((لَا يَرْكَعَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَقْرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ))[جزء القراءة للبخاری : ۷۷]

''سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر کوئی شخص رکوع نہ کرے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((لَا يُجْزِيهِ حَتّٰى يُدْرِكَ الْإِمَامَ قَائِمًا))[جزء القراءة للبخاری، باب وجوب القراءة للإمام والمأموم : ۲۰۔ اس کو علامہ الالبانی نے حسن کہا ہے]

''امام کو اگر رکوع جانے سے پہلے کھڑے نہ پالو تو تمھاری وہ رکعت نہ ہوگی۔''

❁ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر رکعت شمار نہ کرے۔'' [المحلی، أوقات الصلاة، مسئلة جاء المأموم إلی الصلاة والإمام راکع : ۳۹۰/۲]

❁ علامہ نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی معروف کتاب ''جزء القراءة'' میں فرمایا ہے کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی اور یہ ہر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کا مذہب ہے جو قراءتِ فاتحہ خلف الامام کو واجب سمجھتا ہے اور جمہور اہل علم چونکہ قراءت فاتحہ خلف الامام کے قائل ہیں، اس اعتبار سے رکوع میں ملنے والے کی رکعت کا نہ ہونا جمہور کا مسلک ہوا۔'' [دلیل الطالب علی أرجح المطالب : ٣٤٥]

❁ علامہ عبد الرحمٰن مبارک پوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میرے نزدیک انھی کا قول راجح ہے جو کہتے ہیں کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے وہ اس رکعت کو شمار نہ کرے۔'' [تحفة الأحوذی، السفر، باب کراهية فی الرجل يدرك الإمام ساجدًا]

قائلین کے دلائل

❁ اب آپ کے سامنے ان حضرات کے دلائل ذکر کیے جاتے ہیں جو رکوع میں ملنے سے رکعت ہو جانے کے قائل ہیں، تاکہ قارئین کے لیے فریقین کے دلائل کا موازنہ کرنا آسان ہو اور مسئلہ کی اصل حیثیت واضح ہو جائے۔

پہلی دلیل

ان کی پہلی دلیل سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے:

« مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى » [الدارقطنی، کتاب الصلاة، باب فيمن يدرك من الجمعة.....الخ : ٢/ ١٠، ح : ٥٧٩]

''جو شخص نماز جمعہ کی ایک رکعت پالے وہ اس کے ساتھ پچھلی رکعت ملا لے۔''

اس روایت میں نمازِ جمعہ کا ذکر ہے کہ جس نے نمازِ جمعہ کی ایک رکعت پالی اس نے جمعہ پا لیا، لہٰذا وہ اس کے ساتھ ایک رکعت اور پڑھ لے۔ اس روایت میں رکوع پا لینے سے رکعت پانے کا ذکر ہی نہیں ہے، بلکہ اس کا اس مسئلہ سے کوئی تعلق نہیں ہے، لیکن رکوع میں ملنے سے رکعت ہونے کے قائلین نے اس حدیث سے اس طرح دلیل لی ہے کہ اس کے لفظ "رَكْعَةً" سے رکعت کے بجائے رکوع مراد لیا ہے، حالانکہ "رَكْعَةً" سے مراد رکعت ہی ہوتا ہے، رکوع نہیں اور اس کی کئی وجوہ ہیں، احادیث میں عام طور پر "رَكْعَةً" سے مراد رکعت ہوتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل..... الخ : ٧٥٢]

''آخر رات میں وتر ایک رکعت ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ..... فِي الْخَوْفِ رَكْعَةً »

[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين وقصرها : ١٥٧٥]

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے نماز فرض کی ہے.....خوف میں ایک رکعت ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ » [بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، باب من أدرك من الفجر ركعة : ٥٧٩۔ مسلم : ٦٠٨]

''جس نے نماز فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پالی اس نے نماز صبح کو (بروقت) پالیا۔''

مندرجہ بالا احادیث میں '' رَكْعَةً '' سے مراد تمام علماء نے رکعت لی ہے، ذرا یہاں رکوع مراد لے کر دیکھیں۔ اگر یہاں '' رَكْعَةً '' سے رکوع مراد لیں تو آخری حدیث میں دوسری جگہ مسلم (٦٠٩) میں '' رَكْعَةً '' کی جگہ '' سَجْدَةً '' کا لفظ آتا ہے، تو وہاں کیا کریں گے؟ اگر وہاں سجدہ مراد لیں تو ان کا مسلک ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ اس سے معنی یہ بنے گا کہ جس نے سجدہ پالیا اس نے رکعت پالی، جبکہ رکوع سے رکعت پالینے کے قائلین اس کے ہرگز قائل نہیں ہیں۔

حقیقت شرعیہ کے ہوتے ہوئے مجاز مراد لینا اصولاً غلط ہے اور یہاں کوئی ایسا قرینہ بھی نہیں جو اس معنی کی تائید کرتا ہو۔ جمہور علماء نے اس کا معنی یہی کیا ہے کہ جس نے طلوع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمس سے پہلے صبح کی ایک رکعت پالی اس نے نماز کو بروقت پالیا۔جبکہ " رَكْعَةٌ " کو بغیر قرینے کے مجازی معنی میں یعنی ''رکوع'' کے معنی میں لے کر اس سے استدلال کرنا صحیح نہیں۔

دوسری دلیل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

« مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْإِمَامِ قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ صُلْبَهُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا » [صحيح ابن خزيمة : ٢/ ٦٨١، ح : ١٥٩٥]

''جس نے امام کے ساتھ رکعت پالی، قبل اس کے کہ وہ (رکوع سے اٹھ کر) اپنی کمر سیدھی کرے، تو اس نے اس رکعت کو پالیا۔''

علامہ عبید اللہ الرحمانی اور محدث ابو جعفر عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اس روایت کے الفاظ « قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ صُلْبَهُ » (امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے) صرف یحییٰ بن حمید نقل کرتا ہے، اس کے ساتھیوں میں سے کسی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے۔'' اور یحییٰ بن حمید کو امام بخاری نے مجہول قرار دیا ہے۔اس کے علاوہ ''قرۃ بن عبد الرحمٰن'' ہے جسے امام احمد نے منکر الحدیث، بعض نے ضعیف الحدیث اور امام ابو حاتم نے غیر قوی کہا ہے۔ ثابت ہوا کہ یہ روایت قابل حجت نہیں ہے۔[تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو جزء القراءة : ١٣١۔ سنن الدارقطني مع التعليق : ١/ ١/ ٣٤٧۔ المرعاة : ٣/ ٩٨۔ تحفة الأحوذي : ٣/ ٦٢]

تیسری دلیل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

« إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا شَيْئًا وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يدرك الإمام ساجدًا كيف يصنع؟ : ٨٩٣، بعد الحديث : ٨٨٨]

''جب تم نماز کے لیے آؤ اور ہم سجدے میں ہوں، تو تم بھی سجدہ کرو اور اسے شمار مت کرو اور جس نے رکعت پالی اس نے نماز پالی۔''

یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس کی سند میں ایک راوی یحییٰ بن ابی سلیمان ہے، جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے اور امام ابو حاتم نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی لیکن وہ قوی نہیں۔ اس کے علاوہ یحییٰ اور زید اور ابن المقبری کے درمیان انقطاع بھی ہے۔[جزء القراءة : ١٠٨]

اس روایت میں بھی " رَكْعَةٌ " کا لفظ ہے، جس پر تفصیل سے بات ہو چکی ہے کہ اس سے مراد رکعت ہے۔ بالفرض اگر لفظ " رَكْعَةٌ " سے رکوع ہی مراد لے لیا جائے تب بھی اس حدیث سے ان کا مدعا ثابت نہیں ہوتا، کیونکہ یہاں رکعت کے پانے کی بات نہیں، نماز پانے کی ہے، یعنی جس نے رکوع پا لیا (بشرطیکہ رَكْعَةٌ کا معنی رکوع ہو تو) اس نے نماز با جماعت پالی، جیسا کہ دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مِنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ »[نسائی، کتاب المواقیت، باب من أدرك من الصلاة : ٥٥٩۔ ابن حبان :١٤٨٦]

''جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی، بشرطیکہ جو اس سے رہ گئی ہے اسے پورا کرے۔''

تو اس حدیث میں رکوع (بشرطیکہ رَكْعَةٌ کا معنی رکوع ہو) میں ملنے والے کو نماز کا جو حصہ چھوٹ گیا ہے اسے پورا کرنے کا حکم بھی دیا جا رہا ہے۔ اس سے بھی ثابت ہوا کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی، بس جماعت کا ثواب یا نماز کا وقت مل جاتا ہے۔

چوتھی دلیل ۞

چوتھی دلیل سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کا معروف واقعہ ہے، وہ خود کہتے ہیں:

« أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ » [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا ركع دون الصف : ٧٨٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ رکوع میں تھے، تو میں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا۔ پھر میں نے یہ بات نبی ﷺ کے سامنے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تیری حرص زیادہ کرے، آئندہ ایسا نہ کرنا۔''

یہ روایت مذکورہ مسئلہ میں واضح نہیں، جیسا کہ امام ابن حزم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے: ''رہی ابوبکرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث تو اس میں قائلین رکعت کے لیے اصلاً کوئی دلیل نہیں ہے، کیونکہ اس میں یہ ذکر نہیں کہ انھوں نے اس رکعت کو شمار کیا تھا اور نہ یہ ہے کہ انھوں نے اسے اٹھ کر نہیں پڑھا۔ لہٰذا اس حدیث سے ان کا تعلق ہی ختم ہو گیا۔ الحمد للہ!''

قائلین کے تمام دلائل میں سے ایک بھی صحیح نہیں، اگر کوئی دلیل صحیح ہے تو اس سے ان کا مسئلہ ثابت نہیں ہوتا۔ ثابت ہوا کہ یہی صحیح بات ہے کہ رکوع میں ملنے سے رکعت نہیں ہوتی اور احتیاط بھی اسی میں ہے کہ وہ رکعت بعد میں کھڑے ہو کر پڑھ لی جائے۔

اس کے علاوہ قائلینِ رکعت میں اس مسئلہ کی وجہ سے تین احادیث کی مخالفت در آئی ہے، میں نے خود ان کا مشاہدہ کیا ہے۔ ایک یہ کہ ان کے ہاں سورۂ فاتحہ کی اہمیت ختم ہو گئی ہے۔ دوسرا یہ کہ جب امام رکوع میں چلا جائے تو وہ دوڑ کر آتے ہیں، جبکہ احادیث میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے اور تیسرا یہ کہ امام قراءت کر رہا ہو تو پیچھے کھڑے باتیں کرتے رہتے ہیں اور جب امام رکوع میں جاتا ہے تو پھر جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں، جبکہ حدیث میں حکم دیا گیا ہے کہ امام جس حالت میں ہو اس کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ مزید تحقیق کے لیے ملاحظہ فرمائیں الشیخ محمد یونس حفظہ اللہ کی کتاب '' إتمام الخشوع بأحكام مدرك الركوع'' اور الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ کی کتاب ''رکوع میں ملنے والے کی رکعت۔''

جماعت کے متفرق مسائل

❁ جب امام ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہہ چکے تو مقتدیوں کو اس وقت '' رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ '' کہنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ » [بخاری، كتاب الأذان، باب إنما جعل الإمام ليؤتم به : ٦٨٨۔ مسلم : ٤١١]

''امام اس لیے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ اٹھے تو تم بھی اٹھ جاؤ اور جب وہ ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہہ چکے تو تم ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہو۔''

- رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' امام اور مقتدی دونوں کہیں گے اور ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' بھی امام اور مقتدی دونوں کہیں گے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر جب رکوع کرتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع سے اٹھتے وقت ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہتے، پھر سیدھے کھڑے ہو کر ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہتے۔'' [بخاری، كتاب الأذان، باب التكبير إذا قام من السجود : ٧٨٩۔ مسلم : ٣٩١]

آپ ﷺ کبھی امام ہوتے تھے اور کبھی مقتدی اور ہمیں اسی طرح نماز پڑھنے کا حکم ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے پڑھی، لہٰذا امام اور مقتدی دونوں کو ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ'' کہنے کے بعد ''رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ'' کہنا چاہیے۔

- ہر دعا اور تسبیح جس رکن کی ہے اس رکن میں پہنچ کر پڑھنا شروع کریں۔ بعض لوگ کسی رکن میں پہنچنے سے پہلے ہی اس رکن کی دعائیں شروع کر دیتے ہیں، مثلاً رکوع میں پوری طرح پہنچنے سے قبل ہی رکوع کی تسبیحات، سجدہ میں سر رکھنے سے پہلے ہی سجدہ کی دعائیں، یا دوسری رکعت میں سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے ہی سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں قراءت کا بیان

نماز فجر میں قراءت

❁ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے کسی ایسے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھی جس کی نماز فلاں شخص سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو۔'' سلیمان بن یسار کہتے ہیں: ''وہ شخص ظہر کی پہلی دو رکعتیں لمبی پڑھاتے اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتے اور عصر کی نماز ہلکی پڑھاتے اور وہ مغرب میں قصار مفصل (اِذَا زُلْزِلَتِ سے اَلنَّاسُ تک)، عشاء میں اوسط مفصل (اَلطَّارِقُ سے اَلْبَیِّنَۃُ تک) اور فجر میں طوال مفصل (قٓ سے اَلْبُرُوْجُ تک) پڑھا کرتے تھے۔'' [نسائی، کتاب الافتتاح، (باب) تخفیف القیام والقراءۃ : ۹۸۳۔ صحیح]

❁ ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ساٹھ (۶۰) سے سو (۱۰۰) آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الصبح : ٤٦١]

نماز ظہر میں قراءت

❁ سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی پہلی دو رکعات میں سے ہر رکعت میں تقریباً تیس (۳۰) آیات اور آخری دو میں تقریباً پندرہ (۱۵) آیات پڑھا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظھر والعصر : ٤٥٢/١٥٧]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نماز عصر میں قراءت

- عصر کی پہلی دو رکعات میں سے ہر ایک میں تقریباً پندرہ (۱۵) آیات اور آخری دو میں اس سے آدھی (یعنی سات یا آٹھ) آیات پڑھی جائیں۔ [مسلم : ۴۵۲/۱۵۷]

نماز مغرب میں قراءت

- مغرب کی نماز میں قصار مفصل (اَلزِّلْزَالُ سے اَلنَّاسُ تک) میں سے سورتیں پڑھی جائیں۔ [نسائی، کتاب الافتتاح، باب تخفیف القیام والقراءۃ : ۹۸۳۔ صحیح]
- رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار مغرب کی نماز میں سورۂ طور اور سورۂ مرسلات جیسی لمبی سورتیں بھی پڑھا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب القراءۃ فی المغرب : ۷۶۳، ۷۶۵ ۔ مسلم : ۳۶۲، ۳۶۳]

نماز عشاء میں قراءت

- عشاء کی نماز میں اوسط مفصل (اَلطَّارِقُ سے اَلْبَیِّنَۃُ تک) میں سے سورتیں پڑھی جائیں۔ [نسائی، کتاب الافتتاح، باب تخفیف القیام والقراءۃ : ۹۸۳۔ صحیح]

نمازوں میں قراءت کا قاعدہ

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں کی جماعت کرائے اسے ہلکی نماز پڑھانی چاہیے، کیونکہ اس کے پیچھے کمزور، بوڑھے اور بیمار لوگ ہوتے ہیں۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا صلی لنفسہ فلیطول ما شاء : ۷۰۳۔ مسلم : ۴۶۷]
- رسول اللہ ﷺ کی پہلی رکعت طویل ہوتی تھی اور دوسری رکعت پہلی کی نسبت چھوٹی ہوتی تھی، جبکہ پہلی دو رکعات دوسری دو کی نسبت لمبی ہوتی تھیں۔ [بخاری، کتاب الأذان، باب القراءۃ فی الظھر : ۷۵۸، ۷۵۹]

جہری اور سری قراءت

- ظہر اور عصر کی نمازوں میں قراءت آہستہ آواز میں کی جائے۔ ابو معمر نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا نبی ﷺ ظہر اور عصر میں قراءت کرتے تھے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں!''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہم نے کہا: ''آپ کو قراءت کا کیسے علم ہوتا تھا؟'' انھوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ کی داڑھی ہلنے سے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب القراءة فی الظهر : ٧٦٠]

- رات کی نمازوں میں امام اونچی آواز سے قراءت کرے کہ مقتدی سن سکیں۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ سے نماز مغرب میں سورۂ طور کی تلاوت سنی۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب الجهر فی المغرب : ٧٦٥]

اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ سے نماز عشاء میں سورۃ التین کی تلاوت سنی۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب القراءة فی العشاء : ٧٦٩]

اور عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''انھوں نے نماز فجر میں ﴿وَالَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ (سورۂ تکویر) کی تلاوت سنی۔'' [مسلم، کتاب الصلاة، باب القراءة فی الصبح : ٤٥٦]

- اگر رات کی نمازیں دن میں بطور قضا پڑھیں، یا دن کی نمازیں رات کو بطور قضا پڑھیں، تب بھی دن کی نمازوں میں قراءت سری اور رات کی نمازوں میں جہری قراءت کریں، یعنی ان کی اصلی حالت کے مطابق۔

امام کی قراءت کا جواب دینے کا بیان

- فرض نمازوں میں آیات کا جواب دینے کی کوئی دلیل نہیں، تمام احادیث میں نفل نماز میں جواب دینے کا ذکر ہے، لہٰذا صرف نفل نماز میں جواب دینا چاہیے۔
- امام قراءت کرتے ہوئے آیات کا جواب دے، امام کی قراءت پر مقتدی کے جواب دینے کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سنن کا بیان

سنن کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ، إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))[مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة ..... الخ : ٧٢٨/١٠٣]

''جو مسلمان بندہ ہر روز اللہ کے لیے فرض کے علاوہ بارہ رکعات نفل ادا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔''

ان کی تفصیل سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں اس کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔ [ترمذی، كتاب الصلوة، باب ما جاء فيمن صلى في يوم ..... الخ : ٤١٥۔ صحيح]

نمازِ عصر سے قبل چار رکعت سنت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءًا صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا))[أبو داؤد، كتاب صلوة التطوع، باب الصلاة قبل العصر : ١٢٧١۔ ترمذی : ٤٣٠۔ حسن]

''اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتا ہے۔''

نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعات نفل پڑھنی چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : لِمَنْ شَاءَ))[بخاری، كتاب التهجد، باب الصلاة قبل المغرب : ١١٨٣۔ أبو داؤد : ١٢٨١]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''نماز مغرب سے پہلے دو رکعات پڑھو'' اور تیسری مرتبہ فرمایا: ''جس کا دل چاہے پڑھے۔''

❁ عشاء سے پہلے وقت ہو تو نفل نماز پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : لِمَنْ شَاءَ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب بین کل أذانین صلاة لمن شاء : ٦٢٧۔ مسلم : ٨٣٨]

''ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنی چاہیے، ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنی چاہیے'' پھر تیسری مرتبہ فرمایا: ''جو چاہے پڑھے۔''

سنن کے مسائل

❁ سنن دو دو کر کے پڑھنا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)) [أبو داؤد، کتاب صلاة التطوع، باب صلاة النهار : ١٢٩٥۔ نسائی : ١٦٦٦۔ ابن ماجه : ١٣٢٢۔ صحیح]

''رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہے۔''

❁ ابو داؤد (١٢٧٠) اور ابن ماجہ (١١٥٧) کی جس روایت میں چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنے کا ذکر ہے وہ عبیدہ بن معتب ضبی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے، لہٰذا سنن دو دو کر کے پڑھنا ہی افضل ہے۔

❁ سنن گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب صلاة اللیل : ٧٣١۔ مسلم : ٧٨١]

''بلاشبہ آدمی کی افضل نماز گھر میں پڑھی جانے والی ہے، سوائے فرض نماز کے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد والی سنن کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھا کرتے تھے۔ [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی الرکعتین ..... الخ : ٤٣١]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فجر کی سنن کی فضیلت واہمیت

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فجر کی دو سنن دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے افضل ہیں۔'' [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر.....الخ : ٧٢٥]
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اہتمام فجر کی سنن کا فرماتے تھے۔'' [بخاری، كتاب التهجد، باب تعاهد ركعتي الفجر ومن سماها تطوعا : ١١٦٩۔ مسلم : ٧٢٤/٩٤]
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ (فجر کی) اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعات سنن (سفر اور حضر میں) کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔'' [بخاری، كتاب التهجد، باب المداومة على ركعتي الفجر : ١١٥٩]

فجر کی سنن پڑھنے کا طریقہ

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نماز فجر سے پہلے دو رکعات بالکل ہلکی پڑھتے تھے۔'' [بخاری، كتاب التهجد، باب ما يقرأ في ركعتي الفجر : ١١٧٠۔ مسلم : ٧٢٤/٩٢]
- رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھتے تھے۔ [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتي سنة الفجر.....الخ : ٧٢٦]

فجر کی سنن کے بعد لیٹنا

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اپنی دائیں کروٹ پر لیٹ جاتے۔'' [بخاری، كتاب التهجد، باب الضجعة على الشق الأيمن بعد ركعتي الفجر : ١١٦٠۔ مسلم : ١٧١٨]
- اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ اگر میں جاگ رہی ہوتی تو آپ ﷺ مجھ سے باتوں میں مشغول ہو جاتے۔ [بخاری : ١١٦١]
- فجر کی سنتوں کے بعد دائیں طرف لیٹنا سنت و مستحب ہے، فرض نہیں اور اسے بدعت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کہنا قطعاً غلط ہے۔

جماعت کے دوران میں سنن پڑھنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ)) [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب كراهة الشروع فى نافلة ..... الخ : ٧١٠]

''جب نماز کے لیے جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں ہوتی۔''

یعنی جماعت کے دوران میں پڑھی گئی سنن مقبول نہیں ہوں گی۔

❁ فجر کی جماعت کھڑی ہو جائے تو بھی سنن نہیں پڑھنی چاہییں۔ مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے، جبکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی اور وہ ابھی فجر سے پہلے والی دو رکعات پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے کچھ کہا لیکن ہمیں علم نہ ہوا کہ کیا کہا ہے؟ جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا اور پوچھا: ''رسول اللہ ﷺ نے تجھے کیا کہا تھا؟'' اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی صبح کی چار رکعات پڑھنے لگ جائے۔'' [مسند أحمد : ٣٤٥/٥، ح : ٢٢٩٩١۔ بخارى : ٦٦٣۔ مسلم : ٧١١]

❁ سنتوں کے دوران میں جماعت کھڑی ہو جائے تو سنن چھوڑ دیں۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ایک مرتبہ صبح کی نماز کی اقامت ہو گئی اور ایک آدمی کھڑا فجر کی سنن پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کے کپڑوں سے پکڑ کر کھینچا اور فرمایا: ''کیا تو صبح کی چار رکعات پڑھے گا۔'' [مسند أحمد : ٢٣٨/١، ح : ٢١٣٠۔ حسن]

❁ جماعت کھڑی ہوتی ہے اور بعض بھائی آ کر سنن ادا کرنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے نزدیک سنن کی اہمیت ہے، لیکن فرض اور جماعت کی کوئی اہمیت ہی نہیں اور بعض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوقات ان کی رکعت بھی نکل جاتی ہے۔

فجر کی سنن کی قضا

❁ نماز فجر قضا ہو جائے، تب بھی پہلے سنتیں ادا کی جائیں، پھر فرض ادا کیے جائیں۔ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کی نماز فجر قضا ہوگئی، سورج طلوع ہو چکا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے پہلے سنن پڑھیں، پھر فجر کی جماعت کروائی۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة..... الخ : ٦٨١۔ بخاری : ٥٩٥]

❁ اگر فجر کی سنتیں جماعت سے پہلے نہ پڑھ سکیں تو فرضوں کے بعد پڑھی جا سکتی ہیں۔ سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دن رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور اقامت ہوگئی تھی تو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر جب نبی ﷺ نے نماز ختم کی تو مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھنے لگا ہوں تو فرمایا: ''اے قیس! کیا دو نمازیں اکٹھی پڑھنے لگے ہو؟'' میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے رسول! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھیں (وہ پڑھنے لگا ہوں)۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تب کوئی حرج نہیں۔'' [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فیمن تفوته الرکعتان ..... الخ : ٤٢٢۔ أبوداؤد : ١٢٦٧۔ صحیح]

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فجر کی جماعت کھڑی ہو جاتی تو سنتیں نہیں پڑھتے تھے، اس صورت میں وہ انھیں فرضوں کے فوراً بعد بھی ادا کر لیتے تھے۔

❁ اگر فجر کی سنتیں ادا کرنے کا وقت نہ ملے تو وہ طلوع آفتاب کے بعد بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی سنن کی قضا طلوع آفتاب کے بعد ہی کی جا سکتی ہے، طلوع آفتاب سے پہلے پڑھنا جائز نہیں اور اس کی دلیل میں ترمذی (٤٢٣) کی جو روایت پیش کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے فجر کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انھیں طلوع شمس کے بعد پڑھے۔'' یہ روایت قتادہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، پھر یہ روایت مضطرب بھی ہے، کیونکہ عمرو بن عاصم کے چاروں شاگرد مختلف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ بیان کرتے ہیں اور اگر تمام اسناد سے بیان کردہ الفاظ کو جمع کیا جائے تو اس کا معنی یہ بنتا ہے کہ جو شخص بھولنے یا کسی وجہ سے طلوع آفتاب تک فجر کی سنن ادا نہ کر سکا ہو تو وہ طلوع آفتاب کے بعد بھی ادا کر سکتا ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس روایت کے دیگر الفاظ کے لیے دیکھیے ابن خزیمہ (۱۱۱۷) اور مستدرک حاکم (۱/۲۷۴، ۳۰۷)۔

دوسری دلیل یہ پیش کی جاتی ہے کہ ایک دفعہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں آئے، جماعت کھڑی ہو چکی تھی اور انھوں نے ابھی تک فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں، تو وہ جماعت میں شامل ہو گئے، پھر وہ اپنی جگہ بیٹھے رہے، جب سورج طلوع ہو گیا تو انھوں نے فجر کی سنتیں پڑھیں۔ لیکن یہ روایت اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو طلوع آفتاب سے پہلے نہیں پڑھنی چاہییں، یا لازمی طور پر طلوع آفتاب کے بعد ادا کرنی چاہییں اور اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جماعت کھڑی ہو تو سنتیں ادا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت کے ساتھ شامل ہونا چاہیے، جبکہ بعض لوگ اس مسئلے پر عمل کرنے کے لیے ہرگز تیار نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ روایتیں فجر کی قضا سنتیں طلوع آفتاب سے پہلے ادا کرنے کی مخالف نہیں ہیں، لہٰذا فجر کی سنتیں قضا ہونے کی صورت میں انھیں وقت ملتے ہی فوراً ادا کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فوت شدہ نمازوں کی قضا

❁ ہر نماز اپنے وقت پر فرض ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴾ [النساء : ۱۰۳]

''بلاشبہ نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے۔''

❁ بلاوجہ نماز لیٹ کرنا منافق کی نشانی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ منافق کی نماز کا طریقہ ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے، جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان آ جاتا ہے (یعنی غروب ہونے لگتا ہے) تو اٹھ کر چار ٹھونگے مار لیتا ہے۔''

[مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب التکبیر بالعصر : ۱۱۹۵، ۶۲۲]

❁ لیکن اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی نماز رہ جائے تو اسے بعد میں ادا کیا جا سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے غزوۂ احزاب کے موقع پر جو نمازیں رہ گئی تھیں ان کی بعد میں قضائی دی تھی۔

فوت شدہ نماز کب قضا کرنی چاہیے؟

❁ بعض لوگ قضا نماز کو بعد والی نماز یا دوسرے دن اسی نماز کے ساتھ ادا کرتے ہیں، یہ درست نہیں، کیونکہ بلاوجہ نماز لیٹ کرنا جائز نہیں، قضا نماز کو جب ادا کرنے کا موقع ملے تو فوراً ادا کرنا چاہیے، مزید لیٹ نہیں کرنا چاہیے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے احزاب کے موقع پر فوت شدہ نمازوں کو وقت ملتے ہی فوراً ادا کیا۔

سونے یا بھولنے کی وجہ سے قضا نماز کا مسئلہ

❁ جو شخص نماز کے وقت سویا تھا، یا وہ نماز پڑھنا بھول گیا تو وہ جب بھی بیدار ہو، یا اسے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جب بھی یاد آئے تو وہ اسی وقت نماز ادا کرے، اس کے لیے وہی نماز کا وقت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص سو جائے یا نماز پڑھنا بھول جائے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ یاد آنے پر فوراً نماز ادا کر لے۔'' [مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها : ٣١٥/٦٨٤]

قضا نماز کی سنن کا مسئلہ

- نماز فجر قضا ہو جائے تو اس کے ساتھ سنن بھی ادا کریں۔ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نماز فجر قضا ہو گئی، تو طلوع آفتاب کے بعد رسول اللہ ﷺ نے پہلے سنن ادا کیں، پھر جماعت کروائی۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة..... الخ : ٦٨١]
- باقی نمازیں قضا ہونے پر ان کی سنن ادا کرنا جائز ہے، ان کی پابندی کا ذکر اس طرح نہیں آتا جس طرح فجر کی سنن کا ہے۔ غزوۂ احزاب کے موقع پر فوت شدہ نمازوں کی سنن ادا کرنے کا ذکر کسی صحیح حدیث سے نہیں ملتا۔

نمازیں جمع کرنے میں ترتیب

- جب نمازیں جمع کریں تو انھیں ترتیب سے پڑھیں، کیونکہ جنگ خندق میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی عصر کی نماز قضا ہو گئی تو آپ نے پہلے عصر کی نماز پڑھی، پھر مغرب پڑھی۔ [مسلم، كتاب المساجد، باب الدليل لمن قال الصلوٰة الوسطى هي صلوٰة العصر : ٦٣١۔ بخاری : ٩٤٥]
- اگر کوئی آدمی کسی مجبوری کی وجہ سے کوئی قضا نماز ترتیب سے ہٹ کر ادا کر لے تو یہ جائز ہے، صحیح مسلم کی ایک حدیث (٦٢٧/٢٠٥) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے موقع پر عصر کی نماز مغرب کے بعد پڑھی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قضائے عمری کا مسئلہ

ایک شخص نے سستی کی وجہ سے کئی سال تک نماز ادا نہیں کی، پھر ہدایت ملنے پر اس نے نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اب پچھلے برسوں میں ترک کی ہوئی نمازوں کی قضا کو ''قضائے عمری'' کہا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ توبہ کرنے والے شخص کو چھوڑی ہوئی تمام نمازوں کی قضا کرنی چاہیے اور وہ اس کا طریقہ یہ بتاتے ہیں کہ ایسا شخص ہر نماز کے ساتھ اسی وقت کی ایک قضا نماز ادا کرے، چونکہ وقت تھوڑا ہوتا ہے، لہٰذا صرف فرض ادا کرے، سنن و نوافل چھوڑ دے۔ اسی طرح عورت اپنے حیض اور نفاس کے ایام کا حساب لگا کر اتنے دن علیحدہ کر لے اور باقی ایام کی قضا کرے۔

قضائے عمری کا ایک دوسرا طریقہ بھی بیان کیا جاتا ہے، جو بہت زیادہ آسان ہے، وہ یہ کہ رمضان کے آخری جمعہ کی نماز کے بعد سابقہ فجر کی چھوڑی ہوئی تمام نمازوں کی طرف سے ایک فجر پڑھ لو، ظہر کی چھوڑی ہوئی تمام نمازوں کی طرف سے ایک نماز ظہر پڑھ لو، اسی طرح دیگر نمازیں بھی، یعنی تمام چھوڑی ہوئی نمازوں کی طرف سے پانچ نمازیں پڑھ لو، تمام کی قضا ہو جائے گی۔

شریعت اسلامیہ میں قضائے عمری کا تصور تک نہیں ہے، جبکہ اس کے برعکس ہمیں دلائل ملتے ہیں، مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ [مریم: ۵۹، ۶۰]

''پھر ان کے بعد نالائق لوگ ان کے جانشین بنے، جنھوں نے نماز ضائع کر دی اور خواہشات کے پیچھے لگ گئے، وہ عنقریب گمراہی کے انجام سے دوچار ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کی ذرہ بھر بھی حق تلفی نہ ہوگی۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں نماز ضائع کرنے والوں کے جنت میں داخلے کے لیے سابقہ کوتاہیوں سے توبہ اور ایمان وعمل کی اصلاح کو ضروری قرار دیا گیا ہے، سابقہ نمازیں دہرانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس کے علاوہ شریعت اسلامیہ نے حیض اور نفاس والی عورت کو ایام حیض ونفاس میں چھوڑی ہوئی نمازیں معاف کر دی ہیں، کیونکہ ان نمازوں کی ادائیگی مشکل تھی، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ شریعت تیس پینتیس نمازیں تو چھوڑ دے لیکن تیس پینتیس برس کی نمازوں کی قضا کا حکم دے۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔ لہٰذا ایسا شخص جب باقاعدہ نماز شروع کرے تو اسے پہلے ترک کی ہوئی نمازوں کی توبہ کرنی چاہیے، پہلی نمازیں ادا کرنے کی ضرورت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مریض اور معذور کی نماز

مریض اور معذور کی نماز

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ﴾ [التغابن : ١٦]

''جس قدر تم میں طاقت ہو اسی قدر اللہ سے ڈرو، اس کے احکام سنو اور اس کی اطاعت کرو۔''

❁ مریض اور معذور جس طرح آسانی سے نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرح نماز ادا کرے۔

عبداللہ بن عبداللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

((إِنَّهُ كَانَ يَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ ..... فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِيْ)) [بخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد : ٨٢٧]

''انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز میں آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہیں (تو وجہ بتاتے ہوئے) فرمانے لگے: ''یہ اس لیے کہ میری ٹانگیں میرا بوجھ نہیں اٹھاتیں۔''

اس سے ثابت ہوا کہ معذور آدمی کو جیسے سہولت ہو اسی طرح نماز پڑھنا جائز ہے۔

❁ ممکن ہو تو کھڑے ہو کر نماز ادا کرے، ورنہ بیٹھ کر، بیٹھنے کی بھی استطاعت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر محض اشارے سے نماز ادا کر لے۔ [بخاری، کتاب التقصیر، باب إذا لم یطق قاعدا صلی علی جنب : ١١١٧]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- جس ہیئت میں بآسانی بیٹھ سکتا ہے اسی طرح بیٹھے، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کیا تھا۔ اسی طرح کرسی وغیرہ پر بھی بیٹھ سکتا ہے۔
- بیٹھے ہوئے آدمی میں کھڑے ہونے کی طاقت پیدا ہوگئی تو کھڑا ہو جائے اور لیٹے ہوئے میں بیٹھنے کی طاقت آ گئی تو وہ بیٹھ جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر نماز شروع کرتے، جب قراءت میں سے تیس یا چالیس آیات رہ جاتیں تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر ان کی قراءت کرتے، پھر رکوع اور سجدہ کرتے۔'' [بخاری، کتاب التقصیر، باب إذا صلی قاعدا ..... الخ : ۱۱۱۹۔ مسلم : ۱۱۲/ ۷۳۱]
- مریض کے لیے کسی چیز کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہونا جائز ہے۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الرجل یعتمد فی الصلاۃ علی عصا : ۹۴۸۔ صحیح]
- رکوع یا سجدے میں پوری طرح جھک نہ سکے تو جس قدر ممکن ہو جھکے اور سجدے میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مریض کو تکیے پر سجدہ کرتے دیکھا، تو آپ ﷺ نے تکیہ اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا: ''اگر تجھ میں طاقت ہے تو زمین پر نماز پڑھ، ورنہ اشارے سے پڑھ لے اور سجدے میں رکوع کی نسبت زیادہ جھک۔'' [السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الصلوٰة، باب الإیماء بالرکوع والسجود إذا عجز عنهما : ۳۰۶/۲، ح : ۳۶۶۹]
- اسی طرح جس کرسی کے سامنے تختی لگی ہوتی ہے، تاکہ مریض اس پر سجدہ کرے، تو اس پر سجدہ کرنا بھی درست نہیں۔
- جو شخص جماعت میں حاضر ہونے سے معذور ہو وہ گھر میں نماز ادا کر سکتا ہے، کیونکہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر میں لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائی، کیونکہ آپ ﷺ زخمی تھے۔ [بخاری، کتاب التقصیر، باب صلاة القاعد : ۱۱۱۳۔ مسلم : ۴۱۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جمعہ کا بیان

یوم جمعہ کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ))

[مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل يوم الجمعة : ١٨/ ٨٥٤]

''بہترین دن جس پر سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے، اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انھیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن انھیں جنت سے نکالا گیا اور قیامت بھی اسی دن قائم ہوگی۔''

❁ جمعہ مسلمانوں کے لیے عید ہے۔ ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جمعہ والے دن عید آنے پر فرمایا:

((عِيدَانِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ)) [أبو داود، كتاب الجمعة، باب إذا وافق يوم الجمعة يوم عيد : ١٠٧٢۔ صحيح]

''بلاشبہ ایک دن میں دو عیدیں جمع ہوگئی ہیں۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((سَيِّدُ الْأَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ)) [مستدرك حاكم : ١/ ٢٧٧، ح : ١٠٢٦۔ إسناده حسن لذاته، ابن أبي الزناد صدوق، حسن الحديث]

''جمعہ تمام دنوں کا سردار ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے دن قبولیت دعا کی گھڑی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ » [بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الساعة التی فی یوم الجمعة : ٦٤٠٠۔ مسلم : ٨٥٢/١٤]

''جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسے حالت نماز میں پالے تو اس میں وہ جو بھی اللہ سے دعائے خیر کرے گا، وہ پوری ہوگی۔''

اور ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا:

« هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ » [مسلم، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التی فی یوم الجمعة : ٨٥٣]

''دعا کی قبولیت کا یہ وقت امام کے (منبر پر) بیٹھنے سے نماز کے اختتام تک ہوتا ہے۔''

اس گھڑی سے متعلق دو احادیث اور بھی ہیں، ابن ماجہ (١١٣٩) اور مسند احمد (٤٥١/٥، ح: ٢٣٨٤٣) کی صحیح حدیث میں ہے: « هِيَ آخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ » ''یہ دن کی آخری گھڑی ہے۔'' اور ابو داؤد (١٠٤٨) کی صحیح حدیث میں ہے: « فَالْتَمِسُوْهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ » ''اسے عصر کے بعد کی آخری گھڑی میں تلاش کرو۔'' تو ان مختلف احادیث سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ یہ گھڑی زوال آفتاب سے لے کر غروب آفتاب کی گھڑیوں میں سے کوئی گھڑی ہے۔ (واللہ اعلم)

نماز جمعہ کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى،

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ »[مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع وأنصت في الخطبة : ٨٥٧]

''جو شخص غسل کرے، پھر جمعہ کے لیے آئے اور توفیق کے مطابق نماز پڑھے، پھر خطبہ ختم ہونے تک خاموش رہے، پھر امام کے ساتھ نماز ادا کرے، تو اس کے گزشتہ جمعہ سے اس جمعہ تک کے اور مزید تین دنوں کے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ، فَاسْتَمَعَ، وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا »[أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة : ٣٤٥۔ ترمذی : ٤٩٦۔ ابن ماجه : ١٠٨٧۔ صحيح]

''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح غسل کرے، پھر وہ جلدی مسجد جائے، پیدل چلے اور سوار نہ ہو، امام کے نزدیک بیٹھے، دل جمعی سے خطبہ سنے اور کوئی بے ہودہ کام نہ کرے، تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا اور اس سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہوگا۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کرے، پھر مسجد کی طرف جائے، تو گویا اس نے ایک اونٹ صدقہ کیا، پھر جو دوسری گھڑی میں جائے تو اس نے گویا گائے صدقہ دی، جو تیسری گھڑی میں جائے تو اس نے گویا سینگوں والا مینڈھا صدقہ کیا، جو چوتھی گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ دی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک انڈہ صدقہ کیا، پھر جب امام منبر پر آ جائے تو فرشتے اپنے رجسٹر بند کر کے مسجد میں آ کر خطبہ سننے لگتے ہیں۔'' [بخاری، كتاب الجمعة، باب فضل الجمعة : ٨٨١، ٩٢٩۔ مسلم : ٨٥٠]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نماز جمعہ کی فرضیت

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ [الجمعة : ٩]

''اے اہل ایمان! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ و نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار چھوڑ دو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔''

❁ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب فى الغسل للجمعة : ٣٤٢۔ صحيح]

''ہر بالغ شخص پر جمعہ کے لیے جانا فرض ہے۔''

فرضیتِ جمعہ سے مستثنیٰ لوگ

❁ غلام، عورت، بچے اور مریض پر جمعہ فرض نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

« اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا أَرْبَعَةً، عَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَرِيضٌ » [أبو داؤد، كتاب الجمعة، باب الجمعة للمملوك والمرأة : ١٠٦٧۔ صحيح۔ مستدرك حاكم : ٢٨٨/١، ح : ١٠٦٢]

''ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جمعہ ادا کرے، سوائے چار قسم کے لوگوں کے، غلام، عورت، بچہ اور مریض۔''

❁ مندرجہ بالا تمام لوگوں کو جمعہ پڑھنے کی اجازت ہے، بلکہ اگر ان کے لیے جمعہ ادا کرنا ممکن ہو تو انھیں جمعہ ادا کرنا چاہیے، تاکہ ان کی بھی تربیت ہو۔ رسول اللہ ﷺ اور خلفائے راشدین کے دور میں یہ سب لوگ جمعہ میں حاضر ہوتے تھے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ جمعہ میں عورتوں کے جانے کی وہی شرائط ہیں جو عام نماز کے لیے مسجد میں جانے کی ہیں۔

❁ نماز جمعہ کے ساتھ ظہر احتیاطی پڑھنے کا ثبوت کسی صحیح حدیث سے نہیں ملتا، یہ ناجائز ہے۔

جمعہ کی رخصت

❁ مندرجہ ذیل حالتوں میں جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے:

① حالت سفر میں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوران حج میں میدان عرفات میں جمعہ ادا نہیں کیا، بلکہ نماز ظہر پڑھی تھی۔ [مسلم، کتاب الحج، باب حج النبی ﷺ : ۱۲۱۸]

② خوف کی حالت میں۔ [أبو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب فی التشدید فی ترک الجماعۃ : ۵۵۱]

③ بارش کی وجہ سے مسجد میں جانا مشکل ہو۔ [بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الرخصۃ إن لم یحضر الجمعۃ فی المطر : ۹۰۱۔ مسلم : ۶۹۹]

④ عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جائیں تو عید پڑھنے والوں کے لیے جمعہ کی رخصت ہے۔ البتہ امام کو جمعہ پڑھانا چاہیے، تاکہ جو جمعہ پڑھنا چاہتے ہیں وہ محروم نہ رہ جائیں۔ [أبو داؤد، کتاب الجمعۃ، باب إذا وافق یوم الجمعۃ یوم عید : ۱۰۷۰۔ نسائی : ۱۵۹۲۔ صحیح]

❁ جو لوگ نماز جمعہ میں شریک نہ ہو سکیں انھیں نماز ظہر ادا کرنی چاہیے۔

شرعی عذر کے بغیر جمعہ ترک کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُونُنَّ مِنَ الْغَافِلِينَ » [مسلم، کتاب الجمعۃ، باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ : ۸۶۵]

''لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا، پھر وہ غافل ہو جائیں گے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ))[أبوداؤد، كتاب الجمعة، باب التشديد فى ترك الجمعة: ١٠٥٢۔ ترمذى : ٥٠٠۔ نسائى : ١٣٧٠۔ ابن ماجه : ١١٢٥۔ صحيح]

''جس شخص نے محض سستی کی وجہ سے تین جمعے چھوڑ دیے، اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ)) [مسلم، كتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة وبيان التشديد فى..... الخ : ٦٥٢]

''یقیناً میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں کسی شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر جا کر ان لوگوں کے گھر جلا دوں جو (بلا عذر) جمعہ سے پیچھے رہ گئے ہیں۔''

جمعہ کے دن نماز فجر کی قراءت

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ جمعہ کے دن نماز فجر میں سورۂ سجدہ اور سورۂ دہر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔'' [بخارى، كتاب الجمعة، باب ما يقرأ فى صلاة الفجر يوم الجمعة : ٨٩١۔ مسلم : ٨٨٠]

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّوْرِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ))[مستدرك حاكم : ٣٦٨/٢، ح : ٣٣٩٢۔ إرواء الغليل : ٦٢٦۔ صحيح]

''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف تلاوت کرے، تو اسے آئندہ جمعہ تک نور میں سے روشنی نصیب ہوگی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعہ والے دن ممنوع کام

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ » [بخاری، کتاب الصوم، باب صوم یوم الجمعة..... الخ : ۱۹۸۵۔ مسلم : ۱۱٤٤]

''تم میں سے کوئی جمعہ کے دن کا (نفل) روزہ نہ رکھے، ہاں اگر وہ اس سے پہلے دن کا، یا بعد والے دن کا روزہ ساتھ ملا لے (تو پھر ٹھیک ہے)۔''

❁ جمعہ کی رات کو عبادت کے لیے خاص نہیں کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي » [مسلم، کتاب الصیام، باب کراهة إفراد یوم ..... الخ : ۱۱٤٤/۱٤۸]

''جمعہ کی رات کو قیام کے لیے مخصوص نہ کرو۔''

نماز جمعہ کہاں ادا ہو سکتی ہے؟

❁ نماز جمعہ کی فرضیت کے لیے کوئی شرط نہیں، بس استطاعت رکھنے والے مسلمانوں پر جمعہ ادا کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی تخصیص کے فرمایا:

﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴾ [الجمعة : ۹]

''اے اہل ایمان! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ و نماز) کی طرف دوڑ پڑو اور کاروبار چھوڑ دو۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی شرط کا ذکر کیے بغیر فرمایا:

« عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ » [أبو داوٗد، کتاب الطهارة، باب فی الغسل للجمعة : ۳٤۲۔ صحیح]

''ہر بالغ شخص پر نماز جمعہ کے لیے جانا فرض ہے۔''

بعض لوگوں نے نماز جمعہ کے لیے کئی شرائط لگا رکھی ہیں، مثلاً اسلامی حکومت ہو، شہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، کم سے کم چالیس آدمی جمعہ پڑھنے والے ہوں۔ اگر ان میں سے ایک بھی شرط مفقود ہوگی تو نماز جمعہ نہیں ہوگا۔ یہ تمام شرائط خودساختہ ہیں، ان کا کتاب و سنت سے کوئی تعلق نہیں ہے، بلکہ یہ شرعی دلائل کے خلاف ہیں۔ آیئے! ہم ان شرائط کا تحقیقی جائزہ لیتے ہیں۔

① کافر ممالک میں جمعہ

❁ جمعہ کے انعقاد کے لیے اسلامی حکومت کا ہونا شرط نہیں ہے، بلکہ جمعہ ہر اس جگہ ہوسکتا ہے جہاں مسلمان موجود ہوں اور جمعہ پڑھنے کی استطاعت رکھتے ہوں، خواہ وہ اسلامی ملک ہو یا غیر اسلامی۔ مندرجہ ذیل روایات اس بات پر شاہد ہیں:

① سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کو ہجرت سے پہلے (مکہ میں) جمعہ پڑھنے کی اجازت دی گئی، لیکن رسول اللہ ﷺ کے لیے (کفار کی شدید مخالفت کی وجہ سے) مکہ میں جمعہ کی ادائیگی ممکن نہ تھی، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو، جو مدینہ میں نمائندۂ رسول ﷺ تھے، خط لکھ (کر جمعہ ادا کرنے کا حکم) دیا، تو سیدنا مصعب رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں جمعہ کا آغاز کر دیا۔'' [إرواء الغليل : ٦٨/٣، تحت الحديث : ٦٠١۔ حسن]

② مدینہ سے ایک میل کے فاصلے پر بستی بنی بیاضہ میں رسول اللہ ﷺ کے تشریف لانے سے قبل ہی سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ نے جمعہ شروع کر دیا تھا۔ [ابن ماجه، كتاب إقامة الصلوات، باب فى فرض الجمعة : ١٠٨٢۔ أبو داؤد : ١٠٦٩۔ حسن۔ المنتقى : ٢٥٤/١، ٢٥٥، ح : ٢٩١۔ مستدرك حاكم : ٢٨٠/١، ٢٨١، ح : ١٠٣٨]

③ رسول اللہ ﷺ نے پہلا جمعہ بنوسالم کی بستی میں پڑھایا تھا۔ [أخبار المدينة النبوية : ٦٨/١]

مندرجہ بالا تینوں روایات اس بات پر شاہد ہیں کہ جمعہ کی ادائیگی کے لیے اسلامی حکومت کی موجودگی لازمی نہیں، کیونکہ اس وقت مدینہ میں اسلامی حکومت کے ابتدائی خدوخال بھی نہیں تھے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ مکہ میں اسلامی حکومت نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ ادا نہیں کیا گیا، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب حدیث میں موجود ہے کہ مکہ میں جمعہ ادا نہ کرنے کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کی قوت و استطاعت نہ تھی، نہ کہ اس کی وجہ اسلامی حکومت کا عدم قیام تھی۔

② دیہات وغیرہ میں جمعہ

❁ جمعہ کے انعقاد کے لیے شہر کا ہونا شرط نہیں، بلکہ جمعہ ہر اس جگہ ہو سکتا ہے جہاں مسلمان موجود ہوں اور جمعہ پڑھنے کی استطاعت رکھتے ہوں، خواہ وہ شہر ہو یا چند گھروں پر مشتمل بستی ہو۔ بنی بیاضہ اور بنو سالم میں جمعہ کا ذکر گزر چکا، مزید دلائل حسب ذیل ہیں:

① مسجد نبوی کے بعد سب سے پہلے بحرین کے گاؤں "جواثی" میں مسجد عبدالقیس میں جمعہ شروع ہوا۔ [بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری و المدن : ۸۹۲، ۴۳۷۱۔ أبو داؤد : ۱۰۶۸]

② رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی بنیاد پر رُزَیق بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ابن شہاب کو اپنے کھیت میں کام کرنے والے ملازموں کو جمعہ پڑھانے کا حکم دیا۔ [بخاری، کتاب الجمعة، باب الجمعة فی القری والمدن : ۸۹۳]

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بحرین سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر جمعہ کے متعلق پوچھا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((جَمِّعُوا حَيْثُمَا كُنْتُمْ)) [مصنف ابن أبی شیبة : ۱/ ۴۰۴، ح : ۵۰۶۸۔ علامہ الالبانی نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

"تم جہاں کہیں بھی رہ رہے ہو، وہیں جمعہ پڑھو۔"

④ امام لیث بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ہر شہر اور گاؤں کہ جہاں نماز کی جماعت ہو، وہاں کے رہنے والوں کو جمعہ کا حکم دیا گیا اور اہل شہر اور اس کے ساحلی علاقوں کے لوگ سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جمعہ پڑھا کرتے تھے اور (شہر اور ساحلی دیہات) دونوں جگہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم موجود تھے۔" [السنن الکبری للبیهقی : ۳/ ۲۵۴،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ح : ٥٦١٢]

لہٰذا مندرجہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دیہات اور کھیت وغیرہ جس جگہ بھی مسلمان ہوں اور وہ جمعہ پڑھ سکتے ہوں تو انھیں جمعہ ادا کرنا چاہیے۔ اس کے برعکس بعض لوگوں کا نظریہ ہے کہ دیہاتوں میں جمعہ پڑھنا جائز نہیں، جمعہ کے لیے شہر کا ہونا ضروری ہے اور ان کے نزدیک شہر وہ ہے کہ جس کی بڑی مسجد میں وہ سب لوگ نہ سما سکیں جن پر جمعہ واجب ہو، اگرچہ فعلاً وہ مسجد میں نہ آئیں۔ [الفقه على المذاهب الأربعة : ١/ ٣٧٩]

ان کی دلیل سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے :

« لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ إِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ » [عبد الرزاق : ٥١٧٥۔ مصنف ابن أبي شيبة : ١/ ٤٣٩، ح : ٥٠٥٩]

''جمعہ اور عید صرف شہر میں ہو سکتے ہیں۔''

یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جو سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا ابو ہریرہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قول کے مخالف ہے، بلکہ مذکورہ مرفوع روایات کے بھی خلاف ہے۔ لہٰذا مرفوع روایات کے مقابلے میں کیونکر اسے تسلیم کیا جا سکتا ہے؟ ان دلائل کے نادرست ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ ان دلائل کو پیش کرنے والے آج خود دیہاتوں میں جمعہ پڑھا رہے ہیں۔

③ میدان میں جمعہ

❁ نماز جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد کا ہونا ضروری نہیں ہے، کسی بھی ایسی جگہ نماز جمعہ ادا کی جا سکتی ہے جہاں لوگ جمع ہو سکتے ہوں۔ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلا جمعہ بنو سالم کی بستی میں پڑھایا تھا۔ [أخبار المدينة النبوية : ١/ ٦٨]

④ بحری جہاز میں جمعہ

❁ مسافر ہونے کی بنا پر بحری جہاز والوں کے لیے جمعہ ضروری نہیں ہے، لیکن اگر وہ جمعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا کرنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں، اس لیے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بحری جہاز میں نماز پڑھنے کی اجازت دی ہے، تو وہاں جمعہ کی نماز بھی ہو سکتی ہے۔

⑤ فوجی چھاؤنیوں میں جمعہ

❁ فوجی چھاؤنیوں میں نماز جمعہ پڑھنا جائز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ جمعہ (۹) میں تمام مسلمانوں کو جمعہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ حدیث میں چند لوگوں (عورت، بچے، غلام، مریض) کو جمعہ سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، اس میں فوجی چھاؤنیوں کا ذکر نہیں ہے۔ بعض لوگوں نے جمعہ کے لیے یہ شرط لگائی ہے کہ جمعہ ایسی جگہ ہو سکتا ہے جہاں عام لوگوں کو آنے کی اجازت ہو۔ یہ شرط قرآن وسنت میں کہیں موجود نہیں ہے، لہٰذا اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

⑥ نماز جمعہ کے لیے نمازیوں کی تعداد

❁ بعض علماء نے جمعہ کے انعقاد کے لیے نمازیوں کی تعداد کا تعین کیا ہے، پھر ان کا آپس میں بھی اختلاف ہے۔ بعض چالیس کی شرط لگاتے ہیں، بعض بارہ اور بعض کے نزدیک تین اور بعض کے نزدیک ایک مقتدی کا ہونا ضروری ہے۔ علامہ الالبانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جمعہ کے انعقاد کے لیے قرآن وسنت نے کوئی عدد متعین نہیں کیا۔ اگر کسی حدیث میں عدد کی شرط عائد کی گئی ہے تو وہ ضعیف ہے۔'' [إرواء الغليل : ٣/ ٦٩]

امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جمعہ عام نماز کی طرح ہے، جس طرح عام نماز کے لیے تعداد کی شرط نہیں اسی طرح جمعہ کے لیے بھی کوئی شرط نہیں۔ بس خطبہ دینے والا اور سننے والا موجود ہو تو جمعہ منعقد ہو جائے گا۔'' [نيل الأوطار : ٣/ ٢٧٦، بعد الحديث : ١١٨٨]

⑦ خطبہ جمعہ کے لیے حاکم وقت کا ہونا

❁ بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ جمعہ کے لیے ضروری ہے کہ حاکم وقت پڑھائے، یا اس کا مقرر کردہ خطیب ہو، یا اس نے اجازت دی ہو۔ یہ شرط بھی قرآن وسنت سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہیں اور جو لوگ یہ شرط لگاتے ہیں آج وہ خود اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔

نماز جمعہ کا وقت

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ »[بخاری، کتاب الجمعة، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة : ٩٠٦]

''اگر سردی زیادہ پڑتی تو رسول اللہ ﷺ جمعہ جلدی پڑھا دیتے لیکن جب گرمی زیادہ ہوتی تو ٹھنڈے وقت نماز پڑھتے۔''

❁ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كُنَّا نُجَمِّعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ »

[مسلم، کتاب الجمعة، باب صلاة الجمعة حين تزول الشمس : ٨٥٩]

''ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زوال شمس ہوتے ہی جمعہ ادا کرتے تھے۔''

❁ اور سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز جمعہ پڑھتے، پھر واپس جاتے تو دیواروں کا سایہ اتنا نہیں ہوتا تھا کہ ہم اس میں آرام کر سکتے۔''

[بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة الحديبية: ٤١٦٨۔ مسلم : ٨٦٠/٣٢]

جمعہ کی اذان کا مسئلہ

❁ دور نبوت میں جمعہ کی ایک ہی اذان ہوتی تھی۔ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَنَّ الْأَذَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَانَ أَوَّلُهُ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَكَثُرُوا أَمَرَ عُثْمَانُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالْأَذَانِ الثَّالِثِ فَأُذِّنَ بِهِ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَثَبَتَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ » [بخاری، کتاب الجمعة، باب التأذين عند الخطبة : ٩١٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے دور خلافت میں جمعہ کے دن جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا (اور دوسری اذان اقامت ہے) پھر خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں جب مدینہ کی آبادی بڑھ گئی تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے حکم سے (جمعہ کی اذان سے پہلے) مقام زوراء میں ایک اذان دی جانے لگی اور بعد میں یہی دستور جاری رہا۔''

یہ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا ایک انتظامی معاملہ تھا، اگر آج بھی ایسی صورت بن جاتی ہے تو ایک اذان مسجد سے باہر کسی جگہ دی جا سکتی ہے، لیکن مسجد ہی میں دو اذانوں سے بچنا چاہیے۔

(واللہ اعلم)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے آداب

جمعہ کے لیے طہارت

- جو شخص جمعہ پڑھنے کے لیے جائے اسے غسل کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ » [بخاری، کتاب الجمعة، باب فضل الغسل یوم الجمعة..... الخ : ۸۷۷۔ مسلم : ۸٤٤]

''جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے لیے آئے تو اسے غسل کرنا چاہیے۔''

- کوئی شخص غسل کے بجائے صرف وضو کر لے تو بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ تَوَضَّأَ فَبِهَا وَنِعْمَتْ ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ » [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الرخصة فی ترك الغسل یوم الجمعة : ۳۵٤۔ ترمذی : ٤۹۷۔ نسائی : ۱۳۸۱۔ حسن]

''جو شخص (جمعہ کے دن) وضو کرے تو یہ صحیح اور اچھا ہے اور جو غسل کرے تو یہ افضل ہے۔''

- محض سستی کی وجہ سے جمعہ کا غسل ترک نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا اور اسے افضل قرار دیا ہے۔
- مسواک کرنی چاہیے اور خوشبو میسر ہو تو وہ بھی لگانی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَ أَنْ يَسْتَنَّ، وَأَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ » [بخاری، کتاب الجمعة، باب الطیب للجمعة : ۸۸۰۔ مسلم : ۸٤٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے اور یہ کہ وہ مسواک کرے اور اگر خوشبو میسر ہو تو لگائے۔''

❁ جمعہ کے روز خوبصورت لباس پہننا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اگر ممکن ہو تو جمعہ کے لیے اپنے کام کاج کے کپڑوں کے علاوہ دو کپڑے (یعنی ایک سوٹ) اور بنا رکھنے میں کیا حرج ہے؟'' [أبو داؤد، كتاب الجمعة، باب اللبس للجمعة : ١٠٧٨۔ ابن ماجه : ١٠٩٥، ١٠٩٦۔ صحيح]

مسجد کی طرف جانے کے آداب

❁ یہ ''مسجد کی طرف جانے کے آداب'' اور ''نماز کے لیے جانے کے آداب'' کے عناوین کے تحت مسجد اور جماعت کے ابواب میں ملاحظہ فرمائیں۔

مسجد میں بیٹھنے کے آداب

❁ مسجد میں بیٹھنے کے آداب اسی عنوان کے تحت ''مساجد کا بیان'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

جمعہ کے لیے جلدی اور پیدل جانا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور خوب اچھی طرح غسل کرے، جلدی مسجد جائے، پیدل چلے اور سوار نہ ہو، امام کے نزدیک بیٹھے، دل جمعی سے خطبہ سنے اور کوئی بے ہودہ کام نہ کرے، تو اسے ہر قدم پر ایک سال کے روزوں کا اور اس سال کی راتوں کے قیام کا ثواب ہوگا۔'' [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة : ٣٤٥۔ ترمذی: ٤٩٦۔ نسائی : ١٣٩٩۔ ابن ماجه : ١٠٨٧۔ صحيح]

امام کے قریب بیٹھنے کا ثواب

❁ جس قدر ممکن ہو امام کے قریب بیٹھنا چاہیے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔ مزید آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَقَدَّمُوا فَائْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ﴾[مسلم، کتاب الصلاة، باب تسوية الصفوف و إقامتها ..... الخ : ٤٣٨۔ أبو داؤد : ٦٧٩۔ صحيح]

''آگے آ کر میرے قریب بیٹھا کرو اور جو لوگ تمھارے بعد آئیں وہ تمھارے قریب بیٹھیں، جو لوگ پچھلی صفوں میں رہنا پسند کرتے ہیں، اللہ انھیں (ہر معاملے میں) پیچھے کر دے گا، حتیٰ کہ جہنم سے نکالنے میں بھی۔''

خطبہ کے دوران میں تحیۃ المسجد ادا کرنا

❁ خطبہ شروع ہو تو بھی تحیۃ المسجد ادا کر کے بیٹھنا چاہیے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اتنے میں سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا: ''اے سلیک! کھڑا ہو اور مختصر سی دو رکعات ادا کر۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم جمعہ کے روز آؤ اور امام خطبہ دے رہا ہو تو (بیٹھنے سے پہلے) لازمی طور پر مختصر سی دو رکعات ادا کیا کرو۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية و الإمام يخطب : ٨٧٥/٥٩]

❁ بعض لوگ خطبہ شروع ہو جائے تو دو رکعات (تحیۃ المسجد) نہیں پڑھتے، وہ اس روایت سے استدلال کرتے ہیں: ''جب امام منبر پر چڑھ جائے تو نماز جائز ہے نہ بات چیت۔'' لیکن یہ روایت باطل اور بے اصل ہے۔ [موضوع اور منکر روایات: ٤٩]

خطبہ سننے کے آداب

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ، وَ زِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا ﴾[مسلم، كتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت فى الخطبة : ٨٥٧/٢٧]

''جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر جمعہ کے لیے آئے، غور سے خطبہ سنے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہے، تو اس کے اگلے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو کنکری (یا تنکے) وغیرہ سے کھیلا اس نے فضول کام کیا۔''

- دوران خطبہ میں بولنے والے کو زبان سے خاموش کروانا بھی لغو (لایعنی) کام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ » [بخاری، کتاب الجمعة، باب إنصات یوم الجمعة : ٩٣٤۔ مسلم : ٨٥١]

''خطبہ جمعہ کے دوران میں اگر تو نے اپنے ساتھی سے کہا ''خاموش ہو جا!'' تو تو نے بھی لغو کام کیا۔''

- اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ لَغَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا » [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الغسل للجمعة : ٣٤٧۔ حسن]

''جس نے لغو کام کیا یا لوگوں کی گردنیں پھلانگیں، اسے صرف نماز ظہر کا ثواب ملے گا (جمعہ کے ثواب سے محروم رہے گا)۔''

- جب خطبہ شروع ہو جائے تو نماز اور تلاوت ختم کر دینی چاہیے۔
- بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ خطبہ کے دوران میں نعرے بازی ہوتی ہے، یہ خطبہ کے منافی ہے۔
- بعض لوگ خطبہ کے دوران میں آتے ہیں اور ساتھ والے سے خیریت دریافت کرنے لگتے ہیں، یہ خطبہ کے منافی ہے۔
- بعض لوگ خطبہ کے دوران میں مسواک کرنے لگتے ہیں۔ یہ بھی خطبہ کے منافی ہے۔
- خطبہ کے دوران میں گوٹھ مار کر بیٹھنا منع ہے۔ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے خطبہ کے دوران میں رانوں کو پیٹ سے جوڑ کر اور بازوؤں سے گھٹنے پکڑ کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔'' [ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فی کراهیة الاحتباء و الإمام یخطب : ٥١٤۔ حسن]
- سامعین کو خطیب کی طرف رخ کر کے بیٹھنا چاہیے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ » [مسند أحمد : ٣/ ٢١، ح : ١١١٧٤]

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے منبر پر چڑھ کر ہمیں خطبہ دیا اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔''

خطیب سے بات کرنا جائز ہے

❁ خطبہ کے دوران میں کسی ضرورت سے امام مقتدی سے اور مقتدی امام سے مخاطب ہو سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران میں سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ [مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب : ٨٧٥/٥٩]

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

« بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَلَكَ الْكُرَاعُ وَهَلَكَ الشَّاءُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا » [بخاری، كتاب الجمعة، باب رفع اليدين فی الخطبة : ٩٣٢۔ مسلم : ٨٩٧]

''نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: ''اے اللہ کے رسول! گھوڑے اور بکریاں ہلاک ہو گئیں، آپ اللہ سے بارش کی دعا کریں۔'' تو آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ دینے کے آداب

جمعہ کے دو خطبے

❁ جمعہ کے دو خطبے ہوتے ہیں، دونوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیے۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا))[مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة : ٨٦٢]

''نبی ﷺ دو خطبے دیتے تھے اور دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔''

خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے

❁ خطبہ کھڑے ہو کر دینا چاہیے۔ ایک مرتبہ دوران خطبہ شام سے تاجروں کا ایک قافلہ آیا تو لوگ اس کی طرف چلے گئے، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ﴾ [الجمعة : ١١]

[مسلم، كتاب الجمعة، باب فى قوله تعالى..... الخ : ٨٦٣]

''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو ادھر بھاگ گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ گئے۔''

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ ! صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلَاةٍ ﴾[مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة : ٨٦٢/٣٥]

''رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ (جمعہ) دیتے تھے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر (دوسرا) خطبہ دیتے، لہٰذا جو شخص تجھے یہ کہے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ جمعہ دیتے تھے، تو بلاشبہ اس نے جھوٹ بولا، اللہ کی قسم! میں نے آپ کے ساتھ دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں۔''

❁ شرعی عذر کے بغیر بیٹھ کر خطبہ دینا جائز نہیں۔ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر خطبہ دینے والے کے متعلق فرمایا:

﴿ أُنْظُرُوْا إِلٰى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا ﴾[مسلم، كتاب الجمعة، باب فى قول الله تعالٰى ..... الخ : ٨٦٤]

''اس خبیث کو دیکھو، بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے۔''

❁ جمعہ وعیدین کے علاوہ عام وعظ بیٹھ کر کرنا جائز ہے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منبر پر بیٹھ کر خطبہ دیا اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے۔'' [بخاری، كتاب الجمعة، باب استقبال الناس الإمام إذا خطب : ٩٢١۔ مسلم : ١٠٥١/١٢٣]

❁ منبر بننے کے بعد رسول اللہ ﷺ منبر پر خطبہ جمعہ دیا کرتے تھے۔[بخاری : ٩١٩]

خطبہ کے دوران میں امام کا ٹیک لگانا

❁ خطبہ میں امام کا عصا و لاٹھی وغیرہ پر ٹیک لگانا مسنون ہے۔ سیدنا حکم بن حزن الکلفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس کئی دن رہے، اس دوران میں جمعہ کے لیے بھی حاضر ہوئے، آپ ﷺ (خطبہ کے لیے) ایک لاٹھی یا کمان کا سہارا لیے ہوئے کھڑے ہوئے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الرجل يخطب على القوس : ١٠٩٦۔ حسن]

خطیب کے اوصاف

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں، آواز بلند ہو جاتی اور آپ جوش میں آ جاتے تھے۔ گویا رسول اللہ ﷺ ہمیں کسی ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح یا شام کو ہم پر حملہ کرنے والا ہے۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة و الخطبة : ٨٦٧]

خطبہ جمعہ اور اس کے اوصاف

❁ رسول اللہ ﷺ وعظ سے پہلے مندرجہ ذیل خطبہ پڑھتے تھے:

« إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَمَّا بَعْدُ ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ »[مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة : ٨٦٧، ٨٦٨۔ نسائی : ١٥٧٩]

''بلاشبہ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ حمد و ثنا کے بعد! یقیناً بہترین بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور یقیناً بہترین راہنمائی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور تمام کاموں میں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں، دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ خطبہ کے آخر میں یہ الفاظ کہتے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« أَقُولُ هٰذَا وَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ » [ابن حبان: ۳۸۲۸۔ إسناده صحيح]

''میں نے یہی کہنا تھا، اب میں اپنے لیے اور تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

- رسول اللہ ﷺ خطبہ میں قرآن مجید پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔ [مسلم، كتاب الجمعة، باب ذكر الخطبتين قبل الصلاة وما فيها من الجلسة : ۸٦۲]
- رسول اللہ ﷺ کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا اور نماز بھی درمیانی ہوتی تھی۔ [مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة : ۸٦٦]
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لمبی نماز اور مختصر خطبہ آدمی کی سمجھداری کی دلیل ہے۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة : ۸٦۹]
- عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہما نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ کے دوران میں دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو تباہ کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ آپ ﷺ صرف شہادت والی انگلی سے اشارہ کرتے تھے۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب تخفيف الصلاة والخطبة : ۸۷٤]

غیر عربی میں خطبہ جمعہ

- خطبہ مسنونہ کے علاوہ دینی احکام سامعین کی مروج زبان میں بتانے چاہییں۔ بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ جمعہ کا خطبہ لازمی طور پر عربی زبان میں ہونا چاہیے۔ یہ شرط خطبہ کے مقصد سے متصادم ہے۔ خطبہ کا مقصد وعظ و نصیحت کرنا اور لوگوں کی تربیت کرنا ہے، اسی لیے قرآن مجید میں خطبہ کو ''ذکر'' کہا گیا ہے۔ فرمان رب العالمین ہے:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ﴾ [الجمعة : ۹]

''اے اہل ایمان! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (خطبہ و نماز) کی طرف دوڑ پڑو۔''

اس آیت مبارکہ میں خطبہ کو تذکیر و نصیحت کا نام دیا گیا ہے اور وعظ و نصیحت تبھی ہو سکتی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے جب سامعین خطیب کی بات سمجھیں۔ اسی لیے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو جن اقوام کی طرف مبعوث کیا گیا، ان کی زبان میں بھیجا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ﴾ [ابراهيم : ٤]

''ہم نے جو بھی رسول بھیجا اس کی قوم کی زبان میں بھیجا، تاکہ وہ انھیں (احکام الٰہی) کھول کھول کر بتائے۔''

اس کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری اقوام کو ان کی زبان میں دعوت دیتے تھے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو عبرانی سیکھنے کا حکم دیا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فارسی جانتے تھے اور فارسی زبان والوں کو فارسی ہی میں مسائل سمجھاتے تھے۔ [أبو داؤد، كتاب الطلاق، باب من أحق بالولد : ٢٢٧٧۔ صحيح]

اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غیر عربوں کو مترجم کے ذریعے سے مسائل سمجھاتے تھے۔ [بخاري، كتاب الأحكام، باب ترجمة الحكام .....الخ : ٧١٩٥]

انبیائے کرام علیہم السلام کو ان کی قوم کی زبان میں بھیجنے کا مقصد لوگوں کو احکام الٰہی سمجھانا تھا اور بالکل یہی مقصد خطبہ جمعہ کا ہے۔ اب اگر خطبہ ایسی زبان میں ہو جسے سامعین سمجھ ہی نہیں سکتے تو کیا اس سے لوگوں کی تربیت ہو سکے گی؟

باقی رہی یہ بات کہ قرون اولیٰ سے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ کہیں غیر عربی زبان میں خطبہ دیا گیا ہو تو اس کا سبب یہ ہے کہ قرون اولیٰ میں اس کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی۔ مزید یہ کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بھی خطبہ کے لیے عربی زبان ضروری نہیں، فتاویٰ شامی میں ہے: ''مصنف نے خطبہ کے عربی میں ہونے کی قید نہیں لگائی، کیونکہ باب "صِفَةُ الصَّلٰوةِ" میں گزر چکا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک یہ شرط نہیں، خواہ سامعین عربی پر قادر ہی ہوں، برخلاف صاحبین کے، کیونکہ ان کے نزدیک عربی میں ہونا شرط ہے، مگر کوئی عربی سے عاجز ہو تو پھر ان کے نزدیک بھی غیر عربی میں جائز ہے۔'' [فتاوى شامي : ١/ ٥٤٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطبہ جمعہ سے پہلے مروجہ تقریر

❁ جن لوگوں نے غیر عربی زبان میں خطبہ ممنوع قرار دیا، جب انھوں نے دیکھا کہ اس سے خطبے کا مقصد ہی پورا نہیں ہو رہا تو انھوں نے غیر عربی زبان میں جمعہ کا خطبہ دینے کے بجائے خطبہ سے پہلے تقریر کے نام سے ایک تیسرے خطبہ کی بدعت جاری کر لی، جو سراسر اسلام میں اضافہ ہے، بلکہ حدیث رسول ﷺ کے صریحاً خلاف ہے، سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

«أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.....نَهٰى عَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ الصَّلَاةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ»[أبو داوٗد، كتاب الجمعة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة : ١٠٧٩۔ ترمذی : ٣٢٢۔ حسن]

''رسول اللہ ﷺ نے خطبہ جمعہ سے پہلے مجلس قائم کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

خطبہ منقطع کرنا

❁ کسی ضرورت سے امام بیچ میں خطبہ چھوڑ سکتا ہے۔ سیدنا ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نبی ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ خطبہ دے رہے تھے، میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! میں اجنبی آدمی ہوں، آپ کے پاس دین کے متعلق سوالات پوچھنے آیا ہوں، کیونکہ میں دین کے متعلق نہیں جانتا۔'' تو رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ کر میرے پاس آ گئے، پھر ایک لوہے کی کرسی لا کر میرے پاس رکھ دی گئی، آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر مجھے وہ تعلیم دینے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائی تھی، پھر آپ ﷺ نے واپس جا کر باقی خطبہ دیا۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب حديث التعليم فى الخطبة : ٨٧٦]

خطبہ میں دعا کرنا

❁ کسی ضرورت کے پیش نظر خطبہ میں دعا کی جا سکتی ہے، جیسا کہ ایک شخص نے دوران

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خطبہ بارش کی دعا کرنے کی درخواست کی، تو آپ ﷺ نے اسی وقت دعا کر دی۔
[بخاری، کتاب الجمعة، باب الاستسقاء فی الخطبة یوم الجمعة : ۹۳۳]

نماز جمعہ کی رکعات

❁ جمعہ میں فرض نماز دو رکعت ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ.....عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ » [نسائی، کتاب الجمعة، باب عدد صلاة الجمعة : ۱۴۲۱۔ ابن ماجه : ۱۰۶۳۔ صحیح]

''محمد ﷺ کی زبان سے جمعہ کی دو رکعات فرض کی گئی ہیں۔''

❁ نماز جمعہ میں قراءت بلند آواز سے کی جائے گی۔ سیدنا ابن ابی رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعہ کی نماز پڑھائی، پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ پڑھی اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون پڑھی، پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی نماز میں یہی دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے سنا ہے۔'' [مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة : ۸۷۷]

❁ نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورۂ منافقون کی قراءت مسنون ہے، اسی طرح پہلی رکعت میں سورۂ اعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۂ غاشیہ کی قراءت بھی مسنون ہے۔ [مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة : ۸۷۷، ۸۷۸]

فرضوں سے پہلے نوافل

❁ خطبہ سے پہلے نوافل کی تعداد مقرر نہیں، کوئی جتنے چاہے پڑھ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے بغیر تعداد مقرر کیے فرمایا:

« مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ » [مسلم، کتاب الجمعة، باب فضل من استمع و أنصت فی الخطبة : ۸۵۷]

''جو غسل کرے، پھر جمعہ کے لیے آئے اور جتنی مقدر ہو نماز پڑھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ خطبہ شروع ہو جائے تو صرف دو مختصر سی رکعات پڑھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا » [مسلم، كتاب الجمعة، باب التحية والإمام يخطب : ٨٧٥/٥٩]

''جب تم میں سے کوئی جمعہ کے دن آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ (بیٹھنے سے پہلے) لازمی طور پر مختصر سی دو رکعات ادا کر لے۔''

فرضوں کے بعد سنن

❁ نماز جمعہ کے بعد دو رکعات بھی ثابت ہیں اور چار رکعات بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا » [مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة : ٨٨١]

''جب تم میں سے کوئی نماز جمعہ ادا کرے تو وہ اس کے بعد چار رکعات پڑھے۔''

❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جمعہ کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں ادا کرتے تھے۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة : ٧٢، ٨٨٢/٧١]

❁ جمعہ کے بعد والی سنن گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔ [مسلم : ٨٨٢]

❁ فرضوں کے فوراً بعد اسی جگہ سنن ادا نہ کریں۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (نفل) نماز کو (فرض) نماز کے ساتھ نہ جوڑیں، بلکہ (اذکار یا) باتیں کر کے (فرق کر لیں) یا جگہ تبدیل کر لیں۔'' [مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة : ٨٨٣]

جمعہ کس کو حاصل ہو گا؟

❁ جس شخص نے نماز جمعہ کی ایک رکعت مکمل پالی، اس نے جمعہ پا لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى » [ابن ماجه، كتاب

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

إقامة الصلوات، باب ما جاء فيمن أدرك من الجمعة ركعة : ١١٢١، ١١٢٣۔ السنن الدار قطنی : ١٢/٢، ح : ١٥٩٠۔ صحيح]

''جس نے نماز جمعہ کی ایک رکعت پا لی (اس نے نماز جمعہ پالیا) لہٰذا اسے اس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کر لینی چاہیے۔''

اگر کسی کا جمعہ فوت ہو جائے؟

❁ جو کسی وجہ سے جمعہ ادا نہ کر سکے اسے ظہر کی مکمل نماز پڑھنی چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ لَغَا وَ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهْرًا » [أبو داؤد، كتاب الطهارة، باب في الغسل للجمعة : ٣٤٧۔ صحيح]

''جس نے کوئی لغو کام کیا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگیں تو اس کے لیے یہ ظہر ہی ہوگی (یعنی اسے ظہر کی نماز کا ثواب ہوگا نہ کہ جمعے کا)۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نمازِ ظہر نماز جمعہ کی بدل ہے، اگر کسی کی نماز جمعہ فوت ہو جائے تو وہ نماز ظہر ادا کرے گا۔

❁ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« إِذَا أَدْرَكْتَ رَكْعَةً فَأَضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى » [مصنف ابن أبي شيبة : ٤٦٢/١، ح : ٥٣٤٦۔ إسناده صحيح]

''اگر تم جمعہ کی ایک رکعت پا لو تو اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لو۔''

اور اگر کسی شخص کی دوسری رکعت بھی فوت ہوگئی اور وہ رکوع، سجدہ یا تشہد میں ملا تو اسے صحیح قول کے مطابق جمعہ کے بجائے ظہر کی چار رکعات ادا کرنی چاہییں۔ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« إِذَا أَدْرَكَ الرَّجُلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَى فَإِنْ وَجَدَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا » [مصنف عبد الرزاق : ٢٣٤/٣، ح :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٤٧١۔ المحلی لابن حزم : ٣/٢٨٥۔ البیهقی : ٣/٢٠٤۔ الأوسط لابن المنذر : ٤/١٠١۔ مصنف ابن أبی شیبة : ٥٣٣٤]

''جب آدمی جمعہ والے دن ایک رکعت پا لے تو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ادا کرے، لیکن اگر وہ لوگوں کو جلسہ (تشہد) کی حالت میں پائے تو چار رکعات (نمازِ ظہر) ادا کر لے۔''

اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''جس آدمی نے جمعہ کی ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں فوت ہو جائیں وہ چار رکعات (نمازِ ظہر) ادا کرے۔'' [مجمع الزوائد، کتاب الصلاة، باب فیمن أدرك من الجمعة رکعة : ٢/٤٢٠، ح : ٣١٧١۔ امام ہیثمی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے]

مزید تفصیل کے لیے دیکھیں ''احکام و مسائل (٢٩٠، ٢٩١)'' از الشیخ ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ۔

جمعہ کے ساتھ احتیاطاً ظہر پڑھنا بدعت ہے

جن جگہوں میں بعض لوگوں کے مطابق جمعہ کی شروط پوری نہیں ہوتیں، وہاں وہ علماء لوگوں کو نماز جمعہ پڑھنے کے بعد ظہر کی نماز بھی احتیاطاً پڑھنے کا حکم دیتے ہیں کہ پتا نہیں جمعہ ہوا ہے یا نہیں۔ یہ طریقہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام یا تابعین عظام میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نماز جمعہ نفل ہوئی، تو کیا جمعہ کی دو اذانیں، خطبہ اور اس کے لیے اس قدر اہتمام سب کچھ بے مقصد ہے؟ اس کی نظیر شریعت میں کہیں نہیں ملتی اور یہ پیچیدہ صورتحال اس لیے پیدا ہوئی کہ کسی شرعی نص کے بغیر نماز جمعہ کے لیے مختلف شرطیں عائد کر دی گئیں۔ لہٰذا نماز جمعہ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھنا بدعت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نفل نمازوں کا بیان

نفل نماز کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاعْلَمُوْا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ))[ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب المحافظة على الوضوء : ٢٧٧۔صحيح]

''جان لو، تمھارے اعمال میں سے بہترین عمل نماز ہے۔''

سیدنا ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وضو کا پانی اور دوسری چیزیں لے کر حاضر ہوا، تو آپ نے (خوش ہو کر) فرمایا: ''مانگ جو ضرورت ہے۔'' میں نے عرض کی: ''میں آپ سے جنت میں آپ کا ساتھ مانگتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))[مسلم، كتاب الصلاة، باب فضل السجود والحث عليه : ٤٨٩]

''تو کثرت سے نوافل ادا کر کے اس معاملے میں میرا تعاون کر۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً))[نسائي، كتاب التطبيق، باب ثواب من سجد لله سجدة : ١١٤٠۔ ترمذي:٣٨٨۔ ابن ماجه : ١٤٢٣۔ صحيح]

''جب بھی بندہ اللہ کو سجدہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کا ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجہ بلند کرتا اور اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے۔''

نوافل کے اوقات

❁ جن نوافل کا شریعت نے کوئی وقت مقرر کیا ہے، انھیں انھی اوقات میں پڑھنا چاہیے، باقی عام نوافل ممنوع اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت پڑھے جا سکتے ہیں، ممنوع اوقات کی تفصیل ''نمازوں کے ممنوع اوقات'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

نوافل پڑھنے کا طریقہ

❁ نفل نماز دو دو رکعات کر کے پڑھنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)) [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب فى صلاة النهار : ١٢٩٥۔ ترمذى : ٥٩٧۔ ابن ماجه : ١٣٢٢۔ صحيح]

''دن اور رات میں (نفل) نماز دو دو رکعات پڑھنی چاہیے۔''

نوافل گھر میں پڑھنا افضل ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)) [بخارى، كتاب الأذان، باب صلاة الليل : ٧٣١۔ مسلم : ٧٨١]

''فرضوں کے علاوہ (نفل) نماز گھر میں پڑھنا آدمی کے لیے افضل ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں انسان کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے، سوائے فرض نماز کے۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب صلاة الرجل فى بيته : ١٠٤٣۔ صحيح]

نوافل بیٹھ کر ادا کرنا

❁ نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔

❁ نوافل بلا عذر بیٹھ کر ادا کرنا جائز ہے، لیکن اس سے ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ »

[بخاری، کتاب التقصیر، باب صلاة القاعد : ۱۱۱۵]

''اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو وہ افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہو کر پڑھنے والے کی نسبت آدھا ثواب ملے گا۔''

❁ نوافل بیٹھ کر پڑھنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ نوافل بیٹھ کر شروع کیے جائیں، جب قراءت ختم کرنے میں چند آیات رہ جائیں تو کھڑے ہو جائیں، پھر رکوع وسجود کیے جائیں۔ دوسری رکعت میں بھی ایسے ہی کیا جا سکتا ہے۔ [بخاری، کتاب التقصیر، باب إذا صلی قاعدًا ثم صح أو وجد خفة تمم ما بقی : ۱۱۱۹۔ مسلم : ۱۱۳/ ۷۳۱]

نوافل سواری پر

❁ نفل نماز سفر میں سواری پر بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے۔

❁ سواری پر نوافل پڑھتے ہوئے قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں، جس طرف سواری کا رخ ہے ادھر ہی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ، يُوْمِيءُ إِيْمَاءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ » [بخاری، کتاب الوتر، باب الوتر فی السفر : ۱۰۰۰۔ مسلم : ۷۰۰/۳۹]

''نبی ﷺ سفر میں رات کی (نفل) نماز سواری پر پڑھ لیتے تھے، اسی طرف جدھر سواری کا رخ ہوتا، (رکوع وسجود) اشارے سے کرتے تھے، لیکن فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے، وتر بھی سواری پر پڑھ لیتے تھے۔''

❁ نفل نماز شروع کرتے وقت ایک دفعہ قبلہ رخ ہونا ضروری ہے، پھر جدھر سواری کا رخ ہو جائے جائز ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ)) [أبو داؤد، كتاب صلاة السفر، باب التطوع على الراحلة والوتر : ١٢٢٥۔حسن]

''رسول اللہ ﷺ سفر میں نفل پڑھنے کا ارادہ کرتے تو اپنی سواری کو قبلہ رخ کرتے اور اللہ اکبر کہہ کر (نماز شروع کر دیتے) پھر سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا نماز پڑھتے رہتے۔''

❁ رکوع و سجود سر کے اشارے سے کریں، سجدے میں رکوع کی نسبت سر زیادہ جھکائیں۔ [أبوداؤد، كتاب صلاة السفر، باب التطوع على الراحلة والوتر : ١٢٢٧۔ ترمذی : ٣٥١۔ صحيح]

نفل نماز میں قراءت کا بیان

❁ قراءت کے مسائل ''نماز کا مسنون طریقہ'' کے باب میں ''قراءت کے مسائل'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

❁ اگر نفل نماز باجماعت ادا کر رہے ہیں تو اس کے مسائل جماعت کے باب میں ''قراءت کے مسائل'' کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیں۔ باقی مندرجہ ذیل ہیں:

قرآن مجید سے دیکھ کر قراءت کرنا

❁ نفل نماز میں بھی قراءت زبانی کرنی چاہیے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا، لیکن ایک موقوف روایت سے مصحف سے دیکھ کر قراءت کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے، صحیح بخاری میں ہے:

((كَانَتْ عَائِشَةُ يَؤُمُّهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ)) [بخاری، كتاب الأذان، باب إمامة العبد والمولى، تعليقًا، قبل الحديث : ٦٩٢]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کا غلام ذکوان قرآن سے دیکھ کر امامت کرواتا تھا۔''

قرآن مجید کی بعض آیات کا جواب دینا

❁ قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جنھیں پڑھنے کے بعد ان کا جواب بھی دینا چاہیے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثلاً سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« إِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَسْبِيحٌ سَبَّحَ، وَإِذَا مَرَّ بِسُؤَالٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِتَعَوُّذٍ تَعَوَّذَ » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ..... الخ : ٧٧٢]

''رسول اللہ ﷺ جب تسبیح والی آیت سے گزرتے تو "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہتے، جب سوال والی آیت سے گزرتے تو سوال کرتے اور جب پناہ مانگنے والی آیت سے گزرتے تو "أَعُوذُ بِاللّٰهِ" پڑھتے تھے۔''

- سورۃ القیامہ کی آخری آیت ﴿ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴾ کے جواب میں "سُبْحَانَكَ فَبَلٰى" پڑھنا چاہیے۔ [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء في الصلاة : ٨٨٤۔ صحيح]
- سورۃ الاعلیٰ کی پہلی آیت کے جواب میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى" پڑھنا جائز ہے۔ [أبوداؤد، كتاب الصلاة، باب الدعاء في الصلاة : ٨٨٣۔صحيح]
- کسی بھی حساب والی آیت کے جواب میں " اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنَا حِسَابًا يَسِيرًا " پڑھنا چاہیے۔ [صحيح ابن خزيمة : ١/ ٣٦٢، ٣٦٣، ح : ٨٤٩۔ صحيح ابن حبان : ٧٣٧٢۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]
- سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب سورۂ واقعہ کی درج ذیل آیات تلاوت فرماتے تو ان کا جواب دیتے تھے:

﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴾

[الواقعة : ٥٨، ٥٩]

جواباً فرماتے: « بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! »

'' بلکہ اے رب! تو ہی (پیدا کرنے والا) ہے، اے رب! تو ہی (خالق) ہے، اے رب! تو ہی (خالق) ہے۔''

﴿ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ ﴾ [الواقعة : ٦٣، ٦٤]

جواباً فرماتے: « بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! »

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ أَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنزَلْتُمُوهُ مِنَ الْمُزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنزِلُونَ ﴾

[الواقعة : ٦٨، ٦٩]

جواباً فرماتے : ((بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ !))

﴿ أَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ۝ ءَأَنتُمْ أَنشَأْتُمْ شَجَرَتَهَآ أَمْ نَحْنُ الْمُنشِـُٔونَ ﴾

[الواقعة : ٧١، ٧٢]

جواباً فرماتے : ((بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ ! بَلْ أَنْتَ يَا رَبِّ !))

[مستدرك حاكم : ٢/ ٤٧٧، ح : ٣٧٨٠، إسناده حسن لذاته، شداد بن جابان الصنعاني صدوق، حسن الحديث، ذكره ابن حبان في الثقات (٦/ ٤٤١) ووثقه الحاكم والذهبي بتصحيح حديثه، مستدرك حاكم : ٢/ ٤٧٧، ح : ٣٧٨٠]

❁ باقی ہر نفل نماز کی قراءت کے خاص مسائل اس کے عنوان کے تحت آئیں گے۔ (ان شاء اللہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ تہجد کا بیان

تہجد کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ »[مسلم، كتاب الصيام، باب فضل صوم المحرم : ١١٦٣]

''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز تہجد ہے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِيءُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِيءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَ صَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ »[ترمذی، كتاب الإيمان، باب ما جاء فی حرمة الصلاة : ٢٦١٦۔ ابن ماجه : ٣٩٧٣۔ صحيح]

''کیا میں تمھاری رہنمائی خیر کے دروازوں کی طرف نہ کروں؟ روزہ (یہ گناہوں سے بچاؤ کے لیے) ڈھال ہے، صدقہ، یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اور آدمی کا رات کے دوران میں نماز (تہجد) پڑھنا۔''

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى سَمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ ؟))[بخاری، کتاب التهجد، باب الدعاء والصلاة من آخر الليل : ١١٤٥۔ مسلم : ٧٥٨]

''ہر روز جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر تشریف لاتا ہے اور فرماتا ہے: ''ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا کہ میں اسے عطا کروں؟ ہے کوئی مجھ سے معافی کا طالب کہ میں اسے معاف کر دوں؟''

❁ سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ اتنی لمبی نماز تہجد پڑھتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں، حالانکہ آپ کے تمام گناہ معاف کر دیے گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں اپنے رب کا شکرگزار بندہ نہ بنوں؟'' [بخاری، کتاب التفسير، باب : ﴿ ليغفرلك الله ..... الخ ﴾ : ٤٨٣٦۔ مسلم : ٢٨١٩/٨٠]

تہجد کے لیے میاں بیوی کا ایک دوسرے کو اٹھانا

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمت فرمائے جو رات کو اٹھا، پھر نماز (تہجد) پڑھی اور اپنی بیوی کو نماز کے لیے جگایا، اگر عورت (غلبۂ نیند کے باعث) نہ جاگی تو خاوند نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے اور اس عورت پر بھی اللہ رحمت فرمائے جو رات کو اٹھی، پھر نماز (تہجد) پڑھی اور اپنے خاوند کو نماز کے لیے جگایا، اگر خاوند (غلبۂ نیند کے باعث) نہ جاگا تو بیوی نے اس کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے۔''

[أبو داؤد، كتاب التطوع، باب قيام الليل : ١٣٠٨۔ نسائي : ١٦١١۔ ابن ماجه : ١٣٣٦۔ صحيح]

تہجد کا وقت

❁ نمازِ تہجد کا وقت عشاء کے بعد سے اذان فجر تک ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ..... إِلَى الْفَجْرِ » [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ ..... الخ: ٧٣٦/١٢٢]

''رسول اللہ ﷺ عشاء کے بعد سے (اذان) فجر تک کے درمیانی وقت میں نماز تہجد ادا کیا کرتے تھے۔''

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.....وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ »[بخاری، كتاب التهجد، باب من نام عند السحر : ١١٣١۔ مسلم : ١١٥٩/١٨٩]

''اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کی نماز سب سے زیادہ پسند ہے..... وہ نصف رات تک آرام کرتے، پھر ایک تہائی رات تک تہجد پڑھتے اور جب رات کا چھٹا حصہ رہ جاتا تو وہ سو جاتے۔''

- رات کا آخری حصہ سب سے افضل ہے۔
- تہجد رات کے پہلے حصے میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔
- تہجد کے لیے اس سے پہلے سونا شرط نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب من خاف أن ..... الخ : ١٧٦٧]

''جسے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں اٹھ نہ سکے گا اسے رات کے پہلے حصے میں نماز وتر پڑھ لینی چاہیے اور جسے آخری حصے میں اٹھنے کی امید ہو وہ آخری حصے میں نماز وتر ادا کرے، بلاشبہ آخر رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ سب سے افضل ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہجد سے پہلے

❁ رسول اللہ ﷺ جب تہجد کے لیے اٹھتے تو مندرجہ ذیل کلمات پڑھتے:

« اَللّٰهُ أَكْبَرُ »، « اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ »، « سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ »، « سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ »، « أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ »، « لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ »، « اَللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ ضِيقِ الدُّنْيَا وَضِيقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ » یہ سب کلمات رسول اللہ ﷺ دس دس مرتبہ پڑھتے اور ایک مرتبہ یہ دعا پڑھتے: « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي » [أبو داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح ؟ : ٥٠٨٥۔ نسائی، كتاب قيام الليل، باب ذكر ما يستفتح به القيام : ١٦١٨۔ صحيح]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص رات کو اٹھے اور یہ کلمات پڑھے پھر وہ جو دعا کرے گا وہ پوری ہوگی، نماز پڑھے گا تو قبول ہوگی:

« لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ » [بخاری، كتاب التهجد، باب فضل من تعار من الليل فصلى : ١١٥٤]

❁ رسول اللہ ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو سورۂ آل عمران کی آخری دس آیات پڑھا کرتے تھے۔ [بخاری، كتاب العمل فی الصلاة، باب استعانة اليد فی الصلاة إذا كان من أمر الصلاة : ١١٩٨۔ مسلم: ١٧٨٩]

تہجد کی دعائے استفتاح

❁ رسول اللہ ﷺ تہجد کی نماز میں ثنا کی جگہ یہ دعا پڑھتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ » [بخاری، کتاب التهجد، باب التهجد بالليل : ۱۱۲۰، ۶۳۱۷۔ مسلم : ۷۶۹]

''اے اللہ! تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، زمین وآسمان اور جو کچھ ان میں ہے (سب کو) تو ہی قائم رکھنے والا ہے، تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، زمین و آسمان اور جو کچھ ان میں ہے (سب کی) بادشاہی تیرے لیے ہے، تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، تو ہی روشن کرنے والا ہے زمین وآسمان کو، تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، تو ہی بادشاہ ہے زمین و آسمان کا، تیرے ہی لیے ساری تعریف ہے، تو حق ہے اور (دنیا وآخرت کے متعلق) تیرا وعدہ حق ہے، (آخرت میں) تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، تمام انبیاء حق ہیں اور محمد (ﷺ) حق ہیں، قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے سامنے جھک گیا، میں صرف تیرے ساتھ ایمان لایا، میں نے صرف تجھی پر بھروسا کیا، میں نے صرف تیری طرف رجوع کیا، صرف تیری ہی مدد سے (دشمنوں سے) جھگڑتا ہوں، میں نے صرف تجھے ہی اپنا حاکم مانا، لہٰذا تو میرے اگلے پچھلے اور ظاہر و پوشیدہ (تمام) گناہ معاف کر دے، تو ہی آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی (حقیقی) معبود نہیں ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہجد میں قراءت کے مسائل

❁ قراءت کے مسائل ''نماز کا مسنون طریقہ'' کے باب میں ''قراءت کے مسائل'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں، باقی مندرجہ ذیل ہیں:

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ)) [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب أفضل الصلاة طول القنوت : ٧٥٦]

''افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو۔''

❁ ایک رات میں پورا قرآن پڑھنا جائز نہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ))

[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل ومن.....الخ : ٧٤٦]

''میں نہیں جانتی کہ نبی ﷺ نے کبھی ایک رات میں پورا قرآن پڑھا ہو۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

((اِقْرَءِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ فِي ثَلَاثٍ)) [بخاری، كتاب الصوم، باب صوم يوم و إفطار يوم : ١٩٧٨]

''ایک ماہ میں ایک قرآن ختم کیا کرو۔'' انھوں نے عرض کی: ''میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔'' تو آپ ﷺ مسلسل کم کرتے رہے، بالآخر تین دن میں قرآن ختم کرنے کی اجازت دی۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ)) [ترمذی، كتاب القراءات، باب فی كم أقرأ القرآن ؟ : ٢٩٤٩۔ أبوداؤد : ١٣٩١۔ صحيح]

''جس آدمی نے تین دن سے کم دنوں میں قرآن مجید کو ختم کیا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نمازِ تہجد میں صرف سورۂ اخلاص کی قراءت بھی کافی ہے، سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''ایک آدمی نے ایک شخص کو (رات کی) نماز میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ بار بار پڑھتے ہوئے سنا، جب صبح ہوئی تو وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، گویا اس آدمی نے اس (قراءت) کو کم خیال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ قرآن مجید کے ایک تہائی حصے کے برابر ہے۔'' [بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل ﴿ قل هو الله أحد ﴾ : ٥٠١٣]

❁ انفرادی نماز تہجد میں سری قراءت بھی جائز ہے اور جہری بھی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((رُبَّمَا أَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ)) [ترمذی، کتاب الصلاة، باب ما جاء فی القراءة باللیل :٤٤٩۔ ابن ماجه : ١٣٥٤۔ صحیح]

''رسول اللہ ﷺ تہجد میں کبھی سری قراءت کرتے تھے اور کبھی جہری۔''

❁ تہجد کی جماعت میں قراءت جہری ہی کرنی چاہیے، جیسا کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک رات میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے سورۂ بقرہ شروع کی، میں نے سوچا کہ سو آیات پر رکوع کریں گے، مگر آپ پڑھتے چلے گئے، میں نے خیال کیا کہ سورۂ بقرہ کو دو رکعات میں تقسیم کر دیں گے، لیکن آپ نے قراءت جاری رکھی تو میں نے سوچا ایک رکعت میں مکمل سورت پڑھیں گے۔''

[مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب تطویل القراءة فی صلاة اللیل : ٧٧٢]

رکعاتِ تہجد کی تعداد اور پڑھنے کا طریقہ

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی نماز تہجد کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:

''رسول اللہ ﷺ کبھی سات، کبھی نو اور کبھی گیارہ رکعات تہجد پڑھتے تھے۔''

[بخاری، کتاب التهجد، باب کیف صلاة النبی ﷺ.....الخ : ١١٣٩]

❁ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً » [بخاری، کتاب التهجد، باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیره : ۱۱۴۷۔ مسلم : ۷۳۸]

''رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں کبھی گیارہ رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔''

- رسول اللہ ﷺ کبھی کبھار وتر کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے۔ [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي ﷺ ..... الخ : ۱۲۶/ ۷۳۸]
- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم نمازِ تہجد پڑھنے لگو تو شروع میں دو رکعتیں ہلکی پڑھو۔'' [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة النبي ﷺ و دعاءه بالليل : ۷۶۸]
- ہمیشہ ساری رات تہجد پڑھنا جائز نہیں، بلکہ کچھ وقت سونا بھی چاہیے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ﴾ [المزمل : ۱ تا ۴]

''اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کو قیام کر مگر تھوڑا۔ آدھی رات (قیام کر)، یا اس سے تھوڑا سا کم کر لے۔ یا اس سے زیادہ کر لے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔''

- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے کبھی ساری رات نماز نہیں پڑھی۔'' [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض : ۷۴۶]

اور عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا:

« يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ؟ فَقُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَ إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا » [بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم : ۱۹۷۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اے عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر صحیح ملی ہے کہ تو ہر روز دن کو روزہ رکھتا ہے اور تمام رات تہجد پڑھتا ہے؟'' میں نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! ایسا ہی ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کر، روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر، تہجد پڑھا کر اور سویا بھی کر، بلاشبہ تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے، تیری آنکھوں کا تجھ پر حق ہے، تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! عَلَيْكُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُوْنَ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا، وَ إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَ إِنْ قَلَّ))

[مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب فضيلة العمل الدائم ..... الخ : ٧٨٢۔ بخاری: ٦٤٦٥]

''اے لوگو! اپنی استطاعت کے مطابق اعمال کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے اکتاتا نہیں، بلکہ تم اعمال کرتے اکتا جاؤ گے، (سنو!) اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے، اگرچہ تھوڑا ہو۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ))[بخاری، كتاب التهجد، باب ما يكره من التشديد فی العبادة : ١١٥٠۔ مسلم : ١٨٣١]

''تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ جب تک دل لگے نماز پڑھے، جب تھک جائے تو بیٹھ جائے۔''

❁ لیکن اگر کبھی کبھار ساری رات نماز تہجد پڑھ لی جائے تو جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ بدر کے موقع پر ساری رات نماز پڑھتے رہے۔[نسائی، كتاب قيام الليل، باب إحياء الليل : ١٦٣٩۔ ترمذی : ٢١٧٥۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تہجد کی جماعت

- تہجد کی نماز تنہا پڑھنی چاہیے۔
- تہجد کی جماعت کبھی کبھار جائز ہے۔
- ایک شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہو، دوسرا شخص آئے اور وہ پہلے شخص کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو پہلا جماعت شروع کرا دے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ تہجد پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے، میں بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے اٹھا اور جا کر بائیں جانب کھڑا ہو گیا، تو آپ نے مجھے سر سے پکڑ کر اپنے دائیں جانب کر دیا (کیونکہ مقتدی دائیں جانب ہوتا ہے)۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب إذا لم ینو الإمام أن یؤم.....الخ : ٦٩٩۔ مسلم : ٧٦٣]

تہجد کی قضا

- سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ » [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلاة اللیل و من نام عنه أو مرض : ٧٤٧]

''جو شخص نیند کی وجہ سے اپنا رات کا وظیفہ یا رات کی کوئی عبادت نہ کر سکے اور وہ اسے فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے، تو اس کے لیے اتنا ہی ثواب لکھ دیا جاتا ہے، گویا اس نے وہ رات میں پڑھا۔''

- رسول اللہ ﷺ کی نمازِ تہجد رات کو اگر کسی وجہ سے رہ جاتی تو آپ ﷺ دن کے وقت بارہ رکعات ادا کرتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کو جب بھی رات کے وقت جاگ نہ آتی، یا آپ بیمار ہوتے تو دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔'' [مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین، باب جامع صلوٰة اللیل و من نام عنه أو مرض : ١٤١/ ٧٤٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا ابوذر یا سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

''کسی نے تہجد پڑھنے کی نیت کی، لیکن پھر وہ بھول جاتا ہے یا سو جاتا ہے، تو اس کے لیے نیت کے مطابق ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور نیند اللہ کی طرف سے اس کے لیے صدقہ ہے۔'' [ابن خزيمة : ۱۹۷/۲، ح : ۱۱۷۵۔ إسناده صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراویح کا بیان

نمازِ تراویح کا حکم

❁ نمازِ تراویح نفل نماز ہے، فرض اور واجب نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی ایک رات مسجد میں نماز (تراویح) پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھی، پھر دوسری رات بھی آپ نے نماز پڑھی، تو مقتدی بہت زیادہ ہو گئے، پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ جمع ہوئے لیکن آپ (نماز کے لیے) باہر نہ آئے، صبح کو فرمایا:

((قَدْ رَأَيْتُ الَّذِي صَنَعْتُمْ وَلَمْ يَمْنَعْنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ إِلَّا أَنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ))[بخاری، کتاب التهجد، باب تحریض النبی ﷺ علی قیام اللیل والنوافل من غیر إیجاب : ۱۱۲۹۔ مسلم : ۷۶۱]

''میں نے دیکھا جو تم نے کیا اور میں محض اس ڈر سے باہر نہیں آیا کہ کہیں یہ نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے۔''

❁ بعض لوگوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ جس نے تراویح نہ پڑھی اس کا روزہ نہیں ہوگا اور جس نے تراویح پڑھ لی اس پر روزہ رکھنا ضروری ہو جاتا ہے، اگرچہ شریعت نے (مرض، سفر یا نابالغ ہونے کی وجہ سے) اسے چھوٹ ہی دی ہو، نتیجتاً جن لوگوں نے روزہ نہیں رکھنا ہوتا وہ تراویح بھی نہیں پڑھتے۔ یہ دونوں باتیں بالکل غلط اور جہالت کا نتیجہ ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تراویح کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))[بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان : ۲۰۰۹۔ مسلم : ۷۵۹]

''جس نے رمضان میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کیا (نماز تراویح پڑھی) اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

تراویح کی جماعت

❁ تراویح نفل ہے، تنہا اور باجماعت دونوں طرح جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تین دن تراویح کی جماعت کروائی، پھر اس خوف سے چھوڑ دی کہ کہیں فرض نہ ہو جائے، جیسا کہ اوپر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں مذکور ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کے ابتدائی دور تک یہی طریقہ رہا، ایک دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رات کو مسجد گئے تو دیکھا کہ لوگ اکیلے اکیلے اور کہیں دو چار آدمی مل کر جماعت کرا رہے ہیں، تو فرمانے لگے: ''اگر میں انھیں ایک امام پر جمع کر دوں تو اچھا ہو گا۔'' پھر انھوں نے سب کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں جمع کر دیا۔ [بخاری، کتاب صلوٰة التراویح، باب فضل من قام رمضان : ۲۰۰۹، ۲۰۱۰۔ مسلم : ۷۵۹/۱۷۴]

❁ بعض علماء کا کہنا ہے کہ نماز تراویح تنہا ادا کرنے کی نسبت باجماعت ادا کرنا افضل ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے محض فرض ہو جانے کے خوف سے جماعت ترک کی اور پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جماعت کا اہتمام کروایا اور آپ ﷺ کا فرمان بھی ہے:

''جو شخص امام کے ساتھ مکمل قیام (رمضان) کرتا ہے اس کے لیے پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔'' [أبو داؤد، کتاب شهر رمضان، باب فی قیام شهر رمضان : ۱۳۷۵۔ ابن حبان : ۲۵۴۷۔ مسند أحمد : ۱۵۹/۵، ۱۶۰، ح : ۲۱۴۷۶۔ صحیح]

❁ اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ نمازِ تراویح گھر میں ادا کرنا افضل ہے، کیونکہ جب رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے تین راتیں نماز تراویح پڑھائی اور اگلی رات نہ پڑھائی تو فرمایا:

''مجھے تم لوگوں کا (نماز کے لیے) جمع ہونا معلوم ہے، لیکن اے میرے صحابہ! تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو، کیونکہ آدمی کی نماز سوائے فرض نماز کے، گھر میں افضل ہے۔'' [بخاری، کتاب الأذان، باب صلوة اللیل : ۷۳۱]

لہٰذا اگر اضافی کام، یعنی جماعت اور سماعِ قرآن وغیرہ کا انتظام صرف مسجد میں ہو، گھر میں کوئی یہ اہتمام نہ کر سکے تو ان کاموں کی وجہ سے مسجد میں قیام افضل ہوگا۔ (واللہ اعلم)

تراویح کی رکعات

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیشہ گیارہ رکعات پڑھا کرتے تھے، ان میں سے کسی نے بھی گیارہ رکعات سے زیادہ کبھی نہیں پڑھیں۔ بعض لوگوں نے اس مسئلہ کو بھی اختلافی بنا دیا ہے، حالانکہ یہ مسئلہ احادیث میں بالکل واضح ہے۔ اس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

پہلی حدیث

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ''رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں نماز کیسے ہوتی تھی؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''آپ ﷺ رمضان اور اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ کبھی نہیں پڑھتے تھے۔'' [بخاری، کتاب صلاة التراویح، باب فضل من قام رمضان : ۲۰۱۳، ۱۱۴۷۔ مسلم : ۷۳۸]

ایک اشکال اور اس کا ازالہ

یہ حدیث بالکل واضح ہے، بیس رکعات تراویح کے قائلین کے لیے اس کا انکار مشکل تھا، لہٰذا انھوں نے ایک اشکال پیدا کر دیا کہ اس حدیث میں رمضان اور غیر رمضان میں برابر پڑھی جانے والی نماز کا ذکر ہے اور وہ تہجد ہے، لہٰذا اس حدیث میں تہجد کی رکعات بتلائی گئی ہیں، تراویح کی نہیں۔

اس کا جواب اسی حدیث میں موجود ہے، پہلی بات تو یہ ہے کہ ابوسلمہ رحمہ اللہ نے رمضان

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میں پڑھی جانے والی نماز کے متعلق سوال پوچھا تھا اور وہ تراویح کی نماز ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی جواب اسی کے متعلق دیا، لیکن ساتھ علم کے لیے ایک اضافی بات بتا دی کہ رمضان کے علاوہ بھی آپ ﷺ کا یہی معمول تھا۔ دوسری بات یہ کہ قرآن وسنت میں رات کی نماز کے مختلف صفاتی نام لیے گئے ہیں، مثلاً تہجد، صلاۃ اللیل، قیام اللیل اور (رمضان میں پڑھنے کی وجہ سے) قیام رمضان وغیرہ۔ اسی طرح تراویح نماز تہجد ہی کا ایک نام ہے، یہ نام بعد میں پڑا، قرآن وحدیث میں کہیں مذکور نہیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام دنوں کی نسبت رمضان میں کثرت ثواب کی وجہ سے قیام اللیل کا زیادہ اہتمام کرتے تھے، اس سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی اور انھوں نے تراویح کو ایک الگ اور مستقل نماز سمجھ لیا۔ جبکہ صحیح بات یہ ہے کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز کے دو نام ہیں، اس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اے کپڑے میں لپٹنے والے! رات کو قیام کیجیے مگر تھوڑا، رات کا نصف حصہ، یا اس سے کچھ کم یا اس سے کچھ زیادہ کیجیے۔'' [المزمل: ۱ تا ٤]

ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کو قیام اللیل کا حکم دیا گیا ہے، اس میں سال کی تمام راتیں شامل ہیں، خواہ رمضان ہو یا غیر رمضان اور یہ بھی ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں ایک ہی نماز پڑھتے تھے، رمضان کی راتوں میں آپ ﷺ تراویح کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ حنفی عالم علامہ انور شاہ کشمیری لکھتے ہیں: ''جن راتوں میں رسول اللہ ﷺ نے نماز تراویح پڑھائی ان راتوں میں تہجد کی نماز نہیں پڑھی۔'' [فیض الباری: ۲/ ٤۲۰۔ عرف الشذی: ۳۲۹]

② رسول اللہ ﷺ نے تراویح ہی کو صلاۃ اللیل اور قیام اللیل کا نام دیا ہے۔ آپ ﷺ نے رمضان میں تین دن تراویح کی جماعت کروائی، لیکن چوتھی رات باہر نہ نکلے، پھر وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:

«إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ» [بخاری، کتاب الأذان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب إذا كان بين الإمام وبين القوم حائط أو سترة : ٧٢٩۔ مسلم : ١٧٨/ ٧٦١]

''مجھے ڈر پیدا ہوا کہ کہیں صلاۃ اللیل تم پر فرض نہ کر دی جائے۔''

اور رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے فرمایا:

« يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ »

[بخاری، کتاب التهجد، باب ما یکره من ترك قیام اللیل لمن كان یقومه : ١١٥٢۔ مسلم : ١٨٥/ ١١٥٩]

''اے عبداللہ! فلاں آدمی کی طرح نہ ہونا کہ جو قیام اللیل کرتا تھا، پھر چھوڑ دیا۔''

③ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان کی تیئیسویں رات کو تہائی رات تک قیام کرایا اور پچیسویں کو آدھی رات تک اور ستائیسویں کو اس وقت تک قیام کروایا کہ سحری فوت ہونے کا ڈر پیدا ہو گیا۔'' [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی قیام شهر رمضان: ١٣٧٥۔ ترمذی : ٨٠٦۔ نسائی: ١٣٦٥۔ ابن ماجه: ١٣٢٧۔ صحیح]

رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز کو عشاء کے بعد سے صبح سحری تک پڑھایا، لہٰذا ثابت ہوا کہ عشاء کے بعد سے آخر رات تک ایک ہی نماز ہے۔

④ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اول رات تراویح پڑھتے دیکھا تو فرمایا: ''رات کا وہ حصہ جس میں لوگ سو جاتے ہیں (یعنی رات کا آخری حصہ) وہ بہتر ہے رات کے اس حصے سے جس میں قیام کرتے ہیں (یعنی رات کا ابتدائی حصہ)۔'' [بخاری، کتاب صلوة التراویح، باب فضل من قام رمضان : ٢٠١٠]

⑤ علامہ انور شاہ کشمیری صاحب لکھتے ہیں: ''عام طور پر علماء یہ کہتے ہیں کہ تراویح اور صلاۃ اللیل (تہجد) دو مختلف قسم کی نمازیں ہیں، لیکن میرے نزدیک مختار یہ ہے کہ یہ دونوں نمازیں ایک ہیں..... صفات کے اختلاف کو نوعی اختلاف کی دلیل بنانا میرے نزدیک درست نہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں۔ اول شب میں پڑھنے کی وجہ سے اس کا نام تراویح ہوا اور آخری شب میں ادا کرنے کی وجہ سے اس کا نام تہجد ہوا اور جب ان دونوں کے اوصاف میں کچھ اختلاف بھی ہے تو اس لحاظ سے اگر اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دو نام ہوں تو کیا تعجب ہے؟ہاں! ان دونوں نمازوں کا متغائر النوع ہونا اس وقت ثابت ہوگا جب یہ ثابت ہو جائے کہ رسول اللہ ﷺ نے تراویح کے ساتھ ساتھ نماز تہجد بھی ادا فرمائی (جبکہ یہ کہیں ثابت نہیں)۔'' [فیض الباری : ۲/ ۴۲۰]

⑥ جناب رشید احمد گنگوہی حنفی لکھتے ہیں :''اہل علم پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے کہ قیام رمضان (تراویح) اور قیام اللیل (تہجد) فی الواقع دونوں ایک ہی نماز ہیں کہ جو رمضان میں مسلمانوں کی آسانی کے لیے اول شب میں مقرر کر دی گئی ہے، مگر اب بھی عزیمت اسی میں ہے کہ آخر شب میں ادا کی جائے۔'' [لطائف قاسمیہ : ۱۳۔۱۷۔ مکتوب سوم]

⑦ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو''موطا امام محمد'' میں " بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ " کے تحت ذکر کیا ہے۔

⑧ علامہ ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

" أَنَّهُ مُخَالِفٌ لِلْحَدِيْثِ الصَّحِيْحِ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا " [فتح القدير شرح هدايه : ۱/ ۲۰۵]

''بیس رکعت والی روایت اس صحیح حدیث کے خلاف ہے، جس میں ہے کہ ابوسلمہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔''

لہٰذا ثابت ہوا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں مذکور نماز سے مراد نماز تراویح ہی ہے اور اس میں بیان کردہ رکعات نماز تراویح ہی کی ہیں۔

دوسری حدیث

سب کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں صرف تین راتیں تراویح کی جماعت کروائی، ان تین راتوں کا واقعہ بیان کرتے ہوئے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ماہ رمضان میں آٹھ (۸) رکعات اور وتر پڑھائے۔'' [ابن حبان : ۲۴۰۹۔ ابن خزيمة : ۱/ ۴۵۳، ح : ۱۰۷۰۔ مسند أبي يعلى : ۱۸۰۲۔ المعجم الصغير للطبراني : ۵۲۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی ''صحیح'' میں بیان کیا ہے، جو ان کے نزدیک صحیح ہونے کی علامت ہے اور ابن حجر نے اس حدیث کو ''فتح الباری'' میں بیان کر کے سکوت فرمایا ہے اور ابن حجر کا سکوت فرمانا اس حدیث کے حسن ہونے کی علامت ہے۔ [دیکھیے إعلاء السنن کا مقدمہ]

ان کے علاوہ امام ذہبی نے اس کی سند کو بہترین، جبکہ الاعظمی اور الالبانی نے اسے حسن کہا ہے۔ مزید یہ کہ علامہ عینی حنفی نے ''عمدۃ القاری (۵۹۷/۳)'' میں، علامہ زیلعی حنفی نے ''نصب الرایہ (۲۹۳/۱)'' میں، ملا علی قاری حنفی نے ''مرقاۃ (۴۴۱/۴)'' میں، علامہ ابن ہمام حنفی نے ''فتح القدیر'' میں، علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی نے '' تعلیق الممجد (٦١٨) '' میں اور محمد بن علی نیموی نے ''آثار السنن (۷۷۵، دوسرا نسخہ: ۷۷٦) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

تیسری حدیث

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں: ''سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کی: ''اللہ کے رسول! آج رات (یعنی رمضان کی رات) مجھ سے ایک کام سرزد ہو گیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ابی! کون سا کام؟'' عرض کرنے لگے: ''میرے گھر کی خواتین نے کہا کہ ہم قرآن نہیں پڑھ سکتیں، لہٰذا ہم آپ کے ساتھ قیام کریں گی، تو میں نے انھیں آٹھ رکعات (تراویح) اور وتر پڑھائے۔'' سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پسند کیا اور کچھ نہیں کہا۔'' [مسند أبی یعلی : ۱۸۰۱، والنسخة الأخری : ۱۹۷/۲، ۱۹۸، ح : ۱۷۹۵۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے]

چوتھی حدیث

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات تراویح پڑھایا کریں۔'' [موطأ إمام مالك، كتاب الصلوٰة فی رمضان، باب ما جاء فی قیام رمضان : ٤۔ السنن الكبرٰی للبیهقی : ٤٩٦/٢، ح : ٤٦١٦۔ مصنف ابن أبی شیبة : ١٦٤/٢، ح : ٧٦٧٠۔ شرح معانی الآثار للطحاوی : ١٦١٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حدیث اس قدر صحیح ہے کہ میرے علم کے مطابق اس حدیث پر کسی نے کلام نہیں کیا۔ ان احادیث مبارکہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ نے جو نماز تراویح پڑھی ہے اس کی تعداد صرف اور صرف گیارہ رکعات ہے، اس سے زیادہ ہرگز نہیں۔

بیس رکعات تراویح کے دلائل اور ان کی حیثیت

آٹھ رکعات تراویح کے دلائل کے بعد ہم بیس رکعات تراویح کے قائلین کے دلائل پیش کرتے ہیں اور ان کی اسنادی حیثیت پیش کرتے ہیں، تاکہ قارئین کرام کو فیصلہ کرنے میں آسانی رہے۔ بیس رکعات تراویح کے قائلین کے دلائل تین طرح کے ہیں، یعنی حدیث نبوی ﷺ، صحابہ وتابعین کے آثار اور اجماع امت اور یہ مندرجہ ذیل ہیں:

① حدیث نبوی

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَالْوِتْرَ)) [مصنف ابن أبي شيبة : ١٦٦/٢، ح : ٧٦٩١۔ طبراني كبير، عن مقسم عن ابن عباس : ١٢١٠٢۔ السنن الكبرٰى للبيهقي : ٤٩٦/٢، ح : ٤٦١٥ و قال الإمام البيهقي "تفرد به أبوشيبة إبراهيم بن عثمان العبسي الكوفي وهو ضعيف"]

"بے شک رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔"

اس مرفوع حدیث کی سند پر اگر مفصل بحث ہو اور اس پر محدثین کرام کے اقوال کو پیش کیا جائے تو بات طویل ہو جائے گی، لہٰذا میں اس کے بارے میں صرف بیس رکعات کے قائلین سے تعلق رکھنے والے محققین کے اقوال پیش خدمت کرتا ہوں:

① علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "یہ روایت امام ابوبکر بن ابی شیبہ کے دادا ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان کی وجہ سے معلول (علت والی) ہے، کیونکہ اس کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے اور ابن عدی نے "الکامل" میں اسے لین (کمزور) قرار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پھر یہ روایت اس صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے جس میں ہے کہ ابوسلمہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا (اس روایت کو ہم نے آٹھ رکعات کی پہلی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے)۔'' [نصب الراية لأحاديث الهداية : ٢/ ٩٩]

② علامہ ابن الہمام حنفی اور ملا علی القاری رحمہما اللہ نے یہ روایت نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ''یہ روایت ابوشیبہ کی وجہ سے ضعیف ہے، تمام محدثین اس کے ضعف پر متفق ہیں اور پھر یہ ایک صحیح حدیث (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا) کے خلاف بھی ہے۔'' [فتح القدير شرح الهداية : ١/ ٤٦٧۔ مرقاة : ٤/ ٤٣٩]

③ امام سیوطی نے ''الحاوی للفتاوی (١/ ٣٣٥)'' میں اور علامہ محمد حیات سندھی نے حاشیہ ابن ماجہ (٣/ ٢٩٢) میں ابوشیبہ کے متعلق محدثین کے اقوال نقل کر کے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

④ علامہ انور شاہ کشمیری حنفی لکھتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صراحت کے ساتھ آٹھ رکعات ثابت ہیں اور بیس رکعات والی روایت کی سند ضعیف ہے اور اس کے ضعیف ہونے پر (تمام علماء کا) اتفاق ہے۔'' [العرف الشذی : ٢/ ٢٠٨]

⑤ علامہ عبدالحیٔ حنفی لکھنوی لکھتے ہیں: ''اس کی سند میں امام ابن ابی شیبہ کا دادا ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ ہے۔ جو مجروح ہے..... علماء کی ایک جماعت جن میں زیلعی، ابن الہمام، سیوطی اور زرقانی شامل ہیں، انھوں نے کہا ہے: ''یہ ضعیف روایت معارض ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح روایت کے جس میں گیارہ رکعات سے زیادہ پڑھنے کی نفی کی گئی ہے، پس صحیح کو لینا اور ضعیف کو چھوڑ دینا چاہیے۔'' [تعليق الممجد شرح موطأ إمام محمد : ٦٢١]

⑥ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" لَمْ يَثْبُتْ رِوَايَةُ عِشْرِيْنَ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ الْمُتَعَارِفُ إِلَّا فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ أَبِيْ شَيْبَةَ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَقَدْ عَارَضَهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَهُوَ حَدِيثٌ صَحِيحٌ " [فتح سر المنان]

''جو بیس تراویح مشہور و معروف ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور جو ابن ابی شیبہ میں بیس رکعات والی روایت ہے وہ ضعیف ہے اور یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی صحیح حدیث کے بھی خلاف ہے۔''

ان علماء کے مندرجہ بالا بیانات سے واضح ہوگیا کہ مذکورہ روایت سخت ضعیف اور استدلال کے لائق نہیں ہے۔

اس کے علاوہ سنن ابی داؤد کی ایک روایت پیش کی جاتی ہے:

« أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَانَ يُصَلِّي لَهُمْ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِي، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلَّى فِي بَيْتِهِ، فَكَانُوا يَقُولُونَ أُبَيٌّ أَبَقَ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب القنوت في الوتر : ١٤٢٩]

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع کیا اور وہ لوگوں کو بیس راتیں تراویح پڑھاتے تھے اور دعائے قنوت صرف نصف اخیر میں کرتے تھے اور جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ امامت چھوڑ کر گھر میں نماز پڑھتے اور لوگ کہتے کہ ابی (رضی اللہ عنہ) بھاگ گئے ہیں۔''

اس روایت میں محل استشہاد یہ ہے کہ بعض نسخوں میں '' عِشْرِينَ لَيْلَةً '' کی جگہ ''عِشْرِينَ رَكْعَةً'' ہے۔ جیسے جامع المسانید والسنن (۵۵/۱) اور سیر اعلام النبلاء (۴۰۰/۱، ۴۰۱) میں ''عِشْرِينَ رَكْعَةً'' ہے۔ لیکن یہ روایت قابل عمل نہیں ہے۔ اس میں انقطاع ہے، کیونکہ حسن بن ابی الحسن البصری نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ ہی نہیں پایا۔ [دیکھیے جامع المسانید و السنن : ۴۸/۱۸]

② صحابہ و تابعین کے آثار

مولانا محمد منیر قمر رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''نماز تراویح'' میں بیس رکعات تراویح والوں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلائل کے طور پر صحابہ و تابعین کے دس (۱۰) آثار تحریر کیے ہیں اور ہر ایک کی اسنادی حیثیت بھی واضح کی ہے اور آخر پر سب کی مجموعی حیثیت بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں: ''انفرادی حیثیت سے تو بیس تراویح سے متعلقہ تمام آثار کی حالت ذکر کی جا چکی ہے کہ وہ ضعیف اور ناقابل حجت واستدلال ہیں، جبکہ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی حدیث یا اثر ایک سند سے تو ضعیف ہو لیکن اس کی بعض دیگر اسناد یا طرق ایسے بھی ہوں جن سے اس کی سند میں پایا جانے والا ضعف زائل ہو سکتا ہو، یا ضعف کا سبب ختم ہو سکتا ہو تو پھر ان احادیث یا آثار کی مجموعی حیثیت باہم مل کر تقویت اختیار کر جاتی ہے، لیکن بیس تراویح سے متعلقہ آثار باہم تقویت کی افادیت سے بھی عاری ہیں۔ چنانچہ علامہ محمد ناصر الدین الالبانی رحمہ اللہ، جو دور حاضر میں بلاشبہ فن حدیث کے صف اول کے ماہر ہیں، وہ اپنی کتاب " صَلٰوةُ التَّرَاوِيحِ " میں زیر عنوان: " هٰذِهِ الرِّوَايَاتُ لَا يُقَوِّيُ بَعْضُهَا بَعْضًا " لکھتے ہیں: ''(سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے، یا ان کے عہد خلافت سے متعلقہ) سابقہ روایات اپنی کثرت کے باوجود ایک دوسرے سے مل کر بھی تقویت اختیار نہیں کرتیں'' پھر آگے تفصیل سے وجوہات بیان کی ہیں۔'' [نماز تراویح : ٦٦، ٦٧]

③ اجماع امت

بعض علماء کے حوالے سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بیس رکعات پر اجماع امت ہو چکا ہے۔ صحیح حدیث کے مقابلے میں اجماع ہو ہی نہیں سکتا۔ اجماع کا اصول ہی یہ ہے کہ جہاں کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہ ملے وہاں اجماع کیا جاتا ہے، جبکہ تراویح کی تعداد کے متعلق صحیح احادیث موجود ہیں، جیسا کہ ہم نے ذکر کی ہیں۔

حافظ ابن حجر، علامہ عینی، امام شوکانی اور علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمہم اللہ نے اپنی اپنی کتابوں میں عہد خلافت راشدہ کے بعد والے مختلف لوگوں سے پندرہ مختلف اعداد پر عمل کرنا ثابت کیا ہے۔ اگر علمائے امت کا مختلف پندرہ اعداد پر عمل ہوتا رہا ہے تو اجماع کہاں اور کب ہوا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکعاتِ تراویح کی تعداد علماء کی نظر میں

① علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اگر آپ سوال کریں کہ رسول اللہ ﷺ نے جو نماز تراویح تین راتوں میں پڑھائی تھی اس میں تعداد کا ذکر نہیں تو میں اس کے جواب میں کہوں گا کہ ابن خزیمہ اور ابن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان میں وتر کے علاوہ آٹھ تراویح پڑھائی تھیں۔'' [عمدة القاري : ۵۹۷/۳]

② امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام محمد رحمہ اللہ نے مذکورہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کو موطأ امام محمد میں '' بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ '' کے تحت ذکر کیا ہے اور اس کے آخر پر فرمایا: ''ہمارا ان تمام احادیث پر عمل ہے۔''

اس پر مستزاد یہ کہ بیس رکعات کا ذکر تک نہیں کیا اور مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی نے ''تعليق الممجد شرح موطأ إمام محمد '' میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔

③ امام ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''ان تمام (دلائل) کا خلاصہ یہ ہے کہ رمضان کا قیام (تراویح) سنت ہے، جو وتر سمیت گیارہ رکعات باجماعت رسول اللہ ﷺ کے عمل سے ثابت ہے۔'' [فتح القدير شرح الهداية]

④ علامہ ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں: ''دراصل تراویح جو رسول اللہ ﷺ نے پڑھی، وہ (وتروں سمیت) گیارہ رکعات ہی ثابت ہے۔'' [مرقاة شرح مشكوٰة : ۱۷۵/۲]

⑤ علامہ عبدالحی حنفی لکھنوی نے اپنی تین کتابوں میں سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے حوالے سے آٹھ رکعات تراویح ہی کو سنت قرار دیا ہے۔ [التعليق الممجد على موطأ إمام محمد :۱۳۸۔ عمدة الرعاية على شرح الوقاية : ۲۰۷/۱۔ تحفة الأخيار : ۲۸۔ حاشية هداية : ۱۵۱/۱]

⑥ مولانا محمد زکریا کاندھلوی حنفی نے لکھا ہے: ''محدثین کے اصول کے مطابق بیس رکعات تراویح کی تعداد نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔'' [أوجز المسالك شرح موطأ إمام مالك : ۳۹۰/۱]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

⑦ علامہ انور شاہ کشمیری حنفی اپنی تین کتابوں میں آٹھ رکعات تراویح کو سنت قرار دیتے ہیں، بلکہ بیس رکعات والی روایت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''یہ بات تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ ہی نہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے آٹھ رکعات تراویح پڑھی ہے۔'' [العرف الشذی : ۳۰۹۔ فیض الباری : ۴۲۰/۱۔ کشف الستر : ۲۷]

⑧ مولانا محمد قاسم نانوتوی حنفی لکھتے ہیں: ''جیسا کہ آج کل بیس رکعات تراویح کو سنت بتایا جا رہا ہے، یہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ان کے حکم کے بموجب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر عمل رہا، جیسا کہ بخاری شریف میں موجود ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے حال سے خوب واقف تھیں۔'' [فتح سر المنان فی تائید مذهب النعمان : ۳۲۷۔ الحق الصریح للقاسمی]

⑨ علامہ نجم الدین حنفی نے لکھا ہے: ''ہمارے مشائخ کے اصول کے مطابق آٹھ رکعات تراویح سنت ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے وتر سمیت گیارہ رکعات تراویح ہی ثابت ہے۔'' [بحر الرائق : ۷۲/۲]

⑩، ⑪، ⑫ علامہ طحطاوی ''حاشیہ درالمختار (۲۹۵/۱)'' میں، ابوالسعود ''شرح کنز الدقائق (۲۶۵)'' میں اور مولانا محمد حسن نانوتوی حاشیہ کنز الدقائق میں لکھتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ نے بیس تراویح نہیں پڑھیں، بلکہ آٹھ رکعات پڑھی ہیں۔''

⑬ شیخ عبدالحق دہلوی نے تین کتابوں میں لکھا ہے: ''صحیح یہی ہے کہ نبی ﷺ نے گیارہ رکعات تراویح پڑھی ہیں، جیسا کہ قیام اللیل میں ان کی عادت مبارکہ تھی۔'' [ما ثبت بالسنة : ۲۹۲۔ مدارج النبوة : ۴۶۵/۱۔ نفحات رشید بحواله مسك الختام: ۲۸۹/۱]

⑭ احمد علی سہارنپوری نے لکھا: ''صحیح حدیث کی رو سے وتر سمیت نماز تراویح کی صرف گیارہ رکعات ہی ثابت ہیں۔'' [عین الهداية : ۵۶۲۔ حاشیہ بخاری شریف : ۱۵۴/۱]

⑮ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ کے عمل سے (تراویح کی) گیارہ رکعات ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔'' [مصفی شرح موطأ مع مسوی : ۱۷۷/۱]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تراویح کے مسائل

جب یہ ثابت ہوگیا کہ تراویح اور تہجد ایک ہی نماز ہے، تو تراویح کے مسائل وہی ہیں جو تہجد کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ وتر کا بیان

اس نماز کو وتر اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ ہمیشہ طاق ہوتی ہے، یہ قیام اللیل کا حصہ ہے اور اس کے آخر پر پڑھی جاتی ہے، اسی نسبت سے قیام اللیل کو بھی وتر کہا جاتا ہے۔

نمازِ وتر کی اہمیت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ »[أبو داوٗد، كتاب الوتر، باب كم الوتر ؟ : ١٤٢٢۔ نسائی : ١٧١١۔ ابن ماجه : ١١٩٠۔ صحيح]

''وتر ادا کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ، وَهِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ، وَهِيَ الْوِتْرُ »[أبو داوٗد، كتاب الصلاة، باب استحباب الوتر : ١٤١٨۔ ترمذی : ٤٥٢۔ ابن ماجه : ١١٦٨۔ صحيح]

''اللہ تعالیٰ نے (نیکیاں حاصل کرنے میں) ایک نماز کے ذریعے سے تمھاری مدد فرمائی ہے، وہ نماز تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے اور وہ نماز وتر ہے۔''

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَهَيْئَةِ الْمَكْتُوبَةِ، لَكِنَّهُ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »[نسائی، كتاب قيام الليل، باب الأمر بالوتر : ١٦٧٧۔ ابن ماجه : ١١٦٩۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''وتر فرض نماز کی طرح لازمی نہیں ہے، بلکہ یہ سنت ہے، جسے رسول اللہ ﷺ نے مقرر کیا ہے۔''

❁ وتر سفر و حضر ہر دو حال میں پڑھنے چاہئیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ سفر میں نفل نماز سواری پر پڑھتے تھے، اسی طرف کو جدھر سواری کا رخ ہوتا، (رکوع و سجود) اشارے سے کرتے تھے، لیکن فرض نماز سواری پر نہیں پڑھتے تھے، وتر بھی سواری پر پڑھ لیتے تھے۔'' [بخاری، کتاب الوتر، باب الوتر فی السفر : ۱۰۰۰۔ مسلم : ۳۹/ ۷۰۰]

نمازِ وتر کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ » [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أن الوتر لیس بحتم : ۴۵۳۔ أبوداؤد : ۱۴۱۶۔ صحیح]

''اللہ تعالیٰ وتر (یعنی اکیلا) ہے اور نماز وتر کو پسند فرماتا ہے۔''

نمازِ وتر کا وقت

❁ وتر قیام اللیل کا حصہ ہے، نماز عشاء کا حصہ نہیں ہے، جیسا کہ ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ »

[ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الوتر : ۴۵۲۔ أبوداؤد : ۱۴۱۸۔ صحیح]

''اللہ نے تمہارے لیے نمازِ وتر کا وقت نمازِ عشاء سے طلوع فجر تک مقرر کیا ہے۔''

❁ وتر عشاء کے بعد سے فجر تک کسی وقت بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« كُلَّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ » [بخاری، کتاب الوتر، باب ساعات الوتر : ۹۹۶۔ مسلم : ۷۴۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے ہیں اور اخیر میں آپ کا وتر پڑھنا صبح کے قریب پہنچا۔''

❁ تہجد نہ بھی ادا کرنی ہو تو بھی وتر پڑھنے چاہییں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''نبی اکرم ﷺ تہجد پڑھتے اور میں بستر پر آپ کے سامنے سوئی ہوتی، جب آپ وتر کا ارادہ کرتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھتی۔'' [بخاری، کتاب الوتر، باب إیقاظ النبی ﷺ أهله بالوتر : ۹۹۷۔ مسلم : ۵۱۲/۲۶۸]

❁ نمازِ وتر کا افضل وقت رات کا آخری پہر ہے، لیکن آخری پہر بیدار نہ ہونے والے کو سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ [ثُمَّ لِيَرْقُدْ] وَ مَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ، فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ))[مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب من خاف أن لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر أوله : ۷۵۵، ۱۶۳/ ۷۵۵]

''جسے رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کی امید نہ ہو، وہ پہلے حصے میں وتر پڑھ کر سو جائے اور جسے لالچ ہو کہ وہ رات کے آخری حصے میں قیام کرے تو وہ رات کے آخری حصے میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں (فرشتے) حاضر ہوتے ہیں اور یہ افضل ہے۔''

❁ تہجد پڑھنے والے کو وتر سب سے آخر میں پڑھنے چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)) [بخاری، کتاب الوتر، باب لیجعل آخر صلاته وترًا : ۹۹۸۔ مسلم : ۷۵۱/۱۵۱]

''وتر نماز تہجد کے آخر پر پڑھو۔''

❁ کسی مجبوری کی وجہ سے وتر رہ جائیں تو نماز فجر سے پہلے وتر پڑھے جا سکتے ہیں۔ محمد بن المنتشر اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: ''کیا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اذان کے بعد وتر پڑھنا جائز ہے؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''ہاں! اور اقامت کے بعد بھی (یعنی جماعت کے بعد، کیونکہ اقامت کے بعد نماز جائز نہیں)۔'' [نسائی، کتاب قیام اللیل، باب الوتر بعد الأذان : ١٦٨٦۔ صحیح]

وتر کے بعد نماز

❁ کوئی شخص رات کو وتر پڑھ کر سو گیا، پھر اسے صبح تہجد کے وقت جاگ آ گئی تو وہ دو رکعت نماز پڑھ سکتا ہے، کیونکہ وتر کے بعد دو رکعت بیٹھ کر نماز پڑھنا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نو رکعات (وتر سمیت) پڑھتے تھے..... پھر سلام پھیرنے کے بعد دو رکعات بیٹھ کر ادا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جامع صلاة اللیل ومن..... الخ : ٧٤٦]

❁ وتر کے بعد والی دو رکعات ہمیں کھڑے ہو کر پڑھنی چاہئیں، بیٹھ کر پڑھنا رسول اللہ ﷺ کا خاصہ تھا۔ [مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب جواز النافلة قائما و قاعدا و فعل بعض الرکعة..... الخ : ٧٣٥]

❁ وتر کے بعد نماز جائز ہے، لیکن اس کے بعد دوبارہ وتر پڑھنا جائز نہیں۔ قیس بن طلق فرماتے ہیں: ''رمضان میں ایک دن میرے والد محترم سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ ملنے کے لیے ہمارے پاس تشریف لائے اور افطاری ہمارے ساتھ کی، پھر ہمیں رات کو تراویح اور وتر پڑھائے، پھر مسجد کی طرف گئے اور اپنے ساتھیوں کو بھی تراویح پڑھائی، جب وتر باقی رہ گیا تو دوسرے آدمی کو آگے کرتے ہوئے فرمایا: ''اپنے ساتھیوں کو وتر پڑھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔'' [أبو داؤد، کتاب الوتر، باب فی نقض الوتر : ١٤٣٩۔ نسائی : ١٦٨٠۔ ترمذی : ٤٧٠۔ صحیح]

اس روایت میں اگرچہ وتر کے بعد دو رکعتوں سے زیادہ نماز پڑھنے کا جواز ہے، لیکن یہ روایت موقوف ہے، رسول اللہ ﷺ سے دو رکعت پڑھنا ہی ثابت ہے، اس لیے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکعت پر اکتفا کرنے ہی میں خیر ہے۔

رکعاتِ وتر کی تعداد

❁ نماز وتر کی مختلف رکعات صحیح احادیث سے ثابت ہیں، یعنی ایک رکعت، تین رکعات، پانچ رکعات، سات رکعات اور نو رکعات۔ انھیں پڑھنے کا طریقہ درج ذیل ہے:

ایک رکعت پڑھنے کا طریقہ

❁ ایک رکعت وتر کا طریقہ یہ ہے کہ ایک رکعت پڑھیں اور سلام پھیر دیں۔

❁ بعض لوگ ایک رکعت وتر کو تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں، جبکہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے رات کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى» [بخاری، کتاب الوتر، باب ما جاء فی الوتر: ۹۹۰]

''رات کی نماز دو دو رکعت ہے، پھر جب کوئی صبح ہو جانے سے ڈرے تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، وہ ایک رکعت اس کی ساری نماز کو طاق بنا دے گی۔''

بعض لوگ ایک عجیب اعتراض کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تو تہجد کے ساتھ ایک وتر پڑھتے تھے، تہجد کے بغیر ایک وتر ثابت کرو، تو سیدنا ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے عشاء کے بعد صرف ایک رکعت وتر پڑھا اور وہاں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا غلام بھی موجود تھا، اس نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آ کر انھیں یہ واقعہ بتایا، تو انھوں نے فرمایا: ''انھیں چھوڑ دو، وہ صحابیٔ رسول ہیں (اور ایک روایت میں ہے) اور وہ فقیہ ہیں۔'' [بخاری، کتاب المناقب، باب ذکر معاویة رضی الله عنه: ۳۷٦٤، ۳۷٦٥]

تین رکعات پڑھنے کا طریقہ

❁ تین رکعات وتر پڑھتے ہوئے مغرب کی مشابہت کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ نبی ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

« لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ » [مستدرك حاكم : ١/ ٣٠٤، ح : ١١٣٨۔ ابن حبان : ٢٤٢٩۔ اس حدیث کو امام حاکم اور الذہبی نے بخاری ومسلم کی شرط پر، جبکہ شعیب الارنؤوط نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''تین رکعات وتر اس طرح نہ پڑھو کہ نمازِ مغرب کی مشابہت ہو۔''

❁ مغرب کی مشابہت سے دو طریقوں سے بچا جاسکتا ہے، ایک یہ کہ تین رکعات اکٹھی پڑھی جائیں، بیچ میں تشہد نہ بیٹھا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانچ رکعات وتر ادا کیے اور بیچ میں کوئی تشہد نہیں کیا۔ [مسلم، كتاب صلوة المسافرين، باب صلوة الليل ..... الخ : ٧٣٧]

لہٰذا تین رکعات بھی اس طرح پڑھی جائیں کہ بیچ میں تشہد نہ بیٹھا جائے۔ دوسرا طریقہ یہ کہ دو رکعات الگ پڑھ کر سلام پھیر دیا جائے، پھر ایک رکعت الگ پڑھی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''رات کی نماز دو دو رکعات پڑھو، جب ختم کرنے لگو تو ایک رکعت پڑھ لو۔''

[بخاری، كتاب الوتر، باب ما جاء فی الوتر : ٩٩٣۔ مسلم : ٧٤٩]

پانچ رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ

❁ پانچ رکعات وتر میں صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھیں اور سلام پھیر دیں، بیچ میں ہرگز تشہد نہ بیٹھیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ پانچ رکعات وتر پڑھتے، تو صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے۔'' [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الليل ..... الخ : ٧٣٧]

سات رکعات وتر پڑھنے کا طریقہ

❁ سات رکعات وتر پڑھنے کے دو طریقے بیان ہوئے ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« صَلّٰى سَبْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي آخِرِهِنَّ » [نسائی، كتاب قيام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللیل، باب کیف الوتر بسبع ؟ : ۱۷۱۹۔ صحیح]

''رسول اللہ ﷺ سات رکعات وتر پڑھتے، صرف آخر پر تشہد بیٹھتے تھے۔''

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ سات رکعات وتر اس طرح پڑھتے کہ چھٹی رکعت پر تشہد بیٹھتے لیکن سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر ساتویں رکعت ادا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔'' [نسائی، کتاب قیام اللیل، باب کیف الوتر بسبع ؟ : ۱۷۲۰۔ صحیح]

نو رکعات پڑھنے کا طریقہ

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نو رکعات وتر پڑھتے اور صرف آٹھویں رکعت پر تشہد بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جاتے، پھر نویں رکعت ادا کرتے، پھر بیٹھتے، اللہ کا ذکر کرتے، اس کی تعریف کرتے اور اس سے دعا کرتے، پھر سلام پھیرتے۔'' [مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب جامع صلاۃ اللیل..... الخ : ۷٤٦]

وتروں میں قراءت

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ وتروں (کی پہلی رکعت) میں سورۃ الاعلیٰ، (دوسری رکعت میں) سورۃ الکافرون اور (تیسری رکعت میں) سورۃ الاخلاص پڑھا کرتے تھے۔'' [ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر : ۱۱۷۱، ۱۱۷۲۔ أبو داؤد : ۱٤۲۳۔ نسائی : ۱۷۳۰۔ صحیح]

قنوتِ وتر کب کرنی چاہیے؟

❁ نمازِ وتر میں قنوت رکوع سے پہلے کرنی چاہیے۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْتِرُ فَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوْعِ»

[ابن ماجہ، کتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فی القنوت قبل الرکوع و بعدہ : ۱۱۸۲۔ صحیح۔ بخاری : ۱۰۰۲۔ مسلم : ۳۰۱/۶۷۷]

''رسول اللہ ﷺ نماز وتر میں قنوت رکوع سے پہلے کیا کرتے تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ دعائے قنوت رکوع کے بعد کرنا بھی جائز ہے، صحیح ابن خزیمہ میں ہے کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمضان میں قیام اللیل کروا رہے تھے، انھوں نے دعائے قنوت پڑھی، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ [صحیح ابن خزیمة : ۲/ ۱۵۵، ۱۵۶، ح : ۱۱۰۰۔ إسناده صحیح]

قنوتِ وتر کا طریقہ

❁ قنوتِ وتر میں ہاتھ اٹھانا جائز ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے قنوتِ نازلہ میں ہاتھ اٹھانا بلاشبہ ثابت ہے۔ [مسند أحمد : ۳/ ۱۳۷، ح : ۱۲۴۲۹۔ شعیب الارنؤوط نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

لہٰذا قنوتِ وتر میں بھی ہاتھ اٹھانا جائز ہوا۔ مزید عبدالرحمٰن بن اسود اپنے باپ سے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق فرماتے ہیں:

((أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِيْ آخِرِ رَكْعَةٍ مِنَ الْوِتْرِ ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرَّكْعَةِ))[جزء الرفع الیدین : ۹۱۔ اسے امام بخاری نے صحیح کہا ہے]

''بلاشبہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ کی تلاوت کرتے تھے، پھر ہاتھ اٹھا کر رکوع سے پہلے قنوت کرتے تھے۔''

❁ قنوت وتر کو قنوت نازلہ پر قیاس کرتے ہوئے امام احمد ابن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' قنوت وتر میں بھی ہاتھ اٹھانے چاہیے۔'' [تحفة الأحوذی : ۱/ ۴۹۹]

❁ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاگرد امام ابو یوسف بھی قنوت وتر میں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ [شرح فتح القدیر : ۱/ ۴۳۰ ۔ مراقی الفلاح بامداد الفتاح شرح نور الایضاح : ۱۶۳]

❁ رسول اللہ ﷺ عام نمازوں میں اونچی آواز سے دعائے قنوت پڑھتے اور مقتدی ''آمین'' کہتے تھے۔ [أبو داؤد، کتاب الوتر، باب القنوت فی الصلاة : ۱۴۴۳۔ حسن]

❁ بعض لوگ قنوت وتر سے پہلے تکبیر کہتے ہیں اور رفع الیدین کرتے ہیں، یہ کسی صحیح

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حدیث سے ثابت نہیں۔امام محمد بن نصر المروزی نے قیام اللیل میں " بَابَ رَفْعُ الْأَيْدِيْ عِنْدَ الْقُنُوْتِ " کے تحت اس کے متعلق بعض آثار نقل کیے ہیں، لیکن ان میں سے کسی کی بھی سند صحیح نہیں ہے۔عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''میں قنوت سے پہلے تکبیر کہنے سے متعلق کسی مرفوع حدیث سے واقف نہیں ہوں اور نہ ان آثار کی اسناد ہی سے واقف ہوں۔'' [تحفة الأحوذی : ۲/ ۴۹۹]

قنوتِ وتر کی دعائیں

❁ قنوتِ وتر کی مندرجہ ذیل دعائیں ثابت ہیں:

① « اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ » [أبو داوٗد، كتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر : ۱۴۲۵۔ نسائی : ۱۷۴۶۔ ترمذی : ۴۶۴۔ ابن ماجه : ۱۱۷۸۔ البیهقی : ۲/ ۲۰۹۔ صحیح]

''اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے عافیت دے کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے عافیت بخشی ہے اور مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل کر لے جنھیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے اور جو کچھ تو نے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور مجھے اس شر سے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ فرمایا ہے، بلاشبہ تو ہی فیصلے صادر کرتا ہے، تجھ پر کسی کا حکم نہیں چلتا، وہ کبھی ذلیل نہیں ہو سکتا جس کا تو والی بن جائے اور وہ کبھی عزت نہیں پا سکتا جس کا تو دشمن بن جائے۔اے ہمارے رب! تو ہی برکت والا اور بلند و بالا ہے۔''

② قنوتِ وتر میں یہ دعا بھی ثابت ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ » [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر : ١٤٢٧۔ نسائی : ١٧٤٨۔ ترمذی : ٣٥٦٦۔ ابن ماجه : ١١٧٩۔ صحیح]

''اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضی سے پناہ طلب کرتا ہوں اور تیری بخشش کے ساتھ تیری پکڑ سے اور میں تجھ سے (یعنی تیرے غیظ وغضب سے) تیری (رحمت کی) امان چاہتا ہوں، میں تیری مکمل ثنا بیان نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے کہ تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے۔''

وتروں کے بعد کی دعا

❁ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر سے جب سلام پھیرتے تو تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے :

« سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ »

''پاک ہے بادشاہ، نہایت پاک۔''

تیسری مرتبہ بلند آواز سے پڑھیں۔ [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب فی الدعاء بعد الوتر : ١٤٣٠۔ نسائی : ١٧٣٥، ١٧٣٤۔ صحیح]

وتر کی قضا

❁ اگر رات کو وتر رہ جائیں تو بعد میں پڑھ لینے چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهٖ أَوْ نَسِیَهٗ فَلْیُصَلِّهٖ إِذَا ذَكَرَهٗ » [أبو داوٗد، کتاب الوتر، باب فی الدعاء بعد الوتر : ١٤٣١۔ صحیح]

''جو شخص وتروں کے لیے بیدار نہ ہو سکا، یا وتر پڑھنا بھول گیا، تو جب اسے یاد آئے ضرور پڑھے۔''

❁ رات کو نیند کی وجہ سے وتر وغیرہ رہ جائیں اور طلوع آفتاب کے بعد ادا کر لیے جائیں، تو یہ بھی جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ، أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض : ٧٤٧]

''جس شخص کا رات کا کوئی ورد یا کوئی اور چیز سونے کی وجہ سے رہ جائے، تو وہ نماز فجر اور نماز ظہر کے درمیان پڑھ لے، تو اس کے لیے ایسے ہی شمار ہوگا جیسے اس نے وہ عمل رات ہی میں کیا۔''

❁ جس آدمی کی نماز تہجد رہ جائے اور وہ دن کے وقت بارہ رکعتیں ادا کر لے تو یہ بھی جائز ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« إِذَا نَامَ مِنَ اللَّيْلِ أَوْ مَرِضَ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً »
[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب جامع صلاة الليل ومن نام عنه أو مرض : ٧٤٦/١٤١]

''رسول اللہ ﷺ کو جب کبھی جاگ نہ آتی، یا آپ بیمار ہوتے تو دن میں بارہ رکعات پڑھ لیتے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ چاشت (اشراق)

نمازِ چاشت کی اہمیت وفضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُصْبِحُ عَلَى كُلِّ سُلَامَى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى» [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحى..... الخ : ٧٢٠]

''جب کوئی آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے لیے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہوتا ہے، پس ''سبحان اللہ'' کہنا صدقہ ہے، ''الحمد للہ'' کہنا صدقہ ہے، ''لا الہ الا اللہ'' کہنا صدقہ ہے، ''اللہ اکبر'' کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے نماز چاشت کی دو رکعات کافی ہیں۔''

عمرو بن عبسہ سُلَمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ..... ثُمَّ صَلِّ، فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ» [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب إسلام عمرو بن عبسة : ٨٣٢]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''صبح کی نماز پڑھ، پھر نماز پڑھنے سے رک جا، حتیٰ کہ سورج مکمل طور پر طلوع ہو جائے..... پھر نماز پڑھ، کیونکہ اس وقت کی نماز کی گواہی کراماً کاتبین دیں گے اور فرشتے حاضر ہوں گے۔''

❁ سیدنا نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : يَا ابْنَ آدَمَ ! لَا تُعْجِزْنِي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ فِي أَوَّلِ نَهَارِكَ أَكْفِكَ آخِرَهُ » [أبو داؤد، كتاب التطوع، باب صلاة الضحى : ١٢٨٩ ـ ترمذی : ٤٧٥ ـ مسند أحمد : ٢٨٧/٥ ـ صحيح]

''اللہ عزوجل فرماتا ہے، اے ابن آدم! تو میرے لیے شروع دن میں (اشراق کی) چار رکعات پڑھنے سے عاجز نہ ہو (یعنی انھیں ضرور پڑھ تو) میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔''

❁ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّرًا إِلَى صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ، وَ مَنْ خَرَجَ إِلَى تَسْبِيحِ الضُّحَى لَا يَنْصِبُهُ إِلَّا إِيَّاهُ فَأَجْرُهُ كَأَجْرِ الْمُعْتَمِرِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب ما جاء في فضل المشي إلى الصلاة : ٥٥٨ ـ حسن]

''جو شخص گھر سے باوضو فرض نماز کے لیے نکلے اسے احرام باندھ کر حج کو جانے والے کے برابر ثواب ملتا ہے اور جو نماز چاشت کے لیے نکلا اور صرف اسی مقصد کے لیے نکلا تو اسے عمرہ کے لیے جانے والے کی مانند ثواب ملتا ہے۔''

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰى أَمُوتَ : صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ الضُّحٰى، وَنَوْمٍ عَلٰى وِتْرٍ » [بخاری، كتاب التهجد، باب صلاة الضحى في الحضر : ١١٧٨ ـ مسلم : ٧٣١]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''میرے دوست (رسول اللہ ﷺ) نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی، جنھیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا، وہ یہ کہ ہر ماہ تین روزے رکھوں، نماز چاشت کا اہتمام کروں اور سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔''

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص نماز فجر جماعت کے ساتھ ادا کرے، پھر بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، پھر وہ دو رکعت (نفل) نماز ادا کرے تو اس کے لیے حج اور عمرے کا ثواب ہے۔'' راوی حدیث کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ''(اس کے لیے) مکمل ثواب ہے۔'' [ترمذی، کتاب الصلاۃ، باب ما ذکر مما یستحب من الجلوس ..... الخ : ٥٨٦۔ حسن]

❁ نماز چاشت ہی نماز اوابین ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يُحَافِظُ عَلٰى صَلَاةِ الضُّحٰى إِلَّا أَوَّابٌ، قَالَ وَهِيَ صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ»

[ابن خزيمة : ٢٢٨/٢، ح : ١٢٢٤۔ مستدرك حاكم : ٣١٤/١، ح : ١١٨٢۔ امام حاکم اور امام الذہبی نے اسے "صحیح علی شرط مسلم" کہا اور علامہ البانی نے حسن کہا ہے]

''بہت زیادہ نیک آدمی ہی نماز چاشت کی حفاظت کر سکتا ہے اور یہی نماز اوابین ہے۔''

بعض صوفیاء نماز مغرب کے بعد ایک نماز پڑھتے ہیں اور انھوں نے اسے نماز اوابین کا نام دے رکھا ہے، یہ نماز کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، اس سے متعلق تمام روایات موضوع اور خود ساختہ ہیں۔

نمازِ چاشت کا وقت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صَلَاةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة الأوابين حين ترمض الفصال : ٧٤٨]

''نماز اوابین (چاشت) کا وقت وہ ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگتے ہیں۔''

نماز چاشت یعنی نماز اشراق کا وقت مکمل طلوع آفتاب سے لے کر زوال سے کچھ دیر پہلے تک ہے۔

نمازِ چاشت کی رکعات

نماز چاشت (یعنی اشراق) کی دو، چار، چھ اور آٹھ رکعات ثابت ہیں، جتنی چاہیں پڑھ لیں۔[مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ الضحی.....الخ :۷۱۹، ۳۳۶، بعد الحدیث : ۷۱۹، ۷۲۱۔ إرواء الغلیل : ٤٦٣۔ صحیح]

سفر میں نمازِ چاشت

سفر میں بھی نماز چاشت ادا کرنی چاہیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میرے دوست (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے تین کاموں کی وصیت فرمائی، جنھیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا، وہ یہ کہ ہر ماہ تین روزے رکھوں، نمازِ چاشت کا اہتمام کروں اور سونے سے پہلے وتر پڑھوں۔'' [بخاری، کتاب التھجد، باب صلاۃ الضحی فی الحضر : ۱۱۷۸۔ مسلم : ۷۲۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز تسبیح کا بیان

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اے عباس! اے میرے چچا جان! کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کے لیے دس خوبیاں (دس قسم کے گناہوں کا کفارہ بن جانے والا عمل) نہ بیان کروں؟ جب آپ یہ عمل کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، خطا اور عمداً کیے گئے تمام چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ معاف فرما دے؟ (وہ عمل یہ ہے کہ) آپ چار رکعات (نفل) ادا کریں، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں اور جب آپ قراءت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات پندرہ (۱۵) بار پڑھیں: ﴿ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ﴾ پھر آپ رکوع میں جائیں (اور رکوع کی تسبیحات سے فارغ ہو کر) رکوع ہی میں ان کلمات کو دس بار پڑھیں، پھر آپ رکوع سے اٹھ کر (سمع اللہ لمن حمدہ وغیرہ سے فارغ ہو کر) ان کلمات کو دس بار دہرائیں، پھر سجدہ میں جائیں (اور تسبیحات سے فارغ ہو کر) ان کلمات کو دس بار پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (اور جلسہ کی دعا پڑھ کر) دس بار انھی کلمات کو پڑھیں اور پھر دوسرے سجدے میں چلے جائیں، پھر دس بار یہ تسبیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں، پھر سجدے سے سر اٹھائیں (اور جلسۂ استراحت میں) دس بار یہ تسبیح دہرائیں۔ یہ ایک رکعت میں کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں، اسی طرح ان چاروں رکعات میں یہ عمل دہرائیں۔ اگر آپ طاقت رکھتے ہوں تو یہ نماز تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں، اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ میں (یعنی ہر ہفتہ میں) ایک بار ادا کر لیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار، اگر سال میں بھی ایک بار ادا نہ کر سکتے ہوں تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔'' [أبو داؤد، كتاب التطوع، باب صلاة التسبيح : ۱۲۹۷۔ ترمذی : ٤٨٢۔ ابن ماجه : ١٣٨٦، ١٣٨٧۔ صحيح]

- ان چار رکعتوں میں درمیانہ تشہد بھی کیا جائے گا اور تشہد میں تسبیحات تشہد کے بعد پڑھنی چاہئیں۔
- نماز تسبیح کی جماعت سنت سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا اسے فرداً فرداً ہی ادا کرنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سببی نمازیں

شریعت نے بعض اسباب پیش آنے پر بعض نمازیں مشروع کی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

نمازِ استخارہ کا بیان

- کوئی بھی اہم کام کرنا ہو تو اس سے پہلے لازمی طور پر استخارہ کرنا چاہیے۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کرنے کی تعلیم اس طرح دیتے جس طرح ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے، آپ ﷺ فرماتے ہیں:

« إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ »

[بخاری، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی: ۱۱۶۲، بعد الحدیث: ۱۱۷۱]

''تم میں سے کوئی شخص جب کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعات پڑھے، پھر یہ (استخارہ کی) دعا پڑھے۔''

- استخارہ یہ ہے کہ گویا بندہ اپنے کسی کام میں اللہ تعالیٰ، جو علام الغیوب ہے، اس سے مشورہ کر رہا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام نکاح ملنے پر زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

« مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي، فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا »[مسلم، کتاب النکاح، باب زواج زینب بنت جحش: ۳۵۰۲]

''میں اپنے رب سے مشورہ کیے بغیر کچھ نہیں کروں گی۔'' پھر وہ (استخارہ کے لیے) نماز پڑھنے لگیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استخارے کا مسنون طریقہ

❁ استخارے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر مندرجہ ذیل دعا پڑھ لیں:

« اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَ تَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ، وَ يَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ » [بخاری، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی : ۱۱۶۲، بعد الحدیث: ۱۱۷۱]

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعے سے خیر مانگتا ہوں اور تجھ سے تیری قدرت کے ذریعے سے طاقت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں، بلاشبہ تو قدرت رکھتا ہے میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو ہی تمام غیبوں کا جاننے والا ہے۔ اے اللہ! تیرے علم کے مطابق اگر یہ کام (اپنے کام کا نام لے) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے دور کر دے اور بھلائی کو جہاں بھی ہو میرے مقدر میں کر دے، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''

اس حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اور اپنے کام کا نام لے۔''

❁ استخارہ دن اور رات کے کسی وقت بھی کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت پڑی تو فوراً استخارہ کے لیے کھڑی ہو گئیں اور دعائے استخارہ ایک سے زیادہ دفعہ بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

- استخارہ ضرورت مند آدمی کو خود کرنا چاہیے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے کوئی شخص جب کسی اہم کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض کے علاوہ دو رکعات پڑھے، پھر یہ (استخارہ کی) دعا پڑھے۔'' [بخاری، کتاب التهجد، باب ما جاء فی التطوع مثنی مثنی : ۱۱۶۲، بعد الحدیث : ۱۱۷۱]

- اگر ایک کام کئی آدمیوں سے متعلق ہے تو وہ سب اس کے لیے استخارہ کر سکتے ہیں، جیسے کسی لڑکی کی منگنی کرنی ہے تو وہ لڑکی خود، اس کا ولی، اس کی ماں اور اس کا بھائی وغیرہ سب اس کام کے لیے استخارہ کر سکتے ہیں۔
- استخارہ ایک کام کے لیے ایک سے زیادہ دفعہ بھی کیا جا سکتا ہے۔
- استخارے کے ساتھ ساتھ اصحاب الخیر سے مشورہ بھی کرتے رہنا چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۚ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ﴾ [آل عمران : ۱۵۹]

''اپنے کام میں ان (اپنے اصحاب) سے مشورہ کیجیے، پھر جب آپ پختہ عزم کر لیں تو اللہ پر بھروسا (کر کے کام) کیجیے۔''

استخارے کا غیر مسنون طریقہ

- بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب آدمی سونے لگے تو دو رکعت نماز پڑھے اور استخارہ کی مخصوص دعا پڑھے اور قبلہ رخ ہو کر سو جائے، اگر ایک روز میں دل مطمئن نہ ہو تو مسلسل سات روز تک ایسا ہی کرے، حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔
- بعض لوگوں نے یہ عقیدہ بنا لیا ہے کہ فلاں بزرگ سے استخارہ کروائیں گے تو ہمیں کوئی پکی بات مل جائے گی۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے بعض لوگوں نے استخارے کو کاروبار بنا لیا ہے اور جگہ جگہ اس کے اڈے بن گئے ہیں۔ ان کے استخارے کا طریقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ وہ کچھ دعائیں پڑھ کر آنکھیں بند کر لیتے ہیں، کچھ دیر کے بعد سائل کو جواب دے دیتے ہیں اور انھوں نے اسے مکاشفہ کا نام دے رکھا ہے۔ بعض ٹیلی ویژن چینل اس کی تشہیر کر رہے ہیں۔ جاہل اور کمزور عقیدہ لوگوں کی اکثریت اس فراڈ کا شکار ہو رہی ہے۔ اسے شیطانی کھیل کے علاوہ کوئی نام نہیں دیا جاسکتا اور یہ لوگوں کے ایمان کے لیے زہر ہلاہل سے زیادہ خطرناک ہے۔

- بعض لوگوں نے یہ عقیدہ بنالیا ہے کہ استخارہ کرنے سے آدمی کو رات خواب میں صحیح صورتحال نظر آجاتی ہے، صحیح بات یہ ہے کہ استخارہ کرنے سے اللہ تعالیٰ آدمی کا سینہ کھول دیتا ہے اور کسی ایک جانب اس کی توجہ مبذول کر دیتا ہے اور جو چیز اس کے لیے بہتر ہوتی ہے اس کے لیے آسانیاں پیدا ہوتی جاتی ہیں اور رہی بات خواب کی تو خواب بھی آ سکتا ہے، لیکن یہ ضروری نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ استسقاء کا بیان

قحط سالی کیوں ہوتی ہے؟

❁ قحط سالی، یعنی بارش نہ ہونا عذابِ الٰہی ہے، اس کے اسباب میں سے ماپ تول میں کمی کرنا اور زکاۃ ادا نہ کرنا ہے۔

❁ گناہوں کے باوجود بارش حیوانات کی وجہ سے ہوتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ، وَلَمْ يَمْنَعُوا الزَّكَاةَ إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا » [مستدرك حاكم :٤/٥٤٠، ح : ٨٦٢٣۔ إسناده حسن لذاته، حفص بن غيلان صدوق، ثقة، حسن الحديث، وثقه الجمهور]

''جب کوئی قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے تو اسے قحط سالی، سخت محنت اور سلطان کے جبر وستم کے ذریعے سے عذاب دیا جاتا ہے اور جب لوگ زکاۃ ادا نہ کریں تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر حیوانات نہ ہوتے تو (ایسے لوگوں پر) قطعاً بارش نہ ہوتی۔''

قحط سالی کے وقت کرنے کے کام

❁ قحط سالی کے وقت ایسے کام کرنے چاہییں جن سے اللہ تعالیٰ کا غصہ ختم ہو جاتا ہے، اس کی رحمت جوش میں آتی ہے اور بارش برستی ہے، مثلاً:

① گناہوں کی معافی مانگنا اور استغفار کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴾

[نوح : ۱۰، ۱۱]

''پس میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگ لو، بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے، تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔''

② اللہ کا ڈر اور تقویٰ اختیار کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ﴾

[الأعراف : ۹۶]

''اگر یہ بستیوں والے ایمان لاتے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے، تو ہم ان پر آسمان و زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔''

③ معاشرے میں قرآن وسنت کا نفاذ کیا جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِم مِّن رَّبِّهِمْ لَأَكَلُوا مِن فَوْقِهِمْ وَمِن تَحْتِ أَرْجُلِهِمْ ﴾ [المائدة : ٦٦]

''اگر یہ (یہود ونصاریٰ) تورات، انجیل اور دوسرے احکام کو جو ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل ہوئے تھے، نافذ کرتے تو ضرور اپنے اوپر کی جانب سے اور اپنے پاؤں کے نیچے سے کھاتے۔''

④ زیادہ سے زیادہ صدقہ کرنا چاہیے، کیونکہ صدقہ اللہ کے غصے کو ختم کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ بیان فرمایا جو اپنے باغ کے پھل کے تین حصے کرتا تھا، ایک باغ پر خرچ کرتا، دوسرا گھر کے اخراجات کے لیے رکھتا اور تیسرا حصہ اللہ کے راستے میں دے دیتا تھا، اسی وجہ سے خاص اس کے باغ کو سیراب کرنے کے لیے بادل بارش برساتا تھا۔ [مسلم، كتاب الزهد، باب فضل الإنفاق على المساكين وابن السبيل : ۲۹۸٤]

⑤ پھر عجز و انکسار کے ساتھ اللہ سے بارش کی دعا مانگنی چاہیے۔ آج مسلمان بارش کے لیے دعا کرتے ہیں، نماز استسقاء ادا کرتے ہیں لیکن بارش نہیں ہوتی، اس کی وجہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہم دعا تو کرتے ہیں لیکن خود کو بدلنے اور گناہ چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ ضروری ہے کہ سب سے پہلے مرض کے اصل اسباب کو دور کیا جائے۔

بارش طلب کرنے کے طریقے

❁ بارش طلب کرنے کے دو طریقے ہیں، ایک دعا کرنا اور دوسرا نماز ادا کرنا اور اسی کو نماز استسقاء کہا جاتا ہے۔

بارش کے لیے دعا کرنے کے مواقع

❁ اگر مسلمانوں کو بارش کی ضرورت ہو تو اس کے لیے اللہ سے دعا کرنی چاہیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دیہاتی آدمی جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے)، اس نے کہا: ''اے اللہ کے رسول! جانور ہلاک ہو گئے، اہل و عیال تباہ ہو گئے اور لوگ مصیبت میں پڑ گئے (لہٰذا آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم پر بارش برسائے)۔'' رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔'' [بخاری، کتاب الاستسقاء، باب رفع الناس أیدیهم مع الإمام فی الاستسقاء : ۱۰۲۹، ۱۰۱٤۔ مسلم : ۸۹۷]

❁ ضرورت کے وقت کسی بھی وقت بارش کی دعا کی جا سکتی ہے۔ سیدنا کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آ کر کہنے لگا: ''اے اللہ کے رسول! اللہ سے بارش کی دعا کریں۔'' تو آپ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔'' [ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوات، باب ما جاء فی الدعاء فی الاستسقاء : ۱۲٦۹۔ مستدرك حاكم : ۳۲۸/۱، ح : ۱۲۲٦]

❁ بارش کی دعا خطبہ جمعہ میں بھی کی جا سکتی ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے کہنے پر خطبہ جمعہ کے درمیان دعا کی۔

دعائے استسقاء کا طریقہ

❁ بارش کے لیے انفرادی طور پر دعا مانگنا بھی جائز ہے، جیسا کہ اوپر حدیث گزر چکی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک آدمی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ نے بارش کی دعا مانگی تھی۔

- بارش کی دعا اجتماعی طور پر کرنا بھی جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ کے دوران میں منبر پر دعا فرمائی اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ دعا کی۔
- بارش کی دعا کسی نیک آدمی سے بھی کروائی جا سکتی ہے، جیسا کہ ایک صحابی کے کہنے پر رسول اللہ ﷺ نے دعا کی۔
- دعائے استسقاء میں اس قدر ہاتھ اٹھانے چاہییں کہ آدمی کی بغلیں نظر آنے لگیں، سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، حَتّٰى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ »[مسلم، كتاب الاستسقاء، باب رفع اليدين بالدعاء فى الاستسقاء : ٨٩٥]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس قدر ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔''

استسقاء کی دعائیں

- استسقاء کے لیے درج ذیل دعائیں ثابت ہیں، ان میں سے کوئی بھی دعا پڑھی جا سکتی ہے:

① « اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا، اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا »[بخارى، كتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فى المسجد الجامع : ١٠١٣]

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا، اے اللہ! ہمیں پانی پلا۔''

② « اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ »

[أبو داؤد، كتاب صلوٰة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء : ١١٦٩- صحيح]

''اے اللہ! ہمیں پانی پلا، ہمارے اوپر ایسی بارش نازل کر جو ہماری تشنگی ختم کر دے، ہلکی پھوار بن کر غلہ اگانے والی، نفع بخش ہو، نقصان دینے والی نہ ہو، جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے والی ہو نہ کہ دیر لگانے والی۔''

③ ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ))

[أبو داؤد، كتاب صلوٰة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء : ١١٧٣ـ حسن]

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے، بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر و محتاج ہیں، ہمارے اوپر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔''

④ ((اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ))

[أبو داؤد، كتاب صلوٰة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء: ١١٧٦ـ یہ روایت اگرچہ سنداً ضعیف ہے، لیکن بطور دعا یہ الفاظ پڑھے جا سکتے ہیں]

''اے اللہ! اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنی رحمت پھیلا دے اور اپنے مُردہ (بنجر) شہروں کو زندہ (آباد) کر دے۔''

نماز استسقاء کا وقت

❁ نمازِ استسقاء کا وقت طلوع آفتاب کے فوراً بعد ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے قحط سالی کی شکایت کی، تو آپ ﷺ کے حکم سے عیدگاہ میں منبر رکھ دیا گیا اور آپ نے لوگوں کے نکلنے کے لیے ایک دن مقرر کر دیا، اس دن رسول اللہ ﷺ اس وقت نکلے جب سورج طلوع ہو چکا تھا، پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، پھر اللہ کی کبریائی اور حمد و ثنا کی..... پھر یہ دعا کرنے لگے:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

« اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَ نَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ »

''تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو سب جہانوں کا پروردگار ہے، بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے، قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں، وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو ہی اللہ ہے، تیرے سوا کوئی سچا معبود نہیں، تو غنی ہے اور ہم فقیر و محتاج ہیں، ہمارے اوپر بارش برسا اور جو بارش تو برسائے اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور (مقاصد تک) پہنچنے کا ذریعہ بنا۔''

پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر لوگوں کی طرف پیٹھ پھیر کر کھڑے ہو گئے اور اپنی چادر کو پلٹایا، پھر لوگوں کی طرف چہرہ کیا، پھر نیچے اتر کر دو رکعات نماز پڑھائی۔'' [أبو داؤد، كتاب صلوة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء : ١١٧٣ ـ حسن]

نمازِ استسقاء کہاں ادا کرنی چاہیے؟

- نمازِ استسقاء آبادی سے باہر کھلے میدان میں ادا کرنی چاہیے، جیسا کہ مذکورہ بالا حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔

نماز استسقاء کے آداب

- نمازِ استسقاء کے لیے تمام لوگوں کو جمع ہونا چاہیے۔ [أبو داؤد، كتاب صلاة الاستسقاء، باب رفع اليدين فى الاستسقاء : ١١٧٣ ـ حسن]
- پرانے کپڑوں میں، عجز و انکسار کی حالت میں جانا چاہیے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَبَذِّلًا مُتَوَاضِعًا مُتَضَرِّعًا »

[أبو داؤد، كتاب صلوة الاستسقاء، باب جُمَّاع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها : ١١٦٥ ـ ترمذى : ٥٥٨ ـ نسائى : ١٥٠٧ ـ حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نمازِ استسقاء کے لیے پرانے کپڑوں میں اور عجز وانکسار کی حالت میں باہر گئے۔''

- نمازِ استسقاء کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہے۔[بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء قائما : ١٠٢٢]
- سب سے پہلے امام منبر پر بیٹھ کر خطبہ دے، جس میں اللہ کی تعریفیں ہوں اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اعتراف ہو، جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔
- پھر قبلہ رخ ہو کر امام (اوپر لی ہوئی) اپنی چادر پلٹے، جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔
- امام کے ساتھ لوگ بھی اپنی چادریں الٹ دیں۔[مسند أحمد : ٤١/٤، ح : ١٦٥٧٩۔ إرواء الغلیل : ٦٧٦۔حسن]

چادر پلٹنے کے دو طریقے ہیں، ایک یہ کہ دائیں ہاتھ سے کمر کے پیچھے سے چادر کا نیچے والا بایاں کنارہ پکڑیں اور بائیں ہاتھ سے کمر کے پیچھے سے چادر کا نیچے والا دایاں کنارہ پکڑ کر اس طرح پلٹیں کہ چادر کا دایاں کنارہ بائیں طرف، بایاں کنارہ دائیں طرف، اوپر والا نیچے اور نیچے والا اوپر ہو جائے۔ اگر یہ مشکل ہو تو دوسرا طریقہ اختیار کر لیں۔ وہ یہ کہ دائیں ہاتھ سے گردن کے اوپر سے چادر کا بایاں کنارہ پکڑ لیں اور بائیں ہاتھ سے گردن کے اوپر سے چادر کا دایاں کنارہ پکڑ لیں۔ اس طرح پلٹیں کہ دایاں کنارہ بائیں کندھے پر اور بایاں کنارہ دائیں کندھے پر آ جائے۔[أبو داؤد، کتاب صلاة الاستسقاء، باب جُمَّاعِ أبواب صلاة الاستسقاء و تفریعها : ١١٦٣، ١١٦٤۔ صحیح]

چادر پلٹنے کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح اللہ ہمارے حالات پلٹ دے۔

- پھر امام دعا کرائے، تفصیل اوپر موجود ہے۔
- رسول اللہ ﷺ استسقاء میں ہاتھوں کی پشت آسمان کی طرف کر کے دعا کرتے تھے۔ [مسلم، کتاب الاستسقاء، باب رفع الیدین بالدعاء فی الاستسقاء : ٨٩٦]
- دعا قبلہ رخ کھڑے ہو کر کرنی چاہیے، جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے۔

نمازِ استسقاء کا طریقہ

- پھر دو رکعات نماز استسقاء ادا کی جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ نمازِ استسقاء میں قراءت جہری ہوگی، عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں:

((صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ)) [بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الجهر بالقراءة فی الاستسقاء : ١٠٢٤]

''آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی اور اس میں جہری قراءت کی۔''

❁ نمازِ استسقاء نمازِ عید کی طرح دو رکعت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ)) [أبو داؤد، کتاب الاستسقاء، باب جُمَّاع أبواب صلاة الاستسقاء وتفريعها : ١١٦٥۔ ترمذی : ٥٥٨۔ نسائی : ١٥٠٩۔ حسن۔ ابن حبان : ٢٨٦٢۔ ابن خزيمة : ٣٣١/٢۔ المنتقى لابن الجارود : ٢٥٣]

''رسول اللہ ﷺ نے نماز استسقاء کی دو رکعات عید کی طرح پڑھائیں۔''

بارش ہوتے وقت کی دعا

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) [بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما يقال إذا أمطرت : ١٠٣٢]

''اے اللہ! اس بارش کو (ہمارے لیے) نفع بخش بنا دے۔''

بارش میں نہانا

❁ بارش کا پانی بابرکت ہے، اس میں نہانا مسنون ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش ہونے لگی، تو آپ ﷺ نے اپنا اوپر کا کپڑا اتار دیا، یہاں تک کہ آپ پر بارش پڑنے لگی، ہم نے پوچھا: ''آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((لِأَنَّهُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ)) [مسلم، کتاب الاستسقاء، باب الدعاء فی الاستسقاء : ٨٩٨]

''اس لیے کہ یہ پانی اللہ تعالیٰ کے پاس سے ابھی ابھی آ رہا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارش روکنے کی دعا

❁ بارش ضرورت سے زیادہ ہونے لگے، یعنی زحمت بننے لگے، تو یہ دعا پڑھنا مسنون ہے:

«اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ» [بخاری، کتاب الاستسقاء، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة غیر مستقبل القبلة : ١٠١٤۔ مسلم : ٨٩٧]

''اے اللہ! اب ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم سے اسے روک دے، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑی وادیوں اور باغوں کو سیراب کر۔''

آندھی سے اللہ کی پناہ مانگنا

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب آندھی وغیرہ کے آثار پیدا ہوتے تو رسول اللہ ﷺ کا رنگ بدل جاتا، نہایت پریشانی میں کبھی اندر آتے اور کبھی باہر جاتے، جب بارش برسنے لگتی تو آپ خوش ہو جاتے۔ ایک دفعہ میں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: ''(میں اس لیے پریشان ہوتا ہوں) کہیں یہ بادل قوم عاد کی طرح نہ ہو جائے کہ جب انھوں نے بادل کو اپنی طرف آتا دیکھا تو کہنے لگے یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا (حالانکہ وہ ان کے لیے عذاب کا باعث بن گیا)۔'' [مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوّذ عند رؤیة الریح ..... الخ : ٨٩٩]

❁ اور آندھی کو دیکھ کر آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ، وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا ، وَ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهٖ» [مسلم، کتاب صلاة الاستسقاء، باب التعوّذ عند رؤیة الریح..... الخ : ٨٩٩]

''اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس کی خیر کا اور جو اس میں ہے اس کی خیر کا اور اس کے ذریعے سے جو بھیجا جائے اس کی خیر کا اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور اس شر سے جو اس کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے بھیجا جائے۔''

کافروں کے لیے بارش نہ ہونے کی بددعا

❁ چونکہ قحط سالی اللہ کا عذاب ہے، لہٰذا اگر کافر مسلمانوں پر ظلم کریں یا رسول اللہ ﷺ کا مذاق اڑائیں اور دین میں طعن و تشنیع کریں تو ان کے لیے قحط سالی کی بددعا کی جا سکتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ دین کے دشمنوں کے لیے قحط سالی کی بددعا ان الفاظ میں کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ))

[بخاری، کتاب الاستسقاء، باب دعاء النبی ﷺ ..... الخ : ١٠٠٦]

''اے اللہ! مضر قبیلہ کو سختی سے پکڑ لے۔ اے اللہ! ان کے سال یوسف علیہ السلام کے سے سال بنا دے (یعنی ان پر ایسا قحط نازل فرما، جیسا اس وقت نازل فرمایا تھا)۔''

مضر قبیلہ کی جگہ اپنے موجودہ دشمن کا نام لینا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ خسوف کا بیان

نمازِ خسوف اس وقت ادا کی جاتی ہے جب سورج یا چاند کو گرہن لگے۔ خسوف کی جگہ کسوف کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے، بعض نے ان میں فرق کیا ہے کہ سورج گرہن کے لیے کسوف اور چاند گرہن کے لیے خسوف کا لفظ استعمال ہوتا ہے، لیکن قرآن و حدیث میں دونوں لفظ ایک ہی چیز کے لیے بھی استعمال ہوئے ہیں۔

سورج اور چاند گرہن کا مقصد

❁ سورج اور چاند کو کسی کی پیدائش یا موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، ان کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« إِنَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِمَا عِبَادَهُ » [بخاری، کتاب الکسوف، باب قول النبی ﷺ ..... الخ : ۱۰۴۸۔ مسلم : ۹۰۱]

''شمس وقمر اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انھیں کسی کی موت یا پیدائش پر گرہن نہیں لگتا، دراصل اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (کہ جو ذات انھیں عارضی طور پر بے نور کر سکتی ہے وہ انھیں مستقل طور پر بھی بے نور کرنے پر قادر ہے)۔''

گرہن کے وقت کے اعمال

❁ گرہن لگے تو فوراً ذکر، نماز، صدقہ، دعا اور استغفار میں مصروف ہو جانا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمان نبوی ﷺ ہے:

«فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا» وَ فِيْ رِوَايَةٍ: «فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ» [بخاری، کتاب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف: ۱۰۴۴، ۱۰۵۹۔ مسلم: ۲۱۱۷]

''جب تم گرہن دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیرات کہو، نماز ادا کرو اور صدقہ دو۔'' اور ایک دوسری روایت میں ہے: ''اللہ کے ذکر، دعا اور توبہ واستغفار میں مصروف ہو جاؤ۔''

❁ گرہن ختم ہونے تک نماز اور دعا میں مشغول رہنا چاہیے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے:

«فَإِذَا رَأَيْتُمُوْهَا فَصَلُّوْا وَادْعُوا اللّٰهَ حَتّٰى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ» [بخاری، کتاب الکسوف، باب الصلاة فی کسوف الشمس: ۱۰۴۰۔ مسلم: ۹۱۱]

''جب گرہن دیکھو تو نماز ادا کرو اور اللہ سے دعائیں کرو، حتیٰ کہ گرہن ختم ہو جائے۔''

نمازِ خسوف کی جماعت

❁ گرہن لگے تو نماز باجماعت کا اعلان کیا جائے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج کو گرہن لگا تو نماز باجماعت کا اعلان کیا گیا۔'' [بخاری، کتاب الکسوف، باب النداء بـ« الصلاة جامعة » فی الکسوف: ۱۰۴۵۔ مسلم: ۹۰۱/۵]

❁ نمازِ کسوف میں مرد، عورتیں اور بچے، سب کو جمع ہونا چاہیے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''سورج کو گرہن لگا تو میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی، دیکھا کہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں اور عائشہ رضی اللہ عنہا بھی نماز پڑھ رہی ہیں۔'' [بخاری، کتاب الکسوف، باب صلاة النساء مع الرجال فی الکسوف: ۱۰۵۳۔ مسلم: ۹۰۵]

نمازِ خسوف کا طریقہ

❁ نمازِ خسوف کی دو رکعات ہیں، جنھیں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ ''اللہ اکبر'' کہہ کر کھڑے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور لمبا قیام کریں، سورۂ بقرہ کے مساوی قراءت کریں، پھر لمبا رکوع کریں، پھر (دوسری مرتبہ) قیام کریں، جو پہلے قیام سے ذرا چھوٹا ہو، پھر رکوع کریں، جو پہلے رکوع سے ذرا چھوٹا ہو، پھر کھڑے ہوں، پھر دو سجدے کریں (یہ ایک رکعت ہوئی) اسی طرح دوسری رکعت پوری کریں۔ [بخاری، کتاب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف: ۱۰۴۴، ۱۰۵۲۔ مسلم: ۹۰۱]

- نماز خسوف میں جہری قراءت کی جائے گی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے نماز خسوف میں جہری قراءت کی۔" [بخاری، کتاب الکسوف، باب الجهر بالقراءة فی الکسوف: ۱۰۶۵۔ مسلم: ۹۰۱/۵]

- ہر رکعت میں تین اور چار رکوع کرنا بھی جائز ہے۔ [مسلم، کتاب الکسوف، باب ما عرض علی النبی ﷺ فی صلاة..... الخ: ۹۰۴/۱۰، ۹۰۸، ح: ۲۱۱۱]
- نماز تب ختم کرنی چاہیے جب گرہن ختم ہو جائے۔ [بخاری: ۱۰۴۰۔ مسلم: ۹۱۱]
- نماز خسوف میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا بھی ثابت ہے۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

«فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ، رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيَحْمَدُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَدْعُو» [مسلم، کتاب الکسوف، باب ذکر النداء بصلاة الکسوف ..... الخ: ۹۱۳/۲۶]

"میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نماز خسوف پڑھ رہے تھے، آپ ہاتھ اٹھائے اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید بیان کر رہے تھے، لا الہ الا اللہ کہہ رہے تھے، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کر رہے تھے اور دعا کر رہے تھے۔"

- رسول اللہ ﷺ نماز خسوف کے بعد خطبہ ارشاد فرماتے، اس میں تقویٰ کی نصیحت، اللہ کے عذاب کا خوف، گناہوں کا ڈر، ذکر اور صدقہ وغیرہ کی ترغیب ہوتی تھی۔ [بخاری، کتاب الکسوف، باب الصدقة فی الکسوف: ۱۰۴۴، ۱۰۵۲۔ مسلم: ۹۰۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ آفات

❁ آفات اس لیے آتی ہیں کہ انسان اپنی اصلاح کرلیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴾

[السجدة : ٢١]

''ہم انھیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا مزہ بھی ضرور چکھائیں گے، تاکہ وہ پلٹ آئیں۔''

❁ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« هٰذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنْ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا إِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ » [بخاری، کتاب الکسوف، باب الذکر فی الکسوف : ١٠٥٩۔ مسلم : ٩١٢]

''جو اللہ کی طرف سے یہ نشانیاں (آفات) ظاہر ہوتی ہیں، یہ کسی کے مرنے یا پیدائش کی وجہ سے نہیں آتیں، بلکہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب تم ان میں سے کوئی چیز دیکھو تو فوراً ذکر و اذکار، دعا اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگو۔''

❁ زلزلہ وغیرہ کے موقع پر ادا کی جانے والی نماز دو رکعات ہے، ہر رکعت میں تین رکوع کیے جائیں۔ عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

« عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ صَلّٰى فِي الزَّلْزَلَةِ بِالْبَصْرَةِ فَأَطَالَ الْقُنُوْتَ ثُمَّ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقُنُوْتَ، ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ الْقُنُوْتَ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَذٰلِكَ، فَصَارَتْ صَلَاتُهُ سِتَّ رَكَعَاتٍ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ..... ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰكَذَا صَلَاةُ الْآيَاتِ »[السنن الكبرٰى للبيهقي : ٣٤٣/٣، ح : ٦٣٨٢ و إسناده صحيح۔ مصنف عبد الرزاق : ١٠١/٣، ح : ٤٢٢٩۔ الأوسط لابن المنذر : ٣١٤/٥، ٣١٥]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے زلزلہ کے موقع پر بصرہ میں نماز پڑھائی، لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر قیام کیا، پھر رکوع کیا، پھر سجدے کیے، پھر اسی طرح دوسری رکعت پڑھائی۔ تو ان کی (دو رکعت) نماز میں چھ رکوع اور چار سجدے ہوئے..... پھر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''یہ نمازِ آفات ادا کرنے کا طریقہ ہے۔''

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں کہ دونوں رکعتوں میں چھ رکوع پر اتفاق ہے، یعنی ہر رکعت میں تین رکوع ہیں۔

- باقی طریقہ وہی ہے جو نماز کسوف کا ہے۔
- آفات کے ظاہر ہونے پر صرف سجدہ کرنا بھی جائز ہے۔ تفصیل سجود کے باب میں ''سجدۂ آفات'' کے ضمن میں دیکھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چند دیگر سببی نمازیں

① شادی کے موقع پر نماز

ابو اسید کے آزاد کردہ غلام ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ میں غلام تھا، میں نے شادی کی اور اصحابِ رسول ﷺ میں سے چند صحابہ کو دعوتِ طعام دی، ان میں ابومسعود، ابو ذر اور حذیفہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ جب نماز کا وقت ہوا تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر نماز پڑھانے کا ارادہ کیا، حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انھیں پیچھے کھینچ لیا اور فرمایا: ''گھر والا زیادہ حق دار ہے کہ نماز پڑھائے۔'' انھوں نے ابومسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''کیا یہ بات ٹھیک ہے؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں!'' ابوسعید کہتے ہیں کہ پھر میں نے انھیں نماز پڑھائی اور میں ان دنوں غلام تھا۔ (نماز کے بعد) ان دونوں نے مجھے حکم دیا کہ اگر ہو سکے تو جب میری بیوی میرے پاس آئے تو میں دو رکعت نماز ادا کروں، اس طرح کہ میری بیوی بھی میرے پیچھے نماز پڑھے، پھر میں اللہ تعالیٰ سے اپنی بیوی کے بارے میں خیر کا سوال کروں اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔''

[ابن أبي شيبة : ١٠/٣٩٤، ٤/٣١١، ح : ٣٠٣٥٢، ١٧٤٣٨، إسناده صحيح۔ الأوسط لابن المنذر : ٤/١٤٦، ح : ١٩٠٣، إسناده صحيح]

② قبول اسلام پر نماز

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ثمامہ (رضی اللہ عنہ) قید ہوئے اور انھوں نے اسلام قبول کر لیا تو انھیں غسل کرنے کا حکم دیا گیا، انھوں نے غسل کیا اور ساتھ دو رکعت نماز ادا کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھارے بھائی کا اسلام بہت اچھا ہے۔'' [المنتقى لابن الجارود :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۸/۱، ح : ۱۵، إسناده صحیح۔ صحیح ابن خزیمة : ۱۲۵/۱، ح : ۲۵۳، إسناده صحیح]

③ خواب دیکھنے پر نماز

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہے تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے اور کسی سے بھی خواب بیان نہ کرے تو وہ خواب اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔'' [مسند حمیدی : ۳۷۶/۳، ح : ۱۱۹۷، إسناده صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ سفر کا بیان

نمازِ قصر کی اہمیت

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ ﴾

[النساء : ١٠١]

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر کر لو۔''

❁ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ » [أبو داؤد، كتاب صلاة السفر، باب صلاة السفر : ١١٩٩۔ نسائی : ١٤٣٤۔ ابن ماجه : ١٠٦٥۔ صحيح]

''نماز قصر اللہ کی طرف سے تم پر صدقہ ہے، پس اس کے صدقے کو قبول کرو۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى رُخَصُهُ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تُؤْتَى عَزَائِمُهُ »

[ابن حبان : ٣٥٤۔ شعیب الارنؤوط اور علامہ الالبانی نے اسے صحیح کہا ہے]

''اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی دی ہوئی رخصتوں کو قبول کرو، جس طرح وہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کے احکام کو قبول کرو۔''

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« اَلصَّلَاةُ أَوَّلُ مَا فُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَاةُ الْحَضَرِ »[بخاری، کتاب الجمعة، باب یقصر ..... الخ : ۱۰۹۰۔ مسلم : ۶۸۵/۳]

''ابتدا میں نماز (سفر وحضر میں) دو دو رکعات فرض کی گئی تھی، پھر سفر کی نماز کو (پہلی حالت میں) باقی رکھا گیا اور حضر کی نماز مکمل کر دی گئی۔''

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ »

[مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب صلاة المسافر وقصرها : ۶۸۶/۶]

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے مسافر پر دو رکعات فرض کی ہیں۔''

❁ مزید فرمایا:

«صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِي السَّفَرِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ »[بخاری، کتاب التقصیر، باب من لم یتطوع فی السفر دبر الصلاة : ۱۱۰۲۔ مسلم : ۶۸۹]

''میں (ہمیشہ) نبی ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، آپ نے کبھی سفر میں نماز دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھی، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح کو قبض کر لیا۔''

❁ سفر میں قصر کرنا واجب نہیں، افضل ہے، کیونکہ سفر میں پوری نماز پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ سے صحیح سند سے ثابت ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَ يُتِمُّ » [السنن الدارقطنی : ۱۸۸/۲، ح : ۲۲۶۶۔ السنن الکبریٰ للبیهقی : ۱۴۱/۳، ح : ۵۴۲۲۔ امام دارقطنی نے اسے صحیح کہا ہے]

''رسول اللہ ﷺ سفر میں نماز قصر بھی کرتے تھے اور پوری بھی پڑھتے تھے۔''

یہ حدیث صحیح ہے، اس کی مفصل تحقیق کے لیے دیکھیں احکام و مسائل از مولانا ابوالحسن مبشر احمد ربانی رحمہ اللہ (۴۱۵/۱، ۴۱۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے سفر میں مکمل نماز پڑھنا ثابت ہے۔ [مسلم، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها : ٣/ ٦٨٥۔ بخاری : ١٠٩٠]

ایک غلط فہمی کا ازالہ

❁ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نمازِ قصر کے لیے سفر کے ساتھ خوف کا ہونا بھی شرط ہے، یہ خیال درست نہیں، بلکہ نمازِ قصر کا سبب محض سفر ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلَى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ » [ترمذی، کتاب السفر، باب ما جاء فی التقصير فی السفر : ٥٤٧۔ نسائی : ١٤٣٦۔ صحيح]

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے مکہ تک سفر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العالمین کے سوا کسی کا ڈر نہ تھا، لیکن آپ نے نماز دو رکعات (یعنی قصر) ہی پڑھی۔''

❁ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا: ''کیا وجہ ہے کہ لوگ ہر سفر میں قصر کر رہے ہیں، حالانکہ قرآن مجید میں یہ حکم خوف کے ساتھ مقید ہے؟'' تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''خود مجھے بھی اس سے تعجب ہوا تھا اور میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ ایک صدقہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ہے، لہٰذا تم اس کا صدقہ قبول کرو۔'' [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين و قصرها : ٦٨٦]

نمازِ قصر کی رکعات

❁ سفر میں چار رکعت والی نماز دو رکعت پڑھی جائے گی۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں، آپ نے کبھی سفر میں نماز دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھی۔'' [بخاری، کتاب التقصير، باب من لم يتطوع فی السفر دبر الصلاة : ١١٠٢۔ مسلم : ٦٨٩]

❁ نماز مغرب سفر میں بھی مکمل یعنی تین رکعات ہی پڑھی جائے گی۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُقِيْمُ الْمَغْرِبَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَيُصَلِّيهَا ثَلَاثًا » [بخاری، کتاب التقصیر، باب تصلی المغرب ثلاثًا فی السفر : ۱۰۹۲]

''میں نے دیکھا کہ جب نبی اکرم ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تھی تو نماز مغرب کی تین رکعات پڑھتے تھے۔''

نماز قصر کب کی جاسکتی ہے؟

❁ جہاں شہر یا گاؤں کی حد ختم ہوگی وہاں سے قصر شروع ہوگی اور واپسی پر شہر یا گاؤں کی حد پر پہنچنے تک قصر پڑھتا رہے گا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« صَلَّيْتُ الظُّهْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ » [بخاری، کتاب التقصیر، باب یقصر إذا خرج من موضعه : ۱۰۸۹]

''میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز ظہر مدینہ میں چار رکعات پڑھی اور ذی الحلیفہ (جو مدینہ سے باہر ایک بستی ہے) میں (پہنچ کر عصر) دو رکعت ادا کی۔''

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں:

« خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ » [بخاری، کتاب تقصیر الصلوٰۃ، باب ما جاء فی التقصیر ..... الخ : ۱۰۸۱۔ مسلم : ۶۹۳]

''ہم نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ سے مکہ کی طرف نکلے (تو دوران سفر) ہم دو دو رکعات پڑھتے رہے، حتیٰ کہ واپس مدینہ پہنچ گئے۔''

❁ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ وہ کوفہ سے (سفر کے ارادے سے) نکلے تو اسی وقت قصر شروع کر دی، جبکہ ابھی وہ کوفہ کے مکانات دیکھ رہے تھے اور جب واپس آئے (تو کوفہ کے نزدیک قصر نماز پڑھی) تو کسی نے ان سے کہا: ''سامنے تو کوفہ نظر آ رہا ہے؟'' انھوں نے فرمایا: ''نہیں! جب تک ہم کوفہ میں داخل نہ ہو جائیں (قصر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی پڑھیں گے)۔'' [بخاری، کتاب التقصیر، باب یقصر إذا خرج من موضعه، تعلیقًا، قبل الحدیث : ۱۰۸۹]

❁ آدمی گھر سے چل پڑا اور وہ شہر یا بستی کی حد ختم ہونے سے قبل نماز ادا کرنا چاہتا ہے تو مکمل ادا کرے گا، کیونکہ اس کا سفر شروع نہیں ہوا۔

کتنے سفر پر نماز قصر ہوگی؟

❁ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ)) [مسلم، کتاب صلاة المسافرین و قصرها، باب صلاة المسافرین وقصرها : ٦٩١]

''رسول اللہ ﷺ تین میل یا تین فرسخ (نو میل) پر نماز قصر کرتے تھے۔''

اس حدیث کے راوی شعبہ کو تین میل یا تین فرسخ میں شک ہے، اس لیے احتیاطاً تین فرسخ (نو میل) سفر پر نماز قصر کی جائے۔ یہ موجودہ حساب سے تقریباً اکیس کلو میٹر اور سات سو میٹر بنتا ہے۔ [اسلامی اوزان : ۸۱، از فاروق اصغر صارم رحمہ اللہ]

اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کا منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں اہل مکہ کو نماز قصر پڑھانا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔

ایک جگہ کب تک قصر ہو سکتی ہے؟

❁ قرآن و حدیث سے مسافر کے لیے قصر تو ثابت ہے، لیکن کوئی حد بندی ثابت نہیں۔ اگرچہ کچھ علمائے کرام نے دنوں کی قید لگائی ہے، لیکن اگر حد بندی ضروری ہوتی تو شریعت کبھی خاموش نہ رہتی، بلکہ اتنے اہم مسئلہ میں ضرور حد بندی کرتی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں بیسیوں سفر کیے اور ایک جگہ بیس دن تک قیام بھی ثابت ہے، جیسے غزوۂ تبوک میں، تو آپ ﷺ ان سفروں میں اکثر قصر ہی کرتے رہے۔ کوئی ایک بھی ایسی دلیل نہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ اگر آپ ﷺ ان ایام سے زیادہ ٹھہرتے تو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

پوری نماز پڑھتے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی کئی کئی ماہ تک قصر کرنا ثابت ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آذربائیجان میں برف کے سبب راستے بند ہونے کی وجہ سے چھ ماہ نماز قصر کرتے رہے۔ [السنن الکبریٰ للبیهقی : ۳/ ۱۵۲، ح : ۵۴۷۶۔ إروا الغلیل : ۵۷۷۔ صحیح]

اب یہ بات معلوم ہے کہ برف کی وجہ سے راستے بند ہوں تو وہ دو چار دن میں نہیں کھلتے، کئی ماہ بھی لگ جاتے ہیں، جیسے اس واقعہ میں چھ ماہ لگ گئے، جب راستے بند ہوئے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہو گیا تھا کہ انھیں کئی ماہ تک یہاں رکنا پڑے گا، لیکن اس کے باوجود وہ نماز قصر پڑھتے رہے، کیونکہ وہ مسافر تھے، مقیم نہیں۔

- مختصر یہ کہ اگر کوئی آدمی سفر پر نکلے تو وہ گھر لوٹنے تک قصر کر سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا اور اگر کسی مجبوری کی وجہ سے کسی جگہ چھ ماہ بھی رکنا پڑے تو بھی وہ قصر کر سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)
- سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پوری نماز پڑھنا بھی ثابت ہے، اس لیے اگر کسی موقع پر کوئی آدمی تذبذب کا شکار ہو کہ نماز پوری پڑھوں یا قصر کروں تو اسے چاہیے کہ وہ اطمینان قلب کے لیے پوری پڑھ لے۔ (واللہ اعلم)

سفر میں اذان و جماعت

- سفر میں اذان، اقامت اور جماعت ایسے ہی ضروری ہے جیسے حضر میں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر پر جانے والے دو آدمیوں سے فرمایا:

((إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا))[بخاری، کتاب الأذان، باب الأذان للمسافر إذا کانوا جماعة.....الخ : ۶۳۰۔ مسلم : ۶۷۴/۲۹۳]

''جب تم سفر پر نکلو تو (راستے میں) اذان کہنا، پھر اقامت کہنا، پھر تم دونوں میں سے بڑا جماعت کروائے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مسافر مقیم لوگوں کی امامت کروا سکتا ہے؟

❁ مسافر آدمی مقیم لوگوں کی امامت نہ کروائے، لیکن اگر وہ اجازت دے دیں تو جائز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب إمامة الزائر : ٥٩٦۔ ترمذی: ٣٥٦۔ نسائی : ٧٨٨۔ صحيح۔ مسلم: ٦٧٣]

''جو شخص مہمان جائے تو وہ وہاں امامت نہ کروائے، بلکہ ان کا آدمی انھیں جماعت کروائے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَلَا فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ » [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب من أحق بالإمامة؟ : ٥٨٢۔ ترمذی : ٢٣٥۔ نسائی : ٧٨١۔ ابن ماجه : ٩٨٠۔ صحيح۔ مسلم : ٦٧٣]

''کسی آدمی کے گھر میں امامت نہ کروائی جائے اور نہ اس کی حکومت کی جگہ میں اور نہ اس کی مسند خاص پر بیٹھا جائے، مگر اس کی اجازت سے۔''

مسافر امام کے پیچھے مقیم کی نماز

❁ مقیم آدمی مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز مکمل ادا کرے، جیسا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قصر نماز پڑھائی، پھر فرمایا:

« يَا أَهْلَ مَكَّةَ ! أَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ، فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ » [الموطأ، كتاب قصر الصلاة، باب صلاة المسافر إذا كان إمام أو كان وراء الإمام : ١٩۔ صحيح]

''اے اہل مکہ! تم اپنی نماز مکمل کرلو، ہم مسافر لوگ ہیں۔''

مقیم امام کے پیچھے مسافر کی نماز

❁ موسیٰ بن سلمہ الہذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب میں مکہ میں (مسافر) ہوتا ہوں اور میں امام کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکوں تو میں (تنہا) کتنی نماز پڑھوں؟'' انھوں نے جواب دیا: ''دو رکعتیں (یعنی قصر نماز) اور یہی ابو القاسم ﷺ کی سنت ہے (کہ مسافر جب مقیم امام کے ساتھ پڑھے تو پوری پڑھے اور جب تنہا پڑھے تو قصر پڑھے گا)۔'' [مسلم، کتاب صلوة المسافرين، باب صلاة المسافرين و قصرها : ٦٨٨]

❁ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مکہ میں دس دن قیام کیا، تو آپ نماز قصر کرتے تھے، لیکن جب امام کے ساتھ پڑھتے تو پوری پڑھتے۔ [الموطأ إمام مالك، كتاب قصر الصلوة في السفر : ١٧]

❁ ابو مجلز رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ''مسافر مقیم لوگوں کے ساتھ دو رکعتیں پا لیتا ہے تو کیا اسے دو رکعت ہی کفایت کر جائیں گی، یا وہ ان کے ساتھ (باقی) نماز ادا کرے گا؟'' عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کی بات سن کر ہنس پڑے اور فرمانے لگے: ''وہ مقیم لوگوں کے ساتھ پوری نماز ادا کرے گا۔'' [السنن الكبرى للبيهقي : ١٥٧/٣، ح : ٥٥٠٣]

لہٰذا جب مسافر مقیم امام کے ساتھ نماز پڑھے گا تو پوری پڑھے گا، چاہے وہ آخری رکعت ہی میں شامل ہوا ہو، کیونکہ صحیح بخاری (٩٠٨) اور صحیح مسلم (٦٠٣) میں مطلق حکم ہے: ''جو نماز تم (امام کے ساتھ) پا لو وہ پڑھ لو اور جو رہ جائے اسے پورا کر لو۔''

سفر میں نوافل کا مسئلہ

❁ تمام اقسام کے نوافل سفر میں ادا کیے جا سکتے ہیں۔ (ان کی تفصیل ان کے متعلقہ ابواب میں ملاحظہ فرمائیں)

سفر میں فوت شدہ نماز حضر میں قصر یا پوری

❁ اگر کسی کی کوئی نماز سفر میں رہ گئی تو وہ حضر میں فوت شدہ نماز پوری پڑھے گا، کیونکہ اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسافر نہیں اور قصر کی رخصت دوران سفر میں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ﴾

[النساء : ١٠١]

''اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں کہ نماز قصر کر لو۔''

❁ اور اگر کسی کی حضر میں کوئی نماز رہ گئی ہے اور اس نے سفر شروع کر دیا ہے تو وہ سفر میں یہ نماز پوری پڑھے گا، کیونکہ یہ نماز اس پر مکمل فرض ہو چکی تھی، لیکن اگر اس نے اس نماز کے وقت ہی میں سفر شروع کر دیا ہے تو شہر یا گاؤں وغیرہ سے باہر جا کر اس نماز کے وقت میں قصر ادا کر سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

سفر میں نوافل سواری پر ادا کرنا

❁ نوافل سواری پر ادا کیے جا سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل نفل نمازوں کے باب میں ''نوافل سواری پر'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازیں جمع کرنے کا بیان

سفر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ

❁ اصل یہ ہے کہ ہر نماز اپنے وقت پر فرض ہے، لیکن دورانِ سفر میں مسافر کے لیے جمع تقدیم و تاخیر کی رخصت ہے، یعنی وہ ظہر کے ساتھ عصر اور عصر کے ساتھ ظہر ملا سکتا ہے، یہی معاملہ مغرب اور عشاء کا ہے۔

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے سفر میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ادا کیا کرتے تھے۔'' [بخاری، کتاب التقصیر، باب الجمع فی السفر بین المغرب والعشاء : ۱۱۰۷۔ مسلم : ۷۰۵/۵۱]

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک مؤخر فرماتے، پھر اترتے اور ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر سفر شروع کرنے سے پہلے ہی سورج ڈھل جاتا تو ظہر پڑھتے اور سوار ہو جاتے۔'' [بخاری، کتاب التقصیر، باب إذا ارتحل بعدما قبل ..... الخ : ۱۱۱۲۔ مسلم : ۷۰۴۔ أبو داؤد : ۱۲۱۸]

❁ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کرتے تو ظہر کو مؤخر کرتے، حتیٰ کہ عصر کے ساتھ جمع کر کے پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کو اکٹھا پڑھتے، پھر سفر شروع کرتے۔ اسی طرح جب مغرب سے پہلے روانہ ہوتے تو مغرب کو مؤخر کرتے، حتیٰ کہ عشاء کے ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب مغرب (کا وقت ہونے) کے بعد کوچ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے تو عشاء کو جلدی کر کے مغرب کے ساتھ پڑھ لیتے۔'' [أبو داؤد، كتاب صلوة السفر، باب الجمع بين الصلاتين : ١٢٢٠۔ ترمذی : ٥٥٣۔ صحيح]

- سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں نے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں چلنے کی جلدی ہوتی تو آپ ﷺ مغرب کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ (شفق غائب ہو جاتی اور) مغرب اور عشاء کو اکٹھا کر کے پڑھتے۔'' [بخاری، كتاب التقصير، باب تصلى المغرب ثلاثا فى السفر : ١٠٩١۔ مسلم : ٧٠٣۔ أبو داؤد : ١٢٠٧۔ ترمذی : ٥٥٥۔ صحيح]
- بعض لوگ اپنے گاؤں یا شہر ہی میں سفر شروع کرنے سے پہلے ظہر کے ساتھ عصر اور مغرب کے ساتھ عشاء پڑھ لیتے ہیں، یہ ثابت نہیں۔ یہ طریقہ مسافر کے لیے تو جائز ہے جو حالت سفر میں ہے، مقیم کے لیے نہیں، جو ابھی اپنے گاؤں اور شہر کی حدود میں موجود ہے، ہاں گاؤں اور شہر کی حدود سے باہر نکل جائے تو پھر جائز ہے۔ لیکن اگر وہ مقیم کی طرح جمع کرنا چاہے تو جائز ہے اور اس کا طریقہ آگے آ رہا ہے۔
- ظہر و عصر اور مغرب و عشاء ہی کی نمازیں جمع کی جا سکتی ہیں، عصر و مغرب یا فجر و ظہر وغیرہ کو جمع کرنا جائز نہیں۔

سفر میں سنن کا مسئلہ

- سفر میں صرف فرض ادا کیے جائیں گے، سنن معاف ہیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ))

[بخاری، كتاب التقصير، باب من لم يتطوع فى السفر دبر الصلاة : ١١٠١۔ مسلم : ٦٨٩/٩]

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہا ہوں، لیکن کبھی آپ کو سفر میں سنتیں پڑھتے نہیں دیکھا۔''

- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے بھتیجے حفص نے کہا: ''اگر آپ سفر میں سنتیں بھی پڑھ لیں تو کیا حرج ہے؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''اگر میں نے سنن پڑھنا ہوتیں تو میں فرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہی پورے (مقیم والے) پڑھ لیتا۔" [مسلم، کتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافرين و قصرها : ٦٨٩]

❁ رسول اللہ ﷺ سفر میں فجر کی سنتیں لازمی طور پر ادا کرتے تھے۔ [مسلم، کتاب المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها : ٦٨١]

حضر میں نمازیں جمع کرنے کا مسئلہ

❁ مقیم آدمی دو نمازیں جمع کر سکتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں رہ کر سات رکعات (ایک ساتھ) اور آٹھ رکعات (ایک ساتھ) پڑھیں، یعنی ظہر و عصر (کی آٹھ رکعات) اور مغرب و عشاء (کی سات رکعات)۔"
[بخاری، کتاب مواقيت الصلوٰة، باب تأخير الظهر إلى العصر : ٥٤٣]

❁ بعض علماء حضر میں بغیر عذر کے دو نمازیں جمع کرنے کو کبیرہ گناہ شمار کرتے ہیں، ایسی کوئی بات نہیں، رسول اللہ ﷺ سے حضر میں بغیر عذر کے دو نمازیں جمع کرنا ثابت ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: "رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں بغیر خوف اور بغیر سفر کے ظہر و عصر کو اکٹھا کر کے پڑھا۔" ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے سعید سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہی سوال میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تھا تو انھوں نے فرمایا: "آپ ﷺ چاہتے تھے کہ میری امت میں سے کوئی شخص مشکل میں نہ پڑے۔" [مسلم، کتاب صلوة المسافرين، باب الجمع بين الصلاتين فى الحضر : ٧٠٥/٥٠]

اور مسلم ہی کی ایک حدیث (٧٠٥/٥٤) میں سفر کی جگہ بارش کا ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے مدینہ میں بارش اور خوف کے بغیر نمازیں جمع کیں۔ ایک حدیث میں ہے: ((مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا عِلَّةٍ)) [طبرانی کبیر : ١٢/١٣٧، ح : ١٢٨٠٧، إسناده حسن لذاته، حلية الأولياء لأبي نعيم : ٣/٩٠۔ محمد بن مسلم صدوق حسن الحديث، وثقه الجمهور] "بغیر کسی مرض اور علت کے (دو نمازیں جمع کیں)۔"

تو ثابت ہوا کہ بغیر کسی علت کے حضر میں دو نمازیں جمع کی جا سکتی ہیں، لیکن انھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معمول بنانا قطعاً جائز نہیں، کیونکہ نبی ﷺ کا معمول نمازوں کو اول وقت میں ادا کرنا تھا۔

- جب بغیر کسی علت کے کبھی کبھار دو نمازیں جمع کرنا جائز ہے تو پھر بیماری، بارش، یا کسی اور علت کی وجہ سے دو نمازیں جمع کرنا بھی جائز ہوا، لیکن طریقہ وہی ہوگا جو مقیم کے لیے حدیث سے ثابت ہے اور وہ آگے بیان ہو رہا ہے۔

حضر میں دو نمازیں جمع کرنے کا طریقہ

- مقیم آدمی اگر دو نمازیں جمع کرنا چاہتا ہے تو وہ ظہر کو لیٹ کرے گا اور عصر کو مقدم، اسی طرح مغرب کو لیٹ کرے گا اور عشاء کو مقدم۔ عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (بصرہ میں) عصر کے بعد خطبہ دینا شروع کیا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور ستارے چمکنے لگے، تو لوگ کہنے لگے، نماز، نماز۔ پھر بنی تمیم کا ایک شخص آیا، وہ بغیر کسی وقفہ کے مسلسل کہنا شروع ہوا نماز، نماز۔ تب ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''کیا تو مجھے سنت سکھاتا ہے؟ تیری ماں مرے!'' پھر فرمایا: ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔'' (اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس موقع پر مغرب کو لیٹ اور عشاء کو مقدم کر کے پڑھا) عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''میرے دل میں خلش رہی تو میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''ابن عباس رضی اللہ عنہما سچ کہتے ہیں۔''
[مسلم، کتاب صلوٰة المسافرین، باب الجمع بین الصلاتین فی الحضر : ۷۰۵/۵۷۔ نسائی : ۵۹۱]

- ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو استحاضہ کا مرض لاحق ہوا تو اسے حکم دیا گیا کہ وہ نماز عصر کو جلدی اور ظہر کو لیٹ کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کرے اور مغرب کو مؤخر کرے اور عشاء کو جلدی کرے اور ان دونوں کے لیے ایک غسل کرے اور فجر کی نماز کے لیے ایک غسل کرے۔ [أبو داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال تجمع بین الصلاتین و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تغتسل لهما غسلا : ٢٩٤۔ نسائی : ٢١٤۔ صحیح]

❁ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ میں نے ابو الشعثاء جابر بن زید سے کہا: ''اے ابو الشعثاء! میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ظہر کو لیٹ کیا اور عصر کو جلدی کیا اور مغرب کو لیٹ کیا اور عشاء کو جلدی کیا۔'' تو انھوں نے کہا: ''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' [مسلم : ٥٥/ ٧٠٥]

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے مدینہ میں ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرنے والی ابن عباس رضی اللہ عنہما والی حدیث پر یہ باب باندھا ہے: '' بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ '' یعنی ظہر کو عصر تک مؤخر کرنے کا بیان۔ [بخاری، قبل الحدیث : ٥٤٣] اس تبویب سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک بھی مقیم کے لیے جمع کا مذکورہ بالا طریقہ ہی صحیح ہے۔

❁ بعض کا خیال ہے کہ مطلق جمع کرنا جائز ہے، یعنی جمع تقدیم وتاخیر، لیکن ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے، مقیم کے لیے دو نمازیں جمع کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے جو اوپر بیان ہوا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مغرب کو لیٹ اور عشاء کو جلدی کر کے پڑھا اور فرمایا کہ ہم زمانۂ نبوی میں بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی تائید کی ہے۔ اسی طرح نبی ﷺ نے حضر میں سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا کو دو نمازیں جمع کرنے کا جو طریقہ بتایا وہ بھی یہی ہے، یعنی حضر میں اگر کوئی عذر ہو تو بھی طریقہ ایک ہی ہے۔ لہٰذا سنت سے صرف تاخیر وتعجیل والا طریقہ ثابت ہے، اس کے علاوہ کچھ ثابت نہیں۔

❁ بعض کا خیال ہے کہ مقیم کے لیے صرف جمع صوری جائز ہے، وہ اس طرح کہ ظہر کو اس کے آخری وقت میں اور عصر کو اس کے اول وقت میں ادا کیا جائے، تاکہ دونوں نمازیں جمع بھی ہو جائیں اور اپنے اپنے وقت میں بھی پڑھی جائیں۔ ایک تو اس میں مشقت ہے جس سے جمع کا مقصد فوت ہو جاتا ہے، کیونکہ جمع کا مقصد رفع حرج ہے، جبکہ جمع صوری باعث حرج ہے اور پھر اس کی بھی قرآن وحدیث میں کوئی دلیل نہیں۔ (واللہ اعلم)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نمازِ خوف کا بیان

❁ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [النساء: ۱۰۱]

''جب تم سفر کرو تو نماز قصر (یعنی نماز مختصر) کر لینے میں تم پر کوئی حرج نہیں، اگر تمھیں خوف ہو کہ کفار تم پر چڑھ آئیں گے۔''

نماز خوف ادا کرنے کے مواقع

❁ نمازِ خوف دو مواقع پر ادا کی جاتی ہے، ایک حالتِ جنگ میں کہ جب عام حالت والی نماز ادا کرنے کا موقع نہ ہو اور دوسرا موقع یہ کہ کسی بھی جگہ جہاں نماز پڑھنے سے خطرہ ہو، مثلاً کوئی آدمی کافروں کی سرزمین میں ان کی جاسوسی کی غرض سے گیا ہو۔ اگر وہ عام حالت والی نماز پڑھتا ہے تو اس کی اصلیت ظاہر ہونے کا خدشہ ہے، جو خطرہ سے خالی نہیں، یا کسی جگہ مسلمانوں کے خلاف ہنگامہ برپا ہو، جیسے ہندوستان اور مغربی ممالک وغیرہ۔

❁ نمازِ خوف کا حکم غزوۂ احزاب کے بعد کا ہے۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جنگ خندق کے موقع پر مشرکوں نے ہمیں نماز ظہر ادا کرنے سے روکے رکھا، حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور یہ واقعہ قتال کے بارے میں (سورۂ بقرہ: ۲۳۹ میں) جو نازل ہوا ہے اس سے پہلے کا ہے۔'' [نسائی، کتاب الأذان، باب للفائت من الصلوات: ٦٦٢۔ مسند أحمد: ٣/ ٢٥، ح: ١١٢٠٤۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ خوف کی رکعات

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :

« إِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ عَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْمُقِيمِ أَرْبَعًا وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً »[مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب صلاة المسافر وقصرها : ٦٨٧/٦]

''اللہ تعالیٰ نے تمھارے نبی ﷺ کی زبان سے مسافر پر دو رکعات، مقیم پر چار رکعات اور حالت خوف میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔''

❁ دو رکعات بھی جائز ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

« فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيِ الْخَوْفِ »[بخاری، كتاب المغازی، باب غزوة ذات الرقاع : ٤١٢٧۔ مسلم : ٨٣٩]

''نبی اکرم ﷺ نے نمازِ خوف کی دو رکعات پڑھائیں۔''

نمازِ خوف کی جماعت

❁ خوف میں جماعت ممکن ہو تو نماز با جماعت ہی ادا کرنی چاہیے۔ ارشاد ربانی ہے :

﴿ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ ﴾ [النساء : ١٠٢]

'اور جب تو ان میں موجود ہو، پس ان کے لیے نماز کھڑی کرے تو لازم ہے کہ ان میں سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہو۔''

❁ اگر جماعت کروانا مشکل ہو تو تنہا نماز پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

« لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ، فَأَدْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتّٰى نَأْتِيَهَا، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي »

[بخاری، كتاب الخوف، باب صلاة الطالب والمطلوب راكبًا و إيماء : ٩٤٦]

''تم میں سے کوئی بنو قریظہ (کی بستی) میں پہنچے بغیر نماز عصر نہ پڑھے۔'' تو بعض لوگوں نے راستے ہی میں عصر کا وقت پالیا، اب ان میں سے بعض نے کہا ہم تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنو قریظہ میں پہنچ کر نماز پڑھیں گے اور بعض نے کہا کہ ہم تو ابھی پڑھیں گے۔''

نمازِ خوف ادا کرنے کا طریقہ

❁ جنگ اور خوف کے حالات مختلف جگہوں میں مختلف ہوتے ہیں، لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے نمازِ خوف کے کئی طریقے بتائے ہیں، حالات کے مطابق ایسے طریقے کا انتخاب کیا جاسکتا ہے جو ممکن اور آسان ہو، چند طریقے حسب ذیل ہیں:

① اگر سب مسلمانوں کا ایک جماعت سے نماز پڑھنا ممکن ہو تو ایک ہی جماعت سے نماز ادا کرنی چاہیے۔ [النساء: ۱۰۲]

② اگر ایک جماعت سے نماز ادا کرنا ممکن نہ ہو تو حالات کے اعتبار سے مسلمانوں کی مختلف جماعتیں بن جائیں اور الگ الگ جماعت کروالیں۔

③ اگر امام ایک ہے تو وہ سب کو علیحدہ علیحدہ جماعت کرادے۔ فرائض کے علاوہ باقی اس کے نفل ہو جائیں گے۔ جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں اور (اس طرح) نبی کریم ﷺ کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوگئیں۔'' [بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات الرقاع: ۴۱۳۶۔ مسلم: ۱۹۴۹]

④ اگر جماعت ممکن نہ ہو تو جو شخص جہاں اور جس حالت میں ہے اسی حالت میں نماز ادا کر لے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ﴾ [البقرۃ: ۲۳۹]

''اگر تم حالت خوف میں ہو تو پیدل ہو یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز ادا کرو)۔''

⑤ اگر ایک جگہ ٹھہر کر نماز ادا نہیں کی جاسکتی تو ہر آدمی جس حال میں ہو، نماز ادا کر لے، یعنی سوار ہو یا پیدل، چل پھر رہا ہو یا دوڑ۔ اس میں قبلہ رخ ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے اور رکوع و سجود اشارے سے کر لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اگر خوف اس سے زیادہ ہو تو کھڑے کھڑے، یا سواری پر (چلتے ہوئے) اشارے سے نماز ادا کر لو، رخ قبلہ کی طرف ہو یا غیر قبلہ کی طرف۔'' [بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله : ﴿ فإن خفتم فرجالا أو ركبانا ﴾ ..... الخ : ٤٥٣٥۔ مسلم : ٨٣٩/٣٠٦]

⑥ آپ ایسے علاقے میں ہیں جہاں نماز پڑھنے ہی سے خطرہ ہے تو اشارے سے نماز ادا کر لیں، مندرجہ بالا حدیث اس کی دلیل ہے، مزید یہ کہ عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے مجھے خالد بن سفیان الہذلی کے تعاقب میں عُرنہ اور عرفات کی طرف روانہ کیا اور فرمایا: ''جاؤ اور اسے قتل کر دو۔'' جب میں نے اسے دیکھا تو نماز عصر کا وقت ہو چکا تھا، میں نے خیال کیا کہ اگر میں نے نماز مؤخر کی تو میرے اور اس کے درمیان کچھ ہو جائے گا۔ تو میں اس کی طرف چلنے لگا اور ساتھ ساتھ اشاروں سے نماز پڑھنے لگا۔'' [أبو داؤد، كتاب صلاة السفر، باب صلاة الطالب : ١٢٤٩۔ صححه ابن خزيمة : ٩١/٣، ٩٢، ح : ٩٨٢۔ ابن حبان : ٧١٦٠۔ عبد الله بن عبد الله بن أنيس صدوق حسن الحديث، وثقه ابن خزيمة و ابن حبان بتصحيح حديثه، و ذكره ابن حبان فى الثقات : ٣٧/٥]

❁ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز خوف کے مختلف طریقے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے مختلف ایام میں مختلف صورتوں سے نماز ادا کی، لہٰذا ہر وہ طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے جو نماز کے لیے زیادہ احتیاط والا اور پہرے (دفاع) کے لیے زیادہ سود مند ہو۔''

[معالم السنن : ٢٦٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجود کا بیان

- اس باب میں ان مواقع کو بیان کیا جا رہا ہے جہاں شریعت نے ہمیں صرف سجدہ کرنے کی ہدایت کی ہے، نماز ادا کرنے کی نہیں۔
- سجدہ چونکہ نماز نہیں ہے، لہٰذا اس کے لیے نماز کے احکام ومسائل اور شرائط کی پابندی ضروری نہیں۔
- سجدہ کے لیے وضو ضروری نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ))[أبو داوٗد، كتاب الأطعمة، باب فى غسل اليدين عند الطعام : ٣٧٦٠۔ ترمذی: ١٨٤٧۔ نسائی: ١٣٢۔ صحیح]

''مجھے صرف نماز کے لیے وضو کا حکم دیا گیا ہے۔''

یعنی وضو نماز کے لیے شرط ہے، محض سجدے کے لیے نہیں۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ يَا وَيْلِيْ! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ))[مسلم، كتاب الإيمان، باب بيان إطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة : ٨١]

''جب آدمی سجدہ والی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے، تو شیطان علیحدہ ہو کر روتا ہے اور کہتا ہے: ''ہائے میری ہلاکت! آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا، لہٰذا اسے جنت ملے گی، جبکہ مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو میں نے نافرمانی کی اور میرے لیے آگ ہے۔''

- نماز میں قرآن مجید کی سجدہ والی آیت تلاوت کی جائے تو سجدہ کرنا چاہیے۔
- امام نماز میں آیت سجدہ پر سجدہ کرے تو مقتدی بھی سجدہ کریں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ عَلَيْنَا السُّوْرَةَ فِيْهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ » [بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من سجد لسجود القارئ : ۱۰۷۵]

''نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے کوئی سجدہ والی سورت پڑھتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی سجدہ کرتے تھے۔''

- سجدۂ تلاوت میں مندرجہ ذیل دعا پڑھنی چاہیے:

« اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ » [ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء ما یقول فی سجود القرآن : ۵۷۹۔ ابن ماجه : ۱۰۵۳۔ صحیح]

''اے اللہ! اس سجدے کی وجہ سے میرے لیے اپنے پاس ثواب لکھ اور اس کی وجہ سے مجھ سے گناہوں کا بوجھ اتار دے اور اسے میرے لیے اپنے ہاں ذخیرہ بنا دے اور اس سجدے کو میری طرف سے قبول فرما، جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد (علیہ السلام) سے قبول فرمایا ہے۔''

دوسری دعا، جو مشہور ہے: « سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ » یہ عام سجدوں کی دعا ہے اور جس روایت میں سجدۂ تلاوت کا ذکر ہے، جیسے ابو داؤد (۱۴۱۴)، وہ ضعیف ہے، اس میں ایک راوی ''رجل'' مجہول ہے۔

- سجدۂ تلاوت فرض نہیں، یعنی چھوڑ دینے پر گناہ نہیں۔ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

«قَرَأْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿وَالنَّجْمِ﴾ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا»
[بخاری، کتاب سجود القرآن، باب من قرء السجدة ولم يسجد : ١٠٧٣۔ مسلم : ٥٧٧]
''میں نے نبی ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ نہیں کیا۔''

سجدۂ آیات (آفات) کا بیان

❁ کوئی بھی آفت ظاہر ہو تو فوراً سجدے میں گر جانا چاہیے۔ عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خبر دی گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی فلاں بیوی فوت ہوگئی ہیں تو آپ سجدے میں گر گئے، ان سے کہا گیا کہ آپ اس موقع پر سجدہ کیوں کر رہے ہیں؟ تو انھوں نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوا وَ أَيُّ آيَةٍ أَعْظَمُ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ» [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب السجود عند الآيات : ١١٩٧۔ ترمذی : ٣٨٩١۔ حسن]
''جب تم کوئی آفت دیکھو تو فوراً سجدے میں گر جاؤ اور بھلا زوجۂ نبی ﷺ کی وفات سے بڑھ کر بھی کوئی حادثہ ہوگا۔''

سجدۂ شکر کا بیان

❁ جب آدمی کو کوئی نعمت یا خوشخبری ملے تو اسے فوراً سجدے میں گر جانا چاہیے۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں:

«أَنَّهُ كَانَ إِذَا جَاءَ أَمْرُ سُرُورٍ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ»
[أبوداؤد، كتاب الجهاد، باب فی سجود الشكر : ٢٧٧٤۔ ترمذی : ١٥٧٨۔ ابن ماجه : ١٣٩٢۔ حسن]
''نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی نعمت میسر آتی، یا کوئی خوشخبری ملتی تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عیدین کا بیان

❁ عیدین اسلام کے شعائر میں سے ہیں اور انھیں کسی صورت ترک نہیں کیا جا سکتا۔

❁ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« كَانَ لَكُمْ يَوْمَانِ تَلْعَبُونَ فِيهِمَا وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحٰى » [نسائی، کتاب صلاة العیدین، (باب) : ۱۵۵۷۔ أبو داؤد : ۱۱۳٤۔ صحیح]

''(دور جاہلیت میں) تمھارے کھیلنے کودنے کے لیے دو دن مخصوص تھے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے میں تمھیں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں، یعنی یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔''

عیدین کے دن روزہ رکھنا

❁ عیدین کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

« أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْعِيدَيْنِ » [بخاری، کتاب الأضاحی، باب ما یؤکل من لحوم الأضاحی وما یتزوّد منها : ۵۵۷۱۔ مسلم : ۱۱۳۷]

''رسول اللہ ﷺ نے تمھیں عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

عید کی تیاری کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ عید کے دن خوبصورت اور خاص لباس پہنتے تھے۔ [بخاری، کتاب العیدین، باب فی العیدین والتجمل فیه : ۹٤۸]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ جمعہ کے دن عید الفطر آئی تو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ''دو عیدیں ایک ہی دن میں اکٹھی ہو گئی ہیں۔'' [أبو داؤد، كتاب الجمعة، باب إذا وافق يوم الجمعة يوم عيد : ١٠٧٢۔ صحيح]

لہٰذا عید کے لیے ان تمام آداب کا خیال رکھنا چاہیے جو جمعہ کے ضمن میں بیان ہوئے ہیں، یعنی غسل، لباس، خوشبو اور مسواک وغیرہ کا اہتمام جس طرح جمعہ کے لیے کیا جاتا ہے اسی طرح عید کے لیے بھی ہونا چاہیے۔

عید کے دن کھیل کود

❁ عید کے دن خوشی کے دن ہیں، ان میں کھیلنا کودنا جائز ہے، تاکہ خوشی کا اظہار ہو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''عید الفطر یا عید الاضحیٰ کا دن تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی میرے پاس تشریف فرما تھے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں جنگِ بعاث کے وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار کے شعراء نے اپنے فخر میں کہے تھے، تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہ شیطانی مزامیر!'' انھوں نے یہ جملہ دو دفعہ دہرایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابو بکر! انھیں چھوڑ دے، ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور ہماری عید آج کا یہ دن ہے۔'' [بخاری، كتاب مناقب الأنصار، باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم و أصحابه المدينة : ٣٩٣١۔ مسلم : ٨٩٢]

❁ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''عید کے دن حبشی صحابہ (رضی اللہ عنہم) اپنے سپر اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔'' [بخاری، كتاب الجهاد، باب الدرق : ٢٩٠٧۔ مسلم : ٨٩٢/١٧]

عید کے دن ملاقات کرنا

❁ محدث امام علی بن ثابت الجزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے امام مالک رحمہ اللہ سے '' تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَ مِنْكَ '' (اللہ تعالیٰ ہماری اور تمھاری نیکیاں قبول فرمائے) کے متعلق پوچھا، جو کلمہ لوگ عید کے دن ایک دوسرے سے کہتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ہمارے ہاں (مدینہ میں) لوگ ہمیشہ ہی سے ایسا کرتے آ رہے ہیں اور ہم اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے۔'' [الثقات ابن حبان : ۹/ ۹۰، ت : ۱۵۳۴۸۔ إسناده صحیح]

❁ امام مکحول تابعی رحمہ اللہ کے بارے میں آتا ہے کہ عید والے دن جب کوئی شخص ان سے ملتا تو وہ اسے یہ دعا دیتے: '' بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ '' کہ اللہ تعالیٰ تیرے اعمال میں برکت دے۔ [تاریخ ابن معین، روایة الدوری : ۲/ ۳۳۶، ت : ۵۱۶۷، إسناده حسن لذاته، حجوة و عثمان هما صدوقان وثقهما الجمهور]

❁ عیدین کے دن خاص طور پر معانقہ کرنے یعنی گلے ملنے کی کوئی دلیل میرے علم میں نہیں ہے۔ [تفصیل کے لیے دیکھیں هداية النجدين فی حكم المعانقة والمصافحة بعد العيدين لمحدث علامة شمس الحق عظيم آبادی رحمہ اللہ : ۱۱۶ تا ۱۲۵]

تکبیراتِ عید

❁ تکبیرات کہنا عید کا حصہ ہے، لازمی طور پر کہنی چاہییں، ارشاد ربانی ہے:

﴿ لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ [البقرة : ۱۸۵]

''اور تاکہ تم (ایک ماہ کے روزوں کی) گنتی پوری کرو اور تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو، اس پر جو اس نے تمھیں ہدایت دی ہے اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔''

❁ عید کی تکبیرات بلند آواز سے پڑھنی چاہییں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيْدَيْنِ..... رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ » [ابن خزيمة: ۲/ ۶۱۲، ح : ۱۴۳۱۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ۱۷۱]

''رسول اللہ ﷺ عیدین کے دنوں میں باہر نکلتے، تو بلند آواز سے تکبیر و تہلیل پڑھتے ہوئے نکلتے۔''

❁ امام نافع تابعی رحمہ اللہ کہتے ہیں: ''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد سے سویرے سویرے ہی عیدگاہ کی طرف نکل جاتے تھے اور عیدگاہ میں پہنچنے تک بلند آواز میں تکبیرات کہتے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

رہتے اور وہاں امام کے آنے تک بھی تکبیرات کہتے رہتے۔'' [السنن الکبریٰ للبیھقی : ۲۷۹/۳، ح : ٦١٢٩، إسناده حسن لذاته۔ سنن الدارقطنی : ٤٤/٢، ح : ١٦٩٨]

❁ خواتین بھی عید گاہ کو جاتے ہوئے اور عید گاہ میں نماز تک آہستہ آواز سے تکبیرات کہیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں: ''(نبی ﷺ کی طرف سے) ہمیں عید کے دن عید گاہ جانے کا حکم ہوتا، یہاں تک کہ کنواری لڑکی بھی اپنے پردے والی جگہ سے باہر نکلتی اور حیض والی عورتیں بھی نکلتیں، وہ لوگوں کے پیچھے رہتیں، مردوں کے ساتھ تکبیرات کہتیں، ان کے ساتھ دعا میں شریک ہوتیں اور اس دن کی برکت اور پاکیزگی حاصل کرنے کی امید رکھتیں۔'' [بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر أیام منًی و إذا غدا إلی عرفة : ۹۷۱۔ مسلم : ۱۱/ ۸۹۰]

❁ رسول اللہ ﷺ سے تکبیراتِ عید کے کوئی خاص الفاظ ثابت نہیں ہیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے تکبیرات کے مختلف الفاظ ثابت ہیں، جو مندرجہ ذیل ہیں:

① عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تکبیرات کے الفاظ یوں پڑھا کرتے تھے:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ أَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، عَلٰى مَا هَدَانَا» [السنن الکبریٰ للبیھقی : ۳۱۵/۳، ح : ٦٢٨٠۔ إسناده صحیح]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ سب سے بڑا اور جلالت والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، (اس کی یہ سب تعریفیں) اس وجہ سے کہ اس نے ہمیں ہدایت دی۔''

② اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ الفاظ بھی ثابت ہیں:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَأَجَلُّ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ» [مصنف ابن أبی شیبة : ٤٨٩/١، ٤٩٠، ح : ٥٦٤٥، ٥٦٥٤۔ إسناده صحیح]

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بڑا اور سب سے زیادہ جلالت والا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں۔''

④ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے تکبیرات کے الفاظ یوں منقول ہیں:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَعْلٰى وَ أَجَلُّ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ صَاحِبَةٌ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلَدٌ، اَوْ يَكُوْنَ لَكَ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ، أَوْ يَكُوْنَ لَكَ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِيرًا، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنَا» [السنن الكبرٰى للبيهقي : ٣/٣١٦، ح : ٦٢٨٢۔ إسناده صحيح]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اے اللہ! تو اس سے اعلیٰ و اجل ہے کہ تیری کوئی بیوی ہو، یا تیری اولاد ہو، یا بادشاہی میں تیرا کوئی شریک ہو، یا عاجزی و کمزوری کی وجہ سے تیرا کوئی مددگار ہو، اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے رہو، اے اللہ! ہمیں معاف فرما، اے اللہ! ہم پر رحم فرما!''

④ ابراہیم نخعی تابعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ یوم عرفہ کو یہ تکبیرات پڑھتے تھے:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ» [ابن أبي شيبة : ٢/١٦٧، ح : ٥٦٤٩۔ صحيح]

''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں۔''

تکبیرات عید کے یہ الفاظ دارقطنی میں مرفوع بھی مروی ہیں، لیکن اس کی سند سخت ضعیف ہے اور یہی الفاظ سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے ابن ابی شیبہ میں بھی مروی ہیں، لیکن وہ سند بھی ضعیف ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نمازِ عید کا بیان

❁ نماز عیدین کا ایک لازمی جز ہے، یہ مردوں اور عورتوں (جو شرعی احکام کے مکلف ہیں) سب پر فرض عین ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ » [بخاری، کتاب العیدین، باب سنة العیدین لأهل الإسلام : ۹۵۱]

''ہم اپنے اس (عید کے) دن کی ابتدا نماز سے کریں گے۔''

❁ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« أَمَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ ذَوَاتِ الْخُدُوْرِ »

[بخاری، کتاب العید، باب خروج النساء والحیض إلی المصلی : ۹۷٤۔ مسلم : ۸۹۰]

''ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جوان پردے والی خواتین کو بھی عید گاہ میں لے کر جائیں۔''

نمازِ عید میں خواتین کی شرکت

❁ عید گاہ میں عورتوں کی شرکت لازمی ہے، اگرچہ وہ حیض یا نفاس کے دن گزار رہی ہوں۔

❁ حیض ونفاس والی عورتیں نماز سے علیحدہ رہیں لیکن دعا، تکبیرات (اور خطبہ) میں ضرور شرکت کریں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

« أَمَرَنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا » [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب وجوب الصلاۃ فی الثیاب : ۳۵۱۔ مسلم : ۸۸۳/۱۲]

''ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عید کے دن حیض والی اور پردہ دار خواتین کو بھی لے کر آئیں، تاکہ وہ مسلمانوں کے اجتماع اور دعا میں شامل ہوں، ہاں حیض والی عورتیں جائے نماز سے دور رہیں۔ ایک عورت کہنے لگی: ''اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کسی کے پاس اوڑھنی نہیں ہوتی؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اسے اپنی اوڑھنی میں سے ایک حصہ اوڑھا دے۔''

بعض لوگوں نے ان تمام احادیث کے باوجود عورتوں کے لیے عید گاہ میں جانے پر پابندی لگا رکھی ہے اور یہ مشہور کر رکھا ہے کہ عورتوں کے لیے عید گاہ میں جانا ممنوع ہے، یہ سراسر زیادتی اور احادیث کے خلاف ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''عورتوں کے عید کے لیے نکلنے کو مطلق طور پر مکروہ کہنا صحیح احادیث کا فاسد آراء کے ذریعے سے رد کرنا ہے اور اگر نوجوان لڑکیوں کو خاص طور پر روکا جائے تو متفق علیہ صریح حدیث اس کا انکار کرتی ہے، یعنی یہ متفق علیہ حدیث کے صراحتاً خلاف ہے۔'' [نیل الأوطار : ۳۴۲/۳۔ والنسخة الأخری : ۳۰۶/۳]

نمازِ عید میں بچوں کی شرکت

بچوں کو بھی نمازِ عید میں شرکت کرنی چاہیے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے دور میں بچے تھے، فرماتے ہیں:

« خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحٰى فَصَلَّى الْعِيْدَ » [بخاری، کتاب العیدین، باب خروج الصبیان إلی المصلی : ۹۷۵۔ مسلم : ۸۸۴]

''میں نبی ﷺ کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نکلا اور نماز عید ادا کی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ بڑوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے خاندان کے تمام افراد (چھوٹے، بڑے اور مرد وعورت سب) کو لے کر جائیں۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ (گھر کے افراد) فضل بن عباس، عبداللہ، عباس، علی، جعفر، حسن، حسین، اسامہ بن زید، زید بن حارثہ اور ایمن بن ام ایمن (رضی اللہ عنہم) سب کو لے کر عیدین (کی نماز) کے لیے نکلتے۔''

[ابن خزيمة : ٢/٦١٢، ح : ١٤٣١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ١٧١]

عیدگاہ جانے کے آداب

❁ نمازِ عید کے لیے جانے کے وہی آداب ہیں جو عام نماز کے لیے جانے کے ہیں، لہٰذا ''جماعت کے لیے جانے کے آداب'' ملاحظہ فرمائیں، ان کے علاوہ یہ کہ عیدگاہ کو جاتے ہوئے اور عیدگاہ میں نماز تک بلند آواز سے تکبیرات کہنا مسنون ہے۔ [إرواء الغليل : ٦٥٠۔ السنن الكبرى للبيهقي : ٣/٢٧٩، ح : ٦١٢٩، إسناده حسن لذاته]

دوسری روایت میں ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ فِي الْعِيْدَيْنِ ..... رَافِعًا صَوْتَهُ بِالتَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ)) [ابن خزيمة : ٢/٦١٢، ح : ١٤٣١۔ سلسلة الأحاديث الصحيحة : ١٧١]

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ عیدین کے لیے نکلتے تو بلند آواز سے ''لا الہ الا اللہ'' اور تکبیر کہتے تھے۔''

نمازِ عید کے اوقات

❁ نمازِ عید کا وقت سورج طلوع ہو کر ذرا بلند ہونے پر ہے۔

❁ نمازِ عید جلدی ادا کر لینی چاہیے۔ یزید بن خمیر الرحبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''صحابیٔ رسول عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن نکلے، امام کی تاخیر پر ناراضی کا اظہار کیا اور فرمایا: ''(دورِ نبوی میں) اس وقت تو ہم نماز سے فارغ ہو جایا کرتے تھے'' اور وہ نمازِ ضحیٰ کا وقت تھا۔'' [أبو داؤد، كتاب الصلاة، باب وقت الخروج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إلى العيد: ١١٣٥۔ ابن ماجه : ١٣١٧۔ صحيح]

❁ نماز عید کا آخری وقت زوال سے پہلے تک ہے، جیسا کہ ایک قافلہ دن کے آخری حصے میں آیا اور انھوں نے نبی ﷺ کے سامنے گواہی دی کہ انھوں نے گزشتہ کل چاند دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے اعلان کر دیا کہ روزہ افطار کر دو اور کل عید کی نماز کے لیے آ جانا (کیونکہ اس دن نماز عید کا وقت گزر چکا تھا)۔[ابن ماجه، كتاب الصيام، باب ما جاء في الشهادة على رؤية الهلال : ١٦٥٣۔ أبوداؤد : ١١٥٧۔ نسائي : ١٥٥٨۔ صحيح]

نمازِ عید کے لیے اذان و اقامت

❁ عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں ہیں۔ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے نماز سے آغاز کیا، بغیر اذان اور اقامت کے۔''[مسلم، كتاب صلاة العيدين، باب صلاة العيدين : ٤/ ٨٨٥]

❁ لیکن سپیکر وغیرہ میں نمازِ عید کا وقت وغیرہ بتانا جائز ہے، جیسا کہ ایک قافلے والوں نے نبی ﷺ کے سامنے گزشتہ کل چاند دیکھنے کی گواہی دی تو آپ ﷺ نے روزہ افطار کرنے اور کل عید کرنے کا اعلان کروایا۔[ابن ماجه : ١٦٥٣]

نماز عیدین کا طریقہ

❁ عید والے دن سب سے پہلے عید کی نماز پڑھنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ »[بخاري، كتاب العيدين، باب سنة العيد لأهل الإسلام : ٩٥١]

''ہم اپنے اس (عید کے) دن کی ابتدا نماز سے کریں گے۔''

❁ عید کی نماز دو رکعت ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ »[بخاري، كتاب العيدين، باب الصلاة قبل العيد وبعدها: ٩٨٩۔ مسلم : ٨٨٤]

''نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن نکلے اور دو رکعت نماز ادا کی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ عید کی نماز ادا کرنے کا طریقہ وہی ہے جو عام نماز کا ہے، فرق صرف یہ ہے کہ نماز عید میں بارہ تکبیرات زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں دعائے استفتاح کے بعد سات زائد تکبیرات (ٹھہر ٹھہر کر) کہیں، پھر قراءت کریں اور دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر پانچ زائد تکبیرات کہیں، پھر قراءت کریں۔ سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْأُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَ فِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ)) [ترمذی، کتاب العیدین، باب ما جاء فی التکبیر فی العیدین : ٥٣٦۔ أبوداؤد : ١١٥١۔ ابن ماجه : ١٢٧٧۔ صحیح]

''نبی اکرم ﷺ عیدین کی نمازوں میں پہلی رکعت میں سات تکبیرات کہتے، پھر قراءت کرتے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیرات کہتے، پھر قراءت کرتے تھے۔''

❁ بعض لوگوں کے نزدیک چھ تکبیرات زائد ہیں، تین پہلی رکعت میں اور تین دوسری رکعت میں، لیکن اس کی دلیل والی روایت ضعیف ہے۔ [ملاحظہ ہو معالم السنن : ١/ ٢٥٢۔ نیل الأوطار : ٣/ ٣٥٦]

❁ ہر زائد تکبیر کہتے ہوئے رفع الیدین کرنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ..... وَيَرْفَعُهُمَا فِيْ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوْعِ)) [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب رفع الیدین فی الصلاة : ٧٢٢۔ صحیح]

''رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو کندھوں کے برابر تک ہاتھ اٹھاتے، پھر تکبیر کہتے..... اور رکوع سے پہلے جتنی بھی تکبیرات کہتے ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے۔''

یہ حدیث رکوع سے پہلے کہی جانے والی تمام تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین کو مشروع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرار دیتی ہے، اگرچہ اس میں صراحتاً نماز عید کا ذکر نہیں ہے، لیکن امت کا عملی تسلسل یہی ہے، جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ سے عید کی زائد تکبیرات میں رفع الیدین کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: ''ہاں! ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرو، لیکن اس مسئلہ کے حوالے سے میں نے کوئی حدیث نہیں سنی۔'' [إرواء الغلیل : ۱۱۳/۳] ان کے علاوہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد (یعنی ائمہ اربعہ)، امام اوزاعی اور عطاء رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ نیز دیکھیے فتاویٰ علمیہ المعروف توضیح الاحکام از حافظ زبیر علی زئی رحمہ اللہ (۴۵۵/۱ تا ۴۵۹)۔

نماز عیدین کی قراءت

- عیدین کی نماز میں قراءت بلند آواز سے کی جائے گی۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز عید کی پہلی رکعت میں ''سورۃ الاعلیٰ'' اور دوسری رکعت میں ''سورۃ الغاشیہ'' پڑھنا ثابت ہے۔ اس کے علاوہ پہلی رکعت میں ''سورۂ ق'' اور دوسری رکعت میں ''سورۂ قمر'' پڑھنا بھی ثابت ہے۔ [مسلم، کتاب الجمعة، باب ما یقرأ فی صلاة الجمعة : ۸۷۸، ۸۹۱]

عید کا خطبہ

- عید کا خطبہ ایک ہی ہے جو نماز کے بعد ہوتا ہے اور کھڑے ہو کر دیا جاتا ہے۔
- خطبۂ عید میں وعظ و نصیحت کی جائے اور صدقے کا حکم دیا جائے۔ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف جاتے اور سب سے پہلے نماز پڑھاتے، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوتے، آپ انھیں وعظ و نصیحت کرتے، احکام شریعت بتاتے اور فرماتے: ''صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو۔'' [بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر : ۹۵۶۔ مسلم : ۸۸۹]
- عید کے لیے دو خطبوں کی کوئی صحیح دلیل موجود نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خواتین کو علیحدہ خطبہ دینے سے دو خطبوں کا استدلال کرنا قطعاً درست نہیں، کیونکہ صحیح مسلم

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(۸۸۴/۲) میں اس کی یہ وجہ بیان کی گئی ہے کہ دور ہونے کی وجہ سے انھوں نے خطبہ نہیں سنا تھا۔

- رسول اللہ ﷺ عید کا خطبہ دینے کے لیے عید گاہ میں منبر نہیں لے جاتے تھے، بلکہ بغیر منبر کے کھڑے ہو کر خطبہ دیتے تھے۔ [بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر : ۹۵۶۔ مسلم : ۸۸۹]
- اگر لوگوں کی تعداد زیادہ ہو اور امام کی آواز لوگوں تک نہ پہنچ رہی ہو تو امام اونچی جگہ کھڑا ہو کر خطبہ دے سکتا ہے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْعِيْدِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ »
[ابن حبان : ۲۸۲۵۔ شعیب الارنؤوط نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن سواری پر بیٹھ کر خطبہ دیا۔''

- عید کا خطبہ سننا سنت ہے، اس لیے مجبوری کے تحت کوئی شخص بغیر خطبہ سنے بھی جا سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز عید کے بعد فرمایا:

« إِنَّا نَخْطُبُ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ » [أبو داؤد، کتاب الصلاة، باب الجلوس للخطبة : ۱۱۵۵۔ نسائی : ۱۵۷۲۔ ابن ماجه : ۱۲۹۰۔ صحیح]

''اب ہم خطبہ دیں گے، جو خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا چاہے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہتا ہے وہ چلا جائے۔''

عید گاہ میں نوافل

- نماز عید سے پہلے یا بعد عید گاہ میں نوافل پڑھنا جائز نہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

«أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا » [بخاری، کتاب العیدین، باب الصلاة قبل العید و بعدها : ۹۸۹۔ مسلم : ۸۸۴]

''بے شک نبی ﷺ عید کے دن نکلے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے یا بعد میں کوئی نماز نہیں پڑھی۔''

گاؤں میں نمازِ عید

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نمازِ عید صرف شہر میں ہوگی، گاؤں میں نہیں، لیکن یہ خیال باطل ہے، کیونکہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زاویہ گاؤں میں عید سے متعلق حکم دیا تو اس نے ان کے اہل وعیال اور بیٹوں کو جمع کر کے شہر والوں کی طرح نماز عید پڑھائی اور ان کی طرح تکبیرات کہیں۔ [بخاری، کتاب الصلاۃ، باب إذا فاته العید یصلی رکعتین، تعلیقًا، قبل الحدیث : ۹۸۷]

نماز عید کس جگہ ادا کرنی چاہیے؟

رسول اللہ ﷺ عید کی نماز ہمیشہ عید گاہ میں ادا کرتے تھے۔ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى » [بخاری، کتاب العیدین، باب الخروج إلی المصلی بغیر منبر : ۹۵۶]

''نبی اکرم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ کی طرف جاتے تھے۔''

مجبوری کی صورت میں مسجد یا کسی اور جگہ نمازِ عید پڑھی جا سکتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا ﴾ [التغابن : ۱۶]

''اپنی طاقت کے مطابق اللہ سے ڈرو، احکام سنو اور اطاعت کرو۔''

اگر عید جمعہ کے دن آ جائے تو.....؟

ہمارے ہاں بعض لوگ جمعہ کے دن عید آنے کو حکومت کے حق میں بہت برا سمجھتے ہیں، اس کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ یہ خوشی کا موقع ہے کہ دو عیدیں ایک دن جمع ہو گئی ہیں۔

عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے ہو جائیں تو عید لازمی پڑھنی چاہیے، لیکن جمعہ ادا کرنے کی رخصت ہے، جبکہ دونوں ادا کرنا افضل ہے۔ ایاس بن ابی رملہ شامی سے روایت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے، کہتے ہیں کہ میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کر رہے تھے: ''کیا تمھارے ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کبھی دو عیدیں (جمعہ اور عید) ایک ہی دن میں اکٹھی ہوئی ہیں؟'' انھوں نے کہا: ''ہاں!'' پوچھا: ''تب آپ نے کیسے کیا؟'' انھوں نے جواب دیا: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کی نماز پڑھی، پھر جمعہ کے بارے میں رخصت دے دی اور فرمایا:

« فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ » [أبو داؤد، كتاب الجمعة، باب إذا وافق يوم الجمعة يوم عيد : ١٠٧٠ ـ ابن ماجه : ١٣١٠ ـ صحيح]

''جو جمعہ پڑھنا چاہتا ہے وہ جمعہ پڑھ لے۔''

عید گاہ سے واپسی

❁ نمازِ عید سے واپسی پر راستہ تبدیل کرنا مسنون ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ » [بخاري، كتاب العيدين، باب من خالف الطريق إذا رجع يوم العيد : ٩٨٦]

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے لیے آتے جاتے راستہ تبدیل کیا کرتے تھے۔''

عید الفطر کے مخصوص مسائل

❁ عید الفطر یکم شوال کو ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اَلْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ » [ترمذي، كتاب الصوم، باب ما جاء في الفطر والأضحى متى يكون؟ : ٨٠٢ ـ ابن ماجه : ١٦٦٠ ـ صحيح]

''عید الفطر اس دن ہے جب روزے ختم ہو جائیں۔''

❁ شوال کا چاند نظر نہ آئے تو رمضان کے تیس دن پورے کر لیے جائیں۔ ارشادِ نبوی ہے:

« لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ [ثَلَاثِينَ] » [بخاري، كتاب الصوم، باب قول النبي ﷺ إذا رأيتم الهلال ..... الخ : ١٩٠٦، ١٩٠٧ ـ مسلم : ١٠٨٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''چاند دیکھے بغیر روزے نہ رکھو اور نہ روزے ختم کرو، حتیٰ کہ (شوال کا) چاند دیکھ لو، اگر بادل چھا جائیں تو (رمضان کے) تیس دن پورے کر لو۔''

❁ اگر شوال کے چاند کا علم نہ ہو اور روزہ رکھ لیا جائے اور بعد میں علم ہو کہ چاند نظر آ چکا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ چاند کی اطلاع عید کے وقت کے اندر اندر مل گئی ہے تو روزہ چھوڑ کر عید کر لینی چاہیے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ چاند کی اطلاع زوال کے بعد ملی ہے تو روزہ تو چھوڑ دینا چاہیے لیکن عید دوسرے دن کرنی چاہیے۔ [ابن ماجه : ١٦٥٣۔ أبو داؤد : ١١٥٧۔ نسائی : ١٥٥٨۔ صحیح]

صدقۂ فطر (فطرانہ) کا مسئلہ

❁ عید الفطر کی نماز کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ہر مسلمان پر اپنی طرف سے اور اپنے زیر کفالت افراد کی طرف سے فطرانہ ادا کرنا فرض ہے۔

❁ فطرانہ کی مقدار ایک فرد کی طرف سے علاقہ کی خوراک کا ایک صاع ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر فرض کیا ہے کھجور کا ایک صاع، یا جَو کا ایک صاع مسلمانوں کے غلام و آزاد، مرد و زن اور چھوٹے و بڑے ہر کسی پر اور حکم دیا کہ لوگوں کے نماز عید کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کیا جائے۔'' [بخاری، کتاب صدقة الفطر، باب فرض صدقة الفطر : ١٥٠٣۔ مسلم : ٩٨٤]

ایک صاع میں چار مُد ہوتے ہیں اور ایک مُد یہ ہے کہ (درمیانے ہاتھوں والا) آدمی اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور اس میں غلہ بھرے۔ [لسان العرب : ١٣/٥٣۔ مجمع بحار الأنوار : ٤/٥٦٨۔ النهاية فی غريب الحديث والأثر : ٤/٣٠٨۔ القاموس المحيط : ٤٠٧]

لہٰذا ثابت ہوا کہ ایک صاع درمیانی ہتھیلیوں والے آدمی کے دونوں ہاتھوں کی چار لپیں ہوتا ہے۔ [المجموع : ٦/١٢٩۔ مغنی المحتاج : ١/٣٨٢۔ المصباح المنير : ١/٤١٥۔ الايضاح والتبيان فی معرفة المكيال والميزان :٥٧، ٥٦۔ احكام زكوة وعشر:٥٣۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

المیزان فی الأوزان]

حافظ عبد السلام بھٹوی ﷾ لکھتے ہیں: ''صاع تولنے کا پیمانہ نہیں بلکہ ماپنے کا پیمانہ ہے، جسے پنجابی میں ٹوپہ کہتے ہیں۔ ایک صاع میں چار مُد ہوتے ہیں، پنجابی میں مُد کو پیڑو پی کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے صاع سے ماپی جانے والی ہر جنس کا وزن ایک نہیں ہوسکتا، بلکہ جو جنس بھاری ہوگی وہ زیادہ آئے گی، جیسا کہ گندم یا چاول ہیں اور جو ہلکی ہوگی کم آئے گی، مثلاً جَو یا مکئی....کتب احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے صاع کا اندازہ پانچ رطل اور ایک رطل کا تیسرا حصہ بیان ہوا ہے، جو اگرچہ عام طور پر ڈھائی کلو مشہور ہے، مگر تحقیق یہ ہے کہ وہ گندم میں سے دو کلو سے زیادہ نہیں، کیونکہ یہ بات طے شدہ ہے کہ ایک صاع میں چار مُد ہوتے ہیں۔''

[احکام زکوٰۃ و عشر و صدقہ فطر : ۵۵، ۵۶]

۞ صدقۂ فطر دینے کا صحیح و آسان طریقہ یہ ہے کہ درمیانے ہاتھوں والا آدمی دونوں ہاتھوں کی لپیں بھر کر چار مرتبہ دے دے۔ [فتاویٰ ھیئة کبار العلماء]

عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا

۞ عید الفطر کے لیے جانے سے پہلے کچھ کھانا مسنون ہے۔ سیدنا انس ؓ فرماتے ہیں:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا)) [بخاری، کتاب العیدین، باب الأکل یوم الفطر قبل الخروج : ۹۵۳]

''رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن طاق کھجوریں کھا کر جاتے تھے۔''

عید الاضحیٰ کے مخصوص مسائل

۞ عید الاضحیٰ ذوالحجہ کی دس تاریخ کو ہوتی ہے۔ [ترمذی، کتاب الصوم، باب ما جاء فی الفطر والأضحی متی یکون؟ : ۸۰۲۔ ابن ماجه : ۱۶۶۰]

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

۞ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا عمل اللہ کو زیادہ محبوب نہیں ہے۔'' لوگوں نے کہا: ''کیا جہاد بھی نہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جہاد بھی نہیں، مگر وہ مجاہد جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور کچھ بھی واپس نہ آئے۔''
[بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی أیام التشریق : ٩٦٩]

تکبیراتِ عشرہ ذی الحجہ

- ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں کثرت سے تکبیرات کہتے رہنا چاہیے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عشرہ ذی الحجہ میں بازاروں میں چلتے اور بلند آواز سے تکبیرات کہتے اور بازار والے لوگ بھی ان کے ساتھ مل کر تکبیرات کہتے۔ [بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل فی أیام التشریق، تعلیقًا، قبل الحدیث : ٩٦٩]

عرفہ کی فضیلت

- عرفہ کے دن دین اسلام مکمل ہوا، یعنی یہ تکمیل دین کا دن ہے۔ [بخاری، کتاب الإیمان، باب زیادة الإیمان ونقصانه : ٤٥۔ مسلم : ٣٠١٧]
- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''عرفہ سے بڑھ کر کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آگ سے اتنا آزاد کرتا ہو جتنا عرفہ کے دن آزاد کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ (بندوں کے) قریب ہوتا ہے اور فرشتوں پر بندوں کا حال دیکھ کر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے: ''یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟'' [مسلم، کتاب الحج، باب فضل یوم عرفة : ١٣٤٨]

یوم عرفہ کی تکبیرات

- ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں ذوالحجہ کی کم تاریخ سے اور بالخصوص نو (٩) سے تیرہ (١٣) تاریخ تک تکبیرات کہتے رہنا چاہیے۔ سیدنا علی اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم یوم عرفہ کی نماز فجر سے تیرہ ذوالحجہ کی شام تک تکبیرات کہتے تھے، نماز مغرب میں نہیں کہتے تھے۔ [مصنف ابن أبی شیبة : ٤٨٨/٣، ح : ٥٦٣٠، ٥٦٤٥۔ مستدرك حاکم :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۹۹/۱، ۳۰۰، ح: ۱۱۱۳، ۱۱۱۴۔ علامہ الالبانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے]

یوم عرفہ کا روزہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ، أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ، وَ السَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهُ » [مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر..... الخ : ١١٦٢]

''یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کو روزہ (رکھا جائے تو) مجھے امید ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

یوم عرفہ کے بارے میں بعض علماء نے اختلاف کیا ہے کہ آیا اپنے علاقے کی رؤیت کا اعتبار کرتے ہوئے نو ذوالحجہ کا روزہ رکھا جائے گا، یا پھر مکہ کی رؤیت کا اعتبار کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھا جائے گا جس دن حاجی میدان عرفات میں جمع ہوں گے۔ تو صحیح بات یہی ہے کہ اپنے علاقے کی رؤیت کا اعتبار کرتے ہوئے نو ذوالحجہ کو یہ روزہ رکھا جائے گا۔

قربانی کے دن کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ » [أبو داؤد، كتاب المناسك، باب فى الهدى إذا عطب قبل أن يبلغ : ١٧٦٥ ـ صحيح]

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ فضیلت والا دن قربانی کا دن ہے (یعنی دس ذی الحجہ)، پھر گیارہ ذی الحجہ ہے۔''

نمازِ عید الاضحیٰ کے آداب

عید الاضحیٰ کے دن نمازِ عید کے بعد کھانا کھانا سنت ہے۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

« كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ » [ترمذی، کتاب العیدین، باب (ما جاء فی) الأکل یوم الفطر قبل الخروج : ٥٤٢۔ ابن ماجه : ١٧٥٦۔ صحیح]

''نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے دن کوئی چیز (طاق کھجوریں) کھا کر نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد کھانا کھاتے تھے۔''

❁ بہتر یہ ہے کہ اس دن سب سے پہلے اپنی قربانی کا گوشت کھائیں، کیونکہ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری سند سے اس روایت کے الفاظ یوں ہیں:

« وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ النَّحْرِ حَتّٰى يَذْبَحَ »[ابن خزيمة : ٢/ ٦١٠، ٦١١، ح : ١٤٢٦۔ ابن حبان : ٢٨١٢۔ اسے شعیب الارنؤوط اور الاعظمی نے حسن کہا ہے]

''آپ ﷺ عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہ کھاتے، یہاں تک کہ قربانی کر لیتے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ قربانی پہلے دن اور نمازِ عید کے بعد عیدگاہ ہی میں کر لیا کرتے تھے۔ [بخاری، کتاب الأضاحی، باب الأضحی والنحر فی المصلی : ٥٥٥١، ٥٥٥٢]

نمازِ عید کے بعد قربانی

❁ قربانی عید الاضحیٰ کی نماز ادا کرنے کے بعد کرنی چاہیے، کیونکہ نماز سے پہلے جانور ذبح کرنے سے قربانی نہیں ہوگی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ نَحَرَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ »[بخاری، کتاب العیدین، باب الخطبة بعد العید : ٩٦٥۔ مسلم : ٧/ ١٩٦١]

''اس دن سب سے پہلے ہم نماز ادا کریں گے، پھر واپس جا کر قربانی کریں گے، جس شخص نے ایسا ہی کیا اس نے ہمارے طریقے کو پالیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی، اس نے اپنے گھر والوں کو گوشت مہیا کیا ہے، وہ قربانی ہرگز نہیں ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اگر کوئی غلطی سے نماز عید سے پہلے قربانی کر لے (تو استطاعت ہو) تو نماز کے بعد اسے دوبارہ قربانی کرنی چاہیے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

« مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرٰى مَكَانَهَا » [بخاری، کتاب العیدین، باب کلام الإمام و الناس فی خطبة العید..... الخ : ۹۸۵۔ مسلم : ۱۹۶۰/۳]

''جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کر لی، اسے اس کی جگہ (استطاعت ہو تو) دوسری قربانی کرنی چاہیے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنازے کے احکام ومسائل

بیماری گناہوں کا کفارہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بیماری کے ذریعے سے مسلمان کو اس کے گناہوں سے اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کو میل کچیل سے صاف کر دیتی ہے۔'' [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب عيادة النساء :٣٠٩٢۔صحيح]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''کسی بھی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح (خزاں میں) درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''
[بخاری، كتاب المرضى، باب شدة المرض : ٥٦٤٧۔ مسلم : ٢٥٧١]

حالتِ مرض میں کرنے کے کام

❁ مریض کو بیماری پر صبر کرنا چاہیے، ارشاد نبوی ﷺ ہے:

''مومن پر تعجب ہے کہ اس کا ہر معاملہ ہی اس کے لیے اچھا ہے اور یہ بھلائی صرف مومن کے لیے ہے، اگر اسے خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے، تو یہ اس کے لیے بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لیے بہتر ہے۔'' [مسلم، كتاب الزهد، باب المؤمن أمره كله خير : ٢٩٩٩]

❁ مرض سے تنگ آ کر موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ [بخاری، كتاب المرضى، باب تمنى المريض الموت : ٥٦٧١۔مسلم : ٢٦٨٠]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- اللہ سے حسن ظن رکھنا چاہیے۔ [مسلم، کتاب صفة الجنة، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت : ٢٨٧٧]
- رسول اللہ ﷺ ایک نوجوان کے پاس گئے جو حالت نزع میں تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیسا محسوس کر رہے ہو؟'' اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! مجھے اللہ سے (رحمت کی) امید بھی ہے اور اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کسی بندے کے دل میں موت کے وقت یہ دو چیزیں پیدا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز دے دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اسے اس سے بچا لیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔'' [ترمذی، کتاب الجنائز، باب الرجاء بالله ..... الخ : ٩٨٣۔ ابن ماجه : ٤٢٦١۔ حسن]
- کسی کے حقوق اس کے ذمہ ہوں تو انھیں ادا کرے، وگرنہ ان کی وصیت کرے۔
- وصیت تحریری شکل میں ہونی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہو تو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو۔'' [بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصایا : ٢٧٣٨۔ مسلم : ١٦٢٧]
- وصیت کرتے وقت دو آدمیوں کو گواہ بنانا چاہیے۔ [المائدة : ١٠٦]

وصیت کو تبدیل کرنا

- کسی کی وصیت کو تبدیل کرنا حرام ہے۔ [البقرة : ١٨١]
- اگر وصیت کتاب وسنت کے مطابق نہیں ہے تو اسے کتاب وسنت کے مطابق تبدیل کرنا ورثا پر فرض ہے۔ [البقرة : ١٨٢]
- وراثت تقسیم کرنے سے پہلے وصیت پوری کی جائے گی۔ [النساء : ١١]
- مال کے علاوہ کسی دینی کام کرنے کی بھی وصیت کی جا سکتی ہے، سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے قریب الوفات وصیت کی: ''جب میں مر جاؤں تو مجھے تکلیف نہ دینا، مجھے ڈر ہے کہ تم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوحہ کروگے، بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے نوحہ سے منع فرمایا تھا۔'' [ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراھیة النعی : ۹۸۶۔ حسن]

عیادت کی اہمیت وفضیلت

- مسلمان مریض کی عیادت ضرور کرنی چاہیے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مریض کی عیادت کیا کرو۔'' [بخاری، کتاب المرضٰی، باب وجوب عیادة المریض : ۵۶۴۹]
- اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تو نے میری عیادت کیوں نہ کی؟'' وہ کہے گا: ''اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا، تو تو رب العالمین ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''کیا تجھے علم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے؟ لیکن تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے علم نہیں تھا کہ اگر تو اس مریض کی عیادت کرتا تو تو مجھے اس کے پاس پاتا۔'' [مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل عیادة المریض : ۲۵۶۹]

- اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی اپنے مسلمان بھائی کے پاس عیادت کے لیے آتا ہے تو وہ مریض کے پاس آ کر بیٹھنے تک جنت کے پھل چنتا آتا ہے۔ جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو اس پر رحمت سایہ فگن ہو جاتی ہے۔ اگر (عیادت) صبح کے وقت ہو تو شام تک ستر ہزار فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں اور اگر شام کے وقت ہو تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اسے دعائیں دیتے رہتے ہیں۔'' [ابن ماجه، أبواب ما جاء فی الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عاد مریضًا : ۱۴۴۲۔ أبو داؤد : ۳۰۹۸۔ ترمذی : ۹۶۹۔ صحیح]

عیادت کے آداب

- شرعی حدود میں رہتے ہوئے مرد اور عورت ایک دوسرے کی عیادت کر سکتے ہیں، بشرطیکہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کسی فتنے کا اندیشہ نہ ہو۔ [بخاری، کتاب المرضٰی، باب عیادة النساء الرجال : ٥٦٥٤]

- مریض کو تسلی دینی چاہیے اور صبر کی تلقین کرنی چاہیے۔ [بخاری، کتاب الوصایا، باب الوصیة بالثلث : ٢٧٤٤۔ مسلم : ١٦٢٨]
- رسول اللہ ﷺ ان کلمات سے مریض کو تسلی دیتے تھے :

« لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى » [بخاری، کتاب المرضٰی، باب عیادة الأعراب : ٥٦٥٦]

''کوئی بات نہیں ان شاء اللہ تعالیٰ، یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی۔''

مریض کو دم کرنے کا طریقہ

- دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مریض کے جسم پر یعنی متاثرہ جگہ ہاتھ پھیریں اور ساتھ درج ذیل دعائیں پڑھیں، یا دعائیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر مریض کے جسم پر ہاتھ پھیریں، لیکن اگر کوئی شرعی عذر مانع ہو تو پھونک مارنا ہی کافی ہے :

① « لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى » [بخاری، کتاب المرضٰی، باب عیادة الأعراب : ٥٦٥٦]

② « أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ » [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادة : ٣١٠٦۔ ترمذی : ٢٠٨٣۔ صحیح]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (مذکورہ بالا) دعا مریض کے پاس سات مرتبہ پڑھیں، اگر اس کی موت کا وقت نہیں آ گیا تو اسے ضرور شفا ہو گی۔

③ « اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ، اِشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِيْ، لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ، شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا » [بخاری، کتاب المرضٰی، باب دعاء العائد للمریض : ٥٦٧٥۔ مسلم : ٢١٩١/٤٧]

④ سورۂ اخلاص، سورۂ فلق اور سورۂ ناس پڑھ کر دم کریں۔ [بخاری، کتاب الطب، باب الرقی بالقرآن والمعوذات : ٥٧٣٥۔ مسلم : ٢١٩٢]

⑤ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ [بخاری، کتاب الطب، باب الرقی بفاتحة الکتاب :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٥٧٣٦۔ مسلم : ٢٢٠١]

⑥ تین مرتبہ « بِسْمِ اللّٰهِ » اور سات مرتبہ « أَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَ أُحَاذِرُ » پڑھیں ۔ [مسلم، كتاب السلام، باب استحباب وضع يده على الألم مع الدعاء : ٢٢٠٢]

⑦ « بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ، مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ، بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ » [مسلم، كتاب السلام، باب الطب والمرض والرقى : ٢١٨٦]

قریب الوفات شخص کے پاس کرنے کے کام

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ » [مسلم، كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله : ٩١٦، ٩١٧]

''قریب الموت آدمی کو '' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' کی تلقین کرو۔''

کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زندگی کا آخری کلمہ '' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' ہوا وہ جنت میں جائے گا۔'' [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب فى التلقين : ٣١١٦۔ صحيح]

❁ مریض کو '' لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ '' پڑھنے کے لیے کہا جائے نہ کہ صرف خود پڑھا جائے۔ [مسند أحمد : ١٥٢/٣، ح : ١٢٥٧١، ١٢٥٩١، ١٣٨٦٢۔ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح علی شرط مسلم کہا ہے]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ، أَوِ الْمَيِّتَ، فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ » [مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المريض و الميت : ٩١٩]

''جب تم مریض کے پاس جاؤ، یا میت کے پاس بیٹھو تو اچھی بات کرو، کیونکہ تمھاری بات پر فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- قریب الوفات شخص کے پاس سورۂ یٰس تلاوت کرنے سے متعلق حدیث بالکل ضعیف ہے، اس پر عمل کرنا مسنون نہیں ہے۔ ملاحظہ ہو "ارواء الغلیل (۳/۱۵۰، ح: ۶۸۸)"
- قریب الوفات شخص کا چہرہ قبلہ رخ کرنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے، مثلاً سعید بن المسیب رحمہ اللہ پر غشی طاری ہوئی تو ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے کہنے پر ان کا بستر تبدیل کر کے قبلہ رخ کر دیا گیا۔ جب سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو ہوش آیا تو فرمایا: "میرا بستر پہلے کی طرح کر دو۔" [مصنف ابن أبی شیبة: ۲/۴۴۷، ح: ۱۰۸۷۷۔ صحیح]

وفات کے بعد حاضرین کی ذمہ داریاں

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ان کے پاس پہنچے تو ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں بند کر دیا۔ [مسلم، کتاب الجنائز، باب فی إغماض المیت والدعاء له إذا حضر: ۹۲۰]

اسی طرح میت کا منہ بھی بند کر دینا چاہیے اور ہاتھ اور پاؤں سیدھے کر دیے جائیں، تاکہ اکڑ نہ جائیں۔

- میت کو کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے۔ [بخاری، کتاب اللباس، باب البرود والحبر والشملة: ۵۸۱۴۔ مسلم: ۹۴۲]
- تجہیز و تکفین جلدی کر کے جنازہ کے لیے تیار کر دیا جائے۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة: ۱۳۱۵۔ مسلم: ۹۴۴]
- میت کی جدائی سے پہنچنے والے غم پر صبر کرنا چاہیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ [البقرة: ۱۵۶]

"(صبر کرنے والے) وہ ہیں کہ جب انھیں کوئی مصیبت آئے تو کہتے ہیں "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" (ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹنا ہے)۔"

- حدیث قدسی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میرے اس مومن بندے کا، جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پر ثواب کی نیت سے صبر کر لے، تو اس کا بدلا میرے ہاں صرف جنت ہے۔"
[بخاری، کتاب الرقاق، باب العمل الذی یبتغی به وجه الله تعالی : ٦٤٢٤]

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"صبر وہی معتبر ہے جو صدمہ کے شروع میں کیا جائے (آہستہ آہستہ تو صبر آ ہی جاتا ہے)۔" [بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور : ١٢٨٣۔ مسلم : ٩٢٦]

وفات کے موقع پر جائز کام

❁ میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔[بخاری، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت إذا أدرج فی أکفانه : ١٢٤١، ١٢٤٢]

❁ رونا جائز ہے، لیکن زبان سے ایسے الفاظ بولنا جو اللہ کو ناپسند ہیں، حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر کہا تھا: "بلاشبہ آنکھیں روتی ہیں، دل غمگین ہے، لیکن ہم وہی کہیں گے جو ہمارے رب کو پسند ہوگا۔" [بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ: « إنا بك لمحزونون » : ١٣٠٣۔ مسلم : ٢٣١٥]

وفات کے موقع پر ناجائز کام

❁ نوحہ کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ، وَشَقَّ الْجُيُوْبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ »
[بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من ضرب الخدود:١٢٩٧۔ مسلم : ١٠٣]

"وہ ہم میں سے نہیں ہے جو (اظہار غم کے لیے) منہ پیٹے، گریبان چاک کرے اور منہ سے جاہلانہ باتیں نکالے۔"

❁ اعلان وفات اگرچہ جائز ہے، لیکن جگہ جگہ اعلانات، اشتہارات اور اخبارات وغیرہ کے ذریعے سے وفات کی تشہیر کرنا جائز نہیں ہے۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے وفات کی تشہیر سے منع فرمایا۔" [ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة النعی : ٩٨٦۔ حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کے متعلق اظہار خیال کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''فوت شدہ لوگوں کے متعلق بری بات نہ کہو، یقیناً وہ اپنے اعمال کا بدلا پا چکے ہیں۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینھی من سب الأموات : ١٣٩٣]

❁ ایک دفعہ دو جنازے گزرے، ان کے متعلق لوگوں نے اچھے اور برے کلمات کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس میت کی تم نے تعریف کی ہے اس کے لیے تو جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے برائی کی ہے اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی، تم لوگ زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت : ١٣٦٧۔ مسلم : ٩٤٩]

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس مسلمان کے اچھا ہونے کی گواہی چار آدمی دیں، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔'' ہم نے کہا: ''اگر (گواہی دینے والے) تین ہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''(ہاں) تین بھی۔'' پھر ہم نے کہا: ''اگر دو ہوں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بھی (جنت میں داخلے کے لیے کافی ہیں)۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب ثناء الناس علی المیت : ١٣٦٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجہیز و تکفین کا بیان

تجہیز و تکفین کی اہمیت

میت کی تجہیز و تکفین فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ))[بخاری، کتاب الجنائز، باب الکفن فی ثوبین : ۱۲۶۵۔ مسلم : ۱۲۰۶]

''اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے کفن دو۔''

تجہیز و تکفین کرنے والوں کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے کسی مسلمان میت کو غسل دیا اور اس کے عیبوں کو چھپایا، اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے اور جس نے قبر کھود کر میت کو دفن کیا، اس کے لیے اتنا ثواب ہے جیسے اس نے کسی کو قیامت تک رہائش فراہم کر دی اور جس نے اسے کفن پہنایا تو اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت کے ریشم کا لباس پہنائے گا۔''

[السنن الکبریٰ للبیهقی : ۳۹۵/۳، ح : ٦٦٥٥۔ مستدرك حاكم : ۳۵٤/۱، ۳٦۲، ح : ۱۳۰۷، ۱۳٤۰۔ علامہ الالبانی نے '' تلخیص أحكام الجنائز : ۳۱'' میں اسے صحیح اور امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

غسل میت کے آداب

انگوٹھی یا گھڑی وغیرہ ہو تو وہ اتار لی جائے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ میت کے جسم پر ناف سے گھٹنوں تک کوئی کپڑا ڈال دیں، پھر اس کے کپڑے اتار دیں۔ دوران غسل سوائے مجبوری کے میت کی شرم گاہ پر نہ نظر پڑے اور نہ کپڑے کے بغیر ہاتھ لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''مرد دوسرے مرد کی اور عورت دوسری عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔'' [مسلم، کتاب الحیض، باب تحریم النظر إلی العورات : ۳۳۸]

❁ سب سے پہلے میت کا پیٹ دو تین دفعہ آہستہ آہستہ دبایا جائے (تاکہ کوئی گندگی ہو تو خارج ہو جائے) پھر ہاتھ پر کپڑے کا دستانہ وغیرہ چڑھا کر پانی سے استنجا کروائیں۔

❁ گیلی روئی سے ناک، دانت، منہ اور کانوں کی اچھی طرح صفائی کر لی جائے، تاکہ وضو کے دوران میں تین دفعہ سے زیادہ نہ دھونا پڑے۔

❁ میت کو غسل دیتے وقت دائیں جانب سے اور وضو کے اعضا سے ابتدا کرنی چاہیے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کے غسل کے وقت فرمایا:

« اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا » [بخاری، کتاب الجنائز، باب یبدأ بمیامن المیت : ۱۲۵۵۔ مسلم : ۹۳۹/۴۲]

''میت کی دائیں جانب سے اور وضو کے اعضا سے غسل شروع کرو۔''

❁ اس کے علاوہ غسل دیتے ہوئے مندرجہ ذیل چیزوں کا بھی خیال رکھنا چاہیے:

① پانی میں بیری کے پتے ڈال کر ابالا جائے اور اس سے غسل دیا جائے (صابن یا شیمپو وغیرہ استعمال کرنا بھی جائز ہے)۔

② آخری مرتبہ غسل دیتے وقت کچھ خوشبو ملا لینی چاہیے، کافور ہو تو بہتر ہے۔

③ عورت کی مینڈھیاں کھول کر اچھی طرح دھونی چاہییں۔

④ غسل کے بعد عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا کر پیچھے ڈال دینی چاہییں۔

⑤ غسل تین، پانچ، سات یا ضرورت کے تحت اس سے زیادہ بار بھی دیا جا سکتا ہے، لیکن طاق عدد میں۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل المیت و وضوءہ بالماء والسدر : ۱۲۵۳، ۱۲۶۳۔ مسلم : ۹۳۹]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میت کو غسل کون دے گا؟

❁ مردوں کو مرد اور عورتوں کو عورتیں غسل دیں۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب غسل الميت ووضوءه بالماء والسدر : ١٢٥٣۔ مسلم : ٩٣٩]

❁ میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں، بلکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اگر مجھے اس بات کا خیال پہلے آ جاتا جو بعد میں آیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی بیویوں کے سوا کوئی غسل نہ دیتا۔'' [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في غسل الرجل امرأته وغسل المرأة زوجها : ١٤٦٤۔ صحيح]

غسل دینے والے کے فرائض

❁ میت کے عیوب لوگوں میں بیان کرنا حرام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ غَسَّلَ مُسْلِمًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ أَرْبَعِيْنَ مَرَّةً)) [السنن الكبرى للبيهقي : ٣٩٥/٤، ح : ٦٦٥٥۔ مستدرك حاكم : ٣٥٤/١، ٣٦٢، ح : ١٣٠٧، ١٣٤٠۔ امام حاکم اور امام ذہبی نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''جو شخص میت کو غسل دے اور اس کے عیبوں کو چھپائے، اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے۔''

❁ میت کو غسل دینے والا غسل کرے، جبکہ اٹھانے والا وضو کرے تو بہتر ہے۔ فرمان نبوی ہے:

''میت کو غسل دینے والا غسل اور اسے اٹھانے والا وضو کرے۔'' [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب في الغسل من غسل الميت : ٣١٦١۔ حسن]

کفن کے اوصاف

❁ کفن اچھا اور جسم کو صحیح طرح چھپانے والا ہونا چاہیے۔ ایک مرتبہ ایک آدمی کو ہلکا کفن دے کر رات ہی کو دفن کر دیا گیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈانٹتے ہوئے فرمایا:

((إِذَا كَفَّنَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ)) [مسلم، كتاب الجنائز، باب في تحسين كفن الميت : ٩٤٣]

''جب تم اپنے مسلمان بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دو۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

- کفن سفید کپڑے میں دینا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سفید کپڑا پہنو، یہ تمھارا بہترین لباس ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔'' [أبو داؤد، کتاب اللباس، باب فی البیاض : ٤٠٦١۔ ترمذی : ١٠١٠۔ صحیح]
- کفن میں تین کپڑے ہونے چاہییں، ایک شلوار کی جگہ، ایک قمیص کی جگہ اور ایک بڑی چادر دونوں کے اوپر لپیٹنے کے لیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا، ان میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب الثیاب البیض للکفن : ١٢٦٤۔ مسلم : ٩٤١]
- کپڑا کم ہو تو سر کی طرف ڈال دیں، باقی جسم کسی دوسری چیز (گھاس وغیرہ) سے چھپا دیں۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب إذا لم یجد کفنا ..... الخ : ١٢٧٦۔ مسلم : ٢١٧٧]
- پرانے کپڑوں میں بھی کفن دیا جا سکتا ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پرانے کپڑوں میں کفن دینے کی وصیت فرمائی تھی۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب موت یوم الاثنین : ١٣٨٧]

عورت کا کفن

- عورت کو بھی مرد والا کفن دیا جائے گا، کیونکہ عورت کے لیے علیحدہ کفن کا ذکر کسی صحیح اور واضح حدیث سے ثابت نہیں۔

محرم کا کفن

- حالتِ احرام میں فوت ہونے والے کو اس کے احرام والے دو کپڑوں ہی میں کفن دیا جائے گا اور اس کے سر اور چہرے کو ننگا رکھا جائے گا۔ حجۃ الوداع میں ایک شخص فوت ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق صحابہ کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا: ''اسے اس کے دونوں کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو نہ لگانا اور نہ اس کے سر کو ڈھانپنا۔'' اور دوسری روایت میں ہے: ''اس کا چہرہ نہ ڈھانپنا۔'' [بخاری، کتاب جزاء الصید، باب سنة المحرم إذا مات : ١٨٥١۔ مسلم : ١٢٠٦۔ ابن ماجه : ٣٠٨٤۔ صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کا کفن

- شہید کو کفن دینے کی ضرورت نہیں، تن کے کپڑوں میں دفن کیا جائے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انھیں ان کے کپڑوں ہی میں لپیٹ دو۔'' [مسند أحمد : ٤٣١/٥، ح : ٢٤٠٥٦۔ شعیب الارنؤوط نے اسے صحیح جبکہ شیخ الالبانی نے حسن کہا ہے]
- اگر کفن میسر ہو تو شہید کو کپڑوں سمیت کفن دیا جا سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں کفن دیا۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الشهید : ١٣٤٣]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کا بیان

نمازِ جنازہ کی اہمیت

- نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے، یعنی ہر مسلمان پر فرض ہے، لیکن کچھ لوگ بھی ادا کر لیں تو باقی مسلمان گناہ گار نہیں ہوں گے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی مقروض میت کو لایا جاتا تو آپ ﷺ پوچھتے: ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے مال چھوڑا ہے؟'' اگر بتایا جاتا کہ اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے مال چھوڑا ہے تو آپ ﷺ نماز جنازہ پڑھا دیتے، ورنہ مسلمانوں سے فرماتے: ''تم اپنے ساتھی کی نماز ادا کرو۔'' [بخاری، کتاب الکفالة، باب الدین :۲۲۹۸۔ مسلم : ۱۶۱۹]

اگر نماز جنازہ فرض عین ہوتی تو آپ کبھی نہ چھوڑتے۔

- مسلمان کے جنازے کے ساتھ جانا مسلمانوں پر میت کا حق ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان کے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں۔'' اور ان میں سے ایک اس کے جنازے کے ساتھ جانا ہے۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب الأمر باتباع الجنائز : ۱۲۴۰۔ مسلم : ۲۱۶۲]

نمازِ جنازہ کی اطلاع دینا

- لوگوں کو نمازِ جنازہ کی اطلاع دینی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے شاہ حبشہ نجاشی کی وفات پر جنازہ کا اعلان کروایا تھا۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب الرجل ینعی إلی أهل المیت بنفسه : ۱۲۴۵۔ مسلم : ۹۵۱]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ لیکن روتے پیٹتے یا ایسے طریقے سے اعلان کرنا کہ جس کا مقصد میت کی شہرت ہو، یہ جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ، فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) [ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی کراهیة النعی : ۹۸٤۔صحیح]

''نعی سے بچو، بلاشبہ نعی جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل جاہلیت کی نعی سے منع کیا گیا ہے، وہ ہرکاروں کو بھیجتے جو گھروں کے دروازوں پر اور بازاروں میں جا جا کر میت کی موت کا اعلان کرتے تھے۔'' [فتح الباری، کتاب الجنائز، باب الرجل ینعی إلی أهل المیت بنفسه]

❁ اگر میت کوئی چھوٹا بچہ ہو تو لوگوں کو نمازِ جنازہ کی اطلاع دینا لازمی نہیں، گھر کے افراد ہی نماز جنازہ ادا کر لیں تو بھی درست ہے۔ عبداللہ بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں: ''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا عمیر بن ابوطلحہ فوت ہوا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو بلا بھیجا، آپ ﷺ تشریف لائے اور ان کے گھر میں نمازِ جنازہ ادا کی کہ آگے نبی ﷺ، پیچھے ابوطلحہ اور ان کے پیچھے ام سلیم کھڑی ہوئیں، کوئی اور شامل نہیں تھا۔'' [مستدرك حاكم : ۱/۳٦٥، ح : ۱۳٥۰۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر، جبکہ الالبانی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

❁ جنازے کے ساتھ جانے کی دو صورتیں ہیں، جنازہ پڑھ کر پلٹ آنا، یا دفن تک ساتھ رہنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ حَتّٰى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ، قِيلَ وَمَا الْقِيرَاطَانِ ؟ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ))

[بخاری، کتاب الجنائز، باب من انتظر حتی تدفن :۱۳۲٥۔ مسلم : ۹٤٥]

''جو شخص میت کے ساتھ نمازِ جنازہ ادا کرنے تک رہے اسے ایک قیراط اجر ملے گا اور جو دفن تک ساتھ رہے اس کے لیے دو قیراط اجر ہے۔'' پوچھا گیا: ''دو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قیراط کیا ہیں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''دو بڑے پہاڑوں کے برابر ہیں۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((عُوْدُوا الْمَرْضَى، وَاتَّبِعُوا الْجَنَائِزَ، تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ))[ابن حبان : ۲۹۵۵۔ شعیب الارنؤوط نے " إسناده قوی " کہا، جبکہ شیخ الالبانی نے حسن کہا ہے]

''مریضوں کی عیادت کرو اور جنازوں کے ساتھ جاؤ، یہ چیزیں تمھیں آخرت یاد دلائیں گی۔''

عورتوں کا جنازے کے ساتھ جانا

❁ خواتین کو جنازے کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا))[بخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنازة : ۱۲۷۸۔ مسلم : ۹۳۸]

''ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے روکا گیا ہے، لیکن سختی کے ساتھ منع نہیں کیا گیا۔''

جنازہ لے جانے کے آداب

❁ جنازہ لے کر جلدی چلنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ))[بخاری، کتاب الجنائز، باب السرعة بالجنازة : ۱۳۱۵۔ مسلم : ۹۴۴]

''جنازے کو جلدی لے کر چلو، اگر نیک ہے تو بہتر ہے، تم اسے اس کی نیکی کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر اس کے علاوہ ہے تو برا ہے، تم اپنی گردن سے اسے اتار رہے ہو۔''

❁ جنازے کے ساتھ سوار ہو کر جانا جائز ہے، لیکن سوار جنازے کے پیچھے چلے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« اَلرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ ، وَالْمَاشِيُ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا »[نسائی، کتاب الجنائز، باب مکان الراکب من الجنازة : ١٩٤٤۔ ترمذی : ١٠٣١۔ صحیح]

''سوار جنازے کے پیچھے چلے اور پیدل جہاں چاہے چل سکتا ہے۔''

جنازے کے ساتھ حرام کام

❁ جنازے کے ساتھ مندرجہ ذیل کام حرام ہیں:

① جنازے کے ساتھ بین ڈالتے ہوئے اور واویلا کرتے ہوئے جانا۔

② جنازے کے ساتھ آگ (حقہ، سگریٹ، اگربتیاں، چراغ وغیرہ) لے کر جانا رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے، تاہم اگر رات کو روشنی کی ضرورت ہو تو پھر روشنی کے لیے کوئی آگ والی چیز لے جانا بامر مجبوری جائز ہے۔[دیکھیے مستدرك حاكم : ٣٦٨/١، ح : ١٣٦١ و إسناده حسن لذاته، ٣٤٥/٢، ح : ٣٣١٨ و إسناده حسن لذاته]

③ جنازے کے ساتھ خاموشی سے جانا چاہیے۔ بآواز بلند ذکر یا تلاوت قرآن وغیرہ اس موقع پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے ثابت نہیں، لہٰذا یہ بدعت ہے، اس عمل سے بچنا چاہیے۔ یہ کام ہندوؤں اور عیسائیوں کی مشابہت ہے، عیسائی اپنے جنازوں کے ساتھ انجیل کی تلاوت کرتے ہیں۔

نماز جنازہ کہاں پڑھنی چاہیے؟

❁ جنازہ کی نماز جنازہ گاہ یا کسی میدان میں ادا کرنی چاہیے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کے دن اس کی وفات کا اعلان کیا، پھر جنازہ گاہ کی طرف گئے، صفیں بنائیں اور چار تکبیرات سے نماز پڑھائی۔''[بخاری، کتاب الجنائز، باب الرجل ينعى إلى أهل الميت بنفسه :١٢٤٥۔ مسلم : ٩٥١]

❁ نماز جنازہ کی جماعت مسجد میں بھی جائز ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''اللہ کی قسم! یقیناً رسول اللہ ﷺ نے بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور اس کے بھائی کی نماز جنازہ مسجد میں ادا کی۔''[مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلاة على الجنازة في المسجد : ٩٧٣/١٠١]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

❁ نماز جنازہ کی جماعت گھر میں بھی جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمیر بن ابی طلحہ کی نماز جنازہ ان کے گھر میں ادا کی تھی۔ [مستدرك حاكم : ١/ ٣٦٥، ح : ١٣٥٠۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر جبکہ شیخ الالبانی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

❁ قبرستان میں قبروں کے درمیان نماز جنازہ ادا کرنے کا کوئی ثبوت سنت سے نہیں ملتا، ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ قبروں کے درمیان نماز جنازہ ادا کی جائے۔'' [الأوسط لابن المنذر: ٩/ ٣٠٦، ح : ٣٠٥٣، و إسناده حسن لذاته]

❁ لیکن دفن کے بعد اگر ضرورت ہو تو قبر پر نماز جنازہ ادا کرنا جائز ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ صَلَّى عَلٰى قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ »

[مسلم، كتاب الجنائز، باب الصلاة على القبر : ٩٥٤۔ بخاری : ١٢٤٧]

''نبی ﷺ نے ایک آدمی کی قبر پر جنازہ پڑھا، جسے دفن کر دیا گیا تھا۔''

نماز جنازہ کے ممنوع اوقات

❁ تین اوقات میں نماز جنازہ ادا کرنا اور میت کو دفن کرنا ممنوع ہے: ① جب سورج طلوع ہو رہا ہو، یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔ ② جب سورج بالکل سیدھا ہو، یہاں تک کہ ڈھل جائے۔ ③ اور جب سورج غروب ہونے لگے، یہاں تک کہ مکمل غروب ہو جائے۔ [مسلم، كتاب صلاة المسافرين، باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها : ٨٣١]

اگر کسی کے متعلق جنازہ پڑھانے کی وصیت کی گئی ہو

❁ اگر میت نے کسی خاص شخص کے متعلق جنازہ پڑھانے کی وصیت کی ہو تو وہی امامت کا مستحق ہے۔ [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب كيف يدخل الميت قبره ؟ : ٣٢١١۔ صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ کی صف بندی

❁ نماز جنازہ میں دو صفیں بھی درست ہیں۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَّ أَخًا لَكُمْ قَدْ مَاتَ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ، قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَّنَا صَفَّيْنِ)) [مسلم، كتاب الجنائز، باب فى التكبير على الجنازة : ٩٥٢/٦٦]

''تمھارا بھائی فوت ہو گیا ہے، اٹھو اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' راوی کہتا ہے کہ ہم اٹھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری دو صفیں بنوائیں۔''

ہمارے ہاں یہ مشہور ہے کہ لازمی طور پر نماز جنازہ میں طاق صفیں ہونی چاہییں، یہ بات بے دلیل ہے، طاق کی شرط لگانا صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

❁ امام کے علاوہ ایک آدمی ہو تو وہ امام کے پیچھے الگ صف میں کھڑا ہوگا، جیسا کہ عمیر بن ابی طلحہ کے جنازے میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ اکیلے مرد ہونے کے باوجود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔ [مستدرك حاكم : ٣٦٥/١، ح : ١٣٥٠۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر، جبکہ الالبانی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

امام کہاں کھڑا ہوگا؟

❁ مرد کے جنازے میں امام میت کے سر کے برابر کھڑا ہوگا اور عورت کے جنازے میں امام اس کے وسط میں کھڑا ہوگا۔ ابو غالب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مرد کی نماز جنازہ پڑھی تو وہ اس کے سر کے برابر کھڑے ہوئے، پھر ایک قریشی عورت کی میت لائی گئی، تو لوگوں نے کہا: ''اے ابو حمزہ! اس کا نماز جنازہ پڑھا دو۔'' تو وہ چارپائی کے وسط میں کھڑے ہوئے۔'' [ترمذی، كتاب الجنائز، باب ما جاء أين يقوم الإمام من الرجل والمرأة : ١٠٣٤۔ أبو داؤد : ٣١٩٤۔ ابن ماجه : ١٤٩٤۔ صحيح]

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نمازِ جنازہ سری یا جہری

❁ نمازِ جنازہ سری (آہستہ) اور جہری (بلند آواز میں) دونوں طرح جائز ہے۔ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی ﷺ سے نماز جنازہ میں یہ دعا سنی..... تو میت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی دعا سن کر میں تمنا کرنے لگا کہ کاش! یہ میری میت ہوتی (تاکہ آپ ﷺ مجھ پر یہ دعا پڑھتے)۔'' [مسلم، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت فی الصلوٰۃ : ۹۶۳/۸۶]

❁ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''سنت یہ ہے کہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھی جائے۔'' [نسائی، کتاب الجنائز، باب الدعاء : ۱۹۹۱۔ صحیح۔ المنتقی لابن الجارود : ۱۳٤/۲، ح : ٥٤٠]

❁ سورۂ فاتحہ کی قراءت جہراً کرنا بھی سنت ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جنازے میں سورۂ فاتحہ کی قراءت جہراً کی اور فرمایا: ''یہ حق اور سنت ہے۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءۃ فاتحۃ الکتاب علی الجنازۃ : ۱۳۳٥۔ نسائی : ۱۹۸۹، ۱۹۹۰۔ صحیح]

مقتدیوں کے فرائض

❁ مقتدیوں کو بھی اپنی اپنی جگہ وہ تمام کام کرنے چاہییں جو امام کرتا ہے۔ سیدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« اَلسُّنَّةُ أَنْ يَفْعَلَ مَنْ وَرَائَهُ مِثْلَ مَا فَعَلَ إِمَامُهُ » [مستدرک حاکم : ۳٦۰/۱، ح : ۱۳۳۱۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر اور علامہ البانی نے اسے '' إرواء الغلیل (۷۳٤) '' میں صحیح کہا ہے]

''سنت یہ ہے کہ مقتدی وہ سب کام کریں جو ان کا امام کرتا ہے۔''

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

❁ نمازِ جنازہ میں چار تکبیریں کہنی چاہییں۔ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے جنازے میں چار تکبیریں کہیں اور آپ ﷺ ایک دفعہ ایک قبر کے پاس آئے، صفیں درست کیں اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(جنازے میں) چار تکبیریں کہیں۔[بخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف علی الجنازة : ۱۳۱۸، ۱۳۱۹۔ مسلم : ۹۵۱]

❁ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ عام طور پر جنازے پر چار تکبیریں کہتے تھے، ایک دفعہ انھوں نے پانچ تکبیریں کہیں اور میں نے اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کیا کرتے تھے۔'' [مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلوٰة علی القبر : ۹۵۷]

❁ اب ہر تکبیر کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

پہلی تکبیر

❁ تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھ اٹھائیں اور سینے پر باندھ لیں۔(اس کے دلائل نماز کے باب میں ملاحظہ فرمائیں)

❁ نماز جنازہ میں ثناء نہیں پڑھنی چاہیے، کیونکہ کسی صحیح حدیث میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے اور اسے عام نمازوں پر قیاس کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، کیونکہ دونوں کے لیے الگ الگ طریقہ ثابت ہے۔

نمازِ جنازہ میں سورۂ فاتحہ

❁ پھر تعوذ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں۔بعض لوگوں نے نماز جنازہ سے سورۂ فاتحہ کا تعلق ہی ختم کر دیا ہے، جبکہ احادیث میں کثرت کے ساتھ اس کا تذکرہ ہے۔ عام نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی فرضیت کے دلائل ہی کافی ہیں، کیونکہ یہ بھی نماز ہے، جو نماز باجماعت کے باب میں گزر چکے ہیں۔ یہاں صرف ان احادیث کا تذکرہ کیا جائے گا جن میں نمازِ جنازہ کے دوران میں سورۂ فاتحہ پڑھنے کی صراحت ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

① سیدنا ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نماز جنازہ میں سنت طریقہ یہ ہے کہ تو سوائے تکبیر اولیٰ کے اور کسی تکبیر میں قراءت نہ کر۔'' [المنتقی لابن الجارود : ۲/۱۳۴، ح : ۵۴۰۔ إسناده صحیح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، انھوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی۔ (بعد میں) فرمایا: ''(میں نے اس لیے جہراً قراءت کی ہے) تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة : ١٣٣٥]

③ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں: ''میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انھوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں قراءت سنائی۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: ''یہ سنت اور حق ہے۔'' [نسائی، كتاب الجنائز، (باب) الدعاء : ١٩٨٩، ١٩٩٠۔ صحيح]

④ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں، پھر تین تکبیریں کہیں اور آخر پر سلام پھیر دیں۔'' [نسائی، كتاب الجنائز، (باب) الدعاء : ١٩٩١۔ المنتقى لابن الجارود : ١٣٤/٢، ح : ٥٤٠۔ صحيح]

⑤ ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ صحابیٔ رسول ﷺ نے فرمایا: ''نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام پہلی تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر باقی تکبیرات میں میت کے لیے خلوصِ دل سے دعا کرے اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی تکبیر میں بھی تلاوت نہ کرے، پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر دے۔'' [السنن الكبرى للبيهقي : ٣٩/٤، ح : ٦٩٥٩۔ المنتقى لابن الجارود : ١٣٤/٢، ح : ٥٤٠، و إسناده صحيح]

نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ علماء کی نظر میں

① علامہ عبد الحی لکھنوی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ہی اولیٰ ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت ہے۔''

② شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کی قراءت کرنا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سنت ہے، اس لیے کہ یہ تمام دعاؤں سے بہتر اور جامع ہے۔" [حجة الله البالغة : ٢/٣٦]

مذکورہ بالا صحیح احادیث و آثار اور علماء کے فتاویٰ سے معلوم ہو گیا ہے کہ نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا نبی ﷺ، صحابہ کرام اور ائمۂ دین کا طریقہ اور معمول ہے، اس کا انکار کرنا، یا اسے مکروہ کہنا صحیح نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن وسنت پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

فاتحہ کے بعد قراءت

- سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھیں۔ طلحہ بن عبد اللہ بن عوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی، تو انھوں نے سورۂ فاتحہ اور ایک اور سورت بلند آواز سے پڑھی، یہاں تک کہ ہمیں قراءت سنائی۔ جب فارغ ہوئے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اس کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: "یہ سنت اور حق ہے۔" [نسائی، کتاب الجنائز، (باب) الدعاء : ١٩٨٩۔ صحیح]

دوسری تکبیر

- دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھیں۔ سیدنا ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابیٔ رسول ﷺ نے فرمایا: "نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ امام پہلی تکبیر کہے، پھر سورۂ فاتحہ آہستہ پڑھے، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر باقی تکبیرات میں میت کے لیے خلوصِ دل سے دعا کرے اور پہلی تکبیر کے علاوہ کسی تکبیر میں بھی تلاوت نہ کرے، پھر آہستہ آواز سے سلام پھیر دے۔" [السنن الكبرى للبيهقي : ٤/٣٩، ح : ٦٩٥٩۔ المنتقى لابن الجارود : ٢/١٣٤، ح : ٥٤٠۔ إسناده صحيح]
- درودِ ابراہیمی پڑھنا چاہیے، کیونکہ نماز میں وہی درود پڑھنا ثابت ہے۔

تیسری تکبیر

- تیسری تکبیر کہیں اور خلوص دل سے میت کے لیے دعائیں کریں۔ [السنن الكبرى للبيهقي : ٤/٣٩، ح : ٦٩٥٩۔ المنتقى لابن الجارود : ٢/١٣٤، ح : ٥٤٠۔ إسناده صحيح]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میت کے لیے دعائیں

❁ مندرجہ ذیل دعائیں مسنون ہیں:

① « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا، وَ شَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا، وَ ذَكَرِنَا وَ أُنْثَانَا، اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ »

[ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلوة علی الجنازة : ١٤٩٨۔ مسند أحمد : ٣٦٨/٢، ح : ٨٨٣٠۔ أبو داؤد : ٣٢٠١۔ صحيح]

''اے اللہ! ہمارے زندہ، ہمارے مردہ، ہمارے حاضر، ہمارے غائب، ہمارے چھوٹے، ہمارے بڑے، ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جسے تو موت دے اس کا خاتمہ ایمان پر کرنا، اے اللہ! اس جانے والے کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کر دینا۔''

② « اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَ ارْحَمْهُ، وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ، وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَ وَسِّعْ مُدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ، وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ، وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ، وَ أَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ، وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ » [مسلم، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت فی الصلوة : ٩٦٣]

''اے اللہ! اسے بخش دے، اس پر رحم فرما، اسے آرام دے اور معاف فرما، اس کی باعزت مہمان نوازی کر، اس کی قبر کشادہ فرما، اسے پانی، برف اور اولوں سے دھو کر اس طرح گناہوں سے پاک اور صاف فرما جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے، اسے اس کے گھر سے بہتر گھر، اس کے اہل وعیال سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہتر اہل و عیال، اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما، اسے جنت میں داخل فرما اور اسے عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔''

④ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ، وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ))[أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت : ٣٢٠٢۔ صحيح]

''اے اللہ! فلاں بن فلاں تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور جہنم کے عذاب سے محفوظ رکھنا، حق اور وفا صرف تیری ذات میں ہے۔ اس کی بخشش فرما، اس پر رحم کر، بلاشبہ صرف تیری ذات بخشنے والی اور رحم کرنے والی ہے۔''

''فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ'' کی جگہ میت کا نام لیں۔[عون المعبود : ٣٤٨/٨]

⑤ ((اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَ رَسُوْلُكَ، وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اِحْتَاجَ إِلٰى رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ حَسَنَاتِهِ، وَ إِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْ سَيِّئَاتِهِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ))[الموطأ للإمام مالك : ٢٢٨/١، ح : ٥٣٦ و إسناده صحيح۔ مستدرك حاكم : ٣٥٩/١، ح : ١٣٢٨۔ ابن حبان : ٣٠٧٣۔ شعيب الارنؤوط نے اسے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

''اے اللہ! یہ تیرا غلام، تیرے غلام کا بیٹا اور تیری باندی کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں اور تو مجھ سے زیادہ اسے جانتا ہے، یہ تیری رحمت کا محتاج ہو کر آیا ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اے اللہ! اگر واقعی یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فرما اور اگر یہ گناہ گار ہے تو اس کے گناہوں سے درگزر فرما، اے اللہ! اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ رکھنا اور اس کے بعد ہمیں کسی فتنہ میں مبتلا نہ کرنا۔''

- ان دعاؤں کے علاوہ مزید دعائیں بھی کی جاسکتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثُمَّ يَدْعُوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ)) [المعجم الكبير للطبراني : ١٨١٠٤۔ صحيح]

''پھر جتنی اللہ تعالیٰ توفیق دے دعا کرے۔''

چوتھی تکبیر

- پھر چوتھی تکبیر کہے اور سلام پھیر دے۔ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نماز جنازہ کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلی تکبیر میں سورۂ فاتحہ آہستہ آواز میں پڑھیں، پھر تین تکبیریں کہیں اور آخر پر سلام پھیر دیں۔'' [نسائی، كتاب الجنائز، (باب) الدعاء : ١٩٩١۔ صحيح۔ المنتقى لابن الجارود : ٢/١٣٤، ح : ٥٤٠]
- صرف ایک طرف سلام پھیرنا بھی جائز ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيْمَةً وَاحِدَةً)) [السنن الدارقطني : ٢/٧٧، ح : ١٨٢٤، ١٧٩٩۔ مستدرك حاكم : ١/٣٦٠، ح : ١٣٣٢۔ حسن]

''رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے میں چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔''

مذکورہ بالا حدیث کے بعد امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''جنازے میں ایک سلام پھیرنا صحیح ثابت ہے، سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس، سیدنا جابر بن عبد اللہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سب جنازے میں ایک سلام پھیرتے تھے۔'' (ایضاً)

- دونوں طرف سلام پھیرنے سے متعلق ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''تین کام ایسے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے لیکن لوگوں نے ترک کر دیے ہیں، ان میں سے ایک

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جنازے میں عام نماز کی طرح سلام پھیرنا ہے۔'' [السنن الکبریٰ للبیهقی : ٤/٤٣، ح : ٦٧٨٠۔ امام نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو جید کہا ہے اور امام ہیثمی رحمہ اللہ نے مجمع الزوائد (٣/٣٤) میں اس کے تمام راویوں کو ثقہ کہا ہے]

چار سے زائد تکبیرات

❁ اگر چار سے زائد تکبیریں کہنی ہوں تو ان کے درمیان بھی دعائیں ہی پڑھی جائیں گی۔

تکبیرات کے ساتھ رفع الیدین

❁ نمازِ جنازہ کی تمام تکبیروں کے ساتھ رفع الیدین کرنا سنت ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

« أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ وَ إِذَا انْصَرَفَ سَلَّمَ » [كتاب العلل للدارقطني : ١٣/٢٢، ح : ٢٩٠٨۔ إسناده صحيح]

''نبی اکرم ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھاتے تو (نمازِ جنازہ کی) ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب (نماز سے) پھرتے تو سلام کہتے تھے۔''

❁ نافع رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق فرماتے ہیں: ''بلاشبہ وہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا کرتے تھے۔'' [جزء رفع الیدین للبخاری : ١١٠۔ السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الجنائز، باب یرفع یدیه فی کل تکبیرة : ٦٧٨٤۔ علامہ البانی نے اسے تلخیص احکام الجنائز میں صحیح کہا ہے]

❁ مختلف کبار تابعین عظام رحمہم اللہ سے بھی نماز جنازہ کی تکبیرات میں رفع الیدین کرنا ثابت ہے، جیسا کہ مصنف ابن ابی شیبہ (٣/٢٩٧، اسنادہ صحیح) میں محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (١٢٢، اسنادہ صحیح) میں حسن بصری رحمہ اللہ سے، مصنف ابن ابی شیبہ (٣/٢٩٦، اسنادہ حسن لذاتہ) اور مصنف عبدالرزاق (٣/٤٦٨) میں عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (١١٦، اسنادہ حسن لذاتہ) میں مکحول رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (١١٨، اسنادہ صحیح)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہی میں امام الزہری رحمہ اللہ سے، جزء رفع الیدین (۱۱۲، اسنادہ صحیح) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۲۹۶/۳) میں قیس ابن ابی حازم رحمہ اللہ سے اور جزء رفع الیدین (۱۱۴، اسنادہ حسن لذاتہ) میں نافع بن جبیر رحمہ اللہ سے۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور دیگر جمہور اہل علم کی یہی رائے ہے کہ جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کیا جائے اور عبد اللہ بن مبارک، شافعی، احمد ابن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں۔'' [ترمذی، کتاب الجنائز، باب رفع الیدین علی الجنائز، بعد الحدیث : ۱۰۷۷]

بچے کی نماز جنازہ

❁ چھوٹے بچے کی نماز جنازہ میں اختیار ہے، ادا کریں یا نہ کریں۔

❁ چھوٹے بچے پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ)) [نسائی، کتاب الجنائز، باب مکان الراکب من الجنازة : ۱۹۴۴۔ ترمذی : ۱۰۳۱۔ ابن ماجه : ۱۵۰۷۔ صحیح]

''بچے پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔''

❁ اگر کوئی بچہ نامکمل (یعنی چار ماہ کے بعد اور اصل وقت سے پہلے) پیدا ہو، اس کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ)) [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی أمام الجنائز : ۳۱۸۰۔ صحیح]

''ناتمام پیدا ہونے والے بچے پر نماز ادا کی جائے گی۔''

صحیح مسلم (۲۶۴۳) میں ہے کہ چار ماہ مکمل ہونے پر بچے میں روح پھونکی جاتی ہے، لہٰذا اگر کوئی بچہ چار ماہ مکمل ہونے کے بعد ضائع ہو تو اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے، ورنہ نہیں، کیونکہ اس سے پہلے والے کو بچہ ہی نہیں کہا جاتا۔

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے (شیر خوار) بیٹے ابراہیم کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی الصلاة علی الطفل : ۳۱۸۷۔ حسن]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ بچے کی نماز جنازہ اگر گھر کے افراد خود ہی ادا کرلیں تو جائز ہے، جیسا کہ نبی ﷺ نے عمیر بن ابوطلحہ کی نمازِ جنازہ ان کے گھر میں گھر کے افراد ہی کو پڑھائی تھی۔ [مستدرك حاكم : ۱/ ۳۶۵، ح : ۱۳۵۰۔ امام حاکم نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر، جبکہ شیخ الالبانی نے مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے]

بچے کی نماز جنازہ کی دعا

❁ بچے کی نماز جنازہ میں اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« اَلسِّقْطُ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ » [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب المشي أمام الجنائز : ۳۱۸۰۔ صحيح]

''ناتمام پیدا ہونے والے بچے پر نماز ادا کی جائے گی اور اس میں اس کے والدین کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعا کی جائے۔''

❁ بچے کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی جائے:

« اَللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِن عَذَابِ الْقَبْرِ » [الموطأ للإمام مالك، كتاب الجنائز : ۱۸۔ صحيح]

''اے اللہ! اسے قبر کے عذاب سے بچا۔''

❁ حسن بصری رحمہ اللہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

« اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَ أَجْرًا » [بخاری، كتاب الجنائز، باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة، تعليقًا، قبل الحديث : ۱۳۳۵]

''اے اللہ! اسے ہمارے لیے پیش رو اور (آخرت میں) ذخیرہ اور اجر بنا دے۔''

شہید کی نماز جنازہ

❁ شہید پر نماز جنازہ ادا کرنے میں اختیار دیا گیا ہے، ادا کریں یا بغیر نماز کے دفن کر دیں، دونوں صورتیں ثابت ہیں، سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شہدائے احد) کو ان کے خون سمیت غسل اور نماز کے بغیر دفن کرنے کا حکم دیا۔" [بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهيد : ١٣٤٣]

❁ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "نبی ﷺ ایک دن باہر نکلے اور شہدائے احد پر نماز جنازہ ادا کی۔" [بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة على الشهداء : ١٣٤٤۔ مسلم : ٢٢٩٦]

بعض لوگ معرکہ کے شہید کی نمازِ جنازہ کا انکار کرتے ہیں، یہ درست نہیں، کیونکہ صحیح احادیث میں اس کا ذکر ہے۔

غائبانہ نماز جنازہ

❁ کسی میت کی غائبانہ (یعنی میت سامنے موجود نہ ہو) نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔ شاہِ حبشہ نجاشی کی وفات پر آپ ﷺ نے فرمایا:

«قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ، قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ» [بخاری، کتاب الجنائز، باب الصفوف على الجنازة : ١٣٢٠۔ مسلم : ٩٥٢]

"آج ایک نیک شخص حبشہ میں فوت ہو گیا ہے، لہٰذا آؤ اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔" صحابی فرماتے ہیں کہ ہم نے صفیں بنائیں اور آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی۔"

❁ بعض لوگ غائبانہ نماز جنازہ کے سرے سے منکر ہیں۔ ان کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

① رسول اللہ ﷺ نے جو نجاشی کا نماز جنازہ پڑھا تھا، وہ اس کے ساتھ خاص تھا، لیکن ان کی یہ بات درست نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ہر کام امت کے لیے نمونہ ہے، سوائے اس کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہو اور اس خاص ہونے کی صراحت قرآن و حدیث میں موجود ہو، جبکہ مذکورہ فعل کے خاص ہونے کی کہیں کوئی صراحت نہیں۔

② نجاشی کی نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے تمام پردے ہٹا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیے گئے اور نجاشی کی میت رسول اللہ ﷺ کے سامنے تھی۔ اس کے متعلق امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ روایت اوہام و خیالات میں سے ہے (یعنی اس کی کچھ حیثیت نہیں)۔'' [المجموع: ۲۵۳/۵]

④ نجاشی کی نماز جنازہ اس لیے پڑھائی گئی تھی کہ حبشہ میں (جہاں نجاشی فوت ہوا) ان کا نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی نہیں تھا۔ لیکن یہ بات بعید از قیاس ہے اور اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تفصیلی بحث کے لیے دیکھیں احکام و مسائل (۵۱۴ تا ۵۳۰) از مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ۔

اجتماعی نمازِ جنازہ

۞ ایک وقت میں زیادہ میتیں ہوں تو سب پر ایک ہی مرتبہ نماز ادا کرنا جائز ہے۔

۞ مرد کو امام کی طرف اور عورت کو قبلہ کی طرف رکھا جائے گا۔ نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''بچے اور عورت کا جنازہ اکٹھے آ گئے، تو بچے کو لوگوں کی طرف اور عورت کو اس کے پیچھے رکھا گیا اور ان دونوں پر (اکٹھی) نماز ادا کی گئی، لوگوں میں ابوسعید الخدری، ابن عباس، ابو قتادہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم موجود تھے، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: ''یہ سنت ہے۔'' [نسائی، کتاب الجنائز، باب اجتماع جنائز صبی و امرأة: ۱۹۷۹۔ صحیح]

۞ سب پر علیحدہ علیحدہ بھی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

نمازِ جنازہ میں خواتین کی شرکت

۞ جنازہ قریب ہو تو عورتیں بھی نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ''جب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو ازواج مطہرات نے پیغام بھیجا کہ اس کا جنازہ مسجد میں لاؤ، تاکہ وہ بھی اس پر نماز پڑھ سکیں، پھر ایسا ہی کیا گیا کہ ان کے حجروں کے قریب جنازہ رکھا گیا اور انھوں نے اس پر نماز پڑھی۔'' [مسلم، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الجنازة فی المسجد: ۹۷۳/۱۰۰]

۞ لیکن (جنازہ پڑھنے کے لیے) عورتیں میت کے ساتھ نہ جائیں۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''ہمیں جنازوں کے پیچھے جانے سے منع کیا گیا لیکن سختی سے نہیں۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب اتباع النساء الجنازة :١٢٧٨۔ مسلم : ٩٣٨]

دوبارہ نماز جنازہ

- ایک میت کی کئی مرتبہ نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔
- بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ دوبارہ جنازہ وہی پڑھ سکتا ہے جس نے پہلے نہ پڑھا ہو، یہ درست نہیں، بلکہ ایک شخص ایک ہی میت پر کئی مرتبہ نماز پڑھ سکتا ہے۔
- کوئی شخص نماز جنازہ سے پیچھے رہ جائے تو وہ بعد میں نماز جنازہ کی جماعت کروا سکتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''ایک آدمی کی رسول اللہ ﷺ عیادت کرتے تھے، ایک رات وہ فوت ہو گیا تو اسے رات ہی کو دفن کر دیا گیا، جب صبح آپ ﷺ کو خبر ہوئی ..... تو آپ ﷺ اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز پڑھی۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب الإذن بالجنازة : ١٢٤٧۔ مسلم : ٩٥٦]

تدفین کے بعد نماز جنازہ

- میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر نماز جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب الإذن بالجنازة : ١٢٤٧]

طویل مدت کے بعد نماز جنازہ

- کسی شخص کے فوت ہونے کے سال ہا سال گزر جانے کے بعد بھی نماز جنازہ پڑھی جاسکتی ہے۔ سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد نماز جنازہ پڑھی۔'' [بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة أحد : ٤٠٤٢۔ مسلم : ٢٢٩٦]

گناہ گاروں کی نماز جنازہ

- گناہ اور حرام کاموں میں مشہور شخص کی نماز عام لوگ ادا کریں، کوئی بڑا عالم، جس کی شخصیت کا لوگوں پر اثر ہو، اسے نہیں پڑھنی چاہیے، تاکہ لوگوں کو نصیحت ہو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ [مسلم، کتاب الجنائز، باب ترك الصلاة على القاتل نفسه : ٩٧٨]

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے والی کی نماز جنازہ بھی نہیں پڑھائی۔ [نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلاة على من غل : ١٩٦١۔ صحيح]

- جو شخص سچے دل سے توبہ کرلے تو اس کی نماز جنازہ کسی بڑے عالم کو پڑھانی چاہیے۔
- جس شخص کو گناہ پر حد لگے اور وہ فوت ہو جائے، کیونکہ وہ توبہ ہی ہے، تو اس پر نماز جنازہ ادا کرنی چاہیے، جیسا کہ ایک عورت سے زنا کا ارتکاب ہوگیا، پھر وہ سزا کی طلب گار ہوئی، اس پر حد جاری کی گئی، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ [مسلم، كتاب الحدود، باب من اعترف على نفسه بالزنى : ١٦٩٦]

مقروض کی نماز جنازہ

- میت مقروض ہو اور اس کے ورثہ میں ادائیگی کے بقدر مال بھی نہ ہو، تو اس کی نماز جنازہ بڑے عالم کو نہیں پڑھانی چاہیے، تاکہ لوگ قرض کے معاملہ کو معمولی نہ سمجھیں۔ لیکن اگر کوئی شخص اس کا قرض اپنے ذمے لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ سیدنا سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا اور آپ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''نہیں۔'' تو آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ لایا گیا اور آپ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''ہاں!'' آپ ﷺ نے پوچھا: ''کیا اس نے ترکہ چھوڑا ہے؟'' انھوں نے کہا: ''تین دینار۔'' تو آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھا دی۔ پھر ایک تیسرا جنازہ لایا گیا اور آپ ﷺ سے اس کی نماز پڑھانے کی گزارش کی گئی، آپ نے پوچھا: ''اس پر قرض ہے؟'' ورثاء نے کہا: ''ہاں! تین دینار۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔'' ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی: ''آپ اس پر نماز پڑھائیں، اس کا قرض میرے ذمے ہے۔'' تو آپ ﷺ نے اس کی نماز پڑھائی۔ [بخاری، کتاب الحوالات، باب إذا أحال دين الميت على رجل جاز : ٢٢٨٩]

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ » [ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب التشديد فى الدين: ٢٤١٣۔ ترمذى : ١٠٧٨۔ ١٠٧٩۔ صحيح]

''مسلمان کی جان قرض کے عوض میں لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔''

- اگر قرض ادا نہ کیا جائے تو قیامت کے دن قرض اس شخص کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دِيْنَارٌ أَوْ دِرْهَمٌ قُضِيَ مِنْ حَسَنَاتِهِ، لَيْسَ ثَمَّ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ » [ابن ماجه، كتاب الصدقات، باب التشديد فى الدين : ٢٤١٤]

''جو شخص مقروض مر جائے، تو (قیامت کے دن) اس کی نیکیوں سے قرض کی ادائیگی کی جائے گی، کیونکہ وہاں (اس کے پاس) کوئی روپیہ پیسا نہیں ہوگا۔''

نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا

- نماز جنازہ کے بعد وہیں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے، قرآن وسنت سے قطعاً ثابت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو منافق کی نماز جنازہ سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ [التوبة : ٨٤]

''(اے نبی!) ان (منافقین) میں سے کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ کبھی ادا نہ کرنا اور نہ کبھی (دعا کے لیے) اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔''

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اشارتاً دعا کرنے کے دو مواقع کا ذکر فرمایا ہے، ایک نماز جنازہ میں اور دوسرا قبر پر کھڑے ہو کر اور ان دونوں مواقع پر دعا کرنا رسول اللہ ﷺ سے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے اور یہ نماز جنازہ کے بعد تیسری دعا قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ سید الحموی حنفی لکھتے ہیں: ''نماز جنازہ کے بعد دعا نہ کرنا، اس لیے کہ یہ نماز جنازہ میں اضافے کے مشابہ ہے۔'' [کشف الرمز علی الکنز: ۱۳۱]

❁ نماز جنازہ کے بعد دعا کرنے کے قائل حضرات اس حدیث سے دلیل لیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ » [أبو داوٗد، كتاب الجنائز، باب الدعاء للميت : ۳۱۹۹]

''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو۔''

لیکن یہ ترجمہ درست نہیں، صحیح ترجمہ اس طرح ہے: ''جب تم میت پر نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لیے خلوص سے دعا کرو (یعنی نماز جنازہ میں)۔''

یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ جنازہ بغیر اخلاص کے پڑھو اور بعد میں اخلاص سے دعا کرو۔

جن کی نماز جنازہ ادا کرنا جائز نہیں

❁ کافر اور منافق کی نماز جنازہ ادا کرنا حرام ہے۔ [التوبة : ۸٤] مرزائی، بہائی اور بابی وغیرہ بھی کافر ہیں، سو ان کی اور دیگر بدعقیدہ افراد کی نماز جنازہ پڑھنا قطعاً جائز نہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تدفین کا بیان

تدفین کی اہمیت

❁ مسلمان کو قبر کھود کر دفن کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے شہدائے احد کے متعلق فرمایا:

((اِدْفِنُوْهُمْ فِيْ دِمَائِهِمْ)) [بخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یر غسل الشهداء : ١٣٤٦]

''ان کو خون سمیت دفن کر دو۔''

❁ کافر کی میت کو بھی زمین میں دبانا چاہیے۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن چوبیس قریشی سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے و ناپاک کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا۔'' [بخاری، کتاب المغازی، باب قتل أبی جهل : ٣٩٧٦۔ مسلم : ٢٨٧٥]

قبر کھودنے والے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ حَفَرَ لَهُ فَأَجَنَّهُ أُجْرِيَ عَلَيْهِ كَأَجْرِ مَسْكَنٍ أَسْكَنَهُ إِيَّاهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ))[السنن الكبرٰى للبيهقي : ٣٩٥/٣، ح : ٦٦٥٥۔ مستدرك حاكم : ٣٦٢/١، ح : ١٣٤٠، ١٣٠٧ و صححه الحاكم و الذهبي على شرط مسلم]

''جس نے میت کے لیے قبر کھودی اور اسے اس میں دفن کیا، تو اس کے لیے اتنا ثواب ہے کہ جیسے اس نے کسی کو قیامت تک کے لیے رہائش فراہم کر دی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تدفین کے ممنوع اوقات

- جن اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے، ان میں تدفین بھی جائز نہیں۔
- ان کے علاوہ رات کے وقت بھی تدفین سے بچنا چاہیے، ہاں! مجبوری ہو تو اور بات ہے۔ [مسلم، كتاب الجنائز، باب فی تحسين كفن الميت : ٩٤٣]

تدفین کہاں کرنی چاہیے؟

- بہتر اور پسندیدہ عمل یہ ہے کہ میت کو اس کے قریبی قبرستان میں دفن کیا جائے، بلا عذر شرعی دوسری جگہ منتقل کرنے سے بچنا چاہیے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ہم احد کے دن شہداء کو (بقیع میں) دفن کرنے کے لیے اٹھا کر لا رہے تھے کہ نبی ﷺ کا منادی آیا اور اس نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ تمھیں حکم دیتے ہیں کہ شہداء کو ان کی قتل گاہوں میں دفن کرو'' تو ہم انھیں واپس لے گئے۔'' [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب فی الميت يحمل من أرض إلى أرض وكراهة ذٰلك : ٣١٦٥۔ صحيح]
- عبد الرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہما کی نعش حبشہ سے لائی گئی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں: ''اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم فرمائے، مجھے سب سے زیادہ دکھ یہ ہے کہ اسے اس کے مقام وفات پر دفن نہیں کیا گیا۔'' [مستدرك حاكم : ٣٧٥/٣، ح : ٦٠٠٧۔ السنن الكبرىٰ للبيهقی : ٦٨٦٥۔ صحيح]
- کسی بھی میت کو عام قبرستان میں دفن کرنا چاہیے، کسی خاص جگہ دفن کرنا ثابت نہیں، بلکہ خلاف سنت اور شرک کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔
- یہ صرف انبیائے کرام علیہم السلام ہی کی خصوصیت تھی کہ انھیں اس جگہ دفن کیا جاتا تھا جہاں وہ فوت ہوتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيْهِ)) [طبقات ابن سعد : ٢٢٣/٢ و إسناده صحيح۔ طبرانی كبير : ٥٧/٧، ح : ٦٣٦٧ و إسناده صحيح۔ ترمذی، كتاب الجنائز، (باب) : ١٠١٨۔ واللفظ له]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ انبیاء کو وہیں فوت کرتا ہے جہاں ان کی تدفین پسند کرتا ہے۔''

- معرکے کے شہداء کو مقام شہادت پر دفن کرنا چاہیے، جیسا کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں گزر چکا ہے، یعنی قبرستان سے باہر تدفین انبیاء اور شہداء کی خصوصیت ہے۔ لہٰذا ان سے استدلال کر کے قبرستان کے علاوہ کسی کی قبر بنانا جائز نہیں۔
- مسلمان اور کافر کو الگ الگ قبرستان میں دفن کیا جائے۔ سیدنا بشیر مولیٰ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا کہ آپ مشرکین کے قبرستان کے قریب سے گزرے..... پھر مسلمانوں کے قبرستان سے گزرے۔'' [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب المشي بين القبور في النعل: ٣٢٣٠۔ نسائي: ٢٠٥٠۔ حسن]

تو ثابت ہوا کہ دورِ نبوی میں مسلمانوں اور کافروں کے قبرستان الگ الگ ہوتے تھے۔

قبر بنانے کا طریقہ

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِحْفِرُوْا وَأَعْمِقُوْا وَ أَوْسِعُوْا وَأَحْسِنُوْا))[نسائي، كتاب الجنائز، باب ما يستحب من إعماق القبر: ٢٠١٢، ٢٠١٣۔ صحيح]

''قبر گہری، کشادہ، وسیع اور صاف ستھری بناؤ۔''

- لحد قبر بنانا افضل ہے، لحد یہ ہے کہ ایک صندوق نما مستطیل شکل کا گڑھا کھودنے کے بعد اس کے اندر قبلہ کی طرف ایک بغلی قبر کھودی جاتی ہے، جس میں میت رکھی جاتی ہے۔
- اگر زمین نرم ہونے کی وجہ سے، یا کسی اور وجہ سے لحد بنانا مشکل ہو تو شق بنانا بھی جائز ہے۔ شق یہ ہے کہ ایک صندوق نما مستطیل شکل کا گڑھا کھود کر اس کے اندر پھر اسی طرح کا ایک چھوٹا گڑھا کھودا جاتا ہے، بعض علاقوں میں زمین زیادہ نرم ہونے کی وجہ سے چھوٹے گڑھے کے بجائے اس میں دیواریں کی جاتی ہیں، تاکہ اس کے اندر میت رکھ کر اسے بند کیا جا سکے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ کی قبر کی کیفیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

« شَقَّ لَحْدَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ الَّذِي يَشُقُّ لَحُودَ قُبُورِ الشُّهَدَاءِ »
[المنتقى لابن الجارود : ١٤٣/١، ح : ٥٤٧ و إسناده حسن لذاته۔ ابن حبان : ٦٦٣٣۔ نیز دیکھیے ابن ماجه : ١٥٥٧، ١٥٥٨]

''آپ ﷺ کی لحد کو ایک انصاری صحابی نے کھودا جو شہیدوں کے لیے لحد قبریں کھودتا تھا۔''

تدفین کے آداب

- اگر ضرورت ہو تو میت کے سر کے نیچے نرم پتھر یا مٹی وغیرہ بطور تکیہ رکھی جا سکتی ہے، جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے سر کے نیچے نرم پتھر رکھا تھا۔ [الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : ١١٠/٨، ١١١۔ إسناده صحيح]
- قبر میں کوئی چادر وغیرہ بچھانا بھی جائز ہے، جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر میں سرخ چادر بچھائی گئی۔ [مسلم، كتاب الجنائز، باب جعل القطيفة في القبر : ٩٦٧]

بعض کا کہنا ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا خاصہ تھا، لیکن میرے علم میں خاصے کی کوئی دلیل نہیں۔ (واللہ اعلم)

- میت کو قبر کے پاؤں والی جانب سے قبر میں داخل کریں، یعنی پہلے میت کا سر داخل کریں، پھر پاؤں۔ سیدنا عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے ''حارث'' کو قبر کے پاؤں والی جانب سے قبر میں داخل کیا اور فرمایا : ''یہ سنت ہے۔'' [أبوداؤد، كتاب الجنائز، باب كيف يدخل الميت قبره ؟ : ٣٢١١۔ صحيح]
- محمد بن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انھوں نے میت (کو قبر میں) اتارنے کے بارے میں کہا تو اس میت کو قبر کے پاؤں کی جانب سے قبر میں داخل کیا گیا۔ [مسند أحمد : ٤٢٩/١، ح : ٤٠٨٠۔ إسناده صحيح]
- میت کو اس طرح قبر میں لٹائیں کہ اس کا چہرہ قبلہ کی طرف ہو اور اس کا سر قبلہ کی دائیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طرف اور پاؤں قبلہ کی بائیں طرف ہوں، عہد نبوت سے آج تک اہل اسلام کا اسی پر عمل ہے۔ [مختصر أحكام الجنائز للألباني : ١٨٣]

❁ میت کو قبر میں اتارنے والا شخص یہ دعا پڑھے:

« بِسْمِ اللّٰهِ وَ بِاللّٰهِ وَ عَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ »

[ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء ما يقول إذا أدخل الميت القبر : ١٠٤٦ ـ أبو داؤد : ٣٢١٣ ـ صحيح]

''(میں میت کو) اللہ کے نام سے، اللہ کے حکم پر اور رسول اللہ ﷺ کی سنت پر (قبر میں داخل کرتا ہوں)۔''

❁ لحد کا منہ بند کرنے کے لیے کچی اینٹیں لگانی چاہییں۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مرض الموت میں وصیت کی: ''میرے لیے لحد والی قبر بنانا اور مجھ پر کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ کی قبر میں کیا گیا۔'' [مسلم، كتاب الجنائز، باب في اللحد ونصب اللبن على الميت : ٩٦٦]

❁ قبر پر حاضرین کو تین تین لپ مٹی ڈالنی چاہیے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر قبر پر آئے اور سر کی جانب سے تین لپ مٹی ڈالی۔'' [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في حثو التراب في القبر : ١٥٦٥ ـ صحيح]

❁ قبر زمین سے ایک بالشت اونچی کی جائے، تاکہ وہ زمین سے اونچی ہو کر نمایاں ہو جائے اور بے حرمتی نہ ہو۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ کے لیے لحد والی قبر بنائی گئی اور اس پر کچی اینٹیں نصب کی گئیں اور آپ ﷺ کی قبر زمین سے ایک بالشت اونچی کی گئی۔'' [ابن حبان : ٦٦٣٥، إسناده صحيح ـ السنن الكبرى للبيهقي : ٦٧٣٦ ـ حسن]

❁ قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنایا جائے۔ سفیان بن دینار التمار رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی اکرم ﷺ کی قبر دیکھی کہ وہ اونٹ کے کوہان کی طرح تھی۔'' [بخاری، كتاب الجنائز، باب ما جاء في قبر النبي ﷺ ..... الخ : ١٣٩٠]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ قبر پر پانی کا چھڑکاؤ کریں، تاکہ مٹی جم جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر پر پانی چھڑکا۔ [المعجم الأوسط للطبرانی : ۱۸۷/۶۔ سلسلة الأحادیث الصحیحة : ۹۹/۱/۷، ح : ۳۰۴۵]

❁ قبر پر کتبہ لگانا رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ سے ثابت نہیں، بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔ [أبوداؤد : ۳۲۲۶۔ صحیح] ہاں پہچان کے لیے اس پر پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔

مطلب بن عبداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور ان کا جنازہ لایا گیا اور دفن کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو پتھر لانے کا حکم دیا، لیکن وہ اسے اٹھا نہ سکا، پھر رسول اللہ ﷺ خود کھڑے ہوئے..... اسے اٹھایا اور قبر کے سر کے پاس رکھ دیا اور فرمایا: ''(تاکہ) میں اس کے ذریعے سے اپنے بھائی کی قبر پہچان سکوں اور اس کے ساتھ اپنے خاندان کی میتیں دفن کر سکوں۔'' [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی جمیع الموتی فی قبر و القبر یعلم : ۳۲۰۶۔ حسن]

تدفین کے بعد دعا کرنا

❁ تدفین کے بعد سب لوگ میت کی بخشش اور ثابت قدمی کے لیے دعا کریں۔ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ تدفین سے فارغ ہو کر قبر پر کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: ''اپنے بھائی کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا کرو، بلاشبہ اب اس سے سوالات کیے جا رہے ہیں۔'' [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر لمیت فی وقت الانصراف : ۳۲۲۱۔ صحیح]

تدفین کے بعد سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا

❁ بعض لوگ تدفین کے بعد میت کے سر والی طرف سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور پاؤں والی جانب آخری آیات پڑھتے ہیں، یہ درست نہیں، کیونکہ جس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے وہ بالکل ضعیف اور ناقابل اعتبار ہے۔ [دیکھیے مشکوة المصابیح بتحقیقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ الألبانی : ۲/۲۲۳]

تدفین کے بعد میت کو کلمہ کی تلقین کرنا

❁ بعض لوگ قبر پر مٹی ڈال کر میت کو کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ وہ جس روایت سے استدلال کرتے ہیں، اسے علامہ ہیثمی نے مجمع الزوائد (۳/۴۸) میں، ابن قیم نے زاد المعاد (۱/۵۲۳) میں، صنعانی نے سبل السلام (۲/۷۷۳) میں، نووی نے المجموع (۵/۳۰۴) میں اور حافظ عراقی نے احیاء العلوم (۴/۴۲۰) میں ضعیف کہا ہے اور علامہ الالبانی نے سلسلہ ضعیفہ (۵۹۹) میں منکر کہا ہے۔

❁ ان کا دوسرا استدلال اس روایت سے ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اپنے مُردوں کو " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " کی تلقین کرو۔'' [مسلم، کتاب الجنائز، باب تلقین الموتی لا إله إلا الله : ۹۱۶]

یہ حدیث مفصل صحیح ابن حبان (۳۰۰۴) میں ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ کی تلقین آدمی کو حالتِ نزع میں کرنی چاہیے نہ کہ تدفین کے بعد۔ [دیکھیے صحیح ابن حبان، تحت الحدیث : ۳۰۰۲]

اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زندگی کا آخری کلمہ " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ " ہوا وہ جنت میں جائے گا۔'' [أبوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی التلقین : ۳۱۱۶۔ صحیح] جبکہ مرنے کے بعد کلمہ کی تلقین کرنے سے نہ تو مُردہ کلمہ پڑھ سکتا ہے اور نہ مرنے کے بعد ایمان قبول ہوتا ہے، اس لیے مرنے کے بعد کلمہ کی تلقین کرنا قطعاً جائز نہیں۔

تدفین کے بعد راستے میں دعا کرنا

❁ میت کو دفن کرنے کے بعد قبر پر اس کے لیے اجتماعی دعا کرنا سنت ہے، لیکن دفن کے بعد ستر (۷۰) قدم واپس آ کر دعا کرنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں، یہ بدعت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کو دفن کون کرے گا؟

❁ عورت کی میت کو قبر میں مرد ہی اتاریں گے، نہ کہ عورتیں۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب من یدخل قبر المرأة ؟ : ١٣٤٢]

❁ عورت کو قبر میں اس کا خاوند اتارے تو بھی جائز ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خود دفن کیا تھا۔ [بخاری، کتاب المغازی، باب غزوة خیبر : ٤٢٤٠، ٤٢٤١]

❁ عورت کی میت کو غیر محرم بھی قبر میں اتار سکتا ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی کو صحابی رسول ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (غیر محرم) نے قبر میں اتارا تھا۔ [بخاری، کتاب الجنائز، باب من یدخل قبر المرأة : ١٣٤٢]

قبر میں روشنی کے لیے چراغ جلانا

❁ رات اندھیری ہو تو قبر کے اندر روشنی کے لیے چراغ وغیرہ لے جانا جائز ہے۔ [ابن ماجه، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الأوقات ..... الخ : ١٥٢٠۔ ترمذی : ١٠٥٧۔ مستدرك حاكم : ٣٦٨/١، ح : ١٣٦١ و إسناده حسن لذاته، ٣٤٥/٢، ح : ٣٣١٨ و إسناده حسن لذاته]

ایک خاندان کی اکٹھی قبریں

❁ قبرستان کے اندر ایک ہی خاندان کے افراد کی ایک جگہ اکٹھی قبریں بنانا جائز ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی تدفین کے بعد ایک پتھر قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا: ''یہ اس لیے کہ میں اپنے بھائی کی قبر پہچان سکوں اور اس کے ساتھ اپنے خاندان کی میتیں دفن کر سکوں۔'' [أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب فی جمیع الموتی فی قبر والقبر یعلم : ٣٢٠٦۔ حسن]

اجتماعی تدفین

❁ میتیں زیادہ ہوں تو ایک قبر میں زیادہ لوگوں کو بھی دفنایا جا سکتا ہے، اس صورت میں قبر میں قبلہ کی سمت پہلے اس میت کو رکھا جائے گا جسے قرآن زیادہ یاد ہو۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں: ''نبی ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو افراد کو اکٹھا کرتے، پھر پوچھتے: ''ان میں قرآن زیادہ جاننے والا کون ہے؟'' جب کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا، تو اسے لحد میں پہلے (قبلہ کی طرف) رکھا جاتا۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب الصلاة علی الشهداء : ١٣٤٣]

قبر کشائی

کسی شدید ضرورت کے تحت میت کو قبر سے نکالا جا سکتا ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر آئے، جبکہ اسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے باہر نکالنے کا حکم دیا، پھر اسے اپنے گھٹنے پر رکھا، اس کے منہ میں لعاب مبارک ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔'' اور اس سے اگلی روایت میں ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میرے باپ کو (احد میں شہداء کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے) دوسرے آدمی کے ساتھ اکٹھا دفن کیا گیا، میرے دل کو اچھا نہ لگا تو میں نے (چھ ماہ کے بعد) اپنے باپ کو نکال کر دوسری قبر میں تنہا دفن کیا۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب هل یخرج المیت من القبر واللحد لعلة ؟ : ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٥٢۔ مسلم : ٢٧٧٣]

ثابت ہوا کہ میت کو کسی ضرورت کے پیش نظر قبر سے نکالا جا سکتا ہے، لیکن بغیر ضرورت ایسا کرنا درست نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعزیت کرنے کا بیان

تعزیت کا طریقہ

تعزیت کا مطلب ہے میت کے وارثوں کو صبر کی تلقین کرنا، آخرت میں اجر و ثواب کی امید دلانا اور ان کے دکھ درد میں شریک ہو کر ان کے غم کو ہلکا کرنا۔ یہاں رسول اللہ ﷺ کے تعزیتی الفاظ کے چند نمونے دیے جا رہے ہیں، تاکہ مسلمانوں کو تعزیت کا نبوی طریقہ معلوم ہو سکے:

① ایک بچے کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''اے فلاں شخص! دو صورتوں میں سے تجھے کون سی صورت پسند ہے؟ ایک تو یہ کہ تم اس (اپنے بچے) سے اپنی زندگی میں فائدہ اٹھاتے اور دوسری یہ کہ کل قیامت کے دن وہ تجھ سے آگے بڑھ کر تمھارے لیے جنت کا دروازہ کھول دے۔'' اس نے عرض کیا: ''اے اللہ کے رسول! مجھے یہ زیادہ پسند ہے کہ وہ آگے بڑھ کر میرے لیے جنت کا دروازہ کھول دے۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تو تیرے لیے طے ہو چکا ہے۔'' [نسائی، کتاب الجنائز، باب فی التعزیة : ۲۰۹۰۔ صحیح]

② آپ ﷺ نے تعزیت کرتے ہوئے فرمایا:
((إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَ كُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى، فَلْتَصْبِرُ وَلْتَحْتَسِبُ)) [بخاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببعض..... الخ : ۱۲۲٤۔ مسلم : ۹۲۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ اللہ کا مال تھا جو اس نے لے لیا اور جو اس نے دے رکھا ہے وہ بھی تو اسی کا ہے، اس کے ہاں ہر چیز (کے فنا ہونے) کا وقت مقرر ہے۔ بس صبر کرو اور اللہ سے اجر کی امید رکھو۔''

④ آپ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے اس کے بیٹے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے اپنے بچے پر جزع فزع کی ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اللہ کے تقویٰ اور صبر کی تلقین فرمائی۔ اس عورت نے کہا: ''میں جزع فزع کیوں نہ کروں، میں ''رقوب'' ہوں (یعنی میرے بچے زندہ نہیں رہتے)، میرا صرف یہی ایک بچہ بچا تھا وہ بھی فوت ہو گیا۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''رقوب تو وہ ہے جس کا بچہ زندہ بچ جائے (اور وہ اس سے صرف دنیا میں فائدہ اٹھا سکے)۔'' پھر فرمایا: ''جس مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں اور وہ (صبر کر کے) اللہ سے اجر کا طلب گار ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے ان بچوں کی وجہ سے جنت میں داخل کرے گا اور کسی کے دو فوت ہو جائیں تو دو کی وجہ سے بھی جنت کا داخلہ نصیب ہو گا۔'' [مستدرك حاكم : ۱/ ۳۸۳، ۳۸۴، ح : ۱۴۱۶۔ إسناده حسن لذاته]

⑤ اور آپ ﷺ نے ایک عورت سے اس کے خاوند کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا: ''اے اللہ! ابوسلمہ (یعنی اس کے خاوند) کی مغفرت فرما، آخرت میں اس کا درجہ بلند فرما، اس کے پسماندگان کا والی بن جا، اے رب العالمین! ہماری اور اس کی بخشش فرما دے اور اس کی قبر کشادہ کر کے نور سے بھر دے۔'' [مسلم، كتاب الجنائز، باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر : ۹۲۰]

⑥ بیٹے سے اس کے باپ کی تعزیت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! خاندان جعفر کا والی بن جا اور (اس کے بیٹے) عبد اللہ کی کمائی میں برکت عطا فرما۔'' آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ دعا کی۔ [مسند أحمد : ۱/ ۲۰۴، ۲۰۵، ح : ۱۷۵۰۔ قال شعيب الأرنؤوط إسناده صحيح على شرط مسلم]

❁ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف ایک تعزیتی خط لکھا تھا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس میں انھیں حدیثِ رسول ﷺ لکھ کر خوشخبری دی تھی۔ [بخاری، کتاب التفسیر، باب ﴿ وللہ خزآئن ﴾ ..... الخ : ٤٩٠٦۔ ابن حبان :٧٢٨١، وإسناده صحیح]

❁ یہ نمونے کے طور پر چند الفاظ بیان کیے گئے ہیں، ان جیسے الفاظ اپنی زبان میں بھی کہے جا سکتے ہیں، بشرطیکہ ان میں کوئی خلاف شرع بات نہ ہو۔

تعزیت کے لیے مخصوص جگہ بیٹھنا

❁ ہمارے ہاں تین دن تک سوگ منانے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ تین دنوں تک ایک جگہ پھوڑی بچھا کر بیٹھا جائے اور لوگ تعزیت کرتے رہیں۔تعزیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :''اظہار افسوس کے لیے جمع ہونا مکروہ ہے، خواہ اس میں رونا شامل نہ بھی ہو، اس لیے کہ یہ غم کو تازہ کرتا اور اخراجات میں اضافہ کرتا ہے۔'' [الأم : ٢٤٨/١]

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :''تعزیت کی خاطر بیٹھنے کو امام شافعی مصنف کتاب (الام) اور دیگر بہت سارے علماء ناپسند فرماتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ تعزیت کی خاطر کسی خاص شکل میں بیٹھنا منع ہے۔ مثلاً میت کے وارث ایک جگہ جمع ہو جائیں اور جو تعزیت کرنا چاہے ان کے پاس پہنچ جائے، ان کی رائے ہے کہ میت کے وارثوں کو اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہوجانا چاہیے ، جو ان سے ملے تعزیت کر لے، تعزیت کی خاطر عورتوں اور مردوں کے اجتماع کی کراہت میں کوئی فرق نہیں۔'' [المجموع : ٣٠٦/٥]

تعزیت کو آنے والوں کے لیے کھانے کا انتظام کرنا

❁ دفن کے بعد تعزیت کے لیے آنے والوں کے لیے اہل میت کی طرف سے کھانے کا انتظام کرنا کسی حدیث سے ثابت نہیں، لیکن اگر مہمان دور سے آئیں تو انھیں کھانا کھلانے میں کوئی حرج نہیں۔

❁ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کا فرض ہے کہ میت کے گھر والوں اور مہمانوں کے لیے کھانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر آنے پر فرمایا:

« اِصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهٗ أَتَاهُمْ أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ » [أبو داؤد، كتاب الجنائز، باب صنعة الطعام لأهل الميت : ٣١٣٢۔ ترمذی : ٩٩٨۔ حسن]

''جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، بلاشبہ انھیں ایک ایسا معاملہ درپیش ہے جس نے انھیں مشغول کر دیا ہے۔''

- اگر میت کے گھر والوں کو کھانا مہیا کرنا دوسرے لوگوں کے ذمے ہے تو پھر میت کے گھر سے پہلے دن، پھر تیسرے دن، پھر دسویں دن اور پھر چالیسویں دن کھانا کھانا کیسے اسلام ہو سکتا ہے؟
- امام ابن ہمام حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''اہل میت کی طرف سے مہمان داری کا کھانا مکروہ اور بہت بری بدعت ہے۔'' [فتح القدير : ٤٧٣/١]

خاوند کے سوگ کا بیان

- بیوی پر خاوند کا سوگ منانا فرض ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا » [بخاری، كتاب الجنائز، باب إحداد المرأة على غير زوجها : ١٢٨٠۔ مسلم : ١٤٨٦]

''اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والی عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے، سوائے خاوند کے، بلاشبہ اس پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے۔''

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت مندرجہ ذیل دعا پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اس سے بہتر وارث عطا کرتا ہے:

« إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَأَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِنْهَا » [مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند المصيبة ؟ : ٩١٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر دے اور اس سے بہتر بدل عطا فرما۔''

خاوند کے سوگ کے احکام

- زیب و زینت والی کوئی بھی چیز استعمال نہ کرے۔
- حیض کے غسل میں تھوڑی بہت خوشبو لگانا جائز ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ہمیں سرمہ لگانے، خوشبو استعمال کرنے اور رنگ دار کپڑا پہننے سے روک دیا گیا، البتہ وہ کپڑا اس سے الگ تھا جس کا (دھاگا) بننے سے پہلے رنگ دیا گیا ہو اور ہمیں رخصت دی گئی کہ ہم میں سے کوئی حیض سے فارغ ہو تو وہ غسل کرتے ہوئے (بوختم کرنے کے لیے) اظفار کا تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے۔'' [بخاری، کتاب الطلاق، باب الفـ للحادة عند الطهر: ٥٣٤١۔ مسلم: ٣٧٤٠]
- آنکھیں خراب ہو جائیں تب بھی سرمہ ڈالنا ممنوع ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی: ''یا رسول اللہ! میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے، اس کی آنکھیں خراب ہو گئی ہیں، کیا وہ سرمہ ڈال لے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں!'' [بخاری، کتاب الطلاق، باب تحد المتوفى عنها أربعة أشهر وعشرا: ٥٣٣٦۔ مسلم: ١٤٨٨]
- آنکھوں میں دوائی ڈالنا جائز ہے، کیونکہ اس میں زینت نہیں۔
- بالوں کو رنگ کرنے کے لیے خضاب لگانا جائز نہیں۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا (ایک قسم کی دوائی) کا لیپ کیا ہوا تھا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''اے ام سلمہ! یہ کیا لگا رکھا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں ہے۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ چہرے کو صاف کرتا اور چمکاتا ہے، اسے صرف رات کے وقت استعمال کر اور دن کے وقت اتار دیا کر اور کنگھی کرتے ہوئے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خوشبو اور منہدی استعمال نہ کر (یعنی اس سے سر نہ دھو) کیونکہ منہدی تو ایک قسم کا خضاب ہے۔'' میں نے عرض کی: ''تو پھر میں کس چیز سے کنگھی کروں؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بیری کے پتوں سے، اس سے اپنے سر پر لیپ کر لیا کر (اور بعد میں دھو ڈالا کر)۔''

[أبو داؤد، كتاب الطلاق، باب فيما تجتنب المعتدة فى عدتها : ٢٣٠٥۔ نسائى : ٣٥٦٧۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے]

❁ عدت کے دوران عورت اسی گھر میں رہے گی جس میں خاوند کی وفات کے وقت رہ رہی تھی، دوسری جگہ منتقل ہونا یا خوشی وغمی کی کسی تقریب میں شرکت کرنا جائز نہیں۔ فُرَیعَہ بنت مالک رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''کیا میں اپنے خاندان کے پاس جا سکتی ہوں؟ کیونکہ میرے خاوند نے نہ تو کوئی مکان چھوڑا ہے اور نہ کوئی خرچ''..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عدت مکمل ہونے تک اسی گھر میں رہو۔'' [أبو داؤد، كتاب الطلاق، باب فى المتوفى عنها تنتقل : ٢٣٠٠۔ ترمذى : ١٢٠٤۔ ابن ماجه : ٢٠٣١۔صحيح]

اس سے ثابت ہوا کہ عدت تک مکان کا انتظام ترکہ سے کیا جائے گا، مال نہ ہو تو مکان کا انتظام کرنا ورثا کا فرض ہے۔ اگر وہاں خطرہ ہو، یا کسی وجہ سے وہاں رہنا ممکن نہ رہے تو وہ دوسرے مکان میں منتقل ہو سکتی ہے۔ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: ''اے اللہ کے رسول! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دے دی ہیں اور مجھے (اس گھر میں) کسی کے گھس آنے کا خطرہ ہے۔'' تو راوی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے اسے اجازت مرحمت فرما دی، تو وہ وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گئیں۔ [مسلم، كتاب الطلاق، باب المطلقة البائن لا نفقة لها : ١٤٨٢]

❁ اپنی ضروریات کے لیے گھر سے باہر جا سکتی ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میری خالہ کو طلاق ہو گئی، اس نے اپنے باغ سے کھجوریں توڑ کر لانے کا ارادہ کیا تو ایک آدمی نے انھیں باہر نکلنے سے روکا، وہ نبی ﷺ کے پاس آ گئیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کیوں نہیں ! تو جا کر اپنے باغ سے کھجوریں توڑ۔'' [مسلم، کتاب الطلاق، باب جواز الخروج المعتدة البائن والمتوفی..... الخ : ١٤٨٣]

خاوند کے سوگ کی مدت

❁ حاملہ عورت کے لیے سوگ (عدت) بچے کی پیدائش تک ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ﴾ [الطلاق : ٤]

''حمل والی عورتوں کی عدت بچے کی پیدائش تک ہے۔''

❁ غیر حاملہ کے لیے سوگ (عدت) چار ماہ دس دن ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ﴾ [البقرة : ٢٣٤]

''تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور ان کی بیویاں زندہ ہوں تو ایسی بیوائیں چار ماہ دس دن تک انتظار کریں۔''

عام میت کے سوگ کی مدت

❁ عورت کے لیے اپنے خاوند کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حرام ہے۔ زینب بنت ابوسلمہ فرماتی ہیں: ''جب شام سے ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی موت کی خبر آئی تو ام حبیبہ رضی اللہ عنہا (ابوسفیان کی بیٹی اور نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ) نے تیسرے دن خوشبو منگوا کر چہرے اور بازوؤں پر ملی اور فرمانے لگیں: ''مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن (میں نے یہ کام اس لیے کیا کہ) میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے والی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے علاوہ کسی کا سوگ تین دن سے زیادہ منائے۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب إحداد المرأة علی غیر زوجها : ١٢٨٠۔ مسلم : ١٤٨٦]

❁ عام میت کا سوگ منانا فرض نہیں ہے، بلکہ تین دن تک سوگ منانے کی اجازت ہے، اگر نہ منایا جائے تو جائز ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار تھا، وہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو گیا اور وہ خود گھر میں نہیں تھے، ان کی بیوی نے جب دیکھا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے تو انھوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک گوشے میں لٹا دیا، پھر جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے اور بچے کا حال پوچھا، تو بیوی نے کہا: ''اسے اب آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ اب وہ بالکل پرسکون ہو گا۔'' ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں اور وہ رات بیوی کے پاس رہے اور صبح غسل کر کے باہر نکلنے لگے تو بیوی نے بتایا کہ لڑکا تو فوت ہو چکا ہے، پھر سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نماز فجر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات کا واقعہ گوش گزار کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے امید ہے کہ اللہ تم دونوں میاں بیوی کے لیے تمھاری اس رات میں برکت دے گا۔''

[بخاری، کتاب الجنائز، باب من لم یظهر حزنه عند المصیبة : ۱۳۰۱۔ مسلم : ۲۱۴۴/۲۳]

سوگ میں حرام کام

- کسی کے افسوس کے لیے ایک منٹ یا زیادہ وقت کے لیے خاموشی اختیار کرنا حرام ہے، یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے۔
- اظہار افسوس کے لیے سیاہ یا کسی بھی مخصوص رنگ کا لباس پہننا۔
- اظہار افسوس کے طور پر سر، داڑھی اور مونچھیں وغیرہ مونڈنا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری ہیں (مصیبت میں) چلا کر رونے والی، بال مونڈنے والی اور گریبان پھاڑنے والی سے۔'' [بخاری، کتاب الجنائز، باب ما ینهی من الحلق عند المصیبة : ۱۲۹۶]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبرستان کی زیارت

قبرستان کی زیارت کی اہمیت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« زُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْآخِرَةَ » [ابن ماجه، كتاب الجنائز، باب ما جاء في زيارة القبور : ١٥٦٩ ـ صحيح]

''قبرستان کی زیارت کے لیے جایا کرو، یہ تمھیں آخرت کی یاد دلاتی ہے۔''

عورتوں کا قبرستان جانا

عورتوں کو قبرستان میں جانے کی اجازت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« فَإِنَّ جِبْرِيْلَ أَتَانِيْ ..... فَقَالَ إِنَّ رَبَّكَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَأْتِيَ أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ، قَالَتْ قُلْتُ كَيْفَ أَقُوْلُ لَهُمْ » [مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول المقابر ..... الخ : ٩٧٤/١٠٣]

''جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے..... اور کہنے لگے: ''بلاشبہ آپ کے رب نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ بقیع (قبرستان) میں جائیں اور ان کے لیے دعائے مغفرت کریں۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، میں نے کہا: ''میں (قبرستان جاؤں تو) ان کے لیے کیسے دعا کروں؟ (تو آپ ﷺ نے انھیں دعا سکھائی)۔''

عبداللہ بن ابی ملیکہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک دن قبرستان سے آ رہی تھیں، میں نے پوچھا: ''اے ام المومنین! آپ کہاں سے تشریف لا رہی ہیں؟'' فرمانے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لگیں: ''اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کی قبر سے۔'' میں نے کہا: ''کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا تھا؟'' فرمانے لگیں: ''ہاں، منع کیا تھا، پھر اجازت دے دی تھی۔'' [مستدرك حاكم : ١/ ٣٧٦، ح : ١٣٩٢۔ صحيح]

❁ لیکن عورتوں کو قبرستان میں قبروں کی زیارت کے لیے کثرت سے نہیں جانا چاہیے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے قبرستان میں کثرت سے جانے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔'' [ترمذی، كتاب الجنائز، باب ما جاء فی كراهية زيارة القبور للنساء : ١٠٥٦۔ حسن]

❁ دس (١٠) محرم کو اور دیگر تہواروں پر جو عورتیں بن سنور کر قبرستان جاتی ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے، کیونکہ اس میں نہ صرف قبرستان جانے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے، بلکہ بے پردگی بھی ہوتی ہے۔

قبرستان میں کرنے کے کام

❁ قبرستان میں دل کی غفلت دور کرنے، اپنی موت اور آخرت کی یاد کے لیے جانا چاہیے۔

❁ قبرستان میں داخل ہوتے ہوئے مندرجہ ذیل دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لیں:

① ((اَلسَّلَامُ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ يَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِيْنَ ، وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ))

[مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول المقابر..... الخ : ١٠٣/ ٩٧٤]

''ان گھروں میں رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلے پہنچنے والوں اور بعد میں آنے والوں پر رحمت فرمائے اور ہم بھی ان شاء اللہ، تم سے ملنے والے ہیں۔''

② ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَ أَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا، مُؤَجَّلُوْنَ، وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ))[مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول المقابر..... الخ : ٩٧٤]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مومن قوم کے گھر والو! تم پر سلام ہو، جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا کہ کل پاؤ گے، وہ تم نے پا لیا، ایک مدت کے بعد اور ہم بھی اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔''

③ ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ عَلٰى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ، وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ)) [مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول المقابر ..... الخ : ٩٧٥]

''ان گھر والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں، میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمھارے لیے عافیت کا طلب گار ہوں۔''

❁ قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جائز ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((جَاءَ الْبَقِيْعَ فَقَامَ، فَأَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ)) [مسلم، كتاب الجنائز، باب ما يقال عند دخول المقابر..... الخ : ٩٧٤/١٠٣]

''رسول اللہ ﷺ بقیع میں تشریف لائے، دیر تک کھڑے رہے، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگے۔''

❁ بلند قبر کو زمین سے ایک بالشت کے برابر چھوڑ کر اوپر والی گرا دیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا:

((أَنْ لَا تَدَعَ تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ ، وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ))[مسلم، كتاب الجنائز، باب الأمر بتسوية القبر : ٩٦٩]

''تو جو بھی تصویر دیکھے اسے مٹا دے اور جو بھی اونچی قبر ہو اسے برابر کر دے۔''

قبرستان میں ممنوع کام

❁ فوت شدہ کی خوشنودی کے لیے اس کی قبر کی زیارت کرنا حرام ہے۔ [بخاری، كتاب فضل الصلاة فى مسجد مكة و المدينة، باب فضل الصلوٰة فى مسجد مكة والمدينة : ١١٨٩۔ مسلم : ١٣٩٧]

❁ قبرستان میں جوتے پہن کر چلنا جائز نہیں، ہاں، اگر کوئی ضرورت و حاجت ہو تو پھر

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے، جیسا کہ ابو داؤد کی حدیث میں آپ ﷺ نے ایک شخص کو منع کیا اور بخاری کی حدیث سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے۔[بخاری، کتاب الجنائز، باب المیت یسمع خفق النعال : ۱۳۳۸۔ أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب المشی فی النعل بین القبور : ۳۲۳۰۔ حسن]

- قبر پر بیٹھنا۔[مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه : ۹۷۲]
- قبر پر پاؤں رکھنا اور قبرستان میں پیشاب کرنا۔[مصنف ابن أبی شیبة : ۲۱۹/۳، من قول عقبة بن عامر، إسناده صحیح]
- قبرستان میں مسجد بنانا۔[بخاری، کتاب المساجد، باب الصلاة فی البیعة : ٤٣٤۔ مسلم : ٥٣١]
- قبرستان میں نماز پڑھنا۔[مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة علیه : ۹۷۲]
- قبرستان میں قرآن مجید پڑھنا۔[مسلم، کتاب صلاة المسافرین، باب استحباب صلاة النافلة فی بیته..... الخ : ۷۸۰]
- قبر کے پاس جانور ذبح کرنا۔[أبوداؤد، کتاب الجنائز، باب کراهیة الذبح عند القبر : ۳۲۲۲۔ صحیح]
- بلا عذر محض قبر کو اونچا کرنے کے لیے باہر سے مٹی لاکر قبر پر ڈالنا اور قبر پر کتبہ لگانا۔[أبوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی البناء علی القبر : ۳۲۲۵، ۳۲۲٦۔ صحیح]
- قبروں کو پختہ بنانا، ان پر عمارات (قبہ، گنبد وغیرہ) بنانا اور قبر پر (مجاور بن کر) بیٹھنا۔[مسلم، کتاب الجنائز، باب النهی عن تجصیص القبر..... الخ : ۹۷۰]

جنازے کی رسوم و بدعات

- قریب الموت شخص کے پاس سورۂ یٰس تلاوت کرنا۔
- قریب الموت کا بستر قبلہ رخ کرنا۔ یہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، لہٰذا یہ بدعت ہے۔[إرواء الغلیل : ۱۵۰/۳، ح : ٦٨٨]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- کفن کو زم زم سے دھونا۔
- کفن پر کلمہ، سورتیں، اہل بیت کے نام یا دیگر دعائیں لکھنا، یہ شریعت سے ثابت نہیں اور نہ یہ چیزیں کوئی فائدہ دے سکتی ہیں۔ میت کے لیے اس کے نیک اعمال مفید ہوتے ہیں، پھر اس طریقے سے ان چیزوں کی توہین بھی ہوتی ہے، کیونکہ کچھ وقت کے بعد بعض میتیں پھٹ جاتی ہیں اور انھیں آلودہ کر دیتی ہیں۔
- اپنی زندگی میں قبر تیار کرنا۔
- اظہار افسوس کے لیے سیاہ لباس پہننا۔
- قبر رات کو تیار ہو جائے اور تدفین اگلے دن تک مؤخر ہو تو رات کو ایک آدمی قبر میں سوتا ہے، کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ قبر کو رات بھر خالی رکھنا مناسب نہیں، یہ جہالت اور توہم پرستی ہے۔
- جنازے کے ساتھ کلمۂ شہادت وغیرہ کا ورد کرنا۔ حدیث میں ہے کہ جنازے کے ساتھ خاموشی سے جانا چاہیے۔
- جنازے کے ساتھ آگ لے کر جانا ممنوع ہے، لہٰذا قبر پر اگربتیاں، موم بتیاں اور چراغ وغیرہ کا اہتمام کرنا ممنوع، حدیث کی مخالفت اور بدعت ہے۔
- قبر پر اذان کہنا۔
- دفن کرنے کے بعد ستر (۷۰) قدم پیچھے ہٹ کر دعا کرنا۔
- کسی مخصوص جگہ (پھوڑی پر) بیٹھنا کہ لوگ تعزیت کے لیے وہاں آئیں۔
- کسی قبر پر عرس وغیرہ لگانا شرک ہے۔ اگر یہ جائز ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم ﷺ کی قبر پر میلہ لگاتے، کیونکہ ان سے بڑھ کر کون زیادہ مرتبے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دائمی اوقات الصلاۃ و سحر و افطار

January — جنوری

تاریخ	فجر حقیقی	طلوع آفتاب	ظہر	عصر مثلین	عصر حنفی	مغرب	عشاء	
	صبح صادق	صبح کاذب						
	سحر ختم							
1	5:36	7:03	12:09	12:38	1:10	5:10	6:37	1
2	5:36	7:03	12:09	12:39	1:11	5:10	6:37	2
3	5:36	7:03	12:09	12:40	1:12	5:11	6:38	3
4	5:36	7:03	12:10	12:41	1:13	5:11	6:39	4
5	5:36	7:04	12:10	12:42	1:14	5:12	6:39	5
6	5:36	7:04	12:11	12:43	1:15	5:13	6:40	6
7	5:36	7:04	12:11	12:44	1:16	5:14	6:41	7
8	5:36	7:04	12:11	12:45	1:17	5:15	6:42	8
9	5:36	7:04	12:12	12:46	1:18	5:16	6:42	9
10	5:36	7:04	12:13	12:47	1:19	5:17	6:43	10
11	5:36	7:03	12:13	12:48	1:20	5:17	6:44	11
12	5:36	7:03	12:13	12:49	1:21	5:18	6:45	12
13	5:36	7:03	12:14	12:50	1:22	5:19	6:46	13
14	5:36	7:03	12:14	12:51	1:23	5:20	6:47	14
15	5:36	7:03	12:14	12:52	1:24	5:21	6:48	15
16	5:37	7:03	12:15	12:53	1:25	5:22	6:48	16
17	5:37	7:02	12:15	12:54	1:26	5:22	6:49	17
18	5:37	7:02	12:15	12:55	1:27	5:23	6:50	18
19	5:37	7:02	12:16	12:56	1:28	5:24	6:50	19
20	5:37	7:02	12:16	12:57	1:29	5:25	6:50	20
21	5:37	7:02	12:16	12:58	1:30	5:26	6:51	21
22	5:37	7:01	12:17	12:59	1:31	5:27	6:52	22
23	5:37	7:01	12:17	1:00	1:32	5:28	6:53	23
24	5:36	7:01	12:17	1:01	1:33	5:29	6:54	24
25	5:36	7:00	12:17	1:02	1:34	5:30	6:55	25
26	5:36	7:00	12:18	1:03	1:35	5:31	6:56	26
27	5:34	6:59	12:18	1:04	1:36	5:32	6:57	27
28	5:34	6:59	12:18	1:05	1:37	5:33	6:58	28
29	5:34	6:58	12:18	1:06	1:38	5:34	6:59	29
30	5:33	6:58	12:18	1:07	1:39	5:35	6:59	30
31	5:32	6:57	12:18	1:08	1:40	5:36	7:00	31

February — فروری

تاریخ	فجر حقیقی	طلوع آفتاب	ظہر	عصر مثلین	عصر حنفی	مغرب	عشاء	
	صبح صادق	صبح کاذب						
	سحر ختم							
1	5:32	7:00	12:18	12:19	1:41	5:37	7:01	1
2	5:31	6:59	12:18	12:19	1:42	5:38	7:02	2
3	5:31	6:59	12:18	12:19	1:43	5:39	7:03	3
4	5:30	6:58	12:18	12:19	1:44	5:40	7:04	4
5	5:30	6:57	12:18	12:19	1:45	5:41	7:04	5
6	5:29	6:56	12:18	12:19	1:46	5:42	7:05	6
7	5:29	6:55	12:18	12:19	1:47	5:43	7:06	7
8	5:28	6:54	12:18	12:19	1:48	5:44	7:07	8
9	5:28	6:53	12:18	12:19	1:49	5:45	7:08	9
10	5:27	6:50	12:13	12:19	3:19	5:44	7:07	10
11	5:27	6:49	12:13	12:19	3:20	5:45	7:07	11
12	5:26	6:48	12:13	12:19	3:20	5:46	7:08	12
13	5:26	6:47	12:13	12:19	3:21	5:47	7:09	13
14	5:25	6:46	12:13	12:19	3:22	5:48	7:09	14
15	5:24	6:45	12:13	12:19	3:22	5:49	7:10	15
16	5:23	6:44	12:13	12:19	3:23	5:50	7:11	16
17	5:22	6:43	12:13	12:19	3:23	5:50	7:12	17
18	5:21	6:42	12:13	12:19	3:24	5:51	7:13	18
19	5:21	6:41	12:13	12:19	3:25	5:52	7:13	19
20	5:20	6:40	12:13	12:19	3:25	5:53	7:14	20
21	5:19	6:39	12:13	12:19	3:26	5:54	7:15	21
22	5:18	6:38	12:13	12:19	3:27	5:55	7:15	22
23	5:17	6:37	12:13	12:18	3:27	5:55	7:16	23
24	5:16	6:36	12:13	12:18	3:28	5:56	7:17	24
25	5:15	6:35	12:13	12:18	3:29	5:57	7:17	25
26	5:14	6:34	12:13	12:18	3:29	5:58	7:18	26
27	5:12	6:33	12:13	12:18	3:30	5:59	7:19	27
28	5:11	6:32	12:13	12:18	3:31	5:59	7:20	28
29	5:10	6:31	12:13	12:18	3:32	6:00	7:20	29

March — مارچ

تاریخ	فجر حقیقی	طلوع آفتاب	ظہر	عصر مثلین	عصر حنفی	مغرب	عشاء	
	صبح صادق	صبح کاذب						
	سحر ختم							
1	5:10	6:31	12:18	12:17	3:32	6:00	7:21	1
2	5:09	6:29	12:17	12:17	3:33	6:00	7:22	2
3	5:08	6:28	12:17	12:17	3:33	6:01	7:22	3
4	5:07	6:27	12:17	12:17	3:33	6:02	7:23	4
5	5:06	6:26	12:17	12:16	3:34	6:02	7:24	5
6	5:05	6:25	12:16	12:16	3:34	6:03	7:24	6
7	5:04	6:24	12:16	12:16	3:34	6:04	7:25	7
8	5:03	6:23	12:16	12:16	3:34	6:05	7:26	8
9	5:02	6:22	12:16	12:16	3:34	6:06	7:26	9
10	5:00	6:21	12:16	12:16	3:34	6:07	7:27	10
11	4:59	6:19	12:15	12:15	3:35	6:07	7:28	11
12	4:58	6:18	12:15	12:15	3:35	6:08	7:28	12
13	4:57	6:17	12:15	12:15	3:35	6:09	7:29	13
14	4:56	6:16	12:15	12:15	3:35	6:10	7:30	14
15	4:54	6:14	12:14	12:14	3:35	6:10	7:30	15
16	4:53	6:13	12:14	12:14	3:36	6:11	7:31	16
17	4:52	6:12	12:13	12:13	3:36	6:12	7:31	17
18	4:51	6:10	12:13	12:13	3:36	6:12	7:32	18
19	4:50	6:09	12:13	12:13	3:36	6:13	7:32	19
20	4:48	6:08	12:13	12:13	3:36	6:14	7:33	20
21	4:47	6:06	12:12	12:12	3:37	6:14	7:34	21
22	4:46	6:05	12:12	12:12	3:37	6:15	7:34	22
23	4:44	6:03	12:12	12:12	3:37	6:16	7:35	23
24	4:43	6:02	12:11	12:12	3:37	6:16	7:36	24
25	4:41	6:01	12:11	12:11	3:37	6:17	7:37	25
26	4:40	6:00	12:11	12:11	3:38	6:18	7:37	26
27	4:39	5:58	12:11	12:11	3:38	6:18	7:38	27
28	4:38	5:57	12:10	12:10	3:38	6:19	7:39	28
29	4:36	5:56	12:10	12:10	3:38	6:20	7:40	29
30	4:35	5:55	12:10	12:10	3:38	6:20	7:41	30
31	4:33	7:03	12:09	12:09	3:38	6:21	7:42	31

April — اپریل

تاریخ	فجر حقیقی	طلوع آفتاب	ظہر	عصر مثلین	عصر حنفی	مغرب	عشاء	
	صبح صادق	صبح کاذب						
	سحر ختم							
1	4:32	5:52	12:09	12:09	3:39	6:21	7:43	1
2	4:30	5:51	12:09	12:09	3:39	6:22	7:44	2
3	4:29	5:49	12:08	12:08	3:39	6:22	7:45	3
4	4:27	5:48	12:08	12:08	3:39	6:23	7:46	4
5	4:26	5:47	12:08	12:08	3:39	6:24	7:46	5
6	4:24	5:46	12:08	12:08	3:39	6:25	7:47	6
7	4:23	5:45	12:07	12:07	3:39	6:26	7:48	7
8	4:21	5:43	12:07	12:07	3:39	6:26	7:49	8
9	4:19	5:42	12:07	12:07	3:39	6:27	7:49	9
10	4:18	5:41	12:07	12:07	3:39	6:28	7:50	10
11	4:16	5:39	12:06	12:06	3:39	6:28	7:51	11
12	4:15	5:38	12:06	12:06	3:39	6:29	7:52	12
13	4:13	5:37	12:06	12:06	3:39	6:29	7:53	13
14	4:12	5:36	12:06	12:06	3:39	6:30	7:54	14
15	4:10	5:35	12:05	12:05	3:39	6:30	7:55	15
16	4:09	5:34	12:05	12:05	3:39	6:31	7:55	16
17	4:08	5:33	12:05	12:05	3:39	6:32	7:56	17
18	4:06	5:32	12:04	12:04	3:39	6:32	7:57	18
19	4:05	5:31	12:04	12:04	3:39	6:33	7:58	19
20	4:04	5:30	12:04	12:04	3:39	6:34	7:59	20
21	4:02	5:29	12:04	12:04	3:39	6:34	8:00	21
22	4:01	5:28	12:04	12:04	3:39	6:35	8:01	22
23	3:59	5:26	12:03	12:03	3:39	6:36	8:02	23
24	3:58	5:25	12:03	12:03	3:39	6:36	8:03	24
25	3:57	5:24	12:03	12:03	3:39	6:37	8:04	25
26	3:55	5:23	12:03	12:03	3:38	6:38	8:05	26
27	3:54	5:22	12:03	12:03	3:38	6:39	8:05	27
28	3:53	5:21	12:02	12:03	3:38	6:39	8:06	28
29	3:52	5:20	12:02	12:02	3:38	6:40	8:07	29
30	3:51	5:19	12:02	12:01	3:41	6:41	8:08	30
31	0:00	0:00	00:00	0:00	0:00	0:00	0:00	31

لاہور سے دیگر شہروں کا فرق — جمع (+) کی علامت کا مطلب ہے اتنے منٹ لاہور کے وقت میں جمع کیے جائیں اور نفی (-) کی علامت کا مطلب ہے اتنے منٹ لاہور کے وقت سے نفی کیے جائیں۔ [الشمس والقمر بحسبان : ص ۱۰۶،۱۰۷]

اسلام آباد	+6منٹ	ایبٹ آباد	+3منٹ	بالاکوٹ	+5منٹ	بہاولپور	+11منٹ
پشنی (شکارپور)	+44منٹ	پشاور	+12منٹ	جہلم	+4منٹ	حیدرآباد	+24منٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

May — مئی

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
8:03	6:41	3:39	12:02	5:18	3:50
8:10	6:42	3:39	12:02	5:17	3:49
8:11	6:43	3:39	12:02	5:16	3:48
8:12	6:43	3:39	12:02	5:15	3:47
8:12	6:44	3:39	12:02	5:15	3:46
8:14	6:45	3:39	12:02	5:14	3:45
8:15	6:45	3:39	12:02	5:13	3:43
8:16	6:46	3:39	12:01	5:12	3:42
8:16	6:47	3:39	12:01	5:11	3:41
8:17	6:48	3:39	12:01	5:10	3:40 10
8:18	6:48	3:39	12:01	5:09	3:38
8:20	6:49	3:39	12:01	5:09	3:37
8:21	6:50	3:39	12:01	5:08	3:36
8:22	6:50	3:39	12:01	5:07	3:35
8:23	6:51	3:39	12:01	5:07	3:34
8:24	6:52	3:39	12:01	5:06	3:33
8:24	6:52	3:39	12:01	5:05	3:33
8:25	6:53	3:39	12:01	5:05	3:32
8:26	6:54	3:39	12:01	5:04	3:31
8:27	6:54	3:40	12:01	5:03	3:30 20
8:28	6:55	3:40	12:01	5:03	3:29
8:29	6:56	3:40	12:01	5:03	3:28
8:30	6:57	3:40	12:02	5:02	3:27
8:31	6:57	3:40	12:02	5:02	3:27
8:32	6:58	3:40	12:02	5:01	3:26
8:33	6:59	3:40	12:02	5:01	3:25
8:34	6:59	3:40	12:02	5:01	3:25
8:35	7:00	3:40	12:02	5:00	3:24
8:36	7:00	3:40	12:02	5:00	3:23
8:37	7:01	3:40	12:02	4:59	3:22 30
8:38	7:01	3:40	12:02	4:59	3:22

June — جون

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
8:39	7:02	3:40	12:03	4:59	3:21
8:39	7:03	3:40	12:03	4:59	3:21
8:40	7:03	3:40	12:03	4:58	3:20
8:41	7:03	3:40	12:03	4:58	3:20
8:41	7:04	3:41	12:03	4:58	3:20
8:42	7:04	3:41	12:03	4:57	3:20
8:43	7:05	3:41	12:04	4:57	3:20
8:43	7:05	3:41	12:04	4:57	3:20
8:44	7:06	3:42	12:04	4:57	3:20
8:44	7:06	3:42	12:04	4:57	3:19 10
8:45	7:06	3:42	12:04	4:57	3:19
8:45	7:07	3:42	12:05	4:57	3:19
8:46	7:07	3:42	12:05	4:57	3:19
8:46	7:07	3:43	12:05	4:57	3:19
8:46	7:08	3:43	12:05	4:57	3:19
8:47	7:08	3:43	12:05	4:57	3:19
8:47	7:08	3:43	12:05	4:58	3:19
8:47	7:09	3:44	12:06	4:58	3:19
8:47	7:09	3:44	12:06	4:58	3:19
8:48	7:09	3:44	12:06	4:58	3:19 20
8:48	7:09	3:44	12:06	4:58	3:19
8:48	7:10	3:44	12:07	4:59	3:19
8:48	7:10	3:45	12:07	4:59	3:19
8:48	7:10	3:45	12:07	4:59	3:19
8:49	7:11	3:45	12:07	4:59	3:20
8:49	7:11	3:45	12:08	5:00	3:20
8:49	7:11	3:45	12:08	5:00	3:20
8:49	7:11	3:45	12:08	5:00	3:20
8:49	7:11	3:46	12:08	5:00	3:21
8:50	7:11	3:46	12:08	5:00	3:21 30
0:00	0:00	0:00	0:00	0:00	0:00

July — جولائی

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
8:50	7:11	3:46	12:08	5:01	3:22
8:50	7:11	3:46	12:09	5:01	3:23
8:50	7:11	3:46	12:09	5:02	3:23
8:49	7:11	3:47	12:09	5:02	3:24
8:49	7:11	3:47	12:09	5:03	3:24
8:49	7:11	3:47	12:09	5:03	3:25
8:48	7:11	3:47	12:09	5:04	3:26
8:48	7:11	3:47	12:09	5:04	3:27
8:48	7:11	3:48	12:09	5:05	3:27
8:47	7:10	3:48	12:09	5:05	3:28 10
8:47	7:10	3:48	12:09	5:06	3:29
8:47	7:10	3:48	12:09	5:06	3:30
8:46	7:10	3:48	12:09	5:06	3:30
8:46	7:09	3:48	12:09	5:07	3:31
8:45	7:09	3:48	12:10	5:08	3:32
8:45	7:09	3:48	12:10	5:09	3:32
8:44	7:09	3:48	12:10	5:09	3:33
8:44	7:08	3:48	12:10	5:10	3:34
8:43	7:08	3:49	12:11	5:10	3:35
8:43	7:08	3:49	12:11	5:11	3:35 20
8:42	7:07	3:49	12:11	5:11	3:36
8:41	7:06	3:49	12:11	5:11	3:37
8:40	7:06	3:49	12:11	5:12	3:37
8:39	7:05	3:49	12:11	5:12	3:38
8:38	7:05	3:49	12:11	5:13	3:39
8:37	7:04	3:49	12:11	5:14	3:40
8:36	7:03	3:49	12:11	5:15	3:41
8:35	7:02	3:49	12:11	5:16	3:42
8:35	7:02	3:50	12:11	5:17	3:43
8:34	7:01	3:50	12:11	5:17	3:44 30
8:33	7:00	3:50	12:11	5:18	3:45

August — اگست

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
8:32	7:00	3:49	12:11	5:19	3:46
8:31	6:59	3:49	12:11	5:19	3:47
8:29	6:58	3:49	12:11	5:20	3:47
8:28	6:57	3:49	12:11	5:21	3:48
8:27	6:56	3:49	12:11	5:22	3:49
8:26	6:55	3:48	12:11	5:23	3:50
8:25	6:54	3:48	12:11	5:23	3:51
8:24	6:53	3:47	12:11	5:24	3:52
8:23	6:52	3:47	12:10	5:24	3:53
8:22	6:51	3:46	12:10	5:25	3:54 10
8:21	6:50	3:46	12:10	5:26	3:55
8:20	6:49	3:45	12:10	5:26	3:56
8:18	6:48	3:44	12:10	5:27	3:57
8:17	6:47	3:44	12:10	5:28	3:58
8:16	6:47	3:44	12:09	5:28	3:58
8:14	6:46	3:43	12:09	5:29	3:59
8:13	6:45	3:43	12:09	5:29	4:00
8:12	6:44	3:42	12:09	5:30	4:01
8:10	6:43	3:42	12:09	5:30	4:02
8:09	6:42	3:42	12:08	5:31	4:03 20
8:07	6:40	3:42	12:08	5:31	4:04
8:06	6:39	3:41	12:08	5:32	4:05
8:04	6:38	3:41	12:08	5:33	4:06
8:03	6:37	3:40	12:07	5:33	4:07
8:01	6:36	3:40	12:07	5:34	4:08
8:00	6:35	3:40	12:07	5:34	4:09
7:58	6:34	3:39	12:07	5:35	4:10
7:57	6:32	3:39	12:05	5:35	4:10
7:56	6:31	3:38	12:06	5:36	4:11
7:55	6:30	3:38	12:06	5:37	4:12 30
7:53	6:29	3:38	12:05	5:37	4:13

خانپور	+14منٹ	خانیوال	+10منٹ	ڈیرہ اسمٰعیل خان	+14منٹ	ڈیرہ غازیخاں	+14منٹ
ساہیوال	+6منٹ	جتی	+26منٹ	سرگودھا	+6منٹ	کھر رروہڑی	+22منٹ
سیالکوٹ	-1منٹ	شکارپور	+26منٹ	شکرگڑھ	-1منٹ	فیصل آباد	+6منٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

September — ستمبر

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	
7:52	6:28	3:38	12:05	5:37	4:14	1
7:51	6:27	3:37	12:05	5:38	4:15	2
7:50	6:26	3:37	12:04	5:39	4:15	3
7:48	6:24	3:36	12:04	5:39	4:16	4
7:47	6:23	3:35	12:04	5:40	4:17	5
7:45	6:22	3:35	12:03	5:41	4:18	6
7:44	6:20	3:34	12:03	5:42	4:18	7
7:42	6:19	3:34	12:03	5:43	4:19	8
7:40	6:18	3:33	12:03	5:43	4:20	9
7:39	**6:16**	**3:32**	**12:02**	**5:44**	**4:21**	10
7:38	6:15	3:31	12:02	5:44	4:22	11
7:36	6:14	3:30	12:02	5:45	4:23	12
7:35	6:13	3:30	12:01	5:45	4:23	13
7:34	6:11	3:29	12:01	5:46	4:24	14
7:32	6:10	3:28	12:00	5:46	4:24	15
7:31	6:08	3:27	12:00	5:47	4:25	16
7:29	6:07	3:26	12:00	5:48	4:26	17
7:28	6:06	3:25	11:59	5:49	4:26	18
7:26	6:05	3:24	11:59	5:50	4:27	19
7:25	**6:04**	**3:24**	**11:58**	**5:51**	**4:28**	20
7:24	6:02	3:23	11:58	5:51	4:29	21
7:23	6:01	3:22	11:58	5:52	4:30	22
7:21	5:59	3:21	11:57	5:52	4:30	23
7:20	5:58	3:20	11:57	5:53	4:31	24
7:19	5:57	3:20	11:57	5:53	4:32	25
7:17	5:55	3:19	11:56	5:53	4:32	26
7:16	5:54	3:18	11:56	5:54	4:33	27
7:14	5:53	3:18	11:56	5:55	4:33	28
7:13	5:51	3:17	11:55	5:55	4:34	29
7:11	**5:50**	**3:17**	**11:55**	**5:56**	**4:34**	30
0:00	0:00	0:00	0:00	0:00	0:00	00

October — اکتوبر

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	
7:10	5:49	3:17	11:55	5:57	4:35	1
7:08	5:48	3:16	11:55	5:57	4:36	2
7:07	5:47	3:15	11:54	5:58	4:36	3
7:06	5:45	3:14	11:54	5:58	4:37	4
7:04	5:44	3:13	11:54	5:59	4:37	5
7:03	5:43	3:12	11:53	6:00	4:38	6
7:02	5:41	3:11	11:53	6:00	4:38	7
7:00	5:40	3:10	11:53	6:01	4:39	8
6:59	5:39	3:09	11:52	6:01	4:40	9
6:58	**5:37**	**3:08**	**11:52**	**6:02**	**4:40**	10
6:57	5:36	3:07	11:52	6:03	4:41	11
6:56	5:35	3:06	11:51	6:03	4:42	12
6:55	5:34	3:05	11:51	6:04	4:43	13
6:54	5:33	3:04	11:51	6:05	4:44	14
6:53	5:32	3:03	11:51	6:05	4:44	15
6:51	5:31	3:02	11:51	6:06	4:45	16
6:50	5:29	3:01	11:51	6:07	4:45	17
6:49	5:28	3:00	11:50	6:08	4:46	18
6:48	5:27	2:59	11:50	6:09	4:46	19
6:47	**5:26**	**2:58**	**11:50**	**6:10**	**4:47**	20
6:46	5:25	2:57	11:50	6:11	4:48	21
6:45	5:24	2:57	11:50	6:11	4:48	22
6:44	5:23	2:56	11:49	6:12	4:49	23
6:43	5:22	2:55	11:49	6:13	4:50	24
6:42	5:21	2:55	11:49	6:14	4:50	25
6:42	5:20	2:54	11:49	6:15	4:51	26
6:41	5:19	2:53	11:49	6:15	4:52	27
6:40	5:18	2:53	11:49	6:16	4:52	28
6:40	5:17	2:52	11:49	6:17	4:53	29
6:39	**5:16**	**2:52**	**11:49**	**6:18**	**4:54**	30
6:38	5:15	2:52	11:49	6:18	4:55	31

November — نومبر

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	
6:37	5:14	2:52	11:49	6:19	4:56	1
6:36	5:14	2:51	11:49	6:20	4:57	2
6:35	5:13	2:51	11:49	6:21	4:57	3
6:34	5:12	2:50	11:49	6:22	4:58	4
6:33	5:11	2:50	11:49	6:23	4:59	5
6:33	5:10	2:49	11:49	6:23	4:59	6
6:32	5:10	2:49	11:49	6:24	5:00	7
6:32	5:09	2:48	11:49	6:25	5:01	8
6:31	5:09	2:48	11:49	6:25	5:01	9
6:31	**5:08**	**2:47**	**11:49**	**6:26**	**5:02**	10
6:30	5:07	2:47	11:49	6:27	5:03	11
6:29	5:06	2:46	11:49	6:28	5:03	12
6:29	5:05	2:46	11:49	6:29	5:04	13
6:29	5:05	2:45	11:49	6:29	5:05	14
6:29	5:04	2:45	11:50	6:30	5:05	15
6:28	5:04	2:45	11:50	6:31	5:06	16
6:28	5:03	2:44	11:50	6:32	5:07	17
6:28	5:03	2:44	11:50	6:33	5:08	18
6:27	5:02	2:44	11:50	6:34	5:09	19
6:27	**5:02**	**2:43**	**11:51**	**6:35**	**5:10**	20
6:27	5:02	2:43	11:51	6:36	5:10	21
6:27	5:01	2:43	11:51	6:36	5:11	22
6:26	5:01	2:42	11:51	6:37	5:12	23
6:26	5:00	2:42	11:52	6:38	5:13	24
6:26	5:00	2:42	11:52	6:39	5:13	25
6:26	5:00	2:42	11:52	6:40	5:14	26
6:26	4:59	2:41	11:53	6:40	5:15	27
6:26	4:59	2:41	11:53	6:41	5:15	28
6:25	4:59	2:41	11:53	6:42	5:16	29
6:25	**4:59**	**2:40**	**11:54**	**6:43**	**5:17**	30
0:00	0:00	0:00	0:00	0:00	0:00	00

December — دسمبر

الفجر	طلوع آفتاب	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	
6:25	4:59	2:40	11:54	6:44	5:18	1
6:25	4:59	2:40	11:54	6:45	5:19	2
6:25	4:59	2:40	11:55	6:46	5:20	3
6:25	4:59	2:40	11:55	6:47	5:20	4
6:25	4:59	2:41	11:56	6:48	5:21	5
6:26	4:59	2:41	11:56	6:49	5:22	6
6:26	4:59	2:41	11:56	6:50	5:22	7
6:26	4:59	2:41	11:57	6:50	5:23	8
6:26	4:59	2:42	11:57	6:51	5:24	9
6:27	**4:59**	**2:42**	**11:58**	**6:51**	**5:24**	10
6:27	4:59	2:42	11:58	6:52	5:25	11
6:27	4:59	2:43	11:59	6:52	5:26	12
6:28	5:00	2:43	11:59	6:53	5:26	13
6:28	5:00	2:44	12:00	6:53	5:27	14
6:29	5:01	2:44	12:00	6:54	5:27	15
6:29	5:01	2:45	12:01	6:55	5:28	16
6:29	5:02	2:45	12:01	6:56	5:29	17
6:30	5:02	2:46	12:02	6:56	5:30	18
6:30	5:03	2:46	12:02	6:57	5:30	19
6:31	**5:04**	**2:47**	**12:03**	**6:58**	**5:31**	20
6:31	5:04	2:47	12:03	6:58	5:31	21
6:31	5:05	2:48	12:04	6:59	5:32	22
6:32	5:05	2:48	12:04	6:59	5:33	23
6:32	5:06	2:49	12:05	7:00	5:33	24
6:33	5:06	2:49	12:05	7:00	5:34	25
6:33	5:07	2:49	12:06	7:01	5:34	26
6:34	5:07	2:50	12:06	7:01	5:34	27
6:35	5:08	2:50	12:07	7:02	5:35	28
6:35	5:08	2:50	12:07	7:02	5:35	29
6:36	**5:09**	**2:51**	**12:08**	**7:03**	**5:35**	30
6:36	5:09	2:51	12:08	7:03	5:36	31

قلات	+32منٹ	کراچی	+30منٹ	کوئٹہ	+30منٹ	کوہاٹ	+12منٹ
گجرات	+2منٹ	گلگت	مطابق (لاہور)	گوادر (کراچی)	+50منٹ	گوجرانوالہ	+1منٹ
لاڑکانہ	+26منٹ	مظفرگڑھ	+12منٹ	مظفرآباد	+4منٹ	ملتان	+12منٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

صحیح نمازِ نبوی "انسائیکلوپیڈیا آف نماز"

- نماز کے جملہ احکام و مسائل پر مشتمل ایک جامع، مستقل اور مکمل کتاب
- "صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي" کی علمی، عملی اور حقیقی تصویر
- طہارت کے جملہ مسائل اور رسول اللہ ﷺ کے طریقۂ نماز کا مثالی نمونہ
- فرض نماز کے علاوہ دیگر نمازوں جمعہ، تراویح، عیدین، کسوف، استسقاء، اشراق، استخارہ، تسبیح اور جنازہ کے احکام و مسائل کا مدلل اور مفصل بیان
- تبیینِ احکام اور تفہیمِ مسائل کے لیے نصوصِ قرآن و حدیث اور آثارِ صحابہ سے استدلال کا علمی اور تحقیقی اثاثہ
- کتاب میں موجود احادیث و آثار کی مکمل اور مفصل تخریج و تحقیق
- مختلف فیہ فقہی مسائل میں سے راجح اور اصح ترین موقف پر مستند دلائل کا تذکرہ
- مذہبی تعصب اور مسلکی عناد سے اجتناب اور تمسک بالکتاب والسنہ کا التزام
- متبعینِ سنتِ نبویہ کے لیے بے مثال اور بہترین تحفہ
- خوبصورت اور دیدہ زیب ٹائٹل، شاندار ڈیزائننگ، نفیس طباعت اور عمدہ کاغذ

ہر مسلم گھرانے کی بنیادی ضرورت

دار الاندلس 4-لیک روڈ چوبرجی لاہور +92-42-37230549
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور +92-42-37242314
مین یونیورسٹی روڈ بالمقابل سفاری پارک گلشن اقبال کراچی +92-21-34835502
Head Office : +92-42-35062910 Cell: +92-322-4006412 Fax: +92-42-37150407